بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما، اور جنگ صفین کے متعلق: متواتر فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تقتلک الفئۃ الباغیۃ

کی تشریح و توضیح

فرامینِ حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کی روشنی میں

اعداد

محمد نعیم رضا خان

1-رَسولُ اللہ ﷺ نے معاویہ اِبن اَبی سفیان کے گروہ کو ''باغی'' فرمایا ہے:

یہ حدیث: مختلف اَلفاظ کے ساتھ یعنی: غائب، اَور حاضر کے صیغوں کے ساتھ منقول ہے: غائب کے صیغہ کے ساتھ جیسے ''**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**''، اَور حاضر/یا مخاطب کے صیغہ کے ساتھ جیسے: ''**اَے عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا!**'': اِس حدیث کے متعلق اِختِصار کے ساتھ: علماء کی آراء مُلاحظہ ہُوں:

★ - آراءِ علماء - ★

1- تفسیر قرطُبی ؒ کے مصنّف: اَبو عبداللہ: **محمد: قرطُبی**ؒ، مالکی ؒ(م: 671ھ) اِبن اَحمد اِبن اَبو بکر نے اَپنی تصنیف بنام: '' کِتَابُ التَّذْكِرَةِ بِاَحْوَالِ الْمَوْتٰی وَ اُمُوْرِ الْآخِرَةِ ''میں **صحیح مسلم**، وَدِیگر کُتُب کے حوالہ سے یہ حدیثِ رَسُول ﷺ: ''**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**'' لکھنے کے بعد لکھا ہے:

وَ قَالَ اَبُوْ عُمَرَ : اِبْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِیْ کِتَابِ : " الْاِسْتِیْعَابِ " فِیْ تَرْجَمَةِ عَمَّارٍ : وَ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ : ((تَقْتُلُ عَمَّارًا اَلْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ)) : وَ هُوَ مِنْ اَصَحِّ الْاَحَادِیْثِ [1]

مفہوم : اَبو عمر: **اِبن عبد البرّ**ؒ(م: 463ھ) نے اَپنی کتاب: " **اَلْاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَةِ الْاَصْحَابِ** " میں حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کے حالات میں لکھا ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ سے تواتُر کے ساتھ یہ حدیث روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا'' اَور یہ حدیث صحیح ترین اَحادیث میں سے ایک ہے!

☆- **محمد: قرطُبی**ؒ نے **اِبن عبد البرّ**ؒ کی کتاب: " اَلْاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَةِ الْاَصْحَابِ

---

1 **كِتَابُ التَّذْكِرَةِ بِاَحْوَالِ الْمَوْتٰی وَ اُمُوْرِ الْآخِرَةِ** ۔ اَبو عبداللہ: **محمد : قُرطُبی** ، مالکیؒ ، خزرجیؒ: اَنصاریؒ (وَفات: 671 ہجریؒ) اِبن اَحمد اِبن اَبی بکر اِبن فرح۔ صفحہ 1088، 1089۔ جلد 3۔ (کتاب الفِتَن و المَلاحِم و اَشراط الساعة ۔ ۔ ۔ باب : ما جاء اَنّ عثمان رضی اللہ عنه لما قتل سلّ سیف الفتنة) ۔ مکتبہ دار المنہاج۔ ریاض۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1425 ہجریؒ۔ تحقیق ودراسة: ڈاکٹر صادق اِبن محمد اِبن ابراہیم۔

”کا جو حوالہ دِیا ہے: وُہ حوالہ بمع اَصل اَلفاظ: دَرج ذَیل ہے:

وَ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((تَقْتُلُ عَمَّارًا اَلفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)) وَ هٰذَا مِنْ إِخْبَارِهٖ بِالْغَيْبِ وَ أَعْلَامِ نُبُوَّتِهٖ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ - وَ هُوَ مِنْ أَصَحِّ الْأَحَادِيْثِ [2]

مفہوم : رَسُولُ اللہ ﷺ سے تَواتُر کے ساتھ یہ حدیث روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**“، اَور یہ حدیث: رَسولُ اللہ ﷺ کی غَیب کی بَتائی ہُوئی خبروں میں سے ایک خَبَر ہے، اَور آپ ﷺ کی نُبوّت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، اَور یہ حدیث: صحیح ترین اَحادیث میں سے ایک ہے!

2-مِزیّ: شافعیؒ (م:742ھ) نے اِس حدیث کے متعلق لکھا ہے:

وَ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَمَّارٍ : ((تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)) : رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، وَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، وَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِیْ آخَرِيْنَ [3]

مفہوم : اَور رَسُولُ اللہ ﷺ سے تَواتُر کے ساتھ رِوایات: مروِیّ ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت عمار سے فرمایا کہ: (اَے عمار!) ”تجھے باغی گروہ قتل کرے گا!“: یہ روایات: حضرت عمار اِبن یاسر، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت عبداللہ اِبن مسعود، حضرت حُذَیفہ اِبن یمان، حضرت عبداللہ اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اَور دِیگر صحابہ سے مروِیّ ہیں!

2 **اَلْاِسْتِيْعَابُ فِیْ مَعْرِفَةِ الْاَصْحَابِ۔** اَبو عمُر: یُوسُف: قُرطُبی، مالکیؒ (پیدائش: 368ہجریؒ-وَفات: 463ہجرِیؒ) اِبن عبداللہ اِبن **محمد اِبن عبدالبرّؒ**۔ جلد 3، صفحہ 1140۔ (ترجمہ: عماراِبن یاسراِبن مالک اِبن کنانۃ العنسی۔ ترجمہ نمبر: 1863)۔ دارالجیل۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1412ہجریؒ بمطابق: 1992عیسوِیؒ۔ تحقیق: علی محمد بجاوی۔

3 **تہذیب الکمال فی أسماء الرِّجال۔** اَبوالحجاج: یُوسُف: **مِزیّؒ** (پیدائش: 654ہجریؒ-وَفات: 742ہجرِیؒ)۔ جلد 21، صفحہ 224۔ (باب العین۔ ترجمہ: عمار اِبن یاسر اَلعنسی: ترجمہ نمبر: 4174)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1413ہجریؒ بمطابق: 1992عیسوِیؒ۔ تحقیق وضبط وتعلیق: ڈاکٹر بشار عوّاد معروف۔

3-ذَہبیؒ: شافعیؒ(م:748ھ) نے بھی اِس حدیث کو''**حدیثِ مُتَوَاتِر**''قرار دِیا ہے![4]

4-اِبن حجر عسقلانیؒ(م:852ھ) کااِس حدیث کے حوالہ سے مختصر مگر قیمتی: تبصرہ: اُن کی کتاب: **فتح الباریؒ**: شرح: صحیح بُخاریؒ میں ہے: جو درج ذَیل ہے:

فَائِدَةٌ : رَوٰی حَدِیْثَ : ((تَقْتُلُ عَمَّارًا اَلْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ)) جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ : مِنْهُمْ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ - كَمَا تَقَدَّمَ - ، وَ اُمُّ سَلَمَةَ - عِنْدَ مُسْلِمٍ - ، وَ اَبُوْ هُرَیْرَة - عِنْدَ التِّرْمَذِیِّ - ، وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - عِنْدَ النَّسَائِیِّ - ، وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، وَ حُذَیْفَةُ ، وَ اَبُوْ اَیُّوْبَ ، وَ اَبُوْ رَافِعٍ ، وَ خُزَیْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَ مُعَاوِیَةُ ، وَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، وَ اَبُو الْیَسَرِ ، وَ عَمَّارٌ نَفْسُهٗ : وَ كُلُّهَا عِنْدَ الطَّبْرَانِیِّ ، وَ غَیْرِهٖ ، وَ غَالِبُ طُرُقِهَا صَحِیْحَةٌ / اَوْ حَسَنَةٌ ، - وَ فِیْهِ عَنْ جَمَاعَةٍ آخَرِیْنَ یَطُوْلُ عَدُّهُمْ . ، وَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَلَمٌ مِّنْ اَعْلَامِ النُّبُوَّةِ ، وَ فَضِیْلَةٌ ظَاهِرَةٌ لِعَلِیٍّ وَّ عَمَّارٍ ، وَ رَدٌّ عَلَی النَّوَاصِبِ الزَّاعِمِیْنَ اَنَّ عَلِیًّا لَمْ یَكُنْ مُصِیْبًا فِیْ حُرُوْبِهٖ [5]

مفہوم : فائدہ: ''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!'': اِس حدیث کو بہت سے صحابہ نے روایت کیا ہے: اُن راوِی: صحابہ میں سے قتادہ اِبن نعمان ہیں: جیساکہ پیچھے گزر چُکا ہے،اَور اُمُّ المؤمنین، حضرت: اُمِّ سلمہ نے بھی اِس حدیث کو روایت کیا: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کردہ یہ حدیث: **صحیح مسلم** میں موجود ہے (صحیح مسلم۔ حدیث نمبر: 2916)،اَور حضرت اَبُوہریرہ نے بھی اِس حدیث کو روایت کیا ہے: حضرت اَبُوہریرہ کی روایت کردہ اِس حدیث کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے (جامع ترمذیؒ۔ حدیث نمبر: 3800)،اَور حضرت عبداللہ اِبن عمرو اِبن

---

4 **سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔** اَبو عبداللہ: محمد: **ذَہبیؒ**، شافعیؒ(وَفات: 748ہجریؒ بمطابق: 1348عیسوِیؒ) اِبن عثمان اِبن قائمَاز اِبن عبداللہ۔ جلد 1، صفحہ 421۔ (ترجمہ: حالات: حضرت عمار اِبن یاسر: ترجمہ نمبر: 84)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔طبعہ حادِیَہ عشر: 1417 ہجرِیؒ بمطابق: 1996 عیسوِیؒ۔ تحقیق: حسین الاسد۔ زیرِ نگرانی و تخریج اَحادِیث: شعیب اَرنؤوط۔

5 **فتح الباریؒ**: شرح: **صحیح بُخاریؒ۔** اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعیؒ(پیدائش: 773ہجرِیؒ۔ وَفات: 852ہجریؒ) اِبن علیؒ **اِبن حجر**۔ جلد 2، صفحہ 368، 369۔ (صحیح بُخاریؒ کی حدیث نمبر: 447 کی شرح میں)۔ دار الرسالۃ العالمیۃ۔ دمشق۔ طبعہ اُولیٰ: 1434 ہجرِیؒ بمطابق: 2013 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: عادِل مرشد۔ زیرِ نگرانی و مراجعت: شعیب اَرنؤوط، عادل مرشد۔

العاص نے بھی اِس حدیث کو روایت کیا ہے: حضرت عبد اللہ اِبن عمرو کی روایت کردہ اِس حدیث کو اِمام: نَسائیؒ نے روایت کیا ہے (سُنَن نَسائیؒ۔ حدیث نمبر: 8496)، اَور حضرت عثمان غنیؒ (معجم صغیر۔ طبرانیؒ۔ حدیث نمبر: 516)، حضرت حذَیفہ اِبن یمان (مسند بزّار۔ حدیث نمبر: 2948)، حضرت اَبو اَیُّوب اَنصارِیؒ (معجم کبیر۔ طبرانیؒ۔ حدیث نمبر: 4030)، حضرت اَبو رافع (: خصوصی خادِمِ نبیؐ) (معجم کبیر۔ طبرانیؒ۔ حدیث نمبر: 954)، حضرت خُزَیمہ اِبن ثابِت (معجم کبیر۔ طبرانیؒ۔ حدیث نمبر: 3720)، معاویہ اِبن اَبی سفیان (معجم کبیر۔ طبرانیؒ۔ جلد 19، حدیث نمبر: 758)، عمرو اِبن العاص (معجم کبیر۔ طبرانیؒ۔ جلد 19، حدیث نمبر: 758)، اَبو الیَسَر (معجم کبیر۔ طبرانیؒ۔ جلد 19، حدیث نمبر: 382)، اَور حضرت عمار اِبن یاسر نے خُود نے بھی اِس حدیث کو روایت کیا ہے (مسند ابویعلی۔ حدیث نمبر: 1614): اِن تمام روایات کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے، اَور اِس حدیث کی زیادہ تر اَسانید: ''صحیح'' / یا ''حَسَن'' ہیں، نیز اِس حدیث کے مفہوم سے ملتے جُلتے مفہوم کی اَحادِیث: دِیگر کئی صحابہ سے بھی مروِیؒ ہیں جن کو شُمار کرنا طویل ہو جائے گا! ، اِس حدیث میں رَسُولُ اللہ ﷺ کی نُبوّت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی موجود ہے، نیز اِس حدیث میں حضرت علیؒ، اَور حضرت عمار: دونوں کے لئے واضح: فضیلت بھی موجود ہے، نیز اِس حدیث میں اُن ناصِبیّوں کا رَدّ بھی موجود ہے جن کا یہ گمان ہے کہ حضرت علیؒ: اَپنی جنگوں میں حَقّ پر نہیں تھے!۔

5- سیوطیؒ (م:911ھ) نے بھی گزشتہ ذِکر کردہ علماء کی طرح اِس حدیث کو ''**حدیثِ مُتواتِر**'' قرار دِیا ہے۔[6]

یاد رَہے کہ علامہ سیوطیؒ نے اَپنی مذکورہ کتاب کے مقدّمہ میں کہا ہے کہ: میں نے اَپنی اِس کتاب میں 10 / یا 10 سے زیادہ صحابہ سے مروِیؒ اَحادِیث کو جمع کیا ہے!

تنبیہ: حدیث: ''**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**'' کو صحیح ترین اَحادِیث میں سے شُمار کرنا صرف زبانی جمع، خرچ نہیں ہے! ، بلکہ اَہلِ علم و تحقیق: لوگ اِس حدیث کی تمام اَسانِید و حوالہ جات کو جمع کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ حدیث واقعتاً: صحیح ترین اَحادِیث میں سے ایک ہے۔ ، **جبکہ اِس حدیث میں کچھ تفصیل بھی ہے جو دَرج ذَیل ہے:**

☆-**اِبن حبان** (م:354ھ) نے کہا:

---

6 **قَطْفُ الْاَزْہَارِ الْمُتَنَاثِرَۃِ فِی الْاَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَۃِ۔** عبد الرحمان: سیوطیؒ، شافعیؒ (وفات: 911ہجریؒ) اِبن اَبو بکر۔ صفحہ 283 تا 285۔ حدیث نمبر: 104۔ (کتاب المَناقِب) ۔ المکتب الاِسلامیؒ۔ بیروت، دمشق۔ طبعہ اُولیٰ: 1405ہجریؒ بمطابق: 1985عیسوِیؒ۔ تحقیق: شیخ خلیل محی الدین میس۔

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ المثنى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ اَلضّرير ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زريع ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ اَلْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَلْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((وَيْحَ اِبْنِ سُمَيَّةَ ! تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ يَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ))(7)

مفہوم : حضرت اَبو سعید خُدرِیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: **''سُمَیّہ کے بیٹے(: عمار) کو باغی گروہ قتل کرے گا!۔ عمار اُس باغی گروہ کو جنت کی طرف بلائے گا جبکہ وُہ باغی گروہ عمار کو جہنم کی طرف بلائے گا!''**

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کی شہادت کا ذمہ دار کون؟

★ - حضرت عمرو ابن العاص کا اِقرار - ★

حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کے قریب ترین ساتھی: حضرت عمرو ابن العاص نے اِقرار کیا ہے کہ :
حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کو ہم نے شہید کیا ہے:

1-طبقاتِ ابنِ سعد میں ہے:

7 **اَلاِحسان فی تقریبِ صحیح اِبن حبان۔** علی: فارسی (وَفات: 739ہجریؓ) اِبن بلبان۔ جلد 15۔ صفحہ 554، 555۔ حدیث نمبر: 7078۔ (كتاب : اِخباره ﷺ عن مَناقب الصحابة : رِجالهم و نسائهم بذكر اَسمائهم رضوان الله عليهم اَجمعين ۔ (باب :) ذكر عمار اِبن ياسر رضوان الله عليه ۔ ذكر الخَبَر الدالّ علىٰ اَنَّ عمارَ بنَ ياسر و مَن كان معه كانوا على الحقّ فی تلک الاَيّام) ۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1412ہجریؓ بمطابق: 1991عیسوِیؓ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنؤوط۔

☆- **صحیح اِبن حبان کے محقق: شعیب اَرنؤوط نے حاشیہ میں لکھا ہے:**

اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ : رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ غَيْر عِكْرَمَةَ فَمِنْ رِّجَالِ الْبُخَارِیِّ

(**مفہوم :** اِس روایت کی **اِسناد**: اِمام بُخارِیؓ کی صحیح اَحادیث کی شرط کے مطابق: **''صحیح''** ہے، اِس روایت کی سَند کے تمام رَاوِیان: ثقہ ہیں، اَور اِس سَند کے تمام رَاوِیان: صحیح بُخارِیؓ، اَور صحیح مسلم کے رَاوِیان ہیں سوائے عکرمہ کے کہ عکرمہ صحیح بُخارِیؓ کے رَاوِیان میں سے ہے!)

قَالَ : اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا اِبْنُ عَوْنٍ : عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَلَّا یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ - مَاتَ یَوْمَ مَاتَ وَ ہُوَ یُحِبُّ رَجُلًا فَیُدْخِلَہُ اللّٰہُ النَّارَ ۔ ، قَالَ : فَقَالُوْا : قَدْ کُنَّا نَرَاہُ یُحِبُّکَ وَ یَسْتَعْمِلُکَ ۔ ، قَالَ : فَقَالَ : اَللّٰہُ اَعْلَمُ : اَحَبَّنِیْ / اَمْ تَاَلَّفَنِیْ ! ، وَ لٰکِنَّا نَرَاہُ یُحِبُّ رَجُلًا ۔ ، قَالُوْا : فَمَنْ ذٰلِکَ الرَّجُلُ ؟ ۔ ، قَالَ : عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ ! ۔ ، **قَالُوْا : فَذٰلِکَ قَتِیْلُکُمْ یَوْمَ صِفِّیْنَ ! ۔ ، قَالَ : قَدْ - وَ اللّٰہِ ! - قَتَلْنَاہُ ! ۔** ،

قَالَ : اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ ، وَ مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَا : اَخْبَرَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ قَالَ : قِیْلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : قَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُحِبُّکَ وَ یَسْتَعْمِلُکَ ۔ ، قَالَ : قَدْ کَانَ - وَ اللّٰہِ ! - یَفْعَلُ ، فَلَا اَدْرِیْ : أَ حُبٌّ / اَمْ تَاَلُّفٌ یَّتَاَلَّفُنِیْ ! ، وَ لٰکِنِّیْ اَشْہَدُ عَلٰی رَجُلَیْنِ : تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ - وَ ہُوَ یُحِبُّہُمَا : عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، وَ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ ! ۔ ، **قَالُوْا : فَذٰلِکَ قَتِیْلُکُمْ یَوْمَ صِفِّیْنَ ! ۔ ، قَالَ : صَدَقْتُمْ ! : - وَ اللّٰہِ ! - لَقَدْ قَتَلْنَاہُ !** [8]

2-اور ذہبیؒ نے :اِس روایت کو اپنی کتاب: سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ میں درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے:

اِبْنُ عَوْنٍ : عَنِ الْحَسَنِ : قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَاتَ یَوْمَ مَاتَ وَ ہُوَ یُحِبُّ رَجُلًا فَیُدْخِلَہُ اللّٰہُ النَّارَ ! ۔ ، قَالُوْا : قَدْ کُنَّا نَرَاہُ یُحِبُّکَ وَ یَسْتَعْمِلُکَ ! ۔ ، فَقَالَ : اَللّٰہُ اَعْلَمُ : اَحَبَّنِیْ / اَمْ تَاَلَّفَنِیْ ! ، وَ لٰکِنَّا کُنَّا نَرَاہُ یُحِبُّ رَجُلًا : عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ ! ۔ ، **قَالُوْا : فَذٰلِکَ قَتِیْلُکُمْ یَوْمَ صِفِّیْنَ ! ۔ ، قَالَ : قَدْ - وَ اللّٰہِ ! - قَتَلْنَاہُ !** (9)

---

8 **اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی ۔** محمد : ہاشمیؒ، بصریؒ (پیدائش : 168 ہجریؒ- وفات : 230 ہجریؒ) ابن سعد ابن منیع ۔ جلد 3، صفحہ 263۔ (طبقات البدریّین من المہاجرین۔ ذکر الطبقۃ الاُولٰی ۔ و من حُلفاء بنی مخزوم : عمار ابن یاسر)۔ دار صادر ۔ بیروت ۔ 1388 ہجریؒ بمطابق: 1968عیسویؒ۔

(**مفہوم:** عمرو ابن العاص نے کہا: مجھے نہیں لگتا کہ رسولُ اللہ ﷺ اپنی وَفات کے وَقت جس، جس آدمیؒ سے محبت کرتے تھے: اُن کو اَللہ تعالیٰ جہنم میں بھیجے گا!۔ تو لوگوں نے عمرو ابن العاص کو کہا کہ: ہم رَسُولُ اللہ ﷺ کو دیکھتے تھے کہ آپ ﷺ تجھ سے محبّت بھی کرتے تھے، اَور تجھے ذمہ داریاں بھی دیتے تھے!۔، تو عمرو ابن العاص نے کہا کہ: ہاں! رَسُولُ اللہ ﷺ اَیسا کرتے تھے:، لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ رَسُولُ اللہ ﷺ میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اَیسا کرتے تھے؟/ یا میرے دِل کو اِسلام کے ساتھ مضبوط کرنے کی وجہ سے اَیسا کرتے تھے!(: یعنی: اِن دونوں میں سے کون سی بات تھی؟: میں یہ نہیں جانتا)، ہاں! اَلبتّہ: میں 2 آدمیوں کے **متعلق** گواہی دیتا ہُوں کہ رَسُولُ اللہ ﷺ جب **فوت** ہُوئے تو آپ ﷺ اُن دونوں سے محبت بھی کرتے تھے!، اَور اُن دونوں سے راضی بھی تھے!۔، لوگوں نے پُوچھا کہ وُہ دونوں خوش نصیب کون ہیں؟، تو عمرو ابن العاص نے کہا: عبد اللہ ابن مسعود، اَور عمار ابن یاسر!۔، **تو لوگوں نے عمرو ابن العاص سے کہا کہ: عمار ابن یاسر کو تو تم نے قتل کیا ہے!۔، تو عمرو ابن العاص نے کہا: ہاں! تم نے سچ کہا ہے!: اَللہ کی قسم! عمار ابن یاسر کو ہم نے ہی قتل کیا ہے!**)

تنبیہ: حضرت عمرو ابن العاص کا یہ اِقرار: اُس صحیح، مُتَواتِر حدیثِ رَسُول ﷺ کہ: (**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**) کی حقانیّت کی ایک بہت بڑی دَلیل ہے، **نیز** حضرت عمرو بن العاص کا یہ اِقرار: اُن لوگوں کا رَدّ بھی ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے ذِمہ دار: حضرت معاویہ ابن ابی سفیان نہیں ہیں، بلکہ وُہ خوارِج/ یا کوئی اَور تھے!۔، حضرت عمرو ابن العاص کا یہ اِقرار: اَیسا کہنے والوں کا رَدّ کر رہا ہے: کیونکہ حضرت عمرو ابن العاص کا جنگِ صفین میں بھی، اَور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کی حکومت میں بھی خصوصیؒ کردار، اَور حصہ ہے: جیسا کہ: اِبنِ حجر عسقلانیؒ نے حضرت عمرو ابن العاص کی زندگی کے مختصر حالات لکھتے ہُوئے لکھا ہے:

۔۔۔ اِلٰی اَنْ کَانَتِ الْفِتْنَۃُ بَیْنَ عَلِیٍّ وَّ مُعَاوِیَۃَ فَلَحِقَ بِمُعَاوِیَۃَ، فَکَانَ مَعَہ یُدَبِّرُ اَمْرَہ فِی الْحَرْبِ اِلٰی اَنْ جَرٰی اَمْرُ الْحَکَمَیْنِ، ثُمَّ سَارَ فِیْ جَیْشٍ جَھَّزَہ مُعَاوِیَۃُ اِلٰی مِصْرَ فَوَلِیَھَا لِمُعَاوِیَۃَ مِنْ صَفَرِ سَنَۃِ ثَمَانٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ اِلٰی اَنْ مَاتَ سَنَۃَ ثَلَاثٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ ۔۔۔ (10)

---

9 **سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔** اَبو عبد اللہ: محمد: ذَہبیؒ، شافعیؒ (وَفات: 748 ہجریؒ بمطابق: 1348 عیسوِیؒ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبد اللہ۔ جلد 1، صفحہ 414۔ (ترجمہ حضرت عمار بن یاسر۔ ترجمہ نمبر: 84)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ حادیہ عشر: 1417 ہجریؒ بمطابق: 1996 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تخریج: شعیب ارناؤط، حسین اُسد۔

10 **اَلْاِصَابَۃُ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَۃِ ۔** اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعی (پیدائش: 773 ہجرِیؒ۔وَفات: 852 ہجریؒ) اِبن علیؒ اِبن **حجر**۔ جلد 3، صفحہ 4۔ (حرف العین۔ القسم الاوّل۔ ترجمہ: عمرو بن العاص بن وائل: ترجمہ نمبر: 5884)۔ ناشر: مکتبہ مصر۔ فجالہ۔ مصر۔

مفہوم:۔۔۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ،اَور معاویہ ابن ابی سفیان کے درمیان معاملات خراب ہو گئے ،تواِس دَوران عمروابن العاص: معاویہ کے ساتھ مل گئے ،اَور تحکیم کے ہونے تک معاویہ کی جنگوں میں عمروابن العاص: معاویہ کے ساتھ مل کر جنگوں کی منصوبہ بندی کرتے تھے !، پھر جو لشکر معاویہ نے مصر پر چڑھائی کے لئے تیار کیا تھا اُس لشکر کے ساتھ عمروابن العاص: مصر گئے ،اَور سال 38 ہجریّ کے صفر کے مہینے سے لے کر-سال 43 ہجریّ میں اَپنی وَفات تک حضرت عمروابن العاص: حضرت معاویہ کی طرف سے مصر کے گورنر رَہے !

تبصرہ:۔ جب حضرت معاویہ کا جنگوں کے منصوبہ ساز ساتھی ،اَور حضرت معاویہ کی طرف سے تقریباً 5 سال مصر کا گورنر رہنے والے شخص: عمروابن العاص کہتے ہیں کہ: **ہاں !تم نے سچ کہاہے !:اَللہ کی قسم !عمار ابن یاسر کو ہم نے ہی شہید کیاہے !:** تو کوئی اَور شخص کس دَلیل کی بنیاد پر یہ کہہ سکتاہے ؟کہ: حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے ذِمہ دار: معاویہ ابن ابی سفیان نہیں ہیں !

★ - ایک شبہ ، اَور اُس شبہ کے جوابات - ★

مذکورہ روایت کے متعلق ذہبیّ نے کہاہے کہ: قُلْتُ : لٰكِنَّه مُرْسَلٌ ! [11] (**مفہوم:** میں (ذہبیّ) کہتاہُوں کہ: یہ روایت: مرسَل ہے !)۔: تو شاید کوئی شخص یہ کہے کہ ہمیں یہ مرسَل روایت قبول نہیں ہے !۔: تواِس کے 2 جوابات ہیں:

جواب نمبر 1- صلح اِمام حسن رضی اللہ عنہ کی تفصیلات: جو صحیح بُخاریّ میں حدیث نمبر: 2704،اَور 7109 میں موجود ہیں ،وُہ بھی اِنہیں: حسن بصریّ کی طرف سے مرسلاً ہیں: جس میں عمروابن العاص،اَور معاویہ ابن ابی سفیان ،ودِیگر کی آپس میں گفتگو کو حسن بصرِیّ نے بیان کیاہے: توجب اِمام بُخارِیّ نے حسن بصریّ کی رِوَایَت کو لیاہے تو: حسن بصریّ کی اِس دَرج بالا روایت کو لینے میں کیاحرج ہے ؟

11 **اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْنِ ۔** اَبو عبداللہ: محمد: نیشاپوری: حاکمِ نیشاپور (وَفات: 405 ہجریّ)اِبن عبداللہ۔ جلد 3۔ صفحہ 392۔ (کتاب مَناقب الصحابہ ۔ (باب :)ذکر مَناقب عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہ)۔ مطبعہ : مجلس دائرۃ المعارِف النظامیۃ۔ حیدرآباد دکن۔ بھارت۔ طبعہ اُولیٰ: 1341 ہجریّ۔

جواب نمبر 2–فتاوٰی رضویہ کے مطابق: ثقہ راوی کی مرسَل روایت: اَحناف، اَور جمہور کے نزدیک حجت ہے: جیسا کہ فتاوٰی رضویہ۔ جلد 5، صفحہ 448، 449پر رسالہ: منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین میں اِفادہٗ سوم کے تحت ہے:

"**اِفادہٗ سوم** (حدیث منقطع کا حکم)۔۔۔، ہمارے ائمہ کرام اَور جمہور علماء کے نزدیک تو انقطاع سے صحت وحجیت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا اِمام محقق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

ضعف بالانقطاع و هو كالارسال بعد عدالة الرواة و ثقتهم لا يضر ۔ [(12)،(13)]	اسے انقطاع کی بنا پر ضعیف قرار دِیا ہے جو کہ نقصان دہ نہیں کیونکہ رَاوِیُوں کے عادل و ثقہ ہونے کے بعد منقطع ہمارے نزدیک مرسل کی طرح ہی ہے۔(ت)

اِمام اِبن امیر الحاج حلیہ میں فرماتے ہیں:

لا يضر ذلك فان المنقطع كالمرسل فی قبوله من الثقات ۔ [(14)،(15)]	یہ بات نقصان نہیں دیتی کیونکہ منقطع قبولیت میں مرسل کی طرح ہے جبکہ ثقہ سے مروی ہو۔(ت)

مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

قال اَبُو داود هذا مرسل ای نوع مرسل و هو	اَبُو داود فرماتے ہیں کہ یہ مرسل یعنی مرسل کی قسم منقطع ہے لیکن مرسل ہمارے اَور جمہور کے نزدیک

---

12 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

قَوله كالارسال ای علی تفسير و هو منه علی الاخر و هو هو علی الاطلاق ۱۲منہ (م)	قَولہ کالارسال یعنی ایک تفسیر پر اَور وہ یہ ہے کہ سند کے آخر سے رَاوِیُ ساقط ہو اَور وہ ارسال انقطاع علی الاطلاق ہے ۱۲ منہ (ت)

13 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

فتح القدیر کتاب الطہارۃ مطبعہ نوریہ رضویہ سکھر ۱۹/۱

14 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

اول صفة الصلاة فی الكلام علی زيادة و جل ثناؤك فی الثناء ۱۲منہ (م)	صفۃ الصلٰوۃ کی ابتداء میں جہاں ثناء میں "وجل ثناءک" کے الفاظ کے اضافہ میں کلام ہے وہاں اس کا ذکر ہے ۱۲ منہ (ت)

15 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

حلیۃ المحلی

المنقطع لکن المرسل حجة عندنا و عند الجمھور ۔ [16]،[17]	حجت ہے۔(ت)[18]

، چُونکہ حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کے قریب ترین ساتھی : حضرت عمرو ابن العاص کا اِقرار موجود تھا تو شایداِسی وجہ سے گزشتہ صدیوں کے علماء نے حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کا نام لے کر اُنہیں صحیح، مُتَواتِر حدیثِ رَسُول ﷺ: (**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**) کا مصداق ٹھہرایا ہے:

" حضرت معاویہ ابن ابی سفیان " کا نام لے کر اُن کو " باغی " کہنے والے : تابعی ، تبع تابعی ، حنفی ، شافعی ، و دیگر علماء کے اَقوال :

1-خواجہ حَسَن بصرِیؒ (تابعی: جن کا شمار سلسلہ چشتیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد سلسلہ چشتیہ کے سرخیل کے طور پر ہوتا ہے) **کا موقف:**

اِبن رَجَب حنبلیؒ نے لکھا ہے:

وَ قَدْ فَسَّرَ الْحَسَنُ الْبَصرِیُّ اَلْفِئَةَ الْبَاغِیَةَ بِاَھْلِ الشَّامِ : مُعَاوِیَةَ وَ اَصْحَابِہٖ [19]

---

16 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرَجہ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

قَولہ کالارسال ای علی تفسیر و ھو منه علی اٰخر و ھو ھو علی الاطلاق ۱۲منہ (م)	قَولہ کالارسال یعنی ایک تفسیر پر اَور وہ یہ ہے کہ سند کے آخر سے رَاوِیُ ساقط ہو اَور وہ ارسال انقطاع علی الاطلاق ہے ۱۲ منہ (ت)

17 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

مرقات شرح مشکوٰة الفصل الثانی من باب یوجَب الوضوء مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۱/۳۴۳

18 العطایاالنبویة فی **الفتاوی الرضویة** مع تخریج و ترجمہ۔ اَحمد رضا خان بریلویؒ (پیدائش: 1272 ہجرِیؒ بمطابق: 1856 عِیسوِیؒ۔ وَفات: 1340 ہجرِیؒ بمطابق: 1921 عِیسوِیؒ)۔ جلد 5۔ صفحہ 448، 449۔ (رِسالہ: منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین: 1301ھ)۔ رضافاؤنڈیشن۔ جامعہ نظامیہ۔ لاہور۔ پاکستان۔ مطبع: یوسف عمر پرنٹرز B12 ۔اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔ اشاعت: ربیع الاول 1414ھ = ستمبر 1993ء۔

19 **فَتحُ الْبَارِیْ فِیْ شَرْحِ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ** ۔ اَبوالفرج: عبد الرحمان: بغدادِیؒ، ثُمَّ دمشقیؒ (پیدائش: 736 ہجرِیؒ۔ وَفات: 795 ہجرِیؒ) اِبن شہاب الدین۔ جلد 2، صفحہ 495۔ (صحیح بُخارِیؒ کی حدیث نمبر 447 کی شرح میں)۔ دار اِبن الجوزی۔ دَمّام، جدہ، ریاض۔ سعودِیؒ عرب۔ طبعہ اُولیٰ: رجَب 1417 ہجرِیؒ بمطابق: 1996 عِیسوِیؒ۔ تحقیق: اَبُو معاذ:

مفہوم : خواجہ حَسَن بصرِیؒ(تابعی) نے باغی گروہ کی وَضاحت :اَہلِ شام: یعنی: معاویہ،اَور معاویہ کے لشکریّوں سے کی ہے۔

★ ۔ حنفی موقف ۔ ★

2-اِمام: محمد ابن حسن: شَیبانیؒ، حنفیؒ(امام ابو حنیفہ کے شاگرد،اَور صاحِبین میں سے ایک):

عبد القادِر: قریشیؒ، حنفیؒ(م: 775ھ) نے محمد ابن اَحمد ابن موسیٰ ابن یَزداد: رَازِیؒ، حنفیؒ (وَفات: 361ہجرِیؒ) کے ترجمہ (یعنی: حالات کے تذکرہ) میں لکھا ہے:

قَالَ : سَمِعْتُ عَمِّیْ : سَمِعْتُ أَبَا سُلَیْمَانَ اَلْجَوْزَجَانِیَّ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ : لَوْ لَمْ یُقَاتِلْ مُعَاوِیَةُ " عَلِیًّا " ظَالِمًا لَهٗ ، مُتَعَدِّیًا ، بَاغِیًا کُنَّا لَا نَهْتَدِیْ لِقِتَالِ أَهْلِ الْبَغْیِ [20]

مفہوم : محمد ابن اَحمد ابن موسیٰ ابن یَزداد: رازِیؒ، حنفیؒ(م: 361ھ) نے کہا: میں نے اَپنے چچا(: علیؒ ابن موسیٰ: قُمّیؒ، حنفیؒ) سے سُنا، میرے چچا(: علیؒ ابن موسیٰ: قُمّیؒ) نے کہا کہ میں نے اَبو سلیمان: جوز جانیؒ، حنفیؒ سے سُنا، اَبو سلیمان: جَوز جانیؒ، حنفیؒ نے کہا کہ میں نے اِمام: محمد ابن حَسَن: شَیبانیؒ، حنفیؒ سے سُنا: اِمام محمد نے کہا: ''اَگر معاویہ (اِبن اَبو سفیان): ظالم، حدّ سے تجاوُز کرنے والا، اَور باغی: بَنتے ہُوئے حضرت علیؓ سے جنگ نہ کرتا تو ہم: اَہلِ بَغی (یعنی: باغیوں) سے جنگ کے بارے (مسائل بُغاۃ) کی طرف رہنمائی نہ پاتے!''

3-اِبن کثیر: دمشقیؒ، شافعیؒ:

اِبن کثیر نے حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادَت کے اَحوال، وَغیرہ لکھنے کے لئے جو سُرخی (: Heading) قائم کی ہے: دَرج ذَیل ہے:

وَ هٰذَا مَقْتَلُ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَتَلَهٗ اَهْلُ الشَّامِ وَ بَانَ وَ ظَهَرَ بِذٰلِكَ سِرٌّ مَا اَخْبَرَ بِهِ الرَّسُوْلُ ﷺ مِنْ اَنَّهٗ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ وَ بَانَ

طارق اِبن عوض اللہ ابن محمد۔

20 **اَلْجَوَاهِرُ الْمُضِیَّةُ فِیْ طَبَقَاتِ الْحَنَفِیَّةِ ۔** اَبو محمد: عبدُ القادِر: قُرَیشیؒ، حَنَفیؒ(پیدائش: 696ہجرِیؒ-وَفات: 775ہجرِیؒ) اِبن محمد ابن محمد ابن نصر اللہ ابن سالم ابن اَبُو الوفاء۔ جلد 3۔ صفحہ 70، 71۔(ترجمہ: محمد ابن اَحمد ابن موسیٰ ابن یزداد حنفی۔ ترجمہ نمبر: 1209)۔ طبع اُولیٰ: 1398ہجرِیؒ بمطابق: 1978عیسوِیؒ۔ 1408ہجرِیؒ بمطابق: 1988عیسوِیؒ: دار احیاء الکُتُب العربیّہ، دار العلوم۔ ریاض۔ سعودیہ۔ طبعِ ثانیہ: 1413ہجرِیؒ بمطابق: 1993عیسوِیؒ: دار ہجر۔

بِذٰلِكَ اَنَّ عَلِیًّا مُحِقٌّ وَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بَاغٍ . . . [21]

مفہوم : یہ (بَیان): حضرت عمار ابن یاسر رَضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَمیر المؤمنین، حضرت: علیؓ ابن اَبو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شہادت (کا بَیان) ہے: حضرت عمار کو اَہل شام نے قتل کیا ہے، اَور اَہل شام کے حضرت عمار کو قتل کرنے سے رَسولُ اللہ ﷺ کی پیشگی دِی ہُوئی خَبَر کہ: ''عمار کو باغی گروہ: قتل کرے گا!'' کا راز: خُوب ظاہِر ہو گیا!، اَور اَہل شام کے حضرت عمار کو قتل کرنے سے یہ بات بھی ظاہِر ہو گئی کہ حضرت علیؓ: حَقّ پَر تھے!، اَور معاویہ: باغی تھا!۔۔۔

4- طِیْبِیؒ :شارِحِ مشکوۃ کے نزدیک: اَلْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ سے مرادِ مصطفیٰ ﷺ:

حدیث کی مشہور کتاب: ''مشکوۃ المصابیح'' کی شرح میں طِیْبِیؒ نے لکھا ہے:

. . . ((سَتَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ)) یُرِیْدُ بِہٖ مُعَاوِیَةَ وَ قَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ قُتِلَ یَوْمَ الصِّفِّیْنِ [22]

مفہوم : (رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: اَے عمار!) ((**عَن قریب! تجھے باغی گروہ: قتل کرے گا!**)): رَسولُ اللہ ﷺ نے اَپنے اِس فرمان سے: ''معاویہ، اَور معاویہ کی قوم'' کو مراد لیا ہے! کیونکہ حضرت عمار: جنگ صفین کے دِن قتل کئے گئے ہیں!

5- عبدالحقؒ: محدِّث دِہلوِیؒ:

مذکورہ کتاب: مشکوۃ المصابیح کی شرح میں ہی: **عبدالحق: محدِّث دہلوِیؒ** نے لکھا ہے:

---

21 اَلْبِدَایَه وَ النِّھَایَه ۔ اَبو الفداء: اِسماعیل: دمشقیؒ، شافعیؒ (پیدائش: 701 ہجرِیؒ- وَفات: 774 ہجرِیؒ) اِبن کثیر۔ جلد 7، صفحہ 455۔ (ثُمَّ دَخَلَتْ سَنَةُ سبعٍ و ثلاثین ۔ مَقتَل عمار ابن یاسر رضی اللہ عنه) ۔ دار ابن کثیر۔ دمشق، بیروت۔ طبعہ ثانیہ: 1431 ہجرِیؒ بمطابق: 2010 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: د. رِیاض عبدالحمید مداد، محمد حسّان عبید۔ مراجعت: شیخ عبدالقادِر اَرناؤوط، ڈاکٹر بشار عواد معروف۔

22 اَلْکَاشِف عَنْ حَقَائِقِ السُّنَنِ ۔ حسین: طِیبیؒ (وَفات: 743 ہجرِیؒ) اِبن محمد ابن عبداللہ۔ جلد 11، صفحہ 112۔ (مشکوۃ المصابیح۔ باب فی المُعجِزات۔ اَلفصل الاَوَّل۔ حدیث نمبر: 5878 کی شرح میں)۔ طبع و نشر: اِدارۃ القرآن والعُلُوم الاِسلامیّۃ۔ کراچی۔ پاکستان۔ تحقیق: مفتی عبدالغفّار، نعیم اَشرف، محب اللہ، شبیر اَحمد، بدیع السید اللحام۔

وَ الْمُرَادُ بِ ((الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ)) : مُعَاوِيَةُ وَ مَنْ مَعَهٗ فَإِنَّهٗ قُتِلَ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَ كَانَ مَعَ عَلِيٍّ رضى الله عنه وَ هُوَ مِنْ دَلَائِلِ حَقَّانِيَّةِ عَلِيٍّ فِيْ تِلْكَ الْقَضِيَّةِ وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَهٗ طُرُقٌ كَثِيْرَةٌ يَكَادُ يَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ وَ قَدْ اَوْرَدْنَاهَا فِيْ رِسَالَةِ (تحقيق الارشاد فى تعميم البشارة) [23]

مفہوم : اَور ((**باغی گروہ**)) سے مراد : معاویہ ،اَور اُس کے ساتھی ہیں کیونکہ حضرت عمار : جنگ صفین کے دِن قتل ہُوئے ہیں ،اَور حضرت عمار : جنگ صفین میں : حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ! ،اَور حضرت عمار : جنگ صفین کے معاملہ میں حضرت علیؓ کے حَقّ پر ہونے کے دَلائل میں سے ایک **دَلیل** (حَقّ) ہیں ! ۔ ،اَور اِس حدیث (: ''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا ! '') کی بہت زیادہ : اَسانید ہیں جن اَسانید کی وجہ سے یہ حدیث : تواتُر کی حدّ تک پہنچنے کے قریب ہے [24] ،ہم نے اِس حدیث کی اَسانید کو اَپنے رِسالہ : **تحقيق الارشاد فى تعميم البشارة** میں جمع کیا ہے !

6- قاضی بیضاوِیؒ (مفسّر) :

حنفیؒ عالم : مُناوِیؒ نے قاضی بیضاوِیؒ کا قول نقل کیا ہے ۔ مُناوِیؒ کے اَلفاظ مُلاحظہ ہُوں :

((**وَيْحَ عَمَّارٍ**)) . . . وَ هُوَ اِبْنُ يَاسِرٍ ((**تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ**)) قَالَ الْقَاضِيْ فِيْ شَرْحِ الْمَصَابِيْحِ : يُرِيْدُ مُعَاوِيَةَ وَ قَوْمَهٗ [25]

---

23 **لَمَعَاتُ التَّنْقِيْحِ فِيْ شَرْحِ مِشْكَاةِ الْمَصَابِيْحِ** ۔ عبد الحقؒ : بُخاریؒ ، دہلویؒ ، حنفیؒ (وَفات : 1052 ہجریؒ) اِبن سیف الدین اِبن سعد اللہ ۔ جلد 9 ، صفحہ 429 ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ۔ باب فی المُعجزات ۔ اَلفصل الاَوّل ۔ حدیث نمبر : 5878 کی شرح میں) ۔ دار النوادر ۔ دمشق ۔ شام ۔ طبعہ اُولیٰ : 1435 ہجریؒ بمطابق : 2014 عِیسویؒ ۔ تحقیق و تعلیق : ڈاکٹر تقی الدین ندوِیؒ ۔

24 **تنبیہ :** عبد الحق دہلوِیؒ نے لکھا ہے کہ : یہ حدیث : تَواتُر کی حد تک پہنچنے کے قریب ہے ۔ ، جبکہ گزشتہ صفحات پَر آپ اُن علماء کے اَقوال پَڑھ چکے ہیں جن علماء نے اِس حدیث کو ''مُتَواتِر'' کہا ہے !

25 **فَيْضُ الْقَدِيْرِ : شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ مِنْ اَحَادِيْثِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ** ﷺ ۔ محمد : عبد الرؤف : مُناوِیؒ ، حنفیؒ (۔ جلد 6 ، صفحہ 474 ۔ (اَلجَامِعُ الصَّغِيْرُ مِنْ اَحَادِيْثِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ ۔ سیوطی کی حدیث نمبر : 9640 کی شرح میں) ۔ دار الکُتُب العلمیہ ۔ بیروت ۔ لبنان ۔ سالِ طباعت : 1422 ہجریؒ بمطابق : 2001 عِیسوِیؒ ۔ ضبط و تصحیح : اَحمد عبد السلام ۔

مفہوم : ''**عمار ابن یاسر کو باغی گروہ قتل کرے گا** !'': قاضی بیضاوِیّ نے اَپنی کتاب : شرح مصابیح السُّنّۃ للبغویّ میں کہاہے کہ رَسولُ اللہ ﷺ نے اَپنے اِس فرمان میں باغی گروہ سے : معاویہ،اَور معاویہ کے ساتھیوں کو مراد لیاہے !

7– حنفیّ عالم: **مُلّا علیّ قارِیُ** (کے قول کے مطابق: ''خاطی''، ''باغی''، ''خارجیّ''،اَور ''فَسادِیّ''کی نسبتیں جائز ہیں !):

ملاعلیّ قاری نے قاضی : عیاض : مالکیّ کی کتاب: '' **اَلشِّفَاء بِتَعْرِيْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰى** ﷺ ''
(اَلمعروف:شفاء شریف) کی شرح میں لکھاہے:

وَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ وَ اَتْبَاعُهُ فَيَجُوْزُ نِسْبَتُهُمْ اِلَى الْخَطَإِ وَ الْبَغْيِ وَ الْخُرُوْجِ وَ الْفَسَادِ [26]

مفہوم : معاویہ اِبن اَبی سفیان اَور اُس کے پَیرو کاروں کو خطاء، بَغی (یعنی: بغاوت)، خلیفہ راشد پر لشکر کشی، اَور فَساد کی طرف منسوب کرنا جائز ہے !

★ - بغاوت کا معنی - ★

1- قاضی عیاض مالکیّ (م: 544ھ) نے بھی بَغی (یعنی: بغاوت) کا معنیٰ: ''حَسَد''،اور ''ظلم'' کیاہے:

- - - وَ اَصْلُ الْبَغْيِ : اَلْحَسَدُ ، ثُمَّ اسْتُعْمِلَ فِي الظُّلْمِ - - - [27]

(**مفہوم** : ''بَغی'' (یعنی: بغاوت) کا اَصل (یعنی: بنیادی معنیٰ): ''حَسَد'' ہے !، پھر (بعد میں) یہ لفظ: ''ظلم'' کے (معنیٰ میں) اِستعمال ہونے لگا !)

---

26 **شَرْحُ الشِّفَاءِ** - مُلّا: علیّ: قارِیُ، حنفیّ (وَفات: 1014 ہجرِیّ) اِبن سُلطان محمد- جلد 2- صفحہ 552- (فصل : مَن سَبَّ آلَ بَيتِهِ و اَزْوَاجَهُ و اَصحابَهُ - - -)- دارالکُتب العلمیہ- بیروت- لبنان- طبعہ اُولیٰ: 1421 ہجرِیّ بمطابق: 2001 عیسوِیّ- ضبط و تصحیح: عبداللہ محمد خلیلی-

27 **اِكْمَالُ الْمُعْلِمِ بِفَوَائِدِ مُسْلِمٍ** (شرح صحیح مسلم) - اَبُوالفضل: عیاض: یحصبی، مالکیّ (مُتَوَفّٰی: 544 ہجرِیّ) اِبن موسیٰ اِبن عیاض- جلد 8- صفحہ 459- (تحت حدیث: تَقْتُلُ عَمَّارًا اَلْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)- دارالوفاء- منصورہ- طبعہ اُولیٰ: 1419 ہجرِیّ بمطابق: 1998 عیسوِیّ-

2-، نیز مشہور عربیّ لغت دان: **اِبنِ منظور افریقی** نے: اَپنی مشہور کتاب: ''لسان العرب'' میں لکھا ہے:

وَ مَعْنَی الْبَغْیِ : قَصْدُ الْفَسَـادِ ، وَ یُقَـالُ : فُلَانٌ یَبْغِی عَلَی النَّاسِ : اِذَا ظَلَمَہُمْ وَ طَلَبَ اَذَاہُمْ ، **وَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ : ہِیَ الظَّالِمَۃُ الْخَارِجَۃُ عَنْ طَاعَۃِ الْاِمَامِ الْعَادِلِ : وَ قَـالَ النَّبِیُّ** ﷺ **لِعَمَّارٍ** : ((**وَیْحَ اِبْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ** !)) [28]

(**مفہوم :** بَغی (یعنی: بغاوت) کا معنیٰ: فَساد کا قصد (یعنی: اِرادہ) کرنا ہے، جب کوئی شخص لوگوں پر ظلم کرے، اَور اُنہیں تکلیف دے: تو عربیّ زبان میں اُس ظالم، اَور تکلیف دہندہ شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ: فُلاں شخص: لوگوں پر بَغی (یعنی: بغاوت) کرتا ہے، اور باغی گروہ: اُس گروہ کو کہتے ہیں جو ظالم ہو، اِمامِ عادِل کی اِطاعت سے نکل جانے والا ہو، رَسُولُ اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا: ((سُمیّہ کے بیٹے (: عمار) کے لئے آزمائش ہے: کیونکہ: اُسے باغی گروہ قتل کرے گا!))

★ - باغی کا حکم - ★

''بَغاوَت'' کا صحیح معنیٰ و مفہوم بحوالہ آیتِ قُرآنیّ، و حدیثِ رَسُول ﷺ از: مُلّا علیّ قارِیْ: حنفی:

اَب: جَب کہ مختصراً ثابت ہو گیا کہ حضرت **معاویہ پر بھی: '' باغی '' کا اِطلاق کیا گیا ہے تو حدیثِ مذکور کی رُو سے باغی کا حکم بحوالہ آیتِ قرآنیّ، مُلّا علیّ قارِیْ: حنفی کے قلم سے مُلاحظہ ہو!** ملا علی قاری حنفی نے اَپنی کتاب مرقاۃ شرح مشکاۃ میں لکھا ہے:

قُلْتُ : . . . وَ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ بِرِوَایَۃِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَ الْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَرْفُوْعًا : ((**وَیْحَ عَمَّارٍ ! تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ ! یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَ یَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ**)) وَ ھٰذَا کَالنَّصِّ الصَّرِیْحِ

---

28 **لِسَانُ الْعَرَبِ** - اِبنِ منظور: اُندلُسیّ (پیدائش: 630 ہجریّ - وفات: 711 ہجریّ) - جلد 1 - صفحہ 469 - باب الباء - ب غ ا/ی - دار الحدیث - قاہرہ - طبعہ: 1423 ہجریّ بمطابق: 2003 عیسوِیّ -

فِی الْمَعْنَی الصَّحِیْحِ الْمُتَبَادَرِ مِنَ الْبَغْیِ الْمُطْلَقِ فِی الْکِتَابِ کَمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی : { وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ } (29)

مفہوم : میں (: ملا علی قاری) کہتا ہوں :۔۔۔ جامع صغیر (سیوطیؒ) میں اَحمد اِبن حنبل ، اَور اِمام بُخارِیؒ (30) کی یہ روایت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا ! عمار: اُس باغی گروہ کو جنت کی طرف بلائے گا ! ، جبکہ وُہ باغی گروہ: عمار کو جہنم کی طرف بلائے گا !**" یہ حدیث : بَغی (یعنی: بغاوت) کے اُس صحیح معنٰی میں نَصّ صریح (یعنی: واضح دَلیل) ہے جو معنٰی : قرآن مجید (پارہ 14 - سورۃ نحل کی آیۃ نمبر: 90 :) فرمانِ باری تعالٰی: { **اَللہ تعالٰی بے حیائی، گناہ اَور بَغی** (یعنی: بغاوت) **سے منع فرماتا ہے** } میں موجود ہے !

نوٹ ۔ مُلّا علیؒ قاری حنفیؒ نے حدیث : "**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا ! عمار: اُس باغی گروہ کو جنت کی طرف بُلائے گا ! ، جبکہ وُہ باغی گروہ: عمار کو جہنم کی طرف بُلائے گا !**" کو: مُسنَد اَحمد اِبن حنبل ، اَور صحیح بُخارِیؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے ، نیز نقل کردَہ اَلفاظ کے ساتھ یہ حدیث : تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر صحیح اِبن حبان کے حوالہ سے بھی گزر چکی ہے !

ملا علیؒ قارِیؒ نے جس آیتِ قُرآنیّہ کا حوالہ دِیا ہے: وُہ آیتِ قُرآنیؒ ، بمع دِیگر آیات: مع ترجمہ ، و تفسیر ملاحظہ فرمائیں !

---

29 **مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْحِ : شَرْحُ مِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْحِ** ۔ مُلّا: علیؒ: قاری، حنفیؒ (وَفات : 1014 ہجرِیؒ) اِبن سلطان محمد۔ جلد 11، صفحہ 18۔ (کتاب الفضائل والشمائل۔ باب فی المعجزات۔ فصل اَوَّل۔ حدیث نمبر: 5878۔(11) کے تحت)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولٰی: 1422 ہجرِیؒ بمطابق: 2001 عیسوِیؒ۔ تحقیق: شیخ جمال عیتانی۔

30 مُسنَد اَحمد ابن حنبل میں مسند ابو سعید خدریؒ میں یہ حدیث : 4 جگہ ہے : حدیث نمبر : 11011 ، اَور 11166 ، اَور 11221 ، اَور 11861 ۔ اَور صحیح بُخارِیؒ میں یہ حدیث : 2 جگہ ہے: حدیث نمبر : 447، اَور 2812۔

★ - " بَغاوَت " کے متعلق قرآن مجید کے فیصلہ جات - ★

1-زمانہ رسالت مآب ﷺ میں ہی قرآن مجید میں بَغی (یعنی: بغاوت) کو ممنوع اور حرام قرار دے دیا گیا تھا، اور اہلِ بَغی (یعنی: باغیوں) سے جنگ کا حکم دے دیا گیا تھا:

اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے: **قرآن** مجید (پارہ 14- رکوع 19- سورة النَّحْل - آیۃ 90) میں بَغْی (یعنی: بغاوت) سے: **منع** کیا ہے: ملاحظہ ہو:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾

(**ترجمہ کنزالایمان:** بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور **منع فرماتا ہے** بے حیائی اور بری بات اور **سرکشی** سے۔ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو)

☆-اِس آیتِ کریمہ کے **متعلق**: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اَجْمَعُ آیَةٍ لِلْخَیْرِ وَ الشَّرِّ** [31]،[32] (**مفہوم**: اِس آیت میں: "خَیر"، اور "شَرّ" کی تمام چیزوں کی نشان دہی کر دی گئی ہے!)

---

31 **جَامِعُ الْبَیَانِ عَنْ تَأْوِیْلِ آیِ الْقُرْآنِ** ۔ اَبُو جعفر: محمد: طبریّ (مُتَوَفّٰی: 310 ہجرِیّ) اِبن جریر ابن یزید ابن کثیر ابن غالب۔ جلد 14۔ صفحہ 337۔ (تحت: آیۃ مذکورہ)۔ دار ہجر۔ طبعہ اُولیٰ: 1422 ہجریّ بمطابق: 2001 عِیسوِیّ۔ تحقیق: ڈاکٹر عبد اللہ ابن عبد المحسن ترکی۔

32 **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَی الصَّحِیْحَیْنِ** ۔ اَبُو عبد اللہ: محمد: نیشاپورِیّ، حاکِم نیشاپور (مُتَوَفّٰی: 405 ہجرِیّ) اِبن عبد اللہ۔ جلد 2، صفحہ 388۔ حدیث نمبر: 495/3358۔ (کتاب التفسیر۔ (باب) تفسیر سورۃ النحل)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بَیروت۔ لبنان۔ طبعہ ثانِیَہ: 1422 ہجرِیّ بمطابق: 2002 عِیسوِیّ۔ دِراسۃ و تحقیق: مُصطفٰی عبد القادر عطا۔ [**تنبیہ**: اِس حدیث کو حاکم، اَور ذَہبیّ: دونوں نے: صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ (**یعنی**: اِمام بُخارِیّ، اَور اِمام مسلم کی شرط کے مطابق: "**صحیح**" حدیث) کہا ہے!]

تنبیہ:- چونکہ اِس آیت کریمہ میں: بغاوت سے **منع کیا گیا** ہے: اِس لئے حضرت **عبد اللہ ابن مسعود** رضی اللہ عنہ نے بغاوت کو: "**شَر**" قرار دِیا ہے!

2-، نیز **اَللّٰہ** تبارک وتعالٰی نے: **قرآن** مجید (پارہ 8- رکوع 11- سورۃ الْاَعْرَاف - آیۃ 33) میں: **بَغْی** (یعنی: بغاوت کرنے) کو: **حرام** کیا ہے: اِرشادِ بارِیْ تعالٰی ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

(**ترجمہ کنزالایمان:** تم فرماؤ **میرے رب نے** تو بے حیائیاں **حرام فرمائی ہیں** جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور **ناحق زیادتی** اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے)

3-چونکہ بَغْی (یعنی: بغاوت) **حکمِ اِلٰہی کے مطابق حرام تھی، حرام ہے، اَور حرام رَہے گی: اِس لئے اَللّٰہ** تبارک وتعالٰی **نے: باغیوں سے قِتَال** (یعنی: جنگ کرنے) **کا حکم دیا ہے:**

اِرشادِ بارِیْ تعالٰی ہے:

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۹﴾

(**قرآن** مجید۔پارہ26۔رکوع13۔سورۃ الْحُجُرَات ۔آیۃ9)

(**ترجمہ کنزالایمان:** اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں توان میں صلح کراؤ **پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو** بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں)

،جبکہ ایک اَور آیۃ کریمہ میں ہے:

﴿ ۔ ۔ ۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَ مَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۚ ۔ ۔ ۔ ﴾

(**قرآن** مجید۔پارہ6۔سورۃ الْمَائِدَۃ ۔آیۃ32)

مفہوم : جس نے کسی اِنسان کو بغیر قصاص کے / یا زمین میں فساد پھیلانے کے لئے قتل کیا تو گویا: اُس نے ساری اِنسانیّت کو قتل کیا!،اَور جس نے کسی اِنسان کی جان بچائی تو گویا کہ :اُس نے ساری اِنسانیّت کی جان بچائی!

،**جبکہ** جنگ **صفین** (جو جنگ: حضرت معاویہ کی بغاوت کی وَجہ سے برپا ہُوئی!) میں تو: حضرت عبدالرحمان ابن اَبزیٰ (صحابی) کے اندازے کے مطابق: ستر ہزار (:70000) لوگ،اَور محمد ابن سیرین (تابعی) کے قول کے مطابق ساٹھ ہزار (:60000) / یا ستر ہزار (70000) لوگ: قتل ہُوئے: جن میں سے حضرت عبدالرحمان ابن اَبزیٰ (صحابی) کے اندازے کے مطابق: پچیس ہزار (:25000) اَفراد: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شہید ہُوئے![33][34]:اَور اِتنے بھاری جانیؔ نقصان پر—ظاہر ہے کہ—مالیؔ نقصان بھی ہُوا ہوگا—تو-اِس سے بڑا فَساد: اَور کیا ہو سکتا ہے؟

33 **تَارِيْخُ خَلِيْفَةَ بْنِ خَيَّاطٍ** (اِمام بُخاریؔ کے حدیث کے اُستاد) ۔ صفحہ 194،196۔طبعہ: دار طیبہ۔ریاض۔طبعہ ثانیہ: 1405ہجریؔ بمطابق: 1985عیسویؔ۔ تحقیق: ڈاکٹر اکرم ضیاء۔

34 **تَارِيْخُ الْإِسْلَامِ وَ وَفِيَّاتُ الْمَشَاهِيْرِ وَ الْأَعْلَامِ** ۔ ابو عبداللہ: محمد: **ذَہبیؔ** (وَفات: 748ہجریؔ بمطابق: 1348 عیسویؔ) ابن عثمان ابن قائماز ابن عبداللہ۔جلد 3۔صفحہ 545۔ (سَنَۃ سَبْع و ثلاثين) ۔دارالغرب الاسلامی۔بیروت۔ طبعہ: اُولیٰ۔ تحقیق: ڈاکٹر عمر عبدالسلام تدمری۔

حضرت **عمار** رضی اللہ عنہ کے **3 فرامین: گزشتہ فرمانِ رسول** ﷺ: **''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!''** کی **وضاحت، و تشریح کرتے ہیں:** ملاحظہ ہو:

حضرت **عمار ابن یاسر** (رضی اللہ عنہما) کا: **جنگ صفّین والے مخالفینِ** حضرت **علیؓ** (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں پہلا فرمان:

عبداللہ ابن سلمہ (تابعی)، ودیگر کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر (صحابی) رضی اللہ تعالی عنہما کو جنگ صفین کے دن بُڑھاپے کی حالت میں، گندمی رَنگت میں دیکھا، آپ نے ہاتھ میں نیزہ پکڑا ہوا تھا، اور آپ کا ہاتھ کانپ رہا تھا، حضرت عمار نے فرمایا: لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰی يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ اَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى **الْحَقِّ** وَ اَنَّهُمْ عَلَى **الْبَاطِلِ / الضَّلَالَةِ** (**مفہوم**: اگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں مارنا شروع کر دیں، اَور ''ہجر'' نامی دُور دَراز مقام تک ہمیں مارتے چلے جائیں! تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے **اِصلاح کرنے والے: ''حق پر''** ہیں اَور وُہ (: اَہل شام): **''باطل/ضلالت''** (یعنی: گمراہی) پر ہیں!)

تنبیہ-اِس روایت کے متن میں: باطِل، اَور ضَلالت: دونوں اَلفاظ: موجود ہیں۔ ہم نے دونوں اَلفاظ کے حوالہ جات آئندہ صفحات پر دے دِیئے ہیں!

حضرت **عمار: اِبن یاسر** رضی اللہ تعالی عنہما **کے اِس فرمان پر فنّی بحث:**

اِس روایت کی بہت سی اَسانید ہیں: جن میں سے 2 متصل اَسانِید مندرَجہ ذَیل ہیں:

1 - جماعة من المحدثين ، **عن شعبة ، عن عمرو بن مرة ، عن عبد الله بن سلمة ، عن عمار بن ياسر :**

2 - غُندُر ، عن شعبة ، عن ابى مسلمة ، عن الوضى ، عن عمار بن ياسر

دَرج بالا دونوں اَسانید: متصل ہیں:، پہلی سَنَد سے اِس روایت کو:

1-اِبن حبان نے "**صحیح**"/یا "**حَسَن**"[35] قرار دِیا ہے،

2-حاکم نیشاپوریؒ نے "**بخارِیؒ**"، اَور **مسلم کی شرط کے مطابق**: "**صحیح**" کہا ہے،

3-اِبن حجر عسقلانیؒ کے اُستاد: **ہیثمی** نے سند کو "**حَسَن**" قرار دِیا ہے،

4-ذَہبیؒ اَور ابن حجر عسقلانیؒ کے شاگرد: **احمد بوصیریؒ شافعیؒ** نے اِس روایت کی سند کو "**صحیح**" قرار دِیا ہے

جبکہ دُوسری سَنَد کو: ابن حجر عسقلانیؒ نے رَاوِیْ: وَضی تک "صحیح" کہا ہے

(مذکُورہ بالا تمام حوالہ جات: آئِندہ صفحات پر تفصیل کے ساتھ درج ہیں[36])۔

نیز اِس رِوایت کی **دِیگر بہت سی متصل، وغیر متصل اَسانید** بھی موجود ہیں: جن کے تفصیلی حوالہ جات بمع تحقیق و تخریج: آئندہ صفحات پر تفصیل کے ساتھ مُلاحَظہ فرمائیں!

پہلے: عن عمرو بن مرة، عن عبد الله بن سلمة، عن عمار بن یاسر کی سَنَد سے اِس رِوایت پر تفصیلی کلام مُلاحظہ ہو:

1-عبد اللہ ابن سلمہ کی اِس رِوایت کو: اِبن حبان نے "صحیح"/یا "حَسَن" قرار دِیا ہے:

اِبن حبان نے مذکورہ سند سے اِس روایت کو اَپنی صحیح اَحادِیث پر مشتمل کتاب: صحیح اِبن حبان میں داخِل کر کے صحیح/یا "حَسَن" قرار دِیا ہے، "صحیح" اِبن حبان کے اَلفاظ مُلاحَظہ ہوں:

---

35 **چونکہ** اِبن حِبّان نے اَپنی اِس کتاب میں نَصًّا کوئی بھی حکم نہیں لگایا، بلکہ اَپنی صواب دِید پر مقبول اَحادِیث جمع کر دی ہیں، اِس لئے اِبن حِبّان پر تصحیح اَحادیث کے باب میں جرح کا جواب: بعض محققین: نے یہ دِیا ہے کہ اِبن حِبّان نے اَپنی اِس کتاب میں "صحیح"، اَور "حَسَن" کے درمیان فرق نہیں کیا ہے، لہٰذا ہم: اِبن حبّان کی جمع کردَہ اَحادِیث کو "صحیح"/یا "حَسَن" کے زُمرہ میں لیں گے!۔

36، **نیز** موجودہ دَور کے بہت سے محققین کا بھی عبد اللہ اِبن سلمہ کی اِس: رِوایت کو "**حَسَن**" کہنا: تفصیل کے ساتھ آئِندہ صفحات پَر موجود ہے۔

أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشَارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مرة ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ ۔ شَيْخٌ آدَمُ طُوَالٌ ۔ أَخَذَ الْحرْبَةَ بِيَدِهِ ، وَ يَدُه تَرْعُدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر عَرَفْنَا أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ۔ **صحیح ابن حبان**[37]

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا: اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے! ، آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑا ہُوا تھا! ، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا! ، میں نے اُس دِن حضرت عمار کو فرماتے ہُوئے سُنا کہ آپ نے فرمایا: قسم ہے مجھے اُس ذاتِ باری تعالٰی کی: جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! میں نے اَپنے مخالف اِس جھنڈے سے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے، اَور آج چوتھی بار اِس جھنڈے سے جنگ کر رَہا ہُوں! ، اَور قسم ہے مجھے اُس ذاتِ باری تعالٰی کی: جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اَگر وُہ (: اَہلِ شام): ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پر ہیں! ، اَور وُہ (: اَہلِ شام) باطِل پر ہیں! ۔

اِبن حبان کے اِس رِوایت کو ''صحیح'' / یا ''حَسَن'' کہنے کے دَلائل:

اِبن حبان نے اپنی اِس کتاب یعنی: ''صحیح اِبن حبان'' کے مقدمہ میں لکھا ہے:

۔ ۔ ۔ وَ أَمَّا شَرْطُنَا فِىْ نَقْلِهٖ مَا أَوْدَعْنَاهُ كِتَابَنَا هٰذَا مِنَ السُّنَنِ ، فَإِنَّا لَمْ نَحْتَجَّ فِيْهِ إِلَّا بِحَدِيْثٍ اِجْتَمَعَ فِىْ كُلِّ شَيْخٍ مِنْ رُوَاتِهٖ خَمْسَةُ أَشْيَاءٍ :

---

37 **اَلاِحسان فی تقریب صحیح اِبن حبان**۔ علیّ: فارسیّ (وَفات: 739 ہجریّ) اِبن بلبان۔ جلد 15۔ صفحہ 555، 556۔ حدیث نمبر: 7080۔ (کتاب: اِخبارہ ﷺ عن مَناقب الصحابۃ: رِجالہم ونسائہم بذکر اَسمائہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ (باب:) ذکر عمار ابن یاسر رضوان اللہ علیہ۔ ذکر البیان بان قتال عمار کان بالرایۃ التی قاتل بہا مع رسول اللہ ﷺ)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ طبعہ اُولٰی: 1412 ہجریّ بمطابق: 1991 عیسویّ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنؤوط۔

اَلْأَوَّلُ : اَلْعَدَالَةُ فِی الدِّیْنِ بِالسِّتْرِ الْجَمِیْلِ ،

وَ الثَّانِیْ : اَلصِّدْقُ فِی الْحَدِیْثِ بِالشُّھْرَۃِ فِیْہِ ،

وَ الثَّالِثُ : اَلْعَقْلُ بِمَا یُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِیْثِ ،

وَ الرَّابِعُ : اَلْعِلْمُ بِمَا یُحِیْلُ مِنْ مَّعَانِیْ مَا یَرْوِیْ ،

وَ الْخَامِسُ : اَلْمُتَعَرِّیْ خَبَرُہٗ عَنِ التَّدْلِیْسِ :

فَکُلُّ مَنِ اجْتَمَعَ فِیْہِ ھٰذِہِ الْخِصَالُ الْخَمْسُ اِحْتَجَجْنَا بِحَدِیْثِہٖ ، وَ بَنَیْنَا الْکِتَابَ عَلٰی رِوَایَتِہٖ ، وَ کُلُّ مَنْ تَعَرّٰی عَنْ خَصْلَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْخِصَالِ الْخَمْسِ لَمْ نَحْتَجَّ بِہٖ . . .

مقدّمۂ صحیح ابن حبان[38]

(**تنبیہ**: درج ذیل: مفہوم: ابن حبان کی اَپنی تفصیلی وَضاحت کی روشنی میں پیش کیا جارہاہے جو تفصیل: مقدمہ صحیح ابن حبان کے درج بالا نقل کردہ اَلفاظ کے آگے تقریباً 1 صفحہ پر محیط ہے!)

مفہوم : ۔۔۔اَور ہم نے اَپنی اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں جو اَحادیث نقل کی ہیں اُن اَحادیث کے لئے ہماری شرط یہ ہے کہ : ہم نے اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں صرف اُس حدیث سے دَلیل پکڑی ہے جس حدیث کے ہر، ہر رَاوِیْ میں 5 چیزیں جمع ہیں:

پہلی شرط: دِین میں عدالت یعنی: اللہ تعالیٰ کی اِطاعت بمع اَچھی پَردہ پوشی،

دُوسری شرط: حدیث بَیان کرنے میں مشہور: سچا ہونا،

تیسری شرط: اَپنی بَیان کردہ حدیث کی سمجھ بُوجھ،

چوتھی شرط: اَپنی بَیان کردہ رِوایَت کے مشکل مقامات کو سمجھنا،

پانچویں شرط: اُس رَاوِیْ کی بَیان کردہ رِوایَت کا تدلیس سے پاک ہونا: یعنی: مکمل سَنَد میں سماع کی تصریح کا موجود ہونا!:

جس رَاوِیْ میں یہ 5 خصلتیں پائی گئی ہیں اُس کی رِوایَت کردہ حدیث سے ہم نے اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں دَلیل پکڑی ہے، اَور اُس رَاوِیْ کی رِوایات کی بنیاد پَر ہم نے اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) کو ترتیب دِیا ہے۔ اَور جس رَاوِیْ میں اِن 5 چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بھی نہیں پائی گئی: ہم نے اُس رَاوِیْ کی رِوایَت سے اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں دَلیل نہیں پکڑی ہے۔۔۔

38 دیکھیں گزشتہ حوالہ: صحیح ابن حبان۔ جلد 1، صفحہ 151۔

مطلب یہ بَنا کہ اِبن حبان کے نزدیک عبد اللہ اِبن سلمہ کی دِین داری، حدیث بیان کرنے میں سچائی، اَور اِس مذکورہ حدیث کو بیان کرتے وقت عبد اللہ اِبن سلمہ کا اِختلاط وغیرہ کا شکار نہ ہونا ثابت تھا جس وجہ سے یہ رِوایت اِبن حبان کے نزدیک قابِلِ اِحتِجاج، قابِلِ اِستِدلال، اَور صحیح / یا حَسَن قرار پائی۔

کچھ آگے جا کر: اِبن حبان نے لکھا ہے:

۔ ۔ ۔ وَ قَدْ اِعْتَبَرْنَا حَدِيْثَ شَيْخٍ عَنْ شَيْخٍ ۔ ۔ ۔ فَمَنْ صَحَّ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَنَّهُ عَدْلٌ اِحْتَجَجْنَا بِهٖ ، وَ قَبِلْنَا مَا رَوَاهُ ، وَ أَدْخَلْنَاهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا ، وَ مَنْ صَحَّ عِنْدَنَا أَنَّه غَيْرُ عَدْلٍ ۔ ۔ ۔ لَمْ نَحْتَجَّ بِه ، وَ أَدْخَلْنَاهُ فِيْ كِتَابِ ((الْمَجْرُوْحِيْنَ)) مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ ۔ ۔ ۔

مقدّمہ صحیح اِبن حبان[39]

مفہوم: اَور ہم نے ہر رَاوِیْ کی اُس کے اَپنے اُستاد سے رِوایت کردہ حدیث کو خُوب جانچا ہے۔۔۔: جس رَاوِیْ کے بارے میں ہمارے پاس صحت کے ساتھ ثبوت پہنچا کہ وُہ رَاوِیْ: اَللہ تعالٰی کا اِطاعت گزار ہے ہم نے اُس رَاوِیْ کی رِوایت کو قبول کیا ہے، اَور اُس کی روایت کو اِس کتاب (: صحیح اِبن حبان) میں داخِل کر دِیا ہے، اَور جس رَاوِیْ کے بارے میں ہمارے پاس صحت کے ساتھ ثبوت پہنچا کہ وُہ رَاوِیْ: اللہ تعالٰی کا اِطاعت گزار نہیں ہے ہم نے اُس رَاوِیْ کی رِوایت سے دَلیل نہیں پکڑی ہے، اَور اُس رَاوِیْ کو اَپنی کتاب: اَلمجروحین مِنَ المحدّثین میں داخِل کر دِیا ہے۔

تنبیہ: اِبن حبان کے یہ اَلفاظ بھی واضح طور پر دَلالت کر رَہے ہیں کہ اِبن حبان نے حضرت عمار کے اِس فرمان کو اَپنی کتاب: صحیح اِبن حبان میں داخِل کر کے اِس روایت سے اِحتِجاج کیا ہے (یعنی: دَلیل پکڑی ہے)۔

،اِبن حبان نے مزید لکھا ہے:

وَ قَدِ احْتَجَجْنَا فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا بِجَمَاعَةٍ قَدْ قَدَحَ فِيْهِمْ بَعْضُ أَئِمَّتِنَا فَمَنْ أَحَبَّ الْوُقُوْفَ عَلٰى تَفْصِيْلِ أَسْمَائِهِمْ فَلْيَنْظُرْ فِي الْكِتَابِ الْمُخْتَصَرِ مِنْ ((تَارِيْخِ الثِّقَاتِ)) يَجِد فِيْهِ الْأُصُولَ

39 دیکھیں گزشتہ حوالۂ مقدمۂ صحیح اِبن حبان۔ جلد 1، صفحہ 155۔

الَّتِیْ بَنَیْنَا ذٰلِكَ الْکِتَابَ عَلَیْهَا حَتّٰی لَا یُعَرِّجَ عَلٰی قَدْحِ قَادِحٍ فِيْ مُحَدِّثٍ عَلَی الْإِطْلَاقِ مِنْ غَیْرِ کَشْفٍ عَنْ حَقِیْقَتِهٖ ، وَ قَدْ تَرَکْنَا مِنَ الْأَخْبَارِ الْمَشَاهِیْرَ الَّتِیْ نَقَلَهَا عُدُوْلٌ ثِقَاتٌ لِعِلَلٍ تَبَیَّنَ لَنَا مِنْهَا الْخِفَاءُ عَلٰی عَالَمٍ مِّنَ النَّاسِ جَوَامِعِهَا ۔

مقدمہ صحیح ابن حبان[40]

مفہوم : اَور ہم نے اَپنی اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں بہت سے اَیسے راوِیان کی روایت کردہ اَحادِیث سے دَلیل پکڑی ہے جن کے بارے میں ہمارے بعض اَئمہ نے سخت کلام کیا ہے : ، جو شخص اَیسے رَاوِیان کے ناموں کی تفصیل دیکھنا چاہے تو اُسے چاہئے کہ وُہ شخص : میری مختصر کتاب : تاریخ الثّقات کا مطالعہ کرے ، پڑھنے والا میری اُس کتاب (: تاریخ الثّقات) میں وُہ اُصول پائے گا جن اُصول کی بنیاد ہم نے اُس کتاب (: تاریخ الثّقات) کی بنیاد رکھی ہے تاکہ کسی رَاوِیٔ کے بارے میں کسی سخت کلام کرنے والے کے سخت کلام کو : حقیقت سے پَردَہ اُٹھائے بغیر ، علی الاِطلاق نہ سمجھا جائے ۔ ، اَور ہم نے فرمانبر دارانِ خدا تعالیٰ ، اَور ثقہ راوِیان کی بہت سی مشہور رِوایات کو کچھ کمزوریوں کی وَجہ سے تَرک کر دِیا ہے جن کمزوریوں کا بہت سے لوگوں سے او جھل ہونا ہمیں خُوب معلوم ہو چکا تھا ۔

مطلب یہ بنا کہ اِبن حبان نے اَپنی اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) کو بہت سخت چھان بِین کے بعد تَرتیب دِیا ہے : اِتنی سخت چھان بِین کہ کچھ کمزوریوں کی وجہ سے بھی رِوایات کو اِس کتاب میں نہیں لکھا[41] ۔ اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِبن حبان نے حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروِیّ : اِس روایت کو بہت سخت چھان بِین کے بعد ہی اپنی اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں لکھا ہے ۔ ،

اِبنِ حبان کی شرائِط کے حوالہ سے علامہ **سیوطی** کی دَرج ذَیل عبارت بھی کافی فائدَہ مند ثابِت ہو گی ! ۔ علامہ سیوطی طویل بَحث کے بعد لکھتے ہیں :

۔ ۔ ۔ فَالْحَاصِلُ أَنَّ ابْنَ حبان وَفّٰی بِالْتِزَامِ شُرُوْطِهٖ ۔ ۔ ۔ [42]

مفہوم : (گزشتہ بَحث کا) نتیجہ یہ ہے کہ اِبن حبان نے اَپنی قائم کردہ : شُرُوط پر عمل کرتے ہُوئے اَپنا

40 دیکھیں گزشتہ حوالۂ مقدمۂ صحیح ابن حبان ۔ جلد 1 ، صفحہ 165 ، 166 ۔

41 **تنبیہ :** چھان بِین کی اِس سختی سے معلوم ہوتا ہے کہ اِبن حبان : روایات کی چھان بِین کے حوالہ سے مُتَسَاہِل (: کمزور ، و سُست) : محدّث نہیں تھے !

کیا ہُوا وَعدہ پُورا کیا ہے۔

مطلب یہ بنا کہ علامہ سیوطی کے نزدیک: اِبن حبان نے اَپنی شَرائِط پر عمل کرتے ہُوئے واقعی تحقیق اَور گہری چھان بِین کرنے کے بعد: حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروِیّ اِس روایت کو: اَپنی کتاب: صحیح اِبن حبان میں داخِل کرکے: ''صحیح''/یا ''حسَن'' قرار دِیا ہے۔

(1) اِبن حبان کے نزدیک عبد اللہ اِبن سلمہ کو: اِس رِوایت میں اِختِلاط نہیں ہُوا تھا!، اَور (2) اِبن حبان کے نزدیک یہ رِوایت: دیگر اَسانید سے بھی ثابِت تھی:

1– دَرج بالا سُرخی کی دَلیل کے طور پَر مقدمہ صحیح اِبن حبان سے اِبن حبان کے درج ذَیل اَلفاظ مُلاحظہ ہوں:

. . . وَ أَمَّا الْمُخْتَلِطُوْنَ فِيْ أَوَاخِرِ أَعْمَارِهِمْ مثل الْجُرَيْرِيِّ ، وَ سعيدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، وَ أَشْبَاهِهِمَا فَإِنَّا نَرْوِيْ عَنْهُمْ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا ، وَ نَحْتَجُّ بِمَا رَوَوْا إِلَّا أَنَّا لَا نَعْتَمِدُ مِنْ حَدِيْثِهِمْ إِلَّا مَا رَوٰى عَنْهُمُ الثِّقَاتُ مِنَ الْقُدَمَاءِ الَّذِيْنَ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَمِعُوْا مِنْهُمْ قَبْلَ اِخْتِلَاطِهِمْ ، وَ مَا وَافَقُوا الثِّقَاتِ فِي الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ لَا نَشُكُّ فِيْ صِحَّتِهَا وَ ثُبُوْتِهَا مِنْ جِهَةٍ أُخْرٰى ، لِأَنَّ حُكْمَهُمْ . وَ إِنِ اخْتَلَطُوْا فِيْ أَوَاخِرِ أَعْمَارِهِمْ وَ حُمِلَ عَنْهُمْ فِيْ اِخْتِلَاطِهِمْ بَعْدَ تَقَدُّمِ عَدَالَتِهِمْ . حُكْمُ الثِّقَةِ إِذَا أَخْطَأَ أَنَّ الْوَاجِبَ تَرْكُ خَطَئِه إِذَا عُلِمَ ، وَ الْإِحْتِجَاجُ بِمَا نَعْلَمُ أَنَّه لَمْ يُخْطِئْ فِيْهِ ، وَ كَذٰلِكَ حُكْمُ هٰؤُلَاءِ اَلْإِحْتِجَاجُ بِهِمْ فِيْمَا وَافَقُوا الثِّقَاتِ ، وَ مَا انْفَرَدُوْا مِمَّا رَوٰى عَنْهُمُ الْقُدَمَاءُ مِنَ الثِّقَاتِ الَّذِيْنَ كَانَ سمَاعُهُمْ مِنْهُمْ قَبْلَ الْإِخْتِلَاطِ سَوَاءٌ

مقدمہ صحیح اِبن حبان[43]

---

42 **تَدْرِيْبُ الرَّاوِيْ فِيْ شَرْحِ تَقْرِيْبِ النَّوَاوِيِّ ۔** عبد الرحمان سیوطی (وَفات: 911 ہجریّ)۔ جلد 2، صفحہ 392۔
(**تقریب النواوی کی عبارت:** الحدیث صحیح و حسن و ضعیف ۔ الاول : الصحیح ۔ ، الحاکم و کتابہ المستدرک و یقاربہ صحیح اِبن حبان کے تحت)۔ دار الیسر۔ مدینہ منورہ، دار المنھاج۔ جدہ۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1437 ہجرِیّ بمطابق: 2016 عیسوِیّ۔ تحقیق و تقویم: محمد عوّامہ۔

43 دیکھیں گزشتہ حوالۂ مقدمۂ صحیح اِبن حبان۔ جلد 1، صفحہ 161۔

مفہوم : اَور اَپنی آخرِیّ عمر میں اِختِلاط کا شکار ہونے والے راوِیانِ حدیث مثلًا: جُرَیرِیّ، سعید ابن اَبی عَروبَہ، اَور ان 2 رَاوِیَان کی طرح اِختِلاط کا شکار ہونے والے دِیگر راوِیانِ حدیث کی صرف اُن اَحادیث کو ہم نے اَپنی اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں رِوایت کیا ہے، اَور اُن اِختِلاط کا شکار ہونے والے رَاوِیَان کی اَحادیث سے دَلیل پکڑی ہے جن اَحادیث کو اُن مُختَلِط رَاوِیَان کے اُن شاَگردوں نے روایت کیا ہے جن شاَگردان کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ اُن شاَگردان نے اَپنے اُن مُختَلِط اَساتذہ سے اُن اَساتذہ کے اِختِلاط کا شکار ہونے سے پہلے مذکورہ اَحادیث روایت کی ہیں، نیز اُن اِختِلاط کا شکار ہونے والے راوِیانِ حدیث کی اُن روایات کو بھی ہم نے اَپنی اِس کتاب (: صحیح ابن حبان) میں رِوایت کیا ہے، اَور اُن روایات سے دَلیل پکڑی ہے جو روایات: ثقہ رَاوِیَان کی روایات کے موافق ہیں کہ جن ثقہ رَاوِیَان کی روایات کے دِیگر اَسانید سے صحیح ہونے، اَور ثابت ہونے میں ہمیں شک نہیں ہے کیونکہ مُختَلِط روایان کا حکم اَیسے ہے جیسے ثقہ رَاوِیُ کی خطاء کا حکم ہے کہ : جَب ثقہ رَاوِیُ : خطاء کرے تو اُس کی خطاء کا علم ہو جانے کے بعد اُس کی خطاء والی روایت کو تَرک کر دینا: واجِب ہے، جبکہ اُس ثقہ رَاوِیُ کی جس روایت کے بارے میں ہم جانتے ہوں کہ اُس روایت میں اُس ثقہ رَاوِیُ نے خطاء نہیں کی تو اُس روایت سے دَلیل پکڑنا: واجِب ہوتا ہے -اَگرچہ وہ مُختَلِط راوِیانِ حدیث : اَپنی آخرِیّ عمر میں اِختِلاط کا شکار ہو گئے تھے، اَور اُن سے دَورانِ اِختِلاط رِوایات لی گئی تھیں -، حالانکہ اِس اِختِلاط سے پہلے اُن کی عدالت (: یعنی: اَللہ رَبُّ العزت کی فرمانبرداری) : ثابت تھی ۔، اَور اِسی طرح : وُہ مُختَلِط راوِیان : (1) جن اَحادِیث میں دِیگر ثقہ رَاوِیَان کی موافقت کرتے ہیں اُن مُختَلِط رَاوِیَان کی اُن موافقت والی روایات، اَور (2) اُن مُختَلِط رَاوِیَان کی مُنفَرِد : رِوایات جو اُن مُختَلِط رَاوِیَان سے اُن کے اِختِلاط کا شکار ہونے سے پہلے : اُن مُختَلِط رَاوِیَان کے ثقہ شاَگردان نے روایت کی ہیں : اُن مختَلِط رَاوِیَان کی اِن دونوں قسم کی روایات کا حکم : بَرابَر ہے ۔

اِبن حبان کے اِس گزشتہ تفصیلیؔ کلام سے یہ **واضح** ہوتا ہے کہ : اِبن حبان نے **مُختَلِط رَاوِیَان کی 2 قسم کی روایات** سے اَپنی کتاب (: صحیح ابن حبان) میں دَلیل پکڑی ہے : **پہلی قسم کی** وُہ **روایات** جو اُن مُختَلِط رَاوِیَان سے اُن کے شاَگردان نے اُن رَاوِیَان کے اِختِلاط کا شکار ہونے سے پہلے روایت کی ہیں ۔، اَور **دُوسری قسم کی** وُہ **روایات** جن روایات کے -اُن مُختَلِط رَاوِیَان کے علاوَہ دِیگر غیر مُختَلِط رَاوِیانِ حدیث سے -ثابت ہونے میں اِبن حبان کو شک نہیں تھا !،

اِس پر ہمارا **تبصرہ** یہ ہے کہ : اَگرچہ ہمیں بسیار تلاش کے بعد یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ عبد اللہ ابن سلمہ کے اِختِلاط کا شکار ہونے سے پہلے عبد اللہ ابن سلمہ کے کسی شاَگرد نے عبد اللہ ابن سلمہ سے حضرت عمار ابن یاسر کا زیرِ

بَحث فرمان: روایت کیا ہو، **لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ**: (1) اِبن حبان کے نزدیک: عبد اللہ ابن سلمہ کو اِس زیرِ بَحث رِوایت میں اِختلاط نہیں ہُوا، اَور نہ ہی عبد اللہ ابن سلمہ نے اِس زیرِ بَحث روایت کو بَیان کرنے میں خطاء کی ہے: تبھی تو اِبن حبان نے عبد اللہ ابن سلمہ کے متعلق اِختلاط کے قَول کو نظر انداز کرتے ہُوئے عبد اللہ ابن سلمہ کی اِس روایت کو اَپنی کتاب: صحیح اِبن حبان میں داخِل کر کے: صحیح / یا "حَسَن" قرار دِیا ہے، اَور اِس روایت سے دَلیل پکڑی ہے۔، (2) اِبن حبان کے گزشتہ کلام سے حضرت عمار ابن یاسر کے اِس زیرِ بَحث فرمان کی جس دُوسری سَنَد کے ذریعہ: حضرت عمار ابن یاسر کے اِس زیرِ بَحث فرمان کے ثابِت ہونے کا اِشارہ ملتا ہے وُہ دُوسری متصل سَنَد: وَضِی نامی راوِیُ کی ہے جو مُصَنَّف اِبن ابی شیبہ میں موجود ہے، (: "وَضِی" نامی رَاوِیُ کی اِس روایت کے بارے میں تفصیل: آئندہ صفحات پَر مُلاحظہ فرمائیں!)۔، (3) اِس رِوایت کے عبد اللہ ابن سلمہ کی سَنَد کے علاوہ: دِیگر اَسانید سے ثابِت ہونے میں اِبن حبان کو شک نہیں تھا۔

پس ثابِت ہُوا کہ اِبن حبان نے اَپنی کتاب: صحیح اِبن حبان میں موجود دِیگر رِوایات کی طرح: حضرت عمار ابن یاسر کی اِس زیرِ بَحث روایت کی بھی خُوب تحقیق کی ہے، اَور عبد اللہ ابن سلمہ کے اِس رِوایت کو بغیر اِختلاط بَیان کرنے کے ثابِت ہونے کے بعد، اَور اِس رِوایَت کے دِیگر طُرُق (: اَسانید) سے ثابِت ہونے کے بعد ہی اِس روایت کو اَپنی کتاب: صحیح اِبن حبان میں لکھا ہے۔[44]

اِبن حبان نے عبد اللہ ابن سلمہ کو "ثقہ" قرار دِیا ہے:

اِبن حبان نے گزشتہ حوالہ میں اَپنی جس کتاب: "اَلثقات" کا ذِکر کیا ہے: اُس کتاب: "اَلثقات" میں اِبن حبان نے عبد اللہ ابن سلمہ کے متعلق لکھا ہے:

(﴿ عبد الله ﴾ بن سلمة ، يروى عن على اِبن أبى طالب ، روى عنه عمرو اِبن مرة ، يخطئ) .[45]

---

44 **تنبیہ**: مسند اَبُو یعلی کے محقق: سعید ابن محمد سناری کا اِس پَیرے سے ملتا جلتا قَول بھی: آئندہ صفحات پَر مُلاحظہ فرمائیں!

45 **کتاب الثِّقات**۔ اَبو حاتم: محمد: تمیمی، بُستی (وفات: 354 ہجرِیّ بمطابق: 965 عیسوِیّ) اِبن حبان ابن اَحمد۔ جلد 5۔ صفحہ 12۔ (باب العین: وممن روى عن الصحابة وشافهم فى الاَ قاليم ممن ابتدأ اسمه على العين)۔ مطبعہ: مجلس دائرة المعارف العثمانية۔ حیدر آباد دکن۔ ہند (: بھارت / India)۔ 1393 ہجرِیّ بمطابق: 1973 عیسوِیّ۔ طبع بإعانت: وزارت المعارف۔ حکومتِ بھارت۔ تحت مراقبہ: ڈاکٹر محمد عبد المعید خان (: مدیر: دائرة المعارف العثمانية)۔ جلد 5 کی طباعت کی تکمیل: بروز جمعہ: 6 شوال، 1399 ہجرِیّ بمطابق: اگست کی آخرِیّ تاریخ (: 31 اگست)، 1979 عیسوِیّ۔ تحت اِشراف: مدیر و

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے ،اِس : عبداللہ ابن سلمہ سے عمرو ابن مرہ نے روایت کیا ہے ، یہ : عبداللہ ابن سلمہ روایات بَیان کرنے میں خطاء کرتا تھا۔

تنبیہ : اِس حوالہ سے ثابت ہُوا کہ ابن حبان کے نزدیک : عبداللہ ابن سلمہ : ثقہ رَاوِیْ ہے ، **باقی رہا** ابن حبان کا عبداللہ ابن سلمہ کے متعلق یہ کہنا کہ : ''عبداللہ ابن سلمہ خطاء کرتا تھا'' تواِس بارے میں گزشتہ حوالہ میں ابن حبان نے واضح کر دِیا ہے کہ ثقہ رَاوِیْ اگر خطاء کرے ، اَور اُس کی خطاء معلوم ہو جائے تو اُس خطاء کو نظر انداز کرتے ہُوئے اُس ثقہ رَاوِیْ کی بغیر خطاء والی رِوایت سے دَلیل پکڑنا واجِب ہے۔ اَور ابن حبان نے اَپنی کتاب : صحیح ابن حبان میں عبداللہ ابن سلمہ کی اِس روایت کو داخِل کر کے اِس روایت سے دَلیل پکڑتے ہُوئے اَپنے عمل سے یہ ثابِت کر دِیا ہے کہ ابن حبان کے نزدیک عبداللہ ابن سلمہ نے حضرت عمار ابن یاسر کے اِس فرمان کو روایت کرنے میں خطاء نہیں کی ہے۔

، نیز ابن حبان کی مذکورہ کتاب : الثِّقات کے مقدمہ سے ابن حبان کے اَلفاظ کا مخصوص حصہ مُلاحظہ ہو :

. . . وَ لَا أَذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ الْأَوَّلِ إِلَّا الثِّقَاتِ الَّذِيْنَ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِمْ . . . فَكُلُّ مَنْ أَذْكُرُه فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ الْأَوَّلِ فَهُوَ صَدُوْقٌ ، يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِه إِذَا تَعَرّٰى خَبَرُه عَنْ خِصَالٍ خَمْسٍ ، فَإِذَا وُجِدَ خَبَرٌ مُّنْكَرٌ عَنْ وَّاحِدٍ مِّمَّنْ أَذْكُرُه فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْخَبَرَ لَا يَنْفَكُّ مِنْ إِحْدٰى خَمْسِ خِصَالٍ : إِمَّا أَنْ يَّكُوْنَ فَوْقَ الشَّيْخِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ اِسْمَه فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فِي الْإِسْنَادِ رَجُلٌ ضَعِيْفٌ لَا يُحْتَجُّ بِخَبَرِه ، أَوْ يَكُوْن دُوْنَه رَجُلٌ وَاهٍ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِرِوَايَتِه ، وَ الْخَبَرُ يَكُوْنُ مُرْسَلًا لَا يلزمُنَا بِهِ الْحُجَّة ، أَوْ يَكُوْن مُنْقَطِعًا لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ ، أَوْ يَكُوْن فِي الْإِسْنَادِ رَجُلٌ مُّدَلِّسٌ لَمْ يُبَيِّنْ سمَاعَه فِي الْخَبَرِ مَنِ الَّذِيْ سَمِعَه مِنْه ، فَإِنَّ الْمُدَلِّسَ مَا لَمْ يُبَيِّنْ سمَاعَ خَبَرِه عَمَّنْ كَتَبَ عَنْهُ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِذٰلِكَ الْخَبَرِ لِأَنَّه لَا يُدْرٰى لَعَلَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ إِنْسَانٍ ضَعِيْفٍ يَبْطلُ الْخَبَرُ بِذِكْرِه إِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ وَ عُرِفَ الْخَبَرُ بِه ، فَمَا لَمْ يَقُلِ الْمُدَلِّسُ فِيْ خَبَرِه وَ إِنْ كَانَ ثِقَةً : سَمِعْتُ ۔ أَوْ حَدَّثَنِيْ ،

سیکرٹری دائرۃ المعارف العثمانیۃ : سید شرف الدین احمد (: سابق چیف جسٹس)۔ تصحیح و تعلیق : مُصحّح دائرۃ المعارف العثمانیۃ : حافظ الطاف حسین (فارغ التحصیل از جامعہ نظامیہ۔ حیدر آباد دکن)۔

فَلَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِه ، فَذَكَرْتُ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ بِكَمَالِهَا بِالْعِلَلِ وَ الشَّوَاهِدِ وَ الْحِكَايَاتِ فِيْ ((كِتَابِ شَرَائِطِ الْأَخْبَارِ)) فَأَغْنِيْ ذٰلِكَ عَنْ تَكْرَارِهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَ إِنَّمَا أَذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَلشَّيْخَ بَعْدَ الشَّيْخِ وَ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ أَئِمَّتِنَا وَ وَثَّقَه بَعْضُهُمْ ، فَمَنْ صَحَّ عِنْدِیْ مِنْهُمْ أَنَّه ثِقَةٌ بِالدَّلَائِلِ النَّيِّرَةِ الَّتِیْ بَيَّنْتُهَا فِيْ كِتَابِ ((الْفَصْلِ بَيْنَ النَّقَلَةِ)) أَدْخَلْتُهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ لِأَنَّهٗ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ ، وَ مَنْ صَحَّ عِنْدِیْ مِنْهُمْ أَنَّهٗ ضَعِيْفٌ بِالْبَرَاهِيْنِ الْوَاضِحَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا فِيْ كِتَابِ ((الْفَصْلِ بَيْنَ النَّقَلَةِ)) لَمْ أَذْكُرْهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ ، لٰكِنِّیْ أَدْخَلْتُه فِيْ ((كِتَابِ الضُّعَفَاءِ بِالْعِلَلِ)) لِأَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِه ، لِأَنَّ الْعَدْلَ مَنْ لَمْ يُعْرَفْ مِنْهُ الْجَرْحُ ضِدّ التَّعْدِيْلِ ، فَمَنْ لَّمْ يُجْرَحْ فَهُوَ عَدْلٌ إِذَا لَمْ يُبَيَّنْ ضِدُّهٗ ، إِذْ لَمْ يُكَلَّفِ النَّاسُ مِنَ النَّاسِ مَعْرِفَةَ مَا غَابَ عَنْهُمْ ، وَ إِنَّمَا كُلِّفُوْا الْحُكْمَ بِالظَّاهِرِ مِنَ الْأَشْيَاءِ غَيْر الْمغيبِ عَنْهُمْ ؛ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ أَسْبَلَ عَلَيْهِ جَلَالِيْبَ السّتْرِ فِی الدُّنْيَا وَ اتَّصَلَ ذٰلِكَ بِالْعَفْوِ عَنْ جنَايَاتِه فِی الْعُقْبٰى ! إِنَّهٗ الْفَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ ۔

مقدمہ کتاب الثقات۔ابن حبان[46]

مفہوم : ۔۔۔اور میں اِس پہلی کتاب : الثقات میں صرف اُن ثقہ رَاوِیَان کو ہی ذِکر کروں گا جن کی روایت کردہ : حدیث سے دَلیل پکڑنا : جائز ہے ! ۔۔۔پس جس رَاوِیٔ کو بھی میں اِس کتاب : الثقات میں ذِکر کروں گا وُہ رَاوِیٔ : صَدوق (یعنی : بہت زیادہ سچا) ہو گا ،اَور کتاب الثقات میں میرے ذِکر کردَہ رَاوِیَان کی روایت کردہ : اُن اَحادیث سے دَلیل پکڑنا : جائز ہے جن رَاوِیٰات میں آئندہ 5 باتیں نہ پائی جائیں ! ،-وُہ صَدُوق : ثقہ روایان جن کو میں اِس کتاب : الثقات میں ذِکر کرنے والا ہوں : جَب اُن کی کوئی قابِلِ اِعتِراض روایت پائی جائے گی تو اُس قابِلِ اِعتِراض روایت میں ضرور آئندہ 5 باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے گی - : (1) : یا تو اُس قابِلِ اِعتِراض روایت کی سَند میں اُس صَدُوق : ثقہ رَاوِیٔ : - جس کا نام میں اِس کتاب : الثقات میں ذِکر کرنے والا ہوں - : سے اُوپر والا شَیخ : اَیسا ضعیف رَاوِیٔ ہو گا کہ جس ضعیف رَاوِیٔ کی روایت کردہ : حدیث سے دَلیل نہ پکڑی جا سکتی ہو ،اَور (2) : یا پھر میرے ذِکر کردَہ اُس صَدُوق ، ثقہ رَاوِیٔ سے نیچے والا رَاوِیٔ : بہت ضعیف ہو گا جس کی روایت سے دَلیل پکڑنا : جائز نہ ہو ،اَور (3) : یا پھر وُہ قابِلِ اِعتِراض روایت : مرسَل ہو گی جس سے دَلیل پکڑنا ہمارے لئے

---

46 دیکھیں گزشتہ حوالہ مقدمہ ثِقات اِبن حبان۔ جلد 1، صفحہ 11تا14۔

ضروری نہیں ہے،اَور (4): یا پھر وُہ قابلِ اِعتِراض روایت : منقطع ہوگی کہ جس کی طرح کی روایت سے دَلیل قائم نہیں ہو سکتی،اَور (5): یا پھر اُس قابلِ اِعتِراض روایت کی اِسناد میں : مدلس رَاوِیُ ہوگا جس نے اُس قابلِ اِعتِراض روایت میں اُس شخص کی وَضاحت نہیں کی ہوگی جس شخص سے اُس : مدلس رَاوِیُ نے وُہ قابل اعتراض روایت سُنی ہوگی، کیونکہ مدلس رَاوِیُ: جَب تک اُس شخص کی وَضاحت نہ کر دے جس شخص سے اُس : مدلس نے روایت لکھی ہو تب تک اُس مدلس کی غیر واضح کردہ سَنَد والی روایت سے دَلیل پکڑنا: جائز نہیں ہوتا،اَور اُس مدلس رَاوِیُ کی روایت سے دَلیل پکڑنا: اِس وَجہ سے جائز نہیں ہوتا کہ ہو سکتا ہے کہ : اُس مدلس رَاوِیُ نے وُہ قابلِ اِعتِراض روایت : کسی اَیسے ضعیف اِنسان سے سُنی ہو کہ جس ضعیف اِنسان کا اَگر علم ہو جائے،اَور مدلس کی وُہ قابلِ اِعتِراض روایت : اُس ضعیف اِنسان کے ذریعہ جانی جائے تو اُس ضعیف اِنسان کے ذِکر کرنے کی وَجہ سے وُہ خَبَر (: روایت) : باطِل قرار پائے !،پس اِس وجہ سے مدلس رَاوِیُ- اَگرچہ وہ مدلس رَاوِیُ: ثقہ ہی کیوں نہ ہو- جَب تک اَپنی روایت کردہ حدیث میں سَمِعۡتُ یعنی : ''میں نے اَپنے فُلاں اُستاد سے بذاتِ خُود سُنا''/ یا حدثنا یعنی : ''ہمیں ہمارے فُلاں اُستاد نے بذاتِ خُود بَتایا'' نہ کہے (،اَور جَب تک اُس بَتانے والے کی وَضاحت نہ کرے) تب تک اُس مدلس رَاوِیُ کی روایت سے دَلیل پکڑنا جائز نہیں ہے، میں نے اَپنی کتاب : شرائط الاَخبار میں اِس مسئلہ کی خُوب وَضاحت : وُجُوہات، مثالوں،اَور حکایات کے ساتھ کی ہے۔، پس میں اَپنی مذکورہ کتاب : شرائط الاَخبار میں اِن باتوں کا ذِکر کر دینے کی وجہ سے اِس کتاب : الثِّقات میں اِس مسئلہ کے متعلقہ چیزوں کو نہیں دُہرا رہا۔،اَور میں اَپنی اِس کتاب : الثقات میں اَیسے رَاوِیَان کا بھی ذِکر کروں گا جن کو ہمارے بعض اَئِمہ نے : ضعیف کہا ہے،اَور بعض اَئِمہ نے : ثقہ کہا ہے، پس میرے ذِکر کردہ اِن مختلف فِیۡہِ رَاوِیَان میں سے جس رَاوِیُ کے بارے میں مجھے اُن دَلائل کی بنیاد پر - جن دَلائل کی میں نے اَپنی کتاب : الفصل بین النقلہ میں وَضاحت کی ہے- صحیح طرح سے معلوم ہو چُکا ہے کہ وُہ رَاوِیُ: ثقہ ہے اُس رَاوِیُ کو میں نے اَپنی اِس کتاب : الثقات میں داخِل کر دِیا ہے !،اَور اُن مختلف فِیۡہِ : رَاوِیَان میں سے جس رَاوِیُ کے بارے میں مجھے اُن واضح : مضبوط دَلائل کی مدد سے - جن دَلائل کو میں نے اَپنی مذکورہ کتاب : الفصل بین النقلہ میں ذِکر کیا ہے - صحیح طریقہ سے معلوم ہو چُکا ہے کہ وُہ رَاوِیُ: ضعیف ہے اُس : میرے نزدیک ضعیف رَاوِیُ کو میں نے اِس کتاب : الثقات میں ذِکر نہیں کیا ہے، بلکہ اُس : ضعیف رَاوِیُ کو میں نے اَپنی کتاب : الضعفاء بالعلل میں داخِل کیا ہے کیونکہ اُس ضعیف رَاوِیُ کی روایت کردہ حدیث سے دَلیل پکڑنا: جائز نہیں ہے : کیونکہ عَدۡل : رَاوِیُ: وُہ رَاوِیُ ہوتا ہے جس رَاوِیُ کے بارے میں اُس : جرح کا علم نہ ہو جس : جرح کے مقابلہ میں تعدیل ہوتی ہے، پس جس : رَاوِیُ پر جرح نہ کی گئی ہو وُہ رَاوِیُ اُس وقت تک عَدۡل ہے جَب تک عدالت کی ضد یعنی : جرح واضح نہ کر دی جائے،اَور یہ اِس وجہ سے ہے کہ لوگوں کی وُہ باتیں جو اُن سے : ایک دُوسرے سے پوشیدہ ہیں : اُن پوشیدہ باتوں کا لوگوں کو پابند نہیں کیا گیا ہے، بلکہ

لوگوں کو چیزوں کے ظاہِر کی مدد سے حکم لگانے کا پابند کیا گیا ہے، نہ کہ پوشیدہ کی مدد سے۔ دُعاء ہے کہ: اَللہ تعالیٰ ہمیں اُن لوگوں میں سے کَردے جن لوگوں پر اَللہ تعالیٰ نے دُنیا میں پَردے ڈال دِیئے ہیں، اَور آخرت میں پردہ پوشی کے ساتھ ساتھ اُن لوگوں کے گناہوں سے: معافی کو بھی شامل کردِیا ہے۔، بے شک! اَللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

تنبیہ: اِبن حبان نے عبد اللہ ابن سلمہ کو اَپنی کتاب الثقات میں ذِکر کیا ہے، اَور اُسی کتاب الثقات کے مقدّمہ میں دَرج بالا نقل کردَہ اَلفاظ میں اِبن حبان نے تصریح کردِی ہے کہ عبد اللہ ابن سلمہ کی روایت: قابِلِ اِحتِجاج ہے جَب تک کہ اُس کی روایات میں اِبن حبان کی ذِکر کردہ: 5 کمزوریوں میں سے کوئی کمزوری نہ پائی جائے، اَور **ظاہر ہے کہ** اِبن حبان نے اَپنی ذِکر کردَہ: 5 کمزوریوں میں سے کوئی بھی کمزوری: عبد اللہ ابن سلمہ کے مذکورَہ روایت کردَہ فرمانِ حضرت عمار میں نہیں پائی، تبھی تو اِبن حبان نے عبد اللہ ابن سلمہ کی اِس روایت کو اَپنی کتاب: صحیح اِبن حبان میں داخِل کرکے: صحیح/یا حَسَن قرار دِیا ہے۔،

اَگر کسی محقق کو: اِبن حبان کی ذِکر کردَہ: 5 باتوں میں سے کوئی بات: عبد اللہ ابن سلمہ کی زیر بحث روایت میں نظر آئے تو پیش کرے!،

اِبن حبان نے عبد اللہ: اِبن سلمہ کو "ضعیف"، نہیں کہا:

،**نیز یہ بھی ذِہن نشین رہے کہ:** اِبن حبان نے عبد اللہ ابن سلمہ کو اَپنی کتاب: المجروحین میں ذِکر نہیں کیا ہے: جس سے یہ ثابِت ہوتا ہے کہ اِبن حبان کے نزدیک: نہ تو عبد اللہ ابن سلمہ: ضعیف رَاوِیُ ہے، اَور نہ ہی عبد اللہ ابن سلمہ کی روایت: ضعیف ہے، بلکہ عبد اللہ ابن سلمہ: ثقہ رَاوِیُ ہے، اَور اس کی روایت: صحیح /یا "حَسَن" ہے۔

روایانِ حدیث کی 20 اَنواع جو: اِبنِ حبان نے اَپنی کتاب: "کتاب المجروحین من المحدثین" کے شروع میں ذِکر کی ہیں اُن اَقسام میں سے ایک قسم کے مخصوص حصہ کا اِس جگہ ذِکر کرنا مُناسب رَہے گا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اِبن حبان نے کس دَرجَہ کی سخت چھان بین کے بعد عبد اللہ ابن سلمہ کی اِس روایت کو "صحیح"/یا "حَسَن"،

اَوراس رِوایت کے راوِیؒ: عبداللہ ابن سلمہ کو: "ثِقہ" قرار دِیا ہے !۔ اِبن حبان کی **کتاب المجروحین** کے مقدّمہ کا مخصوص حصہ مُلاحظہ ہو:

۔ ۔ ۔ اَلنَّوْعُ الثَّالِثَ عَشَرَ : قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ : وَ مِنْهُمْ مَنْ كَثُرَ خطؤُه و فَحشَ ، وَ كَادَ أَنْ يَّغْلِبَ صَوَابَه فَاسْتَحَقَّ التَّرْكَ مِنْ أَجْلِه ، وَ إِنْ كَانَ ثِقَةً فِيْ نَفْسِه ، صَدُوْقًا فِيْ رِوَايَتِه ، لِأَنَّ الْعَدْلَ إِذَا ظَهرَ عَلَيْهِ أَمَارَاتُ الْجَرْحِ اِسْتَحَقَّ التَّرْكَ ، كَمَا أَنَّ مَنْ ظَهرَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ عَلَامَاتِ التَّعْدِيْلِ اِسْتَحَقَّ الْعَدَالَةَ ۔ **مقدّمہ کتاب المجروحین۔ ابن حبان**[47]

مفہوم : اَبُو حاتم: اِبن حبان نے کہاہے کہ ضعیف رَاوِیَانِ حدیث میں سے تیرھویں قسم کے رَاوِیَانِ حدیث: وُہ ضعیف رَاوِیَان ہیں جن کی خطائیں: زیادہ، اَور سنگین ہو جائیں، اَور قریب ہو کہ اُن ضعیف رَاوِیَان کی خطائیں: اُن کی درست روایات پر غالب آجائیں ! تو اَیسے ضعیف رَاوِیَانِ حدیث: - اَگرچہ بذاتِ خُود ثقہ ہوں !، اَور اَپنی روایات میں بہت زیادہ سچے ہوں-، لیکن پھر بھی اَپنی: خطاؤں کی وجہ سے اِس بات کے مستحق ہیں کہ اُن ضعیف رَاوِیَان کی روایات تَرک کر دِی جائیں !، کیونکہ عَدْل: رَاوِیؒ پَر جَب جَرح کی اَکثر: علامات ظاہر ہونے لگیں تو وُہ عدل: رَاوِیؒ اِس بات کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اُس کی روایات تَرک کر دی جائیں !، جس طرح کہ جس رَاوِیؒ پر تعدیل کی اَکثر: علامات ظاہر ہونے لگ جائیں تو وہ رَاوِیؒ: عادِل کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے !۔

اِبن حبان کے اِن دَرج بالا: اَلفاظ سے چند باتوں کی طرف اِشارہ ملتا ہے:

1- یہاں اِبن حبان نے واضح اَلفاظ میں لکھا ہے کہ جس رَاوِیؒ کی خطائیں زیادہ ہو جائیں اُس رَاوِیؒ کی روایات تَرک کر دینے کا: وُہ رَاوِیؒ مستحق ہے[48]، **لیکن** اِبن حبان نے- اَگرچہ عبداللہ ابن سلمہ کو اَپنی کتاب: الثقات میں ذِکر کر کے اِس کے خطا کرنے کا کہا ہے-، لیکن پھر بھی (1) عبداللہ ابن سلمہ کو کتاب المجروحین میں ذِکر نہیں کیا ہے !، اَور (2) عبداللہ ابن سلمہ کی اِس زیرِ بحث: روایت کو اَپنی کتاب: صحیح اِبن حبان میں داخِل کر کے

---

47 كتاب المَجرُوحِين مِنَ المُحَدِّثِين ۔ اَبُو حاتم: محمد تمیمی، بُستی (وَفات: 354 ہجریؒ بمطابق: 965 عیسوِیؒ) اِبن حبان اِبن اَحمد۔ جلد 1، صفحہ 74۔ (مقدّمۃ المصنِف۔ اَلجُزءالثانی)۔ دار الصمیعی۔ طبعہ اُولیٰ: 1420 ہجریؒ بمطابق: 2000 عیسوِیؒ۔ تحقیق: حمدی عبدالمجید سلفی۔

48 اَور اِبن حِبّان نے بہت سے راویان کو: ترک کیا بھی ہے، بلکہ اِس سے بھی بڑی جُروح کی ہیں: جنہیں بعد کے ائمہ نے جرح میں مبالغہ، سختی، زیادتی، وغیرہ سے تعبیر کیا ہے: کُتُب جرح و تعدیل میں اَیسی بہت سی مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں !، اِس سے اِبن حبّان کی شرائط کی سختی، اَور گہری تحقیق کا اندازہ ہوتا ہے۔

صحیح/یا حَسَن بھی قرار دِیا ہے: جس سے واضح ہوتا ہے کہ اِبن حبان کے نزدیک: عبد اللہ ابن سلمہ کی خطاء: اِس دَرَجَہ کی نہیں ہے کہ اُس کی روایات کو تَرک کر دِیا جائے!، بلکہ اِبن حبان کے نزدیک: عبد اللہ اِبن سلمہ کی حدیث: صحیح/یا حَسَن ہے۔

2۔اِمام: حاکم نیشاپوریؒ نے عبد اللہ ابن سلمہ کی اِس روایت کو: صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ (یعنی: بُخاریؒ، اَور مسلم کی شرائط کے مطابق: صحیح) **قرار دِیا ہے:**

شاید اِبن حبان کے گزشتہ نقل کردہ دَلائِل کی بنیاد پر: **حاکم نیشاپوریؒ** نے اِس روایت کو **صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ** (یعنی: اِمام بُخاریؒ، اَور اِمام مسلم کی شرط کے مطابق: صحیح) قرار دِیا ہے۔ حاکم کہتے ہیں:

أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو : عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلدَّقَّاقُ ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلرَّقَاشِيّ ، ثنا وَهبُ بْنُ جرِيْرٍ وَ أَبُو الْوَلِيْدِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مرة قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ طُوَالًا أَخَذَ الْحرْبَةَ بِيَدِهٖ - وَ يَدُهٗ تَرْعُدُ - قَالَ : وَ الَّذِىْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهٖ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِىْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى بَلَغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَرَفْنَا أَنَّ مُصْلِحَنَا عَلَى الْحَقِّ وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ .

صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ [49]

مفہوم: عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے!، آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑا

49 **اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْنِ۔** اَبو عبد اللہ: محمد: نیشاپوری: حاکم نیشاپور (وَفات: 405 ہجریؒ) اِبن عبد اللہ۔ جلد 3۔ صفحہ 442، 443۔ حدیث نمبر: 1276/5678۔ (کتاب مَناقب الصحابہ۔ (باب:) ذکر مَناقب عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ)۔ دار الکُتب العلمیہ۔ بَیروت۔ لبنان۔ طبعہ ثانیہ: 1422 ہجریؒ بمطابق: 2002 عیسویؒ۔ دراستہ و تحقیق: مُصطفٰی عبد القادر عطا۔

ہُوا تھا! جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رہا تھا!، میں نے اُس دِن حضرت عمار کو فرماتے ہُوئے سُنا کہ آپ نے فرمایا: قسم ہے مجھے اُس ذاتِ باری تعالیٰ کی: جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! میں نے اِس سے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے، اَور آج چوتھی بار اِس سے جنگ کر رَہا ہُوں!، اَور قسم ہے مجھے اُس ذاتِ باری تعالیٰ کی: جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں "ہجر" نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والا: حق پر ہے!، اَور وُہ (: اَہلِ شام) گمراہی پر ہیں!۔

یہ حدیث: اِمام بُخارِیؒ، اَور اِمام مسلم کی شرائط کے مطابق: صحیح ہے، لیکن اِمام بُخارِیؒ، اَور اِمام مسلم نے اِس حدیث کو روایت نہیں کیا ہے!

یہاں حاکم کے مقدّمۂ مستدرَک سے مخصوص حصہ کا ذِکر کرنا فائدہ مند رَہے گا:

. . . أَبُوْ عَبْدِ اللهِ : مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ اَلْجعفِيُّ ، وَ أَبُوْ الْحُسَيْنِ : مُسْلِمُ بْنُ الْحجاجِ اَلْقشيرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا صَنَّفَا فِيْ صَحِيْحِ الْأَخْبَارِ كِتَابَيْنِ مُهَذَّبَيْنِ اِنْتَشَرَ ذِكْرُهُمَا فِي الْأَقْطَارِ ، وَ لَمْ يَحْكُمَا ، وَ لَا وَاحِدٌ مِّنْهُمَا أَنَّه لَمْ يَصِحَّ مِنَ الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا أَخْرَجَهٗ ، . . . وَ قَدْ سَأَلَنِيْ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَعْيَانِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ وَ غَيْرِهَا أَنْ أَجْمَعَ كِتَابًا يَّشْتَمِلُ عَلَى الْأَحَادِيْثِ الْمَرْوِيَّةِ بِأَسَانِيْدَ يَحْتَجُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، وَ مُسْلِمُ بْنُ الْحجاجِ بِمِثْلِهَا ، . . . وَ أَنَا أَسْتَعِيْنُ اللهَ عَلٰى إِخْرَاجِ أَحَادِيْثَ : رُوَاتُهَا ثِقَاتٌ : قَدْ اِحْتَجَّ بِمِثْلِهَا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا / أَوْ أَحَدُهُمَا ، وَ هٰذَا شَرْطُ الصَّحِيْحِ عِنْدَ كَافَّةِ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنَّ الزِّيَادَةَ فِي الْأَسَانِيْدِ وَ الْمُتُوْنِ مِنَ الثِّقَاتِ مَقْبُوْلَةٌ ، وَ اللهُ الْمُعِيْنُ عَلٰى مَا قَصَدْتُه ، وَ هُوَ حَسْبِيْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ مقدّمہ مُستدرَکِ حاکم[50]

مفہوم: (اِمام بُخارِیؒ:) اَبو عبد اللہ: محمد اِبن اِسماعیل جعفی، اَور (اِمام مسلم:) اَبو الحسین: مسلم اِبن حجاج قشیری۔ اَللہ تعالیٰ اُن دونوں سے راضی ہو!۔ ان دونوں نے صحیح اَحادِیث پر مشتمل اَپنی اَپنی 2 تہذیب یافتہ کتابیں لکھی ہیں جن دونوں کتابُوں کا چرچا: کئی علاقوں میں پھیلا ہے، لیکن نہ تو اِمام بُخارِیؒ، اَور اِمام مسلم: دونوں نے، اَور نہ ہی ان دونوں میں سے کسی ایک نے یہ حکم لگایا ہے کہ جن اَحادِیث کو اُنہوں نے لکھا ہے اُن اَحادِیث کے علاوہ کوئی

50 دیکھیں گزشتہ حوالہ مستدرک حاکم۔ جلد 1، صفحہ 41، 42۔

حدیث: صحیح نہیں ہے!۔۔۔اَور مجھ سے اِس شہر کے، اَور اِس شہر کے علاوہ دیگر: شہروں کے بہت سے: بڑے بڑے اَہلِ علم نے مطالبہ کیا ہے کہ میں: اَیسی کتاب جمع کروں جو کتاب اُن: باسَنَد اَحادِیث پر مشتمل ہو جن: اَحادِیث کی مثل: اَحادِیث سے (امام بُخارِیؒ:) محمد اِبن اسماعیل، اَور (امام:) مسلم اِبن حجاج: دَلیل پکڑتے ہیں۔۔۔ میں: ثقہ رَاوِیَان کی اُن اَحادِیث کو لکھنے پر اَللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہا ہوں جن اَحادیث کی مثل اَحادِیث سے اِمام بُخارِیؒ، اَور اِمام مسلم دونوں نے/یا دونوں میں سے کسی ایک نے دَلیل پکڑی ہے-اللہ تعالیٰ اُن دونوں سے راضی ہو-، اَور تمام فقہاءِ اِسلام کے نزدیک صحیح حدیث کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اَسانیدِ حدیث، اَور مُتُونِ حدیث: دونوں میں ثقہ رَاوِیَان کی زیادت (یعنی: ثقہ رَاوِیَان کا دِیگر ثقہ رَاوِیَان کی بنسبت: زیادہ اَلفاظ: روایت کرنا): قابِل قبول ہے۔، جو میں نے اِرادہ کیا ہے اِسے پُورا کرنے میں اَللہ تعالیٰ: میرا مددگار ہے، وہ: ذاتِ بارِی تعالیٰ مجھے کافی ہے، اَور بہترین: کارساز ہے۔

اِمام حاکم نے جَب عبد اللہ اِبن سلمہ کی روایت کو اَپنی کتاب: المستدرک میں اَپنی سَنَد سے روایت کر کے صحیح علیٰ شرط الشیخین کہا ہے **تو حاکم کے نزدیک:** (1) عبد اللہ اِبن سلمہ: ''ثقہ'' راوِیؒ ہے۔، (2) عبد اللہ اِبن سلمہ کی یہ رِوایَت: صحیح بُخارِیؒ، اَور صحیح مسلم کی رِوایات کی طرح قابِل اِحتِجاج ہے۔

3۔ عبد اللہ: اِبن سلمہ کی اِس روایت کے متعلق اِبن حجر عسقلانیؒ کے اُستاد: **ہیثمی کا نظریہ:**

اِبن حجر عسقلانیؒ کے اُستاد: **ہیثمیؒ** نے لکھا ہے:

وَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا كَبِيْرًا ، آدَمَ طُوَالًا آخِذَ الْحَرْبَةِ بِيَدِهِ ، وَ يَدُه تُرْعَدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِیْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِیْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى بَلَغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ وَ هُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَ الطبرانيُّ ، وَ رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ ، غَيْر عَبْدِ اللهِ بْنِ سلمة وَ هُوَ ثِقَةٌ ، إِلَّا أَنَّ الطبرانيَّ قَالَ : لَقَدْ قَاتَلْتُ صَاحِبَ هٰذِهِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ۔ **مجمع الزوائد۔ ہیثمی**[51]

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن سلمہ نے کہا: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار : بہت بُوڑھے ، گندمی رَنگت والے ، اَور لمبے قد والے تھے ! ، آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑا ہُوا تھا ! جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا ! ، اُس دِن حضرت عمار نے فرمایا: قسم ہے مجھے اُس ذاتِ باری تعالٰی کی : جس کے قبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے ! میں نے اَپنے اِس مخالف جھنڈے سے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے ، اَور آج چوتھی بار اِس مخالف جھنڈے سے جنگ کر رَہا ہُوں ! ، اَور قسم ہے مجھے اُس ذاتِ باری تعالٰی کی : جس کے قبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے ! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) : ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز : مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے : حَقّ پر ہیں ! ، اَور وُہ (: اَہلِ شام) گمراہی پَر ہیں !۔

اِس روایت کو اَحمد ابن حنبل ، اَور طبرانی نے روایت کیا ہے ، اَور اَحمد ابن حنبل کی سَنَد کے رَاوِیَان صحیح ۔۔۔ کے رَاوِیَان ہیں سوائے عبداللہ ابن سلمہ کے ، جبکہ عبداللہ ابن سلمہ بھی : ثقہ ہے ۔ ، اَور طبرانی نے اَپنی روایت میں یہ کہا ہے کہ حضرت عمار نے فرمایا: میں نے اَپنے اِس مخالف جھنڈے والے سے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے ! ، اَور آج اِس جھنڈے والے سے میری جنگ : چوتھی بار ہے !۔

---

51 **مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ وَ مَنْبَعُ الفَوَائِدِ** ۔ اَبوالحسن : علیؒ : ہیثمیؒ ، شافعیؒ (پیدائش : 735 ہجریؒ ۔ وَفات : 807 ہجریؒ) ابن ابی بکر ابن سلیمان ۔ جلد 15 ۔ صفحہ 190 ، 191 ۔ حدیث نمبر : 12100 ۔ (كتاب الفِتَنِ ۔ باب : فيما كان بينهم يوم صفين رضى الله عنهم) ۔ دارالمنہاج ۔ جدہ ۔ سعودیہ ۔ طبعہ اُولیٰ : 1436 ہجریؒ بمطابق : 2015 عیسوِیؒ ۔ تحقیق و تخریج : حسین سلیم اسد دارانی ۔

تنبیہ 1: اِس سے پہلے بھی **ہیثمی** نے اِسی چھاپہ کی جلد 19 کے صفحہ 88 پر (کتاب المناقب ۔ باب فی فضل عمار بن یاسر و اہل بیتہ رضی اللہ عنہم) میں : طبرانی کی سند کو ''حَسَن'' قرار دِیا ہے ۔

تنبیہ 2: محقِّقِ کتاب : حسین سلیم اَسَد دارانی نے بھی اِس روایت کی اِسناد کو ''حَسَن'' قرار دِیا ہے ۔

تنبیہ 3: محقِّقِ کتاب : حسین سلیم اسد دارانی نے وَضاحت کی ہے کہ یہ رِوایت : معجم کبیر ۔ طبرانی کی گم شدہ جِلدوں میں سے کسی جِلد میں ہے ۔

4-ہیثمیؒ، اَور ابن حجر عسقلانیؒ (دونوں) کے شاگرد: اَحمد بُوصیری شافعی نے عبد اللہ: ابن سلمہ کی اِس روایت کی سَنَد کو ''صحیح'' قرار دِیا ہے:

اِتِّحَافُ الْخِيَرَةِ لِلبُوصیریؒ میں ہے:

وَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سلمة قَالَ : رَأَيْتُ عمارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صفين شَيْخًا (طوالًا) آدَمَ وَ أَنَّ بِيَدِهِ حربةً وَ أَنَّهَا لَترعدُ فَنَظَرْتُ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ بِيَدِهِ الرَّايَةُ فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ قَدْ قَاتَلْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ اللهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى بَلَغُوْا بِنَا شعفاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ .

رَوَاهُ أَبُوْ دَاودَ الطيالسي ، وَ أَبُوْ يعلى ، وَ أَحْمَدُ بْنُ حنبل بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ ، وَ كَذَا أَبُوْ بَكْر بنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، وَ لَفْظُه :

رَأَيْتُ عمارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صفين شَيْخٌ آدَمُ طوالٌ آخِذُ الحربةِ بِيَدِه وَ يَدُه ترعدُ فَقَالَ : وَ الَّذِىْ نَفْسِيْ بِيَدِه ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ

اِتِّحَافُ الْخِيَرَةِ ۔ بوصیریؒ [52]

مفہوم : عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) سے روایت ہے کہ عبد اللہ ابن سلمہ نے کہا: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بہت بُوڑھے، لمبے قد والے، اَور گندمی رَنگت والے تھے!، اَور آپ کے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ تھا!، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا!، میں نے عمرو ابن العاص کی طرف دیکھا تو عمرو ابن العاص کے ہاتھ میں جھنڈا تھا! حضرت عمار نے (عمرو ابن العاص کے جھنڈے کی طرف اِشارہ کرتے ہُوئے) فرمایا: میں نے اَپنے اِس مخالف جھنڈے سے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے، اَور آج چوتھی بار اِس مخالف جھنڈے سے جنگ کر رَہا ہُوں!، اَللہ تعالیٰ کی قسم! اَگر وہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے

---

52 اِتِّحَافُ الْخِيَرَةِ الْمَهَرَةِ بِزَوَائِدِ الْمَسَانِيْدِ الثَّمَانِيَةِ ۔ اَحمد: بُوصیریؒ (پیدائش: 762 ہجریؒ - وفات: 840 ہجریؒ) اِبن ابی بکر اِبن اسماعیل۔ جلد 10، صفحہ 123، 124۔ حدیث نمبر: 9705، 9706۔ (کتاب الفِتَن۔ باب فیما کان فی زمن علی اِبن ابی طالب رضی اللہ عنہ)۔ مکتبۃ الرُّشد۔ ریاض۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1419 ہجریؒ بمطابق: 1998 عیسوِیؒ۔ تحقیق: اَبُو عبد الرحمان، اَبُو اسحاق، عادل اِبن سعد، سید اِبن محمود اِبن اسماعیل۔

چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے : حَقّ پَر ہیں !،اَور وُہ (: اَہلِ شام) گمراہی پَر ہیں !:

حضرت عمار کے اِس فرمان کو اَبوداوُد طیالسیؒ، اَبویعلی، اَور اَحمد اِبن حنبل نے صحیح: سَنَد کے ساتھ روایت کیا ہے، اَور اِسی طرح اِبن ابی شیبہ نے بھی حضرت عمار کے اِس فرمان کو روایت کیا ہے: اِبن ابی شیبہ کی روایت کے اَلفاظ یہ ہیں: (عبداللہ اِبن سلمہ نے کہا:) میں نے حضرت عمار اِبن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے !، اَور آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑ رَکھا تھا !، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا ! پس حضرت عمار نے فرمایا: قسم ہے مجھے اُس ذاتِ باری تعالیٰ کی: جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے ! میں نے اَپنے اِس مخالف جھنڈے سے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے !، اَور آج اِس جھنڈے سے میری جنگ: چَوتھی بار ہے !۔

گزشتہ حوالہ جات کا خُلاصہ:

آپ: قارِئین کرام نے گزشتہ صفحات پر تفصیل کے ساتھ مُلاحَظہ فرمایا ہے کہ (عمرو بن مرة ، عن عبد الله بن سلمة ، عن عمار بن یاسر) کی سَنَد سے مذکورہ فرمانِ حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو:

1. **اِبن حبان** نے **صحیح**/یا''**حَسَن**''قرار دِیا ہے۔،
2. **حاکم** نے **صحیح علی شرط البخاریؒ و مسلم** قرار دِیا ہے۔،
3. **ہیثمی** نے اِس روایت کی **سند** کو **حسن** قرار دِیا ہے۔،
4. اَور **اَحمد: بُوصیریؒ، شافعی** نے اِس روایت کی **سند** کو **صحیح** قرار دِیا ہے۔

لہٰذا اِس روایت کے مذکورہ سَنَد کے ساتھ: حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنداً ثابت ہونے پر کوئی اِعتراض باقی نہیں رہتا!

عبداللہ: ابن سلمہ کی اِس روایت کے مزید حوالہ جات:

اِس سلسلہ میں ہمارے سامنے موجود حوالہ جات میں سے **پہلا قدیم ترین حوالہ: مُسند طیالسیؒ** کا ہے۔ مُلاحظہ ہو:

حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاودَ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ ، وَ إِنَّ فِيْ يَدِهِ الْحَرْبَةَ ، وَ إِنَّهَا لَتُرْعَدُ ، فَنَظَرَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، وَ بِيَدِهِ الرَّايَةُ ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ لَرَايَةٌ قَدْ قَاتَلْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ اللهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحَتَنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔ **مُسند طیالسیؒ**[53]

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، اَور گندمی رَنگت والے تھے!، اَور آپ کے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ تھا!، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا!، حضرت عمار نے عمرو ابن العاص کی طرف دیکھا تو عمرو ابن العاص کے ہاتھ میں جھنڈا تھا! حضرت عمار نے (عمرو ابن العاص کے جھنڈے کی طرف اِشارہ کرتے ہُوئے) فرمایا: عمرو ابن العاص کا جھنڈا: وُہ جھنڈا ہے جس جھنڈے سے میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے!، اَللہ تعالٰی کی قسم! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں "ہجر" نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پَر ہیں!، اَور وُہ (: اَہلِ شام) گمراہی پَر ہیں!۔

☆-**ابن سعد** نے **طبقات** میں طیالسیؒ سے یہ حدیث: روایت کی ہے۔ اَلفاظ مُلاحظہ ہوں:

قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ

---

53 **مُسندِ اَبو دَاوُد: سُلَیمان: طیالسیؒ** (وَفات: 204 ہجریؒ) اِبن داؤد وابن جارُود۔ جلد 2۔ صفحہ 34، 35۔ حدیث نمبر: 678۔ (مُسند:) عمار بن یاسر)۔ دار ہجر۔ طبعہ اُولیٰ: 1420 ہجریؒ بمطابق: 1999 عیسویؒ۔ تحقیق: ڈاکٹر محمد ابن عبدا لمحسن ترکی۔ تعاوُن: مرکز البحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ۔ دار ہجر۔
تنبیہ: مُحقّقِ کتاب: ڈاکٹر محمد ابن عبدا لمحسن ترکی نے اِس روایت کی اِسناد کو "حَسَن" قرار دِیا ہے!

مُرَّةَ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ ، وَ إِنَّ فِيْ يَدِهِ الْحَرْبَةَ ، وَ إِنَّهَا لَتُرْعَدُ ، فَنَظَرَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، وَ بِيَدِهِ الرَّايَةُ ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ لَرَايَةٌ قَدْ قَاتَلْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ اللهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحَتَنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔ **طبقات ابن سعد**[54]

مفهوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، اَور گندمی رَنگت والے تھے !، اَور آپ کے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ تھا !، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا !، حضرت عمار نے عمرو ابن العاص کی طرف دیکھا تو عمرو ابن العاص کے ہاتھ میں جھنڈا تھا ! حضرت عمار نے (عمرو ابن العاص کے جھنڈے کی طرف اِشارہ کرتے ہُوئے) فرمایا: عمرو ابن العاص کا جھنڈا: وُہ جھنڈا ہے جس جھنڈے سے میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے !، اَللہ تعالیٰ کی قسم ! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں "ہجر" نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے : حَقّ پَر ہیں !، اَور وُہ (: اَہلِ شام) گمراہی پَر ہیں !۔

☆-، اَور **ابن سعد** نے یہی روایت ایک اَور رَاوِیُ کے واسطہ سے بھی مذکورہ سَنَد کے ساتھ لکھی ہے۔ اَلفاظ مُلاحَظہ ہوں:

قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ طُوَالًا ، وَ الْحربةُ بِيَدِهِ ، وَ انَّ يَدَه لَتَرْعَشُ ، وَ هُوَ يَقُوْلُ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِه ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يُبَلِّغُوْنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحَتَنَا عَلَى الْحَقِّ ،

54 **اَلطَّبَقَاتُ الْكُبْرٰى** ۔ محمد: ہاشمیؒ، بصریؒ (پیدائش: 168 ہجریؒ- وفات: 230 ہجریؒ) ابن سعد ابن مَنِیع۔ جلد 3، صفحہ 256، 257۔ (طبقات البَدرِیّین من المُہاجِرین۔ ذکر الطبقۃ الاُولیٰ۔ و من حُلَفاء بنی مخزوم: عمار ابن یاسر)۔ دار صادر۔ بیروت۔ 1388 ہجریؒ بمطابق: 1968 عیسوِیؒ۔

وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ۔ قَالَ : وَ بِيَدِهِ الرَّايَةُ ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ قَدْ قَاتَلْتُ بِهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ - صلى الله عليه و سلم - مَرَّتَيْنَ ، وَ إِنَّ هٰذِهِ لَلثَّالِثَةُ[55]

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) نے کہا: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے !، اَور آپ کے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ تھا !، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا !، میں نے حضرت عمار کو فرماتے ہُوئے سُنا: اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پَر ہیں !، اَور وُہ (: اَہلِ شام) باطِل پَر ہیں !۔ رَاوِیُ نے کہا: حضرت عمار کے ہاتھ میں جھنڈا تھا، حضرت عمار نے فرمایا: میں نے اِس جھنڈے کے ساتھ رَسُولُ اللہ ﷺ کے سامنے 2 بار جنگ کی ہے !، اَور آج: تیسری بار ہے !۔

☆-، نیز **بلاذرِیّ** نے طیالسیؒ سے صرف ایک رَاوِیُ کے واسطہ سے یہی روایت اَپنی کتاب: **اَنسابُ الاَشراف** میں رِوایت کی ہے۔ مُلاحظہ ہو: بلاذرِیّ کہتے ہیں:

حَدَّثَنِيْ روحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ النضرِيّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ : أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ ، أَنْبَأَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سلمةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ ، فِيْ يَدِهِ الْحربةُ ، وَ إِنَّهَا لَترعدُ ، فَقَالَ ۔ وَ رَأٰى مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَايَةً ۔ : لَقَدْ قَاتَلْتُ هٰذِهِ الرَّايَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ اللهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَلِمْتُ أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالِ ۔ [56]

---

55 دیکھیں **طبقات ابن سعد** کا دَرج بالا حوالہ: جلد 3، صفحہ 256۔

56 **كِتَابُ جُمَل مِنْ اَنْسَابِ الْأَشْرَافِ ۔** اَحمد: بلاذرِیّ (وَفات: 279 ہجرِیّ بمطابق: 892 عیسوِیّ) اِبن یحیٰی اِبن جابر۔ جلد 3۔ صفحہ 95۔ (اَخبار علی اِبن ابی طالب وَاَبنائہ علیہم السلام۔ مقتل عمار اِبن یاسر العنسی ابی الیقظان بصفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ دار الفکر۔ بیروت۔ لبنان۔ طبع اُولیٰ: 1417 ہجرِیّ بمطابق: 1996 عیسوِیّ۔ تحقیق و تقدیم: استاد، ڈاکٹر سہیل زکار، ڈاکٹر ریاض زرکلی۔ اِشراف: مکتب البحوث والدراسات فی دار الفکر۔

مفہوم : عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، اَور گندمی رَنگت والے تھے !، اَور آپ کے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ تھا !، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا !، حضرت عمار نے عمرو اِبن العاص کے پاس جھنڈا دیکھا تو فرمایا: میں نے اِس جھنڈے سے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے !، اَللہ رَبُّ العزت کی قسم ! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے علم ہے کہ ہم: حَقّ پَر ہیں !، اَور وُہ (: اَہلِ شام): گمراہی پَر ہیں !۔

دُوسرا اقدیم ترین حوالہ:

اِس روایت کے ہمارے سامنے موجود حوالہ جات میں سے **دُوسرا اقدیم ترین حوالہ: مُصَنَّف اِبن اَبی شَیبَہ** کا ہے۔ اِبن ابی شیبہ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ طُوَالًا ، وَ يَدَاهُ تَرْتَعِشُ وَ بِيَدِهِ الْحَرْبَةُ ، فَقَالَ : لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَلِمْتُ أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ۔ [57]

مفہوم : عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) نے کہا: میں نے حضرت عمار اِبن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے !، آپ کے دونوں ہاتھ کانپ رَہے تھے !، جبکہ آپ کے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ تھا ! حضرت عمار نے فرمایا: اَگر وُہ (: اَہلِ شام): ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے علم ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پَر ہیں !، اَور وُہ (: اَہلِ شام): باطِل پَر ہیں !۔

---

57 **اَلْمُصَنَّف** ۔ اَبو بکر: عبد اللہ: کُوفِیّ (پیدائش: 159 ہجری۔وَفات: 235 ہجری) اِبن محمد ابن ابی شیبہ۔ جلد 21، صفحہ 415۔ حدیث نمبر: 39021۔ (كتاب الفِتَن ۔ باب ما ذُكِرَ في صفين) ۔ طباعت و اِخراج: دار قرطبہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1427 ہجری بمطابق: 2006 عیسوی۔ تحقیق و تقویم و تخریج: محمد عوّامہ۔ شرکۃ دار القبلۃ۔ جدہ۔ سعودیہ، مؤسسۃ علوم القرآن۔ دمشق۔ شام۔

☆-اِبن ابی شیبہ کی اِس مذکورہ بالا سَنَد سے اِس روایت کو **اِبن عبد البرؒ** نے اپنی کتاب: **اَلاِستیعاب فی معرفۃِ الاَصحاب** میں نقل کیا ہے۔ اَلفاظ مُلاحظہ ہوں:

. . . وَ رَوٰی وَکِیْعٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلِمَۃَ قَالَ : لَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَمّارٍ یَوْمَ صِفِّیْنَ وَ اسْتَسْقٰی فَاُتِیَ بِشربۃٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ ، فَقَالَ : اَلْیَوْمَ اَلْقَی الْاَحِبَّۃَ ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ و سلم عَہِدَ اِلَیَّ اَنَّ آخِرَ شربۃٍ تَشْرَبُہَا مِنَ الدُّنْیَا شربۃُ لَبَنٍ ، ثُمَّ اسْتَسْقٰی فَاَتَتْہُ اِمْرَاَۃٌ طَوِیْلَۃُ الْیَدَیْنِ بِاِنَاءٍ فِیْہِ ضَیَاحٌ مِّنْ لَّبَنٍ ، فَقَالَ عَمَّارٌ ۔ حِیْنَ شَرِبَہٗ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ الْاَسِنَّۃِ ، ثُمَّ قَالَ : وَ اللّٰہِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰی یَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ ہَجَر لَعَلِمْنَا اَنَّ مُصْلِحَنَا عَلَی الْحَقِّ ، وَ اَنَّہُمْ عَلَی الْبَاطِلِ ۔ ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ۔ [58]

مفہوم: عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) نے کہا: گویا کہ میں اَب بھی حضرت عمار ابن یاسر کو دیکھ رَہا ہوں جیسا کہ جنگ صفین کے دِن دیکھا تھا اِس حال میں کہ حضرت عمار نے پانی مانگا ! تو آپ کو دُودھ پیش کیا گیا جسے آپ نے پیا ! پھر فرمایا: میں آج کے دِن (اَپنے) پیاروں سے جاملوں گا ! رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ اِس دُنیا سے میری آخرِیّ غذاء: پینے کی چیز کے طور پَر: دُودھ ہو گی !۔ حضرت عمار نے پھر پانی مانگا ! تو آپ کے پاس ایک لمبے ہاتھوں والی عورت ایک برتن میں پانی مِلا دُودھ لے کر آئی ! حضرت عمار نے جَب وُہ: پانی مِلا دُودھ پیا تو اَلحمد اللہ کہا !، اَور کہا کہ جنت: نیزوں کے نیچے ہے ! پھر فرمایا: اَللہ تعالیٰ کی قسم ! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی ہمیں معلوم ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والا: حَقّ پَر ہے !، اَور وُہ (: اَہلِ شام): باطِل پَر ہیں !۔ پھر حضرت عمار شہید ہونے تک جنگ کرتے رَہے !۔

58 **اَلاِستیعاب فی معرفۃِ الاَصحاب**۔ اَبو عمر: یُوسُف: قُرطُبیؒ (وَفات: 463ہجرِیّ) اِبن عبد اللہ اِبن محمد اِبن عبد البرّؒ۔ صفحہ 483۔ (باب حرف الحاء۔ باب عمار۔ ترجمہ: عمار ابن یاسر ابن عامر ابن مالک ابن کنانۃ ابن قیس ابن حصین العنسی ثم المذحجی: ترجمہ نمبر: 1705)۔ دار الاَعلام۔ عمان۔ اردن۔ طبعہ اُولیٰ: 1423 ہجرِیّ بمطابق: 2002عیسوِیّ۔ تصحیح و تخریجِ اَحادیث: عادِل مرشد۔
تنبیہ: مُحقّقِ کتاب: عادِل مرشد نے اِس روایت کو ''حَسَن'' قرار دِیا ہے !

اِبن ابی شیبہ کی دُوسری سَنَد:

اِبن ابی شیبہ نے یہی رِوایت اَپنے ایک اَور: اُستاد: محمد ابن جعفر: غُندُر کی سَنَد سے درج ذَیل اَلفاظ میں روایت کی ہے:

حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ سَمِعَهُ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ طُوَالًا ، آخِذٌ حربةً بِيَدِهٖ وَ يَدُهٗ تُرْعَدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ . (59)

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے!، آپ اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑے ہُوئے تھے!، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا!، حضرت عمار نے فرمایا: اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم! جس کے قبضہِ قدرَت میں میری جان ہے: اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پَر ہیں!، اَور وُہ (: اَہلِ شام): باطِل پَر ہیں!۔

☆-اِبن ابی شیبہ کی اِس مذکورہ بالا سَنَد سے اِس روایت کو ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے **ابن عبد رَبِّہٖ اُندلسیؒ** نے اَپنی کتاب: **العقد الفرید** میں نقل کیا ہے۔ اَلفاظ مُلاحظہ ہوں:

أَبُوْ بَكْرٍ ، عَنْ غُنْدُرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سلمةَ قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ طُوَالًا ، أَخَذَ الْحربةَ بِيَدِهٖ وَ يَدُهٗ ترعدُ ، وَ هُوَ يَقُوْلُ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الْحربةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ . (60)

---

59 دیکھیں مصنف اِبن ابی شیبہ کا گزشتہ حوالہ: جلد 21، صفحہ 417، حدیث نمبر: 39027۔

60 **اَلْعِقْدُ الْفَرِيْد** ۔ احمد: اُندلُسیؒ (وَفات: 328 ہجریؒ) اِبن محمد ابن عبد رَبِّہٖ ۔ جلد 5۔ صفحہ 89۔ (مقتل عمار ابن یاسر)۔ دار الکُتب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1404 ہجریؒ بمطابق: 1983 عیسوِیؒ۔ تحقیق: ڈاکٹر عبد المجید رحینی۔

مفہوم : عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) نے کہا: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے !، آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑا ہُوا تھا !، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا !، اَور آپ کہہ رَہے تھے : میں نے اِس چھوٹے نیزے کے ساتھ رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے !اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم ! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے: اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم : حَقّ پَر ہیں !، اَور وُہ(: اَہلِ شام): باطِل پَر ہیں !۔

مُسندِ احمد ابن حنبل کا حوالہ:

اَحمد ابن حنبل کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا كَبِيْرًا آدَمَ طُوَالًا ، آخِذَ الْحربةِ بِيَدِهِ وَ يَدُهُ تُرْعَدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِه ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا شَعَفَاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔ (61)

مفہوم : عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بہت بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے !، آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑا ہُوا تھا !، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا !، پس آپ نے کہا: میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں اِس جھنڈے سے 3 بار جنگ کی ہے !، اَور اِس جھنڈے سے میری آج کی یہ جنگ: چوتھی جنگ ہے !، اُس اَللہ رَبُّ

---

61 **اَلْمُسْنَد ۔** اَبو عبد اللہ: اَحمد: شَیبانِیّ (پیدائش: 164 ہجرِیّ–وفات: 241 ہجرِیّ) ابن محمد ابن حنبل۔ جلد 31۔ صفحہ 178، 179۔ حدیث نمبر: 18884۔ (حدیث عمار بن یاسر)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1420 ہجرِیّ بمطابق: 1999 عیسوِیّ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب ارنؤوط، ابراہیم زیبق ۔

العزت کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے: اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پَر ہیں!، اَور وُہ (: اَہلِ شام): گمراہی پَر ہیں!۔

☆-**اِبنِ عَساکر** نے اَپنی کتاب: **تاریخِ دمشق** میں: اَحمد ابن حنبل کی سَنَد سے یہ روایت اَحمد اِبن حنبل کے بیٹے: عبداللہ سے بالواسطہ روایت کی ہے۔ اَلفاظ مُلاحَظہ ہوں:

أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ الْحُصَيْنِ ، أنا أَبُوْ عَلِيِّ بْنُ الْمُذْہِبِ ، أنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَر ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا كَبِيْرًا آدَمَ طُوَالًا ، آخِذٌ اَلْحربةَ بِيَدِهٖ وَ يَدُهٗ تُرْعَدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سعفَاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحَتَنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ . (62)

مفہوم: عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بہت بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے!، آپ اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑے ہُوئے تھے!، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا!، پس آپ نے فرمایا: اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے: میں نے رَسُولُ

62 تاریخ مدينة دمشق و ذكر فضلها و تسمية مَن حَلَّهَا مِن الأَماثِل او احتاز بنواحِيها مِن وارِدِيْها و اَهلِها ۔ اَبو القاسم: علیؒ: دمشقیؒ، شافعی (پیدائش: 499ہجریؒ—وَفات: 571ہجریؒ) اِبن حَسَن اِبن ہِبۃ اللہ اِبن عبداللہ۔ جلد 43۔ صفحہ 362۔ (ترجمہ: عَمار اِبن یاسر: ترجمہ نمبر: 5156)۔ دارالفکر۔ بیروت۔ لبنان۔ 1415 ہجریؒ بمطابق: 1995 عیسوِیؒ۔ تحقیق: اَبُو سعید عمر اِبن غرامہ عَمرِویؒ۔

اللہ ﷺ کی معیت میں اِس جھنڈے سے 3 بار جنگ کی ہے !، اَور اِس جھنڈے سے میری آج کی یہ جنگ : چوتھی جنگ ہے !، اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم ! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے : اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز : مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے : حَقّ پَر ہیں !، اَور وُہ (: اَہلِ شام) گمراہی پَر ہیں !۔

اِبن عَساکر کی دُوسری سَنَد سے اِبن عَساکر کا حوالہ :

، اِبن عَساکر نے یہی رِوایت ایک اَور سَنَد سے بھی نقل کی ہے۔ اَلفاظ مُلاحظہ ہوں :

أَخْبَرَنَا مُحَمّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِيْ اَلْأَنْصَارِيُّ ، أنا الْحَسَنُ بْنُ علي اَلْجوہرِیّ ، أنا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ : اَلْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فهد اَلْأَزْدِيُّ اَلْموصليّ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُظَفّرِ بْنُ الْقُشَيْرِيِّ ، أنا أَبُوْ سَعْدٍ اَلْأَدِيْبُ ، أَنا أَبُوْ عَمْرِو بْنُ حمدان ،

ح وَ أَخْبَرَتْنَا أُمُّ الْمُجْتَبٰى اَلْعَلَوِيَّةُ قَالَتْ : قُرِئَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَنْصُوْرٍ ، أَنا أَبُوْ بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا : أَنا أَبُوْ حمد بْنُ علي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بشار . وَ قَالَ اِبْنُ حمدان وَ ابْنُ فهد : نا بُنْدَار ، . . . [63] بْن جعفر ، قال اِبن حمدان : مُحَمَّد يَعْنِيْ غُندر ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارًا . زَادَ اِبْنُ حمدان وَ ابْنُ فهد : بنَ يَاسر ، وَ قَالُوْا : . يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا طُوَالًا آدَمَ ، آخِذٌ اَلْحربةَ . وَ قَالَ اِبْنُ فهد : اَلرَّايَةَ . بِيَدِهِ ، وَ يَدُهٗ ترعدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : مِرَار . وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَرَفْنَا أَنَّ مُصْلِحَتَنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ . وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : عَلَى الْبَاطِلِ[64]

---

63 محقّقِ کتاب : اَبو سعید : عمر ابن غرامہ عمرِویؔ نے حاشیہ میں وَضاحت کی ہے کہ یہاں تقریباً 1 لفظ اَصل : مخطوط سے مِٹا ہُوا ہے۔
64 دیکھیں تاریخ دمشق۔ اِبن عَساکر کا گزشتہ حوالہ : جلد۔ 43۔ صفحہ 362، 363۔

مفہوم : عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں : میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار : بہت بُوڑھے ، لمبے قد والے ، اَور گندمی رَنگت والے تھے ! ، آپ اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ / اَور دُوسرے رَاوِیٔ کے مطابق : جھنڈا پکڑے ہُوئے تھے ! ، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا ! ، پس آپ نے فرمایا : اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم ! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے : میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں اِس جھنڈے کے ساتھ 3 بار / اَور دُوسرے رَاوِیٔ کے مطابق : کئی بار جنگ کی ہے ! ، اَور پہلے رَاوِیٔ کے مطابق : اِس جھنڈے کے ساتھ میری آج کی یہ جنگ : چوتھی جنگ ہے ! ، اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم ! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے : اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز : مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے : حَقّ پَر ہیں ! ، اَور وُہ (: اَہلِ شام) : گمراہی پَر ہیں ! / اَور دُوسرے رَاوِیٔ کے مطابق : باطِل پَر ہیں ! ۔

اَلبِدایہ وَالنِّہایہ ۔ اِبن کثیر کا حوالہ :

اَحمد ابن حنبل کے حوالہ سے اَحمد ابن حنبل کی سَنَد ، اَور متن سمیت اِس رِوایت کو ابن کثیر نے اَپنی کتاب : اَلبِدایہ وَالنِّہایہ میں نقل کیا ہے ۔ اِبن کثیر نے کہا :

وَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلِمَةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا كَبِيْرًا آدَمَ طُوَالًا ، أَخَذَ الْحربةَ بِيَدِهٖ وَ يَدُهٗ ترعدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ (ص) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سعفاتِ هجر لَعَرَفْتُ أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔ (65)

---

65 **اَلبِدایہ وَالنِّہایہ** ۔ اَبو الفداء : اِسماعیل (پیدائش : 701 ہجریؒ - وفات : 774 ہجریؒ) اِبن عمر ابن کثیر ۔ جلد 7 ، صفحہ 267 ۔ (ثم دخلَتْ سَنَةُ سبع و ثلاثين ۔ **وہذا مقتل عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مع اَمیر المؤمنین علی بن اَبی طالب ، قتلہ اَہل الشام**) ۔ مکتبۃ المعارف ۔ بیروت ۔ لبنان ۔ 1413 ہجریؒ بمطابق : 1992 عیسوِیؒ ۔

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بہت بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، اَور لمبے قد والے تھے!، آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑا ہُوا تھا!، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رَہا تھا!، پس آپ نے کہا: میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں اِس جھنڈے سے 3 بار جنگ کی ہے!، اَور اِس جھنڈے سے میری آج کی یہ جنگ: چوتھی جنگ ہے!، اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے: اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پَر ہیں!، اَور وُہ (: اَہلِ شام): گمراہی پَر ہیں!

مُسنَدِ اَبو یَعلیٰ کا حوالہ:

اِبن عساکر کی گزشتہ سَنَد میں ''بندار'' نامی جس رَاوِیْ کا ذکر موجود ہے اُسی: بُندار سے **اَبو یَعلیٰ** نے یہ روایت: اَپنی **مُسنَد** میں رِوایت کی ہے۔ اَبو یعلیٰ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا بُندَار ، حَدَّثَنَا مُحَمَّد يَعْنِيْ غُندر ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سلمةَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بنَ يَاسر يَوْمَ الصِّفِّيْنِ شَيْخًا ، طِوَالًا ، آدَمَ ، آخِذًا اَلْحربةَ بِيَدِهٖ ، وَ يَدُهٗ تُرْعَدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى بَلَغُوْا بِنَا شَعْفَاتِ هَجَر لَعَرَفْنَا أَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔ [66]

مفہوم : عبداللہ ابن سلمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، لمبے قد والے، اَور گندمی رَنگت والے تھے!، آپ نے اَپنے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ پکڑا

66 **مُسنَدِ اَبو یَعلیٰ: اَحمد: تمیمیؒ** (پیدائش: 210 ہجریؒ – وَفات: 307 ہجریؒ) اِبن علی اِبن مثنی۔ جلد 3، صفحہ 185۔ حدیث نمبر: 1610۔ (مسند عمار بن یاسر)۔ دار الثقافۃ العربیۃ۔ دمشق، بیروت۔ طبعہ ثانیہ: 1412 ہجریؒ بمطابق: 1992 عیسویؒ۔ تحقیق و تخریج: حُسَین سَلیم اسَد دارانی۔ **تنبیہ: محقّقِ کتاب:** حُسَین سَلیم اَسَد دارانیؒ نے اِس رِوایت کی اِسناد کو حَسَن قرار دِیا ہے، اَور رَاوِیْ: عبداللہ ابن سلمہ کو حَسَنُ الحدیثِ قرار دِیا ہے!

ہُوا تھا!، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رہا تھا!، پس آپ نے کہا: میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں اِس جھنڈے سے 3 بار جنگ کی ہے!،اَور اِس جھنڈے سے میری آج کی یہ جنگ: چوتھی جنگ ہے!،اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے: اَگر وُہ (:اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اِصلاح کرنے والے: حَقّ پَر ہیں!،اَور وُہ (:اَہلِ شام): گمراہی پَر ہیں!۔

☆۔ **مُسنَدِ اَبویَعلیٰ کے ایک اَور: مُحقّق: سعید ابن محمد سناری** نے بھی اِس روایت کو ''حَسَن'' قرار دِیا ہے۔ نیز اِس روایت کی تخریج کے بعد لکھا ہے:

۔ ۔ ۔ قُلْتُ : ۔ ۔ ۔ عَبْد اللهِ بن سلمة قَدْ تَغَيَّرَ حِفْظُهٗ لَمَّا شَاخَ وَ كبرَ ۔ وَ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَمْرُو بْنُ مرة بَعْدَ تَغَيُّرِ حِفْظِهٖ وَ اِخْتِلَافِ ضَبْطِهٖ ، لٰكِنْ يَّبْدُوْ لِیْ مِنْ سِيَاقِ هٰذَا الْاَثَرِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سلمة قَدْ حَفِظَهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ؛ لا سيما وَ قَدْ وَجَدْتُّ لَه شَاهِدًا مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ بِنَحْوِهٖ عِنْدَ اِبْنِ سَعْدٍ فِی ((الطّبقاتِ)) (٢٥٧/٣) مِنْ طَرِيْقِ أَبِیْ نُعَيمٍ اَلْمُلَائِیِّ عَنْ مُوْسَی بْنِ قَيْسٍ اَلحضرمیِّ عَنْ سلمةَ بْنِ كُهَيل قَالَ : قَالَ عَمارُ بْنُ يَاسر ۔ ۔ ۔ وَ ذَكَرَه بِنَحْوِهٖ مَعَ زِيَادَةٍ أُخْرٰی ۔ قُلْتُ : وَ هٰذَا إِسْنَادٌ قَوِیٌّ إِلٰی سلمة ، لَوْ لَا أَنَّهٗ لَمْ يُدْرِكْ عَمارًا ۔ [67]

مفہوم : ۔۔۔ میں: سعید ابن محمد سناری کہتا ہوں: ۔۔۔ رَاوِیْ: عبد اللہ ابن سلمہ جَب بوڑھے ہُوئے تو اُن کا حافظہ کمزور ہو گیا، اَور عبد اللہ ابن سلمہ کے شاگرد: عمرو ابن مرہ نے عبد اللہ ابن سلمہ سے اُن کا حافظہ کمزور ہو جانے، اَور عبد اللہ ابن سلمہ کے اَپنی روایات کو محفوظ نہ رکھ سکنے کے بعد: عبد اللہ ابن سلمہ کی روایات لی ہیں، لیکن عبد اللہ ابن سلمہ کی اِس روایت کے اَلفاظ سے مجھ پَر یہ بات: واضح ہو رہی ہے کہ عبد اللہ ابن سلمہ نے اِس بات کو اَچھی طرح یاد رکھا ہُوا تھا، اِن شاء اللہ۔ اِس کے ساتھ ساتھ خصوصًا یہ بھی کہ عبد اللہ ابن سلمہ کی اِس بات کی شاہد: روایت: ایک اَور سَنَد کے ساتھ اِسی طرح کے اَلفاظ کے ساتھ مجھے ملی ہے جو کہ ابن سعد کے پاس اُن کی کتاب:

67 **مُسنَدِ اَبویَعلیٰ: اَحمد: تمیمیؒ، موصلیؒ** (پیدائش: 210 ہجریؒ۔ وَفات: 307 ہجریؒ) ابن علی ابن مثنیٰ۔ جلد 3، صفحہ 142، 143۔ حدیث نمبر: 1610۔ (مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ)۔ دار الحدیث۔ قاہرہ۔ طبع: 1434 ہجریؒ بمطابق: 2013 عیسَوِیؒ۔ (مع: **رحمات المَلَاِالاَعلیٰ بتخریج مسند ابی یعلیٰ**): تخریج و تعلیق: سعید ابن محمد سناری۔

الطبقات کے حوالہ سے ہے: اِس سَنَد سے کہ: اَبُو نُعَیم مُلائیؒ نے موسٰی اِبن قیس حضرمیؒ سے، اَور موسٰی اِبن قیس حضرمی نے سلمہ اِبن کہیل سے روایت کیا ہے کہ سلمہ اِبن کہیل نے کہا کہ عمار اِبن یاسر نے کہا:۔۔۔اَور سلمہ اِبن کہیل نے حضرت عمار کے وُہی اَلفاظ ذِکر کئے ہیں جو عبد اللہ اِبن سلمہ نے ذِکر کئے ہیں، اَور سلمہ اِبن کہیل نے ساتھ کچھ اَلفاظ کا اِضافہ بھی کیا ہے۔

میں: سعید ابن محمد سناری کہتا ہوں کہ: سلمہ اِبن کہیل تک پہنچنے والی طبقاتِ اِبن سعد کی یہ سَنَد مضبوط ہے، لیکن کاش کہ اِس میں یہ کمی نہ ہوتی کہ سلمہ اِبن کہیل نے حضرت عمار اِبن یاسر سے ملاقات نہیں کی ہے۔

تنبیہ: سعید ابن محمد سناری نے طبقاتِ اِبن سعد کی جس رِوایت کا ذِکر کیا ہے وُہ روایت: مکمل اَلفاظ و حوالہ کے ساتھ بمع تحقیق و تبصرہ: آئندہ صفحات پر مُلاحظہ فرمائیں!۔ شکریہ!

ذہبیؒ شافعی کا حوالہ:

ذَہبیؒ شافعیؒ نے اَپنی کتاب: سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ میں اِس روایت کو بلا سَنَد ذِکر کیا ہے۔ اَلفاظ مُلاحظہ ہوں:

وَ رَوٰی عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سلمةَ قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْن شَيْخًا آدَمَ ، طُوَالًا وَ إِنَّ الْحربةَ فِيْ يَدِه لَترعُدُ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هٰذِهِ الرَّابِعَةُ ، وَ لَوْ قَاتَلُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سعفاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ أَنَّنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ۔ [68]

مفہوم: عمرو اِبن مرہ نے عبد اللہ اِبن سلمہ (تابعی) سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ اِبن سلمہ نے کہا: میں نے حضرت عمار اِبن یاسر کو جنگ صفین کے دِن دیکھا اِس حال میں کہ حضرت عمار: بُوڑھے، گندمی رَنگت والے، لمبے قد والے تھے!، اَور آپ کے ہاتھ میں چھوٹا نیزہ تھا!، جبکہ آپ کا ہاتھ کانپ رہا تھا!، پس آپ نے کہا: اُس

68 **سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔** اَبو عبد اللہ: محمد: ذَہبیؒ، شافعیؒ (وَفات: 748 ہجریؒ بمطابق: 1348 عیسویؒ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبد اللہ۔ جلد 1، صفحہ 408۔ (ترجمہ حضرت عمار بن یاسر۔ ترجمہ نمبر: 84)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ حادیہ عشر: 1417 ہجریؒ بمطابق: 1996 عیسویؒ۔ تحقیق و تخریج: شعیب ارناؤط، حسین اُسد۔

اَللہ رَبُّ العزت کی قسم ! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے : میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں اِس سے 3 بار جنگ کی ہے !،اَور میری آج کی یہ جنگ :اِس کے ساتھ چَوتھی جنگ ہے !،اَور اَگر وُہ (:اَہلِ شام) :ہم سے ''ہجر''نامی دُور دَراز :مقام تک جنگ کرتے چلے جائیں تَب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم : حَقّ پَر ہیں !،اَور وُہ(:اَہلِ شام): باطِل پَر ہیں !۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

تنبیہ: یہاں عبد اللہ ابن سلمہ کے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ فرمان کی اِسنادِیّ حیثیت پَر ،اَور حوالہ جات پَر بَحث ختم ہُوئی !۔، حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کا فرمان کہ :''**ہم**(: علیّ والے) : **حَقّ پَر ہیں**،**اَور اَہلِ شام**(: معاویہ ابن ابی سفیان،اَور اُن کے پیروکار) : **باطِل پَر ہیں !**'' کی گزشتہ روایت :عبد اللہ ابن سلمہ کی **متصل** سَنَد کے ساتھ ہے جس کی تفصیلات :آپ صفحہ ہذا تک ملاحظہ کرچکے ہیں !،

اور اَب حضرت عمار اِبن یاسر کے اِس فرمان کی دِیگر متصل،اَور غیر متصل اَسانید کی تفصیلات:مُلاحظہ فرمائیں!
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

1-عبداللہ ابن سلمہ کی پہلی مُتابعَت اَز راوِیُ بنام: وَضِی:

(حضرت عمار کے زیرِ بحث فرمان کی دُوسری متصل سَنَد)

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جنگ صفین کے موقعہ پر فرمانا کہ: ''ہم (: علیؓ والے): حَق پَر ہیں، اَور اَہل شام (: معاویہ ابن ابی سفیان، اَور اُن کے پیروکار): باطِل پَر ہیں''؛ حضرت عمار کے اِس فرمان کو اَکیلے عبداللہ ابن سلمہ نے ہی حضرت عمار سے رِوایت نہیں کیا، **بلکہ** عبداللہ ابن سلمہ کے ساتھ ساتھ ''**وَضِی**'' نامی رَاوِیُ نے بھی حضرت عمار ابن یاسر سے یہ بات: رِوایَت کی ہے، اَور وضی کی اِس رِوایت کو بھی اُسی: شعبہ ابن حجاج بصریؒ نے رِوایَت کیا ہے جس شعبہ ابن حجاج نے عبداللہ ابن سلمہ کی رِوایَت کو رِوایَت کیا ہے۔ چُنانچہ **مُصَنَّف اِبن ابی شیبہ** میں ہے: اِبن ابی شیبہ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ مسلمةَ قَالَ : سَمِعْتُ الْوَضِيْئَ قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ : مَنْ سَرَّه أَنْ تَكْتَنِفَهُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ فَلْيَتَقَدَّمْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ مُحْتَسِبًا ، فَإِنِّيْ لَأَرٰى صَفًّا لَيَضْرِبنَّكُمْ ضَرْبًا يَّرْتَابُ مِنْهُ الْمُبْطِلُوْنَ ، وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَر لَعَرَفْتُ أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔ [69]

مفہوم: وَضِی (تابعی) نے کہا: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو یہ فرماتے ہُوئے سُنا کہ آپ فرما رہے تھے: جسے یہ بات پسند ہے کہ اُسے موٹی آنکھوں والی حُوریں گھیر لیں تو اُسے چاہئے کہ وُہ دونوں صفّوں کے درمیان عَدل کے ساتھ کھڑا ہو! میں اَیسی صفّ دیکھ رَہا ہُوں جو تمہیں اَیسی ضرب: لگائیں گے جس ضرب سے باطِل پرست: شکّ میں مبتلا ہو جائیں گے! اُس اَللہ رَبُّ العزت کی قسم! جس کے قبضۂ قدرَت میں میری جان ہے: اَگر وُہ (:

---

69 **اَلْمُصَنَّف** ۔ اَبُو بکر: عبداللہ: کُوفِیؒ (پیدائش: 159ہجریؒ—وَفات: 235ہجریؒ) اِبن محمد **اِبن ابی شیبہ**۔ جلد 21، صفحہ 406۔ حدیث نمبر: 38994۔ (كتاب الفتَن ۔ باب ما ذُكِرَ فى صفين) ۔ طباعت و اِخراج: دار قرطبہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1427ہجریؒ بمطابق: 2006عیسوِیؒ۔ تحقیق و تقویم و تخریج: محمد عوّامہ۔ شرکۃ دار القبلۃ۔ جدہ۔ عرب۔، مؤسسۃ علوم القرآن۔ دمشق۔ شام۔

اَہلِ شام) ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز: مقام تک مارتے چلے جائیں تب بھی مجھے یقین ہے کہ ہم : حَقّ پَر ہیں!، اَور وُہ(: اَہلِ شام) گمراہی پَر ہیں!۔

☆-اِس رِوایَت کی اِسنادِیّ حیثیت کے متعلق **اِبن حجر عسقلانیؒ** نے **فتح الباری** شرح صحیح بُخارِیّ میں لکھا ہے:

. . . وَ أَخْرَجَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ أَبِي الْوَضِيْئِ : سَمِعْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّيْنَ يَقُوْلُ : مَنْ سَرَّه أَنْ يَّكْتَنِفَهُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ فَلْيَتَقَدَّمْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ مُحْتَسِبًا ۔ (70)

مفہوم : ---اَور ابن ابی شیبہ نے صحیح سَنَد کے ساتھ رَاوِیُ: اَبُوالوضی سے روایت کیا ہے کہ اَبُوالوضی نے کہا: میں نے حضرت عمار ابن یاسر کو جنگ صفین کے دِن فرماتے ہُوئے سُنا کہ آپ فرمارہے تھے: جس مجاہد کو اِس بات پر خوشی ہو کہ اُسے موٹی آنکھوں والی حُوریں گھیر لیں تو اُس مجاہد کو چاہیئے! کہ وُہ دونوں صَفوں کے درمیان اَللہ تعالٰی کی رضاء حاصل کرنے کی نیّت سے کھڑا ہو!۔

راوِیُ: وَضی کا تعارف:

مطبوع: اِبن ابی شیبہ میں یہ رَاوِیُ: وَضی کے نام سے ہے، جبکہ ابن حجر عسقلانیؒ نے اِس کو اَبُو وَضی لکھا ہے، فتح الباری کے محققین نے وَضاحت کی ہے کہ اِبن حجر عسقلانیؒ نے اِس رَاوِیُ کو اَبُو وَضی: عبّادِ ابن نسیب خیال کرتے ہُوئے اِسے اَبُو وَضی لکھا ہے، لیکن دَر اَصل یہ راوِیُ: وَضی ہے جسے بُخارِیّ، اَور ابن ابی حاتم نے ذِکر کیا ہے: **اِمام بُخارِیؒ کا کلام مُلاحظہ ہو:**

اَلْوَضِيْءُ سَمِعَ عَلِيًّا رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ مسلمة ۔ (71)

---

70 **فَتْحُ الْبَارِئْ بِشَرْحِ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ** ۔ اَحمد: عسقلانیؒ، شافعیؒ (پیدائش: 773 ہجرِیّ–وَفات: 852 ہجرِیّ) اِبن علیّ اِبن حجر۔ جلد 23۔ صفحہ 176۔ (صحیح بُخارِیّ کی حدیث نمبر: 7121 کے تحت: کتاب الفِتَن، باب نمبر 25)۔ مؤسسۃ الرسالۃ العالمیۃ۔ طبعہ اُولٰی: 1434 ہجرِیّ بمطابق: 2013 عیسوِیّ۔ تحقیق و تخریج: شُعَیب ارناؤوط، عادل مرشد، اَحمد برہُوم، ہَیثم عَبدُ الغَفور۔

71 **كِتَابُ التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ** ۔ اَبُو عبد اللہ: محمد: بُخارِیّ (پیدائش: 194 ہجرِیّ–وَفات: 256 ہجرِیّ بمطابق: 869 عیسوِیّ) اِبن اسماعیل اِبن ابراہیم۔ جلد 8 (: القسم الثانی من الجزء الرابع)، صفحہ 191۔ (باب الواو۔ باب الواحد۔ ترجمہ: الوضیٔ: ترجمہ نمبر: 2660)۔ دائرۃ المَعارِف العثمانیۃ۔ حیدر آباد دکن۔ انڈیا۔ تکمیل طباعت جلد ہٰذا: جلد 8: بروز جمعرات، 5 جمادی الآخرہ۔ 1361 ہجرِیّ۔

مفهوم : رَاوِیُ: وَضِی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سُنا،اَور اِس رَاوِیُ: وَضِی سے اَبُو مسلمہ نے روایت کیاہے۔

،اَور ابن ابی حاتم رازِیؒ نے لکھاہے:

اَلْوَضِی وَ يُقَالُ وَضِيْن رَوٰی عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه رَوٰی عَنْهُ اَبُوْ مسلمة سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْد سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ۔ (72)

مفہوم : اَبوحاتم رازِیؒ کے بیٹے نے کہا ہے کہ میں نے اَپنے والد :اَبو حاتم رازِیؒ کو کہتے ہُوئے سُنا کہ رَاوِیُ: وَضِی - جسے وَضِین بھی کہا جاتاہے - نے حضرت علی سے روایت کیاہے،اَور اِس سے اَبو مسلمہ : سعید ابن یزید نے روایت کیاہے۔

☆۔وَضِی کی طرح کے رَاوِیانِ حدیث:اِبن حبان کے نزدیک: ثقہ ہیں۔☆

اُصُولِ حدیث کی مشہور و متَداوِل کتاب: ***تدریب الراوِیؒ*** میں ہے:

وَ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الرَّاوِيْ جَرْحٌ وَّ لَا تَعْدِيْلٌ ، وَ كَانَ كُلٌّ مِّنْ شَيْخِهٖ ، وَ الرَّاوِيْ عَنْهُ ثِقَةً ، وَ لَمْ يَأْتِ بِحَدِيْثٍ مُّنْكَرٍ : فَهُوَ عِنْدَهٗ ثِقَةٌ ۔ (73)

مفہوم : اَور جَب کسی رَاوِیُ کے بارے میں: نہ جَرح ہو،اَور نہ ہی تعدیل ہو،اَور اُس رَاوِیُ کا اُستاد،اَور اُس رَاوِیُ کا شاگرد: دونوں: ثقہ ہُوں،اَور اُس رَاوِیُ نے کوئی منکر حدیث بھی روایت نہ کی ہو تو اَیسا رَاوِیُ: اِبن حبان کے نزدیک: ثقہ ہے۔

---

72 **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔** اَبُو محمد: عبدالرحمان: رازِیؒ (وَفات: 327 ہجرِیؒ) اِبن ابی حاتم: محمد: رازیؒ (اَلمعروف: اَبُو حاتم رازی) اِبن ادریس اِبن منذر۔ جلد 9 (: القسم الثانی من المجلد الرابع)۔ صفحہ 49، 50۔ ترجمہ نمبر: 212۔ (باب کل اسم ابتداء حروفہ علی الواو۔ باب تسمیۃ من روی عنہ العلم ممن ابتداء اسمائہم علی الواو من الافراد)۔ مطبعہ: مجلس دائرۃ المَعارِف العثمانیہ۔ حیدر آباد دکن۔ انڈیا۔ طبعہ اُولیٰ: 1373 ہجرِیؒ بمطابق: 1953 عیسوِیؒ، دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ تکمیل طباعت جلد ہذا: جلد 9: ربیع الاول، 1373 ہجرِیؒ۔

73 **تَدْرِيْبُ الرَّاوِیْ فِیْ شَرْحِ تَقْرِيْبِ النَّوَاوِیِّ ۔** عبدالرحمان: **سیوطیؒ** (وَفات: 911 ہجرِیؒ)۔ جلد 2، صفحہ 391۔ (تحت عبارت: الحدیث صحیح و حسن و ضعیف۔ الاول: الصحیح۔ ، الحاکم و کتابہ المستدرک و یقاربہ صحیح اِبن حبان)۔ دار الیسر۔ مدینہ منورہ، دار المنہاج۔ جدہ۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1437 ہجرِیؒ بمطابق: 2016 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تقویم: محمد عوّامہ۔

تبصـــرہ: سَنَد کو وَضِی تک :اِبن حجر عسقلانیؒ نے: ''صحیح'' کہا ہے، جبکہ وَضِی: بھی اِبن حبان کے مطابق: ثقہ ہے! لہٰذا سَنَد کے حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک **متصل** ہونے میں شک نہیں رَہا!

2-عبداللہ ابن سلمہ کی دُوسری متابَعت اَز راوِیؒ: صَقعَب اِبن زُہیر:

(حضرت عمار کے زیرِ بحث فرمان کی تیسری متصل سَنَد)

عبداللہ ابن سلمہ: اَکیلے نے حضرت عمار ابن یاسر سے یہ رِوایَت نہیں کی بلکہ عبداللہ ابن سلمہ کے ساتھ ساتھ اَلوَضِی نامی راوِی نے بھی یہ بات حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جس کی تفصیل آپ گزشتہ صفحات پر مُلاحظہ کر چکے ہیں، نیز **صَقعَب اِبن زُہیر** (تابعی) نے بھی حضرت عمار ابن یاسر سے یہ بات روایت کی ہے جسے **اِبن جریر طبریؒ** نے اَپنی **تاریخ** میں نقل کیا ہے۔ طبریؒ کہتے ہیں:

قَالَ : أَبُوْ مِخْنَف : حَدَّثَنِي الصَّقْعَبُ بْنُ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ : وَ اللّٰهِ ! إِنِّيْ لَأَرٰى قَوْمًا لَيَضْرِبُنَّكُمْ ضَرْبًا يَّرْتَابُ مِنْهُ الْمُبْطِلُوْنَ ، وَ اَيْمُ اللّٰهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ . (74)

مفہوم: اَبُومخنف نے کہا کہ مجھے صقعب اِبن زہیر ازدی نے بَتایا کہ میں نے خُود حضرت عمار کو فرماتے ہُوئے سُنا کہ **اَللہ تعالیٰ** کی قسم! میں اَیسی قوم دیکھ رَہا ہوں جو تمھیں اَیسی ضربیں لگائے گی کہ جن ضربوں سے اَہلِ باطِل: شک میں مبتلا ہو جائیں گے!، اَور **اَللہ تعالیٰ** کی قسم! اَگر وُہ (: اَہلِ شام) ہمیں مارتے، مارتے مقامِ ہَجَر تک بھی پہنچا دیں تب بھی ہمیں معلوم ہے کہ ہم حَقّ پر ہیں، اَور وُہ (: اَہلِ شام) گمراہی پر ہیں۔

☆-اِس روایت کے راویان کا مختصر تعارُف-☆

74 تاریخ الطبریؒ: **تَارِيْخُ الرُّسُلِ وَ الْمُلُوْكِ** ۔ اَبو جعفر: محمد: **طبریؒ** (پیدائش: 224 ہجریؒ۔ وَفات: 310 ہجریؒ) **اِبن جریر**۔ جلد 5، صفحہ 38۔ (ثم دَخَلَتْ سَنَةُ سبْعٍ و ثلاثين . مقتل عمّار بن ياسر) ۔ناشر: دار المعارف۔ قاہرہ۔ مصر۔ طبعہ ثانیہ۔ تحقیق: محمد اَبُوالفضل ابراہیم۔

1-صَقعَب اِبن زُہیر اَزدِیؒ: کو اَبوزُرعہ رازِیؒ نے[75]۔ اِبن حبان نے[76]، [77]۔ اِبن خلفون نے[78]۔ اَور اِبن حجر عسقلانیؒ نے: **ثِقَه** قرار دِیا ہے[79]، نیز اِبن حجر عسقلانیؒ نے یہ بھی کہا ہے: ۔ ۔ ۔ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمفردِ وَ لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ ۔ [80](**مفهوم:** صقعب اِبن زہیر کی روایت کو اِمام: بُخارِیؒ نے اَپنی کتاب: اَلادب المفرد میں روایت کیا ہے، اَور اِس رَاوِیُ: صقعب کی روایت کو قبول کرنے میں حَرَج نہیں ہے۔)۔ اَور یُوسُف: مزی نے لکھا ہے: **اَلصَّقعبُ بْنُ زُهيرِ بْنِ عَبْدِ**

---

75 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؒ**۔ جلد 4(: القسم الاول مِنَ المجلد الثانی)۔ صفحہ 455۔ (باب کل اسم ابتداء حروفه علی الصاد۔ باب من روی عنه العلم من الافراد فی باب الصاد۔ ترجمہ: صقعب بن زهیر الازدی: ترجمہ نمبر: 2010)۔ مطبعہ: مجلس دائرۃ المَعارِف العثمانیہ۔ حیدر آباد دکن۔ انڈیا۔ طبعہ اُولی جلد ہذا: جلد 4: 1372 ہجرِیؒ بمطابق: 1952 عیسوِیؒ، دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ تکمیل طباعت جلد ہذا: جلد 4: 5 صفر۔ 1372 ہجرِیؒ۔

76 **کِتَابُ الثِّقَاتِ ۔** اَبُو حاتم: محمد: تمیمیؒ، بُستیؒ (وَفات: 354 ہجرِیؒ بمطابق: 965 عیسوِیؒ) **اِبن حبان** اِبن اَحمد۔ جلد 3، صفحہ 458، 459۔ (کتاب اَتباع التابعین۔ باب الصاد۔ ترجمہ: الصقعب بن زهیر الازدی: ترجمہ نمبر: 2214)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولی: 1419 ہجرِیؒ بمطابق: 1998 عیسوِیؒ۔ تَوزیع: مکتبہ عباس اَحمد الباز۔ مکہ مکرّمہ۔ عرب۔ حَواشی: ابراہیم شمس الدین، ترکی فرحان المصطفی۔

77 دیکھیں دَرج بالا حوالہ: **کِتَابُ الثِّقَاتِ ۔ اِبن حبان**۔ جلد 4، صفحہ 317۔ (باب الصاد۔ ترجمہ: الصقعب بن زهیر الازدی)۔ مطبعہ: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ۔ حیدر آباد دکن۔ ہند(: بھارت/ India)۔ جلد ہذا: جلد 6 کی طباعت(: چھپائی) کی تکمیل: بروز بُدھ، رجب۔ 1400 ہجرِیؒ بمطابق: 28 مئی۔ 1980 عیسوِیؒ۔ تنقیح و نظرِ ثانی: مفتی محمد عظیم الدین(: رَئیس قِسم التصحیح بدائرۃ المعارف العثمانیہ)۔ تحت اِدارت: مدیر و سیکرٹری دائرۃ المعارف العثمانیہ: سید شرف الدین اَحمد(: سابق چیف جسٹس)۔ تصحیح و تعلیق: مُصَحّح دائرۃ المعارف العثمانیہ: حافظ الطاف حسین(فارغ التحصیل از جامعہ نظامیہ۔ حیدر آباد دکن)۔

78 **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔** اَبُو عبد اللہ: محمد/ علی: **مُغلَطَائی**: بَکجَرِیؒ، حَنفِیؒ (پیدائش: 689 ہجرِیؒ۔ وَفات: 762 ہجرِیؒ) اِبن قلیج اِبن عبد اللہ۔ جلد 6، صفحہ 391۔ (باب الصاد **الْمُهْمَلَة** ۔ ترجمہ: صقعب بن زهیر الازدیؒ الکوفیؒ: ترجمہ نمبر: 2520)۔ طباعت و نشر: الفاروق الحدیثہ۔ قاہرہ۔ طبعہ اُولی: 1422 ہجرِیؒ بمطابق: 2001 عیسوِیؒ۔ تحقیق: عادل اِبن محمد، اَبُو محمد: اَسامۃ اِبن اِبراہیم۔

79 **تقریبُ التہذیبِ۔** اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعیؒ (پیدائش: 773 ہجرِیؒ۔ وَفات: 852 ہجرِیؒ) اِبن علی **اِبن حجر**۔ صفحہ 296۔ (حرف الصاد۔ ترجمہ: الصقعب اِبن زهیر الازدی الکوفی: ترجمہ نمبر: 2946)۔ دار الحدیث۔ قاہرہ۔ سَنَۃ الطبع: 1430 ہجرِیؒ بمطابق: 2009 عیسوِیؒ۔

80 **نَتَائِجُ الْأَفْكَارِ فِيْ تَخْرِيْجِ اَحَادِيْثِ الْاَذْكَارِ ۔** اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعیؒ (پیدائش: 773 ہجرِیؒ۔ وَفات: 852 ہجرِیؒ) اِبن علیؒ **اِبن حجر**۔ جلد 1۔ صفحہ 383۔ دار اِبن کثیر۔ دمشق، بیروت۔ طبعہ ثانیہ: 1429 ہجرِیؒ بمطابق: 2008 عیسوِیؒ۔ تحقیق: حمدی عبد المجید سلفی۔

اللهِ بْنِ زُهيرِ بْنِ سُلَيْمٍ اَلْأَزْدِيُّ ، اَلكُوْفِيُّ . . . خَالُ أَبِيْ مِخْنَف لوطِ بْنِ يَحْيٰى اَلأَخْبَارِيِّ . . . رَوٰى عَنْهُ : . . . اِبْنُ أُخْتِهٖ : اَبُوْ مِخْنَف لوطُ بْنُ يَحْيٰى اَلْأَزْدِيُّ وَ نَسَبَهٗ . . .(81)

(**مفہوم :** صقعب اِبن زہیر اَزدِیّ، کُوفی: ماموں تھے مشہور مؤرّخ: اَبُومخنف لوط اِبن یحیی کے۔ صقعب اِبن زہیر سے دِیگر راوِیان کے ساتھ ساتھ: صقعب کے بھانجے: اَبومخنف لوط اِبن یحیی نے بھی روایت کیا ہے، اَور اِسی: اَبومخنف نے اَپنے ماموں: صقعب کا نسب نامہ بھی بَیان کیا ہے!)۔

تنبیہ: گزشتہ روایت کے اَلفاظ کو بغور دیکھنے سے یہ بات: واضح ہے کہ صقعب اِبن زہیر نے یہ بات: حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بذاتِ خُود سُنی ہے، اَور پھر صقعب نے یہ بات: اَپنے بھانجے: اَبُومخنف کو خُود بَتائی ہے، اَور اَبُومخنف سے یہ بات: اِبن جریر طبری نے نقل کی ہے؛ لہٰذا اِس سَنَد کے حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک متصل ہونے میں شک نہیں رَہا!

2-اَبُومخنف: لوط اِبن یحیی کوفی: پر اَگرچہ شدید: جرح کی گئی ہے، لیکن اِبن کثیر نے اَلبدایہ والنہایہ میں لکھاہے: ذَكَرَ اِبْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ مخنف لُوْطِ بْنِ يَحْيٰى : وَ هُوَ أَحَدُ أَئِمَّةِ هٰذَا الشَّانِ . . .(82)(**مفہوم :** اِبن جریر طبری نے اَپنی تاریخ میں اَبُومخنف: لوط اِبن یحیی کے حوالہ سے ذِکر کیاہے، اَور اَبومخنف: لوط اِبن یحیی اِس بات (یعنی: تاریخ) کے اِماموں میں سے ایک اِمام ہے۔۔۔)۔

81 **تہذیب الکمال فی اَسماء الرِّجال**۔ اَبُوالحجاج: یُوسُف: **مِزّیّ** (پیدائش: 654 ہجریّ- وَفات: 742 ہجریّ)۔ جلد 13، صفحہ 219۔ (باب الصاد۔ ترجمہ: الصقعب بن زھیر الازدی الکوفی: ترجمہ نمبر: 2896)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1408 ہجریّ بمطابق: 1988 عیسویّ۔ تحقیق وضبط وتعلیق: ڈاکٹر بشار عوّاد معروف۔

82 **اَلْبِدَايَة وَ النِّهَايَة** ۔ اَبوالفداء: اِسماعیل (پیدائش: 701 ہجریّ– وَفات: 774 ہجریّ) اِبن عمر **اِبن کثیر**۔ جلد 7، صفحہ 520۔ (ثم دَخَلَتْ سَنَةُ سبعٍ و ثلاثِين ۔ (ذكر) خروج الخوارج ۔ (ذكر) مسير أمير المؤمنين إلى الخوارج ۔ فصل) ۔ مکتبۃ المعارف۔ بیروت۔ لبنان۔ 1413 ہجریّ بمطابق: 1992 عیسویّ۔

تنبیہ: اَبومخنف کی بنسبت: واقدیؒ پر زیادہ سخت: جرح موجود ہے، لیکن اِس کے باوجود بھی **صاحبِ فتاوٰی رضویہ** نے واقدِیؒ کی تَوثیق کو ہی معتبر قرار دِیاہے: مُلاحظہ ہو:

محمد ابن عمر: واقدیؒ کے بارے میں فتاوٰی رضویہ۔ جلد 5، صفحہ 526،527 پر ہے:

ثالثًا (اِمام واقدیؒ ہمارے علماء کے نزدیک ثقہ ہیں) اِمام واقدِیؒ کو جمہور اہلِ اثر نے چنین وچناں کہا جس کی تفصیل میزان وغیرہ کتبِ فن میں مسطور، لاجرم تقریب میں کہا: **متروك مع سعة علمه** [83] (علمی وسعت کے باوجود متروک ہے۔ت) اَگرچہ ہمارے علماء کے نزدیک اُن کی توثیق ہی راجح ہے **كما افاده الاِمام المحقق فى فتح** [84] **القدير** [85] (جیساکہ اِمام محقق نے فتح القدیر میں اس کو بیان کیاہے۔ت)

---

83 محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں اِس بات کاحوالہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیاہے:

تقریب التہذیب ترجمہ محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مطبوعہ دار نشر الکُتب الاسلامیہ گوجرانوالا ص ۳۱۳۔۳۱۲

84 اِس پر صاحبِ فتاوٰی رضویہ نے درج ذَیل اَلفاظ میں خُود حاشیہ لگایاہے:

حيث قال فى باب الماء الذى يجوز به الوضوء عن الواقدِیؒ قال كانت بئر بضاعة طريقا للماء الى البساتين و هذا تقوم به الحجة عندنا اذا وثقنا الواقدِیؒ ، اما عند المخالف فلا لتضعيفه اياه ا ھ و قال فى فصل فى الآسار قال فى الامام جمع شيخنا ابو الفتح الحافظ فى اول كتابه المغازى و السير من ضعفه و من وثقه و رجح توثيقه و ذكر الاجوبة عما قيل فيه اھ ۱۲منہ (م)

جہاں انہوں نے "باب الماء الذى يجوز به الوضوء" میں واقدِیؒ سے نقل کیاکہ بضاعۃ کے کنویں سے باغوں کو پانی دِیاجاتاتھا ہمارے نزدیک حجت کے لیے یہی کافی ہے کیونکہ ہم نے واقدیؒ کی توثیق کردی ہے باقی مخالف کے نزدیک حجت نہیں کیونکہ وہ اس کی تضعیف کا قائل ہے اھ اَور "فصل فی الآسار" میں کہاکہ اِمام کے بارے میں ہمارے شیخ اَبُوالفتح حافظ نے اپنی پہلی کتاب المغازی والسیر میں ان رِوایات کو جمع کیاہے جن کی توثیق کی گئی یاان کو ضعیف کہاگیااَور ان کی توثیق کو ترجیح دیتے ہُوئے ان پر وارد شدہ اعتراضات کے جوابات بھی ذکر کیے اھ ۱۲منہ (ت)

محققینِ فتاوٰی رضویہ نے درج بالا عربی عبارت کی پانچویں سطر کے شروع میں موجود لفظِ: "اياه" کاحوالہ، اَور درج بالا عربی عبارت کی آخرِیؒ سطر کاحوالہ: حاشیہ میں مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیاہے:

فتح القدیر، مطبوعہ مکتبہ نُوریہ رضویہ، سکھر ۶۹/۱ و ص ۹۷

85 محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں اِس بات کاحوالہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیاہے:

فتح القدیر باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء مطبوعہ مکتبہ نُوریہ رضویہ سکھر ۶۹/۱

بااینہمہ یہ جرح شدید ماننے والے بھی انھیں سِیَر و مغازی واخبار کااِمام مانتے اَور سلفًا وخلفًاان کی روایات سِیَر میں ذکر کرتے ہیں **كما لا يخفى على من طالع كتب القوم** (جیسا کہ اس شخص پر مخفی نہیں جس نے قوم کی کُتب کا مطالعہ کیاہے۔ت)میزان میں ہے :

كان الى حفظه المنتهى فى الاخبار و السير و المغازى و الحوادث و ايام الناس و الفقه و غير ذلك [86]	یہ اخبار واحوال، علم سِیَر و مغازی، حوادثاتِ زمانہ اَور اس کی تاریخ اَور علمِ فقہ وغیرہ کے انتہائی ماہر اَور حافظ ہیں۔(ت)[87]

پس جب واقدِیؔ جیسا شدید مجروح شخص بھی: ثقہ ہو سکتا ہے ! تواَبو مخنف: جس پر واقدِیؔ کی بنسبت کم جرح ہے:اس:ابو مخنف کی روایت کیوں قبول نہیں ہوسکتی ؟

---

86 محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں اِس بات کا حوالہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

میزان الاعتدال نمبر ۷۹۹۳ ترجمہ محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان ۳/۶۶۳

87 العطایا النبویۃ فی **الفتاوی الرضویۃ** مع تخریج و ترجمہ۔ اَحمد رضا خان بریلوِیؔ (پیدائش: 1272 ہجرِیؔ بمطابق: 1856 عِیسوِیؔ۔ وَفات: 1340 ہجرِیؔ بمطابق: 1921 عِیسوِیؔ)۔ جلد 5۔ صفحہ 526، 527۔ (رِسالہ: منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین: 1301ھ۔ ضمنی رسالہ: الھاد الکاف فی حکم الضعاف: 1313ھ)۔ رضا فاؤنڈیشن۔ جامعہ نظامیہ۔ لاہور۔ پاکستان۔ مطبع: یوسف عمر پرنٹر B12۔ اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔ اشاعت: ربیع الاول 1414ھ = ستمبر 1993ع۔

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اِس فرمان کی **غیر متصل اَسانِید** کے حوالہ جات:

گزشتہ صفحات پرَ: آپ نے حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اِس فرمان کہ: ''**ہم (علیؓ والے): حق پرَ ہیں!، اَور وُہ (اَہلِ شام: معاویہ والے): باطل/ضلالت پرَ ہیں!**'' کو 3 متصل اَسناد کے ساتھ، باحوالہ مطالعہ فرمایا ہے (پہلی سَنَد: عبد اللہ ابن سلمہ (تابعی) کی، دُوسری سَنَد: وَضی (تابعی) کی، اَور تیسری سَنَد: صَقعَب اِبن زُہیر اَزدِیؒ کی) !۔، اَب آپ اِس فرمانِ حضرت عمار کو غیر متصل اَسانِید کے ساتھ مُلاحظہ فرمائیں!،

لیکن حوالہ جات کی طرف جانے سے پہلے فتاوٰی رضویہ کا درج ذَیل اِقتِباس: ذِہن نشین کر لیں!:

اِنقِطاع: صاحِبِ فتاوٰی رضویہ کی نظر میں:

فتاوٰی رضویہ۔ جلد 5، صفحہ 448، 449 پر رسالہ: منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین میں اِفادۂ سوم کے تحت ہے:

''**اِفادۂ سوم** (حدیث منقطع کا حکم)۔۔۔، ہمارے ائمہ کرام اَور جمہور علماء کے نزدیک تو انقطاع سے صحت وحجیت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا اِمام محقق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

ضعف بالانقطاع و ھو کالارسال بعد عدالۃ الرواۃ و ثقتھم لا یضر ۔ (88)،(89)

اسے انقطاع کی بنا پر ضعیف قرار دِیا ہے جو کہ نقصان دہ نہیں کیونکہ رَاویوں کے عادل و ثقہ ہونے کے بعد منقطع ہمارے نزدیک مرسل کی طرح ہی ہے۔ (ت)

اِمام اِبن امیر الحاج حلیہ میں فرماتے ہیں:

---

88 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

قولہ کالارسال ای علی تفسیر و ھو منہ علی الاخر و ھو ھو علی الاطلاق ۱۲منہ (م)

قولہ کالارسال یعنی ایک تفسیر پر اَور وہ یہ ہے کہ سند کے آخر سے رَاوِیُ ساقط ہو اَور وہ ارسال انقطاع علی الاطلاق ہے ۱۲ منہ (ت)

89 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

فتح القدیر کتاب الطہارۃ مطبعہ نوریہ رضویہ سکھر ۱۹/۱

لا يضر ذلك فان المنقطع كالمرسل فی قبوله من الثقات ۔ [90]،[91]	یہ بات نقصان نہیں دیتی کیونکہ منقطع قبولیت میں مرسل کی طرح ہے جبکہ ثقہ سے مروی ہو۔(ت)

مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

قال اَبُو داود هذا مرسل ای نوع مرسل و هو المنقطع لكن المرسل حجة عندنا و عند الجمهور ۔ [92]،[93]	اَبُوداود فرماتے ہیں کہ یہ مرسل یعنی مرسل کی قسم منقطع ہے لیکن مرسل ہمارے اَور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔(ت)[94]

فتاوٰی رضویہ کے گزشتہ اِقتِباس کو ذِہن میں رَکھ کر فرمانِ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی غیر متصل اَسانید کے تفصیلی حوالہ جات مُلاحَظہ فرمائیں!

---

90 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرَجہ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

اول صفة الصلاة فی الكلام على زيادة و جل ثناؤك فی الثناء ۱۲منہ(م)	صفۃ الصلوٰۃ کی ابتداء میں جہاں ثناء میں "وجل ثناءک" کے الفاظ کے اضافہ میں کلام ہے وہاں اس کا ذکر ہے ۱۲ منہ (ت)

91 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:
حلیۃ المحلی

92 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرَجہ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

قَوله كالارسال ای على تفسير و هو منه على اٰخر و هو هو على الاطلاق ۱۲منہ(م)	قَولہ کالارسال یعنی ایک تفسیر پر اَور وہ یہ ہے کہ سند کے آخر سے رَاوِیُ ساقط ہو اَور وہ ارسال انقطاع علی الاطلاق ہے ۱۲ منہ(ت)

93 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:
مرقات شرح مشکوٰۃ الفصل الثانی من باب یوجَب الوضوء مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۱/۳۴۳

94 العطایا النبویۃ فی **الفتاوی الرضویۃ** مع تخریج و ترجمہ۔ اَحمد رضا خان بریلویؒ (پیدائش: 1272 ہجریؒ بمطابق: 1856 عیسوِیؒ۔ وَفات: 1340 ہجریؒ بمطابق: 1921 عیسوِیؒ)۔ جلد 5۔ صفحہ 448، 449۔ (رِسالہ: منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین: 1301ھ)۔ رضافاؤنڈیشن۔ جامعہ نظامیہ۔ لاہور۔ پاکستان۔ مطبع: یوسف عمر پرنٹر B12 ۔اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔ اشاعت: ربیع الاول 1414ھ = ستمبر 1993ع۔

1- سلمہ اِبن کُہیل (تابعی) کی روایت:

حضرت عمار کے فرمان کی پہلی غیر متصل سَنَد:

طبقاتِ اِبن سعد میں ہے:

قَالَ : أَخْبَرَنَا الْفضلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ اَلحضرميُّ ، عَنْ سلمةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ : قَالَ عَمّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَوْمَ صفّين : اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْبَارِقَةِ ، اَلظَّمْآنُ قَدْ يَرِدُ الْمَاءَ الْمَأْمُوْرَ وَ ذَا الْيَوْم أَلْقَى الْأَحِبَّةَ : مُحَمَّدًا وَّ حِزْبَه ، وَ اللهِ ! لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يُبَلِّغُوْنَا سعفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْتُ أَنَّا عَلٰى حَقٍّ ، وَ أَنَّهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ ، وَ اللهِ ! لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ـ ، وَ مَا هٰذِهِ الْمَرَّةُ بِأَبَرِّهِنَّ وَ لَا أَتْقَاهُنَّ ـ (95)

مفہوم: سلمہ اِبن کُہیل (تابعی) کہتے ہیں: حضرت عمار اِبن یاسر نے جنگ صفین کے دِن فرمایا: جنت چمکنے والی تلواروں کے نیچے ہے، پیاسا پانی کے منتخب کردہ گھاٹ پر ضرور پہنچے گا، اور وُہ دِن: اَیسا دِن ہو گا جس دِن میں اَپنے پیاروں: محمد (ﷺ)، اَور آپ (ﷺ) کے گروہ سے جاملوں گا، اَللہ کی قسم! اَگر وُہ (اَہلِ شام) ہمیں مارتے ہُوئے "ہجر" نامی دُور دَراز مقام تک لے جائیں تب بھی مجھے معلوم ہے کہ ہم: حَقّ پَر ہیں، اَور وُہ (اَہلِ شام): باطِل پَر ہیں! ، میں نے اِس جھنڈے کے ساتھ رَسُولُ اللہ ﷺ کی معیت میں 3 بار جنگ کی ہے، اِس بار کی میری جنگ: پہلی جنگوں کی بنسبت: زیادہ نیکی، اَور زیادہ تقویٰ والی جنگ نہیں ہے! (یعنی: میں نے جو جنگیں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لڑی ہیں وُہ جنگیں آج کی جنگ سے زیادہ نیکی، اَور پرہیزگاری کی بنیاد پَر تھیں!)۔

تنبیہ: اِس دَرج بالا روایت کو: مُسنَد اَبُو یعلیٰ کے محقق: سعید اِبن محمد سناری نے عبد اللہ اِبن سلمہ کی روایت کے شاہد کے طور پر ذِکر کیا ہے: جیسا کہ گزشتہ صفحات پر درج کیا جاچکا ہے۔

---

95 **اَلطَّبقَاتُ الْكُبْرٰى** ـ محمد: ہاشمیؒ، بصریؒ (پیدائش: 168 ہجریؒ- وَفات: 230 ہجریؒ) **اِبن سعد اِبن مَنِیع** ـ جلد 3، صفحہ 257 ـ (طبقاتُ البَدْرِيِّين من المُهاجِرِين ـ ذكر الطبقة الأُولىٰ ـ و مِن حُلَفاء بنى مخزوم : عمّار اِبن ياسر)ـ دار صادر ـ بیروت ـ 1388 ہجریؒ بمطابق: 1968 عیسویؒ۔

☆-اِس سَنَد کے رَاوِیان کا مختصر تعارف-☆

1-سلمہ ابن کُہیل حضرمی(تابعی): کو شعبہ اِبن حجاج بصریؒ نے [96]۔ ،یحیی اِبن معین نے [97]،[98]۔ ،اِبن حبان نے [99]،[100]۔ ،اِبن حجر عسقلانیؒ نے [101]۔ ،اَور ذَہبیؒ نے: **ثِقَة** (یعنی: بہت زیادہ قابِلِ اِعتماد) قرار دِیا ہے [102]۔ ، نیز ذَہبیؒ نے اَپنی کتاب: سیر اَعلام النبلاء میں سلمہ اِبن کہیل کے متعلق

---

96 تاریخ مدینة دمشق و ذکر فضلها و تسمیة مَن حَلَّهَا مِن الاَماثِل او احتاز بنواحِیها مِن وارِدِیْها و اَهلِها ۔ اَبُوالقاسم: علیؒ: دمشقیؒ، شافعیؒ(پیدائش: 499ہجریؒ–وفات: 571ہجریؒ)اِبن حَسَن اِبن ہبۃاللہ اِبن عبداللہ۔ جلد 22 ۔ صفحہ 124۔ (ذکر مَن اِسمہ سلمۃ۔ ترجمہ: سلمۃ بن کُہیل الحضرمی، اَلکوفیؒ: ترجمہ نمبر: 2624)۔ دارالفکر۔ بیروت۔ لبنان۔ 1415ہجریؒ بمطابق: 1995عیسوِیؒ۔ تحقیق: اَبُوسعید: عمر ابن غرامہ عَمرَوِیؒ۔

97 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازیؒ**۔ جلد 4، صفحہ 171۔

98 **تَارِیْخُ اَسْمَاءِ الثِّقَاتِ** ۔ اَبُوحفص: عمر(وفات: 385ہجریؒ)اِبن اَحمد **اِبن شاہین**۔ صفحہ 102۔ (باب السین۔ ترجمہ: سلمۃ بن کہیل: ترجمہ نمبر: 474)۔ ناشر: اَلدار السلفیۃ۔ کویت۔ طبعہ اُولی: 1404ہجرِیؒ بمطابق: 1984عیسویؒ۔ تحقیق: صبحی السامرائی۔

99 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **کِتَابُ الثِّقَاتِ** ۔ اِبن حبان۔ جلد 2، صفحہ 194۔ (کتاب التابعین۔ باب السین۔ ترجمہ: سلمۃ بن کہیل الحضرمی: ترجمہ نمبر: 1501)۔

100 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **کِتَابُ الثِّقَاتِ** ۔ اِبن حبان۔ جلد 4، صفحہ 317۔ (کتاب التابعین۔ باب السین۔ ترجمہ: سلمۃ بن کہیل الحضرمی)۔ مطبعہ: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ۔ حیدر آباد دکن۔ بھارت۔

101 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تقریبُ التنذیبِ ۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ صفحہ 260۔ (حرف السین المہملۃ۔ ترجمہ: سلمۃ بن کُہیل الحضرمی: ترجمہ نمبر: 2508)۔

102 **اَلْکَاشِف فِیْ مَعْرِفَةِ مَنْ لَه رِوَایَةٌ فِی الْکُتُبِ السِّتَّةِ** ۔ اَبُوعبداللہ: محمد: **ذَہبیؒ**، شافعیؒ(وفات: 748ہجریؒ بمطابق: 1374عیسوِیؒ)اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبداللہ۔ (مع حاشیۂ سِبط اِبن العَجَمِیؒ: پیدائش: 753ہجرِیؒ–وفات: 841ہجریؒ)۔ جلد 1، صفحہ 336۔ (باب السین۔ ترجمہ: سلمہ اِبن کہیل: ترجمہ نمبر: 2046)۔ دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیۃ، مؤسسۃ علوم القرآن۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولی: 1413ہجرِیؒ بمطابق: 1992عیسوِیؒ۔ مقابلہ و تقدیم و تعلیق: محمد عوّامۃ۔ مقابلہ و تخریج نصوص: اَحمد محمد نمر الخطیب۔

لکھاہے: اَلْاِمَامُ ، اَلثَّبْتُ ، اَلْحَافِظُ [103]۔ عبد الرحمان اِبن مہدیؔ نے کوفہ کے: أَثْبَتُ [104]، اَور أَحْفَظُ [105] (یعنی: بہت ہی زیادہ قابِلِ اِعتماد، اَور اَحادیث کو اَچھی طرح: یادرکھنے والے) راویان میں سے شمار کیاہے۔ اَحمداِبن حنبل نے: مُتْقِنُ الْحَدِيْثِ (یعنی: اَحادیث کو اَچھی طرح: یادرکھنے والا) قرار دِیاہے [106]۔ نیز اَحمداِبن حنبل نے اِس سلمہ اِبن کہیل کے ساتھ ساتھ: قیس اِبن مسلم جدلی، کوفی کو بھی مُتْقِنُ الْحَدِيْثِ قرار دیتے ہُوئے کہا: لَا تُبَالِيْ إِذَا أَخَذْتَ عَنْهُمَا حَدِيْثَهُمَا [107]،[108] (یعنی: جَب تُو اِن دونوں: سلمہ اِبن کہیل، اَور قیس اِبن مسلم سے اَحادیث لے گا تو تجھے کسی کمزوری کا خیال نہیں رہے گا!): **مطلب یہ بَنا کہ** اَحمداِبن حنبل کے نزدیک: سلمہ اِبن کہیل کی اَحادیث بلاجھجک لی جائیں!۔ اَبوزُرعہ رازِیؔ نے: ثِقَة مَأْمُوْن ذَكِيّ (یعنی: بہت ہی زیادہ قابِلِ اِعتماد، اَور سمجھ دار شخص) قرار دِیاہے [109]۔ اَبو حاتم رازِیؔ نے: ثِقَة مُتْقِن (یعنی: قابِلِ اِعتماد، اَور اَحادیث کو اَچھی طرح: یادرکھنے والا) قرار دِیاہے [110]۔ اِمام

---

103 **سِيَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔** اَبُوعبداللہ: محمد: **ذَہبیؔ**، شافعیؔ (وفات: 748 ہجریؔ بمطابق: 1374 عیسویؔ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبداللہ۔ جلد 5، صفحہ 298۔ (الطبقۃ الثالثۃ من التابعین۔ ترجمہ: سلمۃ ابن کہیل۔ ترجمہ نمبر: 142)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ حادیہ عشر: 1417 ہجریؔ بمطابق: 1996 عیسویؔ۔ اِشراف وتحقیق: شعیب ارنائوط۔

104 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **كِتَابُ التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ ۔ اِمام بُخارِیؔ**۔ جلد 4 (: القسم الثانی من الجزء الثانی)، صفحہ 74۔ (باب السین۔ باب سلمۃ۔ ترجمہ: سلمۃ بن کہیل الحضرمی: ترجمہ نمبر: 1997)۔ دائرۃ المعارف العثمانیۃ۔ حیدرآباد دکن۔ India ۔ تکمیل طباعت طبعہ ثانیہ جلد ہٰذا: جلد 4: بروز پیر (: Monday): 4 رجب۔ 1384 ہجریؔ بمطابق: 9 نومبر۔ 1964 عیسویؔ۔ تحت مراقبہ: ڈاکٹر محمد عبدالمعید خان۔ مُدیر جمعیۃ دائرۃ المعارف العثمانیۃ: سید ہاشم ندوی۔

105 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؔ**۔ جلد 4، صفحہ 170، 171۔

106 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؔ**۔ جلد 4، صفحہ 171۔

107 **اَلْمَعْرِفَة وَ التَّارِيْخ ۔** اَبُویُوسُف: **یعقوب: فسوِیؔ**، فارسیؔ (وفات: 277 ہجرِیؔ) اِبن سُفیان اِبن جُوّان۔ (رِوایت: عبداللہ اِبن جعفر اِبن درستویہ نحوِیؔ)۔ جلد 2، صفحہ 638۔ ناشر: مکتبۃ الدار بالمدینۃ المنورۃ۔ طبعہ اُولیٰ: 1410 ہجرِیؔ۔ تحقیق و تعلیق: ڈاکٹر اکرم ضیاء عُمری (استاد جامعہ اسلامیّہ۔ مدینہ منوّرہ)۔

108 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمال فی اَسماء الرِّجال۔ مزّیؔ**۔ جلد 11، صفحہ 315۔ (باب السین۔ مَن اِسمہ سلمۃ۔ ترجمہ: سلمہ اِبن کہیل حضرمی: ترجمہ نمبر: 2467)۔

109 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؔ**۔ جلد 4، صفحہ 171۔

110 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؔ**۔ جلد 4، صفحہ 171۔

نسائی نے: ثِقَة ثَبْت قرار دِیا ہے[111]۔، عجلیؒ نے: ثِقَة ثَبْتٌ فِی الْحَدِیْثِ قرار دِیا ہے[112]۔، یعقوب اِبن شیبہ نے: ثِقَة ثَبْت قرار دِیا ہے[113]،[114]۔، اِبن سعد نے: ثِقَة ، كَثِيْر الْحَدِيْثِ قرار دِیا ہے[115]،[116]۔، اَور عبد الغنی مقدسی نے لکھا ہے: رَوٰی لَهُ الْجَمَاعَةُ[117] (مفہوم: اِس راوِیْ: سلمہ اِبن کُہَیل کی روایات: صحاح ستّہ کی 6 کی 6 کُتُب میں موجود ہیں)۔ اِس کا **مطلب یہ بنا کہ** سلمہ اِبن کہَیل: اِمام بُخارِیؒ اَور اِمام مسلم کے نزدیک بھی: "ثقہ" تھے۔،

آخر میں سلمہ اِبن کہیل کے متعلق: سفیان ثَوری کا بہت وَزنی تبصرہ مُلاحظہ فرمائیں!:

111 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکِر**۔ جلد 22، صفحہ 120۔

112 **تَارِيْخُ الثِّقَاتِ** ۔ اَبُوالحسن: اَحمد: عِجلیؒ (وَفات: 361 ہجرِیؒ) اِبن عبد اللہ اِبن صالح۔ (بترتیب الہیثمی (وَفات: 807 ہجرِیؒ) مع تضمینات اِبن حجر عسقلانیؒ (وَفات: 852 ہجرِیؒ))۔ صفحہ 197، 198، (باب السین المہملۃ۔ باب سلمۃ و سلم۔ ترجمہ: سلمۃ بن کہیل الحضرمی: ترجمہ نمبر: 591)۔ دار الکُتُب العلمیۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1405 ہجرِیؒ بمطابق: 1983 عیسوِیؒ۔ توثیقِ اصول و تخریج احادیث و تعلیق: ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی۔

113 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکِر**۔ جلد 22، صفحہ 126۔

114 **اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ**۔ اَبُو محمد: **عبد الغنیؒ: مقدِسیؒ** (وَفات: 600 ہجرِیؒ) اِبن عبد الواحِد۔ جلد 5، صفحہ 242۔ (باب سلمۃ۔ ترجمہ: سلمہ اِبن کُہَیل اَلحضرمیؒ، اَلکوفِیؒ۔ ترجمہ: 2990)۔ طبعہ: حکومت کویت۔ دراسۃ و تحقیق: د. شادِی اِبن محمد اِبن سالم آل نُعمان۔ مراجَعت: شیخ بَدر اِبن عبد اللہ البَدرُ۔

115 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکِر**۔ جلد 22، صفحہ 130۔

116 **تنبیہ**: طبقاتِ اِبن سعد کے 3 چھاپوں:- (1) دار صادر۔ بیروت۔ سالِ طباعت: 1388 ہجرِیؒ بمطابق: 1968 عیسوِیؒ، (2) مکتبۃ الخانجی۔ قاہرہ۔ مصر۔ طبعہ اُولیٰ: 1425 ہجرِیؒ بمطابق: 2011 عیسوِیؒ۔ تحقیق: ڈاکٹر علی محمد عمر، (3) دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ ثانیہ: 1418 ہجرِیؒ بمطابق: 1997 عیسوِیؒ۔ تحقیق: ڈاکٹر محمد عبد القادر عطا-: میں كَثِيْرُ الْحَدِيْثِ کے اَلفاظ موجود ہیں، لیکن ثِقَه کا لفظ موجود نہیں ہے، **جبکہ**: (1) اِبن عَساکِر نے تاریخ دمشق میں اِبن سعد سے متصل سَنَد کے ساتھ: كَثِيْرُ الْحَدِيْثِ ، ثِقَه کے اَلفاظ روایت کئے ہیں، اَور اِبن عَساکِر کے بعد: (2) عبد الغنی مقدسی نے اَلکمال فی اَسماء الرجال میں، (3) مزی نے تہذیب الکمال میں، (4) ذَہبیؒ نے تذہیب تہذیب الکمال میں، اَور (5) اِبن حجر عسقلانیؒ نے تہذیب التہذیب میں: كَثِيْرُ الْحَدِيْثِ ، ثِقَه کے اَلفاظ کو اِبن سعد کے حوالہ سے نقل کیا ہے جو مذکورہ مقامات پر دیکھے جا سکتے ہیں، لہٰذا اِبن سعد کا سلمہ اِبن کُہَیل کو: ثِقَه کہنا: ثابت ہے!

117 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ عبد الغنیؒ مقدسیؒ**۔ جلد 5، صفحہ 242۔

عبد اللہ ابن مبارک :اَپنے اُستاد : سفیان ثَوری سے روایت کرتے ہیں کہ سُفیان ثَورِیؔ نے کہا: حَدَّثَنَا سلمةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَ كَانَ رُكْنًا مِّنَ الْاَرْكَانِ ۔ وَ شَدَّ قَبْضَتَهٗ [118]،[119]،(مفہوم : ہمیں سلمہ اِبن کہیل نے حدیث بَیان کی ،اَور سلمہ اِبن کہیل : مضبوط : لوگوں میں سے ایک مضبوط آدمی تھے ۔ یہ بات بَیان کرتے ہُوئے سفیان ثوری نے اَپنی مُٹھی کو مضبوطی سے بَند کیا!) یعنی : عبد اللہ ابن مبارک کہتے ہیں کہ سفیان ثوری : سلمہ اِبن کہیل کے شاگرد تھے ،اَور سفیان ثوری نے مجھے سلمہ اِبن کہیل کی حدیث سُناتے وَقت اَپنی مُٹھی مضبوطی سے بَند کرتے ہُوئے بتایا کہ سلمہ اِبن کہیل اِس مضبوطی کے ساتھ بَند کی ہوئی : مُٹھی کی طرح : مضبوط تھے۔

سلمہ اِبن کہیل کا سالِ پیدائش: سلمہ اِبن کہیل کے بیٹے : یحیی نے بتایا ہے کہ : میرے والد : سلمہ اِبن کہیل : 47 ہجریؔ میں پیدا ہُوئے ۔ [120]،[121]۔ جبکہ حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالی عنہما کی شہادت : 37 ہجریؔ میں جنگ صفین کے دَوران ہو چُکی تھی ۔ اِس طرح سلمہ اِبن کہیل کا کہنا کہ ''حضرت عمار نے جنگ صفین کے دِن یُوں فرمایا'' : یہ روایت : منقطع قرار پائے گی، **لیکن** سلمہ اِبن کہیل کے حالات ،اَور اُن کی گزشتہ صفحات پر پیش کردہ: تعدیل کے بعد یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ''سلمہ اِبن کہیل نے یہ بات اَپنی طرف سے کہہ دِی ہے ،اَور حضرت عمار رضی اللہ تعالی عنہ نے اَیسا نہیں فرمایا تھا''، خصوصًا جَب عبد اللہ ابن سلمہ ، ودِیگر کی متصل روایت : موجود ہے جس کی تفصیل آپ : گزشتہ صفحات پَر دیکھ چُکے ہیں۔ ، نیز سلمہ اِبن کُہیل جیسے ثقہ ، ثبت ، متقن رَاوِیؔ نے یہ بات حضرت عمار رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف بلا ثبوت منسوب نہیں کی ہے ۔ تو ۔ ضرور سلمہ اِبن کہیل کے پاس اِس کا متصل : ثبوت موجود ہوگا ، تبھی تواِتنے یقین کے ساتھ حضرت عمار کی طرف یہ قَول: سلمہ اِبن کہیل نے منسوب کیا ہے ۔ ، نیز صاحبِ فتاوٰی رضویہ کی تصریحات کے مطابق بھی سلمہ اِبن کہیل کی اِس روایت کے ثابِت ہونے میں کچھ شک نہیں کیونکہ صاحبِ فتاوٰی رضویّہ کی تصریح کے مطابق : ۔۔۔ '' **ہمارے ائمہ کرام اَور جمہور علماء کے نزدیک تو انقطاع سے صحت وحجیت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا''**[122]

---

118 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؔ**۔ جلد 4، صفحہ 170۔

119 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **تہذیب الکمالِ فی اَسماء الرِّجالِ۔ مزِّیؔ**۔ جلد 11، صفحہ 316۔

120 دیکھیں گزشتہ حوالہ : تاریخ مدینة دمشق ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 22، صفحہ 118۔

121 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **تہذیب الکمالِ فی اَسماء الرِّجالِ۔ مزِّیؔ**۔ جلد 11، صفحہ 317۔

2-موسٰی اِبن قیس حضرمی: کو یحییٰ اِبن معین نے [123]۔،اَور ذَہبیؔ نے: **ثِقَةٌ** قرار دِیا ہے [124]۔،اِبن حجر عسقلانیؔ نے: **صَدُوْقٌ** (یعنی: بہت زیادہ سچّا) قرار دِیا ہے [125]۔،اَحمد اِبن حنبل نے موسٰی اِبن قیس کے بارے میں کہا: **مَا اَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا** [126] (**مفہوم:** میں موسٰی اِبن قیس کے بارے میں بھلائی ہی جانتا ہوں)۔،اَبو نعیم: فضل اِبن دُکین (: جس نے موسٰی اِبن قیس سے ہماری زیرِ بحث روایت کو روایت کیا ہے) نے اِس: موسٰی اِبن قیس کے بارے میں کہا ہے: **حَدَّثَنَا مُوْسٰی اَلْفَرَّاءُ وَ کَانَ مَرْضِیًّا** [127] (**مفہوم:** ہمیں موسٰی: فَرّاء نے حدیث بَیان کی،اَور یہ موسٰی: فَرّاء: حدیث قبول کرنے کے حوالہ سے پسندیدہ (:یعنی: قابِلِ اِعتماد) شخص تھا!)۔،مُغلَطائیؔ حنفیؔ نے لکھا ہے: . . . **وَ ذَکَرَہ اِبْنُ شاہین فِي کِتَابِ ((الثِّقَاتِ)) ، وَ قَالَ : قَالَ اِبْنُ نُمَیْرٍ : کَانَ ثِقَةً . رَوٰی عَنْہُ النَّاسُ** . . . [128] (**مفہوم:** اِبن شاہین نے موسٰی اِبن قَیس کو اَپنی کتاب: الثقات میں ذِکر کیا ہے،اَور کہا ہے کہ اِبن نُمیر نے کہا کہ موسٰی اِبن قیس: ثقہ تھا۔ موسٰی اِبن قیس سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے)۔،اَور اِبن حجر عسقلانیؔ نے بھی مُغلَطائیؔ حنفیؔ کی طرح لکھا ہے: **قُلْتُ : . . . وَ قَالَ اِبْنُ شاہین فِي الثِّقَاتِ : وَ قَالَ اِبْنُ نُمَیْرٍ : کَانَ ثِقَةً . رَوٰی عَنْہُ**

---

122 العطایا النبویۃ **فی الفتاوی الرضویۃ** مع تخریج و ترجمہ۔ اَحمد رضا خان بریلویؔ (پیدائش: 1272 ہجریؔ بمطابق: 1856 عیسوِیؔ۔ وَفات: 1340 ہجریؔ بمطابق: 1921 عیسوِیؔ)۔ جلد 5۔ صفحہ 448،449۔ (رِسالہ: منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین: 1301ھ)۔ رضا فاؤنڈیشن۔ جامعہ نظامیہ۔ لاہور۔ پاکستان۔ مطبع: یوسف عمر پرنٹر B12۔ اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔ اشاعت: ربیع الاول 1414ھ= ستمبر 1993ع۔

123 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازیؔ۔** جلد 8، صفحہ 157،158۔

124 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْکَاشِف فِيْ مَعْرِفَةِ مَنْ لَہ رِوَایَةٌ فِی الْکُتُبِ السِّتَّةِ ۔** ذہبیؔ۔ جلد 2، صفحہ 307۔ (باب المیم۔ ترجمہ: موسٰی بن قیس اَلحضرمی: ترجمہ نمبر: 5726)۔

125 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تقریبُ التہذیب۔ اِبن حجر عسقلانیؔ۔** صفحہ 656۔ (حرف المیم۔ ذکر بقیۃ حرف المیم علی الترتیب۔ ترجمہ: موسٰی بن قیس اَلحضرمیؔ، اَلکوفیؔ: ترجمہ نمبر: 7003)۔

126 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازیؔ۔** جلد 8، صفحہ 158۔

127 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیؔ۔** جلد 29، صفحہ 135۔ (باب المیم۔ مَن اِسمہ موسٰی۔ ترجمہ: موسٰی بن قیس اَلحضرمیؔ: ترجمہ نمبر: 6293)۔

128 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؔ** حنفیؔ۔ جلد 12، صفحہ 34۔ (باب المیم۔ مَن اِسمہ مؤثر، ومورق، وموسٰی۔ ترجمہ: موسٰی بن قیس اَلحضرمیؔ: ترجمہ نمبر: 4817)۔

النَّاسُ . . .[129](**مفہوم :** میں(:اِبن حجر عسقلانیؒ) کہتاہوں کہ :اِبن شاہین نے اَپنی کتاب :الثقات میں کہاہے کہ اِبن نُمیر نے کہاکہ موسٰی اِبن قیس: ثقہ تھا۔اِس سے بہت سے لوگوں نے روایت کیاہے)۔،

☆۔ **موسٰی اِبن قَیس کی ایک روایت - جو ہمارے زیرِبحث موضوع کے متعلقہ ہے**– کو یہاں ذِکر کرنا مناسب رَہے گا:اَبُو جعفر: عُقَیلیؒ نے لکھاہے:

مُوسَى بْنُ قَيْسٍ اَلْحضرمِيُّ : كُوْفِيٌّ ، يُلَقَّبُ : عُصْفُوْرَ الْجَنَّةِ . . . وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ اَلْحضرمِيُّ ، عَنْ سلمةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عياض بن عياض ، عَنْ مَالِكِ بْنِ جعونة قَالَ : سَمِعْتُ أُمَّ سلمة تَقُوْلُ : عَلِيٌّ عَلَى الْحَقِّ ، مَنْ تَبِعَهُ فَهُوَ عَلَى الْحَقِّ ، وَ مَنْ تَرَكَهُ تَرَكَ الْحَقَّ : عَهْدًا مَّعْهُوْدًا قَبْلَ يَوْمِهٖ هٰذَا . . . وَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ مِنْ أَحْسَنِ مَا يَرْوِيْ عُصْفُوْرٌ . . . [130]

مفہوم : موسٰی اِبن قیس حضرمیؒ: کوفیؒ ہے،اَوراِسے ''جنت کی چڑیا''کالقب دِیاجاتاہے۔۔۔مالک اِبن جعونہ سے سند کے ساتھ روایت ہے کہ مالک اِبن جعونہ نے کہا: میں (:مالک اِبن جعونہ) نے اُمُّ المؤمنین: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکو فرماتے ہُوئے سُناکہ حضرت اُمّ سلمہ نے فرمایا:''علیؒ: حَقّ پَر ہیں، جس شخص نے علیؒ کی پیروی کی وُہ شخص بھی: حَقّ پَر ہے،اَور جس شخص نے علیؒ کو چھوڑدِیااُس شخص نے: حَقّ کو چھوڑدِیا: یہ آج کے دِن سے پہلے ہی عہد ہو چکاہے !۔(موسٰی اِبن قیس کی یہ روایت،اَوراِس روایت کے ساتھ موسٰی اِبن قیس کی دِیگر روایات لکھنے کے بعد عقیلی نے لکھاہے:)اَور یہ اَحادیث: اُن اَچھی اَحادیث میں سے ہیں جنہیں عصفور (یعنی: موسٰی اِبن قیس)روایت کرتا ہے۔۔۔

129**تَہذیبُ التّہذیب۔** اَحمد: عسقلانیؒ، شافعیؒ (پیدائش : 773 ہجریؒ–وَفات : 852 ہجریؒ) اِبن علی اِبن حجر۔ جلد 10،صفحہ 327۔(حرف المیم۔اَلمیم مع الواو۔ ترجمہ : موسٰی بن قَیس الحضرمی: ترجمہ نمبر: 7324)۔دارالکُتُب العلمیّۃ۔بیروت۔ لبنان۔طبعہ اُولیٰ:1415ہجریؒ بمطابق:1994عیسوِیؒ۔ تحقیق و تعلیق: مصطفٰی عبدالقادر عطا۔

130**اَلضُّعَفاء ۔** اَبُو جعفر: محمد: عُقَیلیؒ (وَفات : 322ہجریؒ)اِبن عمرواِبن موسٰی (بروایۃ : یوسف اِبن اَحمد اِبن الدخیل الصیدلانی)۔ جلد 3،صفحہ 589، 590۔(بابُ المیم۔ ترجمہ : موسٰی اِبن قیس الحضرمی: ترجمہ نمبر: 1741)۔دار التأصیل۔ قاہرہ۔ مصر،بیروت۔لبنان۔طبعہ اُولیٰ: 1435ہجریؒ بمطابق:2014عیسوِیؒ۔ تحقیق ودراسۃ: مرکزالبحوث و تقنیۃالمعلومات۔دارالتأصیل۔

تبصـــرہ: موسیٰ ابن قیس کی اِس روایت کے قابل قبول ہونے کی طرف عُقَیلیؒ نے خُود ہی اِشارہ کر دِیا ہے۔

تنبیہ: اَبو جعفر عقیلی نے موسیٰ اِبن قیس حضرمیؒ کے بارے میں لکھا ہے: " مِنَ الْغُلَاةِ فِي الرِّفْضِ " [131](**یعنی:** موسیٰ اِبن قیس حضرمی: رافضیّت میں غالِی ہو جانے والے لوگوں میں سے تھا!)، **لیکن عقیلی کا موسیٰ ابن قیس حضرمی کو غالی** (یعنی: سخت) **رافضی کہنا قبول نہیں ہے کیونکہ:**

1- اَگر موسیٰ اِبن قیس سے رِفض ثابت ہوتا تو اَحمد ابن حنبل جیسا سخت دشمنِ رَوَافِض علی الاطلاق یہ نہ کہتا!: مَا اَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا [132](**مفہوم:** میں موسیٰ اِبن قیس کے بارے میں بھلائی ہی جانتا ہوں)۔ جبکہ یحیی ابن معین نے تو ثقہ قرار دِیا ہے [133]: حالانکہ ذَہبیؒ نے اَپنی کتاب: **اَلْمُوقِظِہ** میں لکھا ہے: . . . **فَمِنْهُمْ مَنْ نَفْسُهُ حَادٌّ فِي الْجَرْحِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ هُوَ مُعْتَدِلٌ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ هُوَ مُتَسَاهِلٌ : فَالْحَادُّ مِنْهُمْ : يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، وَ ابْنُ مَعِيْنٍ . . .** [134](**مفہوم:** محدّثین میں سے کئی محدّثین: کسی رَاوِیٔ پَر جرح کرنے میں سخت ہیں، اَور کئی محدثین جرح کرنے میں: مُعتَدِل ہیں، اَور کئی محدّثین: جرح کرنے میں نرم ہیں: کسی رَاوِیٔ پَر جرح کرنے میں **سخت محدّثین میں سے**: یحیی اِبن سعید قطان، اَور **یحیی ابن معین**، اَور دِیگر ہیں!)، جبکہ یحیی ابن معین جیسا سخت: جارِح: موسیٰ اِبن قیس کو ثقہ کہہ رہا ہے۔

2- عُقیلی نے موسیٰ ابن قیس سے بذاتِ خُود تو سماع کیا نہیں ہے کیونکہ دونوں کے زمانہ میں بہت فاصلہ ہے: تو واضح ہے کہ عُقیلی تک موسیٰ ابن قیس کی کوئی اَیسی بات پہنچی ہو گی جو موسیٰ اِبن قیس کی رافضیت پر دَلالت کرتی ہو! جبکہ عُقیلی نے اَیسی کوئی بات: موسیٰ ابن قیس کے حالات میں ذِکر نہیں کی ہے! لہٰذا عُقَیلیؒ کی موسیٰ اِبن قیس پَر رافضی ہونے کی جرح: جرحِ غیر مُفَسَّر ہے، اَور **جرحِ: غیـر مُفَسَّر قبول نہیں!:**

اُصُولِ حدیث کی مشہور و متداوِل کتاب: "**تدریب الراویؒ**: شرحِ **تقریب النواویؒ**" میں ہے:

---

131 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلضُّعَفَاء ۔** عُقَیلیؒ۔ جلد 3، صفحہ 589۔

132 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازیؒ۔** جلد 8، صفحہ 158۔

133 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازیؒ۔** جلد 8، صفحہ 157، 158۔

134 **اَلْمُوقِظَة فِيْ عِلْمِ مُصْطَلَحِ الْحَدِيْثِ ۔** اَبُوعبداللہ: محمد: **ذَہبیؒ**، شافعیؒ (وفات: 748 ہجریؒ بمطابق: 1374 عیسویؒ) اِبن عثمان ابن قائماز ابن عبداللہ۔ صفحہ 83۔ طبعہ: دار البشائر الاسلامیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1405 ہجریؒ، طبعہ ثانیہ: 1412 ہجریؒ۔ ناشر: مکتب المطبوعات الاسلامیہ۔ حلب۔ اِعْتَنٰی بِہٖ: عبدالفتّاح اَبُوغُدّہ۔

(**اَلرَّابِعَة : يُقْبَلُ التَّعْدِيْلُ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ سَبَبِهٖ عَلَى الصَّحِيْحِ الْمَشْهُوْرِ**) لِأَنَّ أَسْبَابَهٗ كَثِيْرَةٌ فَيَثْقلُ ، وَ يَشُقُّ ذِكْرُهَا لِأَنَّ ذٰلِكَ يُحَوِّجُ الْمُعَدِّلَ إِلى أَنْ يَّقُوْلَ : لَمْ يَفْعَلْ كَذَا ، لَمْ يَرْتَكِبْ كَذَا ، فَعَلَ كَذَا وَ كَذَا ، فَيُعَدِّدُ جَمِيْعَ مَا يُفَسَّقُ بِفِعْلِهٖ أَوْ بَتَرْكِهٖ ، وَ ذٰلِكَ شَاقٌّ جِدًّا (**وَ لَا يُقْبَلُ الْجَرْحُ اِلَّا مُبَيَّنَ السَّبَبِ**) لِأَنَّهٗ يَحْصُلُ بِأَمْرٍ وَّاحِدٍ وَ لَا يَشُقُّ ذِكْرُهٗ ، وَ لِأَنَّ النَّاسَ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ أَسْبَابِ الْجَرْحِ فَيُطْلِقُ أَحَدُهُمُ الْجَرْحَ بِنَاءً عَلٰى مَا اِعْتَقَدَهٗ جَرْحًا وَ لَيْسَ بِجَرْحٍ فِيْ نَفْسِ الْأَمْرِ : فَلَا بُدَّ مِنْ بَيَانِ سَبَبِهٖ لِيُنْظَرَ : هَلْ هُوَ قَادِحٌ ؟ / أَوْ لَا ؟ ۔ قَالَ اِبْنُ الصَّلَاحِ : وَ هٰذَا ظَاهِرٌ ، مُقَرَّرٌ فِي الْفِقْهِ وَ أُصُوْلِهٖ ۔ ۔ ۔

(**وَ أَمَّا كُتُبُ الْجَرْحِ وَ التَّعْدِيْلِ اَلَّتِيْ لَا يُذْكَرُ فِيْهَا سَبَبُ الْجَرْحِ**) فَإِنَّا وَ إِنْ لَّمْ نَعْتَمِدْهَا فِيْ إِثْبَاتِ الْجَرْحِ وَ الْحُكْمِ بِهٖ (**فَفَائِدَتُهَا التَّوَقُّفُ فِيْمَنْ جَرَحُوْهُ**) عَنْ قبُوْلِ حَدِيْثِهٖ لِمَا أَوْقَعَ ذَلِكَ عِنْدَنَا مِنَ الرِّيْبَةِ الْقَوِيَّةِ فِيْهِمْ (**فَإِنْ بَحَثْنَا عَنْ حَالِهٖ ، وَ انْزَاحَتْ عَنْهُ الرِّيْبَةُ ، وَ حَصَلَتِ الثِّقَةُ بِهٖ : قَبِلْنَا حَدِيْثَهٗ كَجَمَاعَةٍ فِى الصَّحِيْحَيْنِ بِهٰذِهِ الْمثابَةِ**) ۔ ۔ ۔ [135]

مفہوم : ۔۔۔(**صحیح،اَور مشہور قَول کے مطابق: کسی محدّث کا کسی رَاوِیٔ کو سببِ عدالت بَیان کئے بغیر: عادِل کہنا: بھی قبول ہے**) کیونکہ کسی راوِیٔ کو عادِل کہنے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں،اَور ان وجوہات کی کثرت کی وجہ سے ان تمام وُجوہات کا ذِکر کرنا: بھاری اَور مشکل ہوتا ہے کیونکہ ان تمام وجوہاتِ تعدیل کا ذِکر کرنا تعدیل کرنے والے محدّث کو اِس بات کی ضرورت کی طرف لے جاتا ہے کہ وہ محدِّث: جس رَاوِیٔ کو: عادِل کہہ رہا ہے اُس رَاوِیٔ کے بارے میں تفصیل سے بَتائے کہ اُس رَاوِیٔ نے فُلاں، فُلاں کام نہیں کیا!،اُس رَاوِیٔ نے فُلاں، فُلاں کام کا اِرتکاب نہیں کیا!،اَور اُس رَاوِیٔ نے فلاں، فُلاں کام کیا ہے: پس اِس طرح اُس محدّث کو وُہ تمام اَعمال شُمار کرنا پڑیں گے کہ جن اَعمال کو کرنے/یانہ کرنے سے کسی اِنسان کو: فاسِق کہا جاتا ہے!: اَور اُن تمام اَعمال کو شُمار کرنا: بہت تکلیف دِہ ہے! (**،اَور جرح: صرف وُہی قبول کی جائے گی جس جرح کا سبب بَیان کیا گیا ہو**) کیونکہ (1)

---

135 **تَدْرِيْبُ الرَّاوِيْ فِيْ شَرْحِ تَقْرِيْبِ النَّوَاوِيِّ** ۔ عبدالرحمان: سیوطیؒ(وَفات: 911ہجریّ)۔ جلد4، صفحہ 32، 33 +42۔(اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَ الْعِشْرُوْنَ : صِفَةُ مَنْ تُقْبَلُ رِوَايَتُهٗ وَ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ ۔ وَ فِيْهِ مَسَائِلُ ۔ اَلرَّابِعَةُ : يُقْبَلُ التَّعْدِيْلُ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ سَبَبِهٖ ۔ ۔ ۔)۔ دارالیُسر۔ مدینہ منورہ، دارالمنہاج۔ جدہ۔ سعودیہ۔ طبع اُولیٰ: 1437 ہجریّ بمطابق: 2016عیسوِیّ۔ تحقیق وتقویم: محمد عوّامہ۔

جرح: ایک ہی چیز سے ثابت ہو جاتی ہے اَور اُس ایک ہی چیز کا ذِکر کرنا مشکل نہیں ہے، (2) اَور اِس لئے بھی کہ محدّثین: جرح کی وجوہات میں اِختلاف رکھتے ہیں! مثلاً: کوئی محدّث: کسی رَاوِیُ پر اَیسی جرح کرتا ہے جس جرح کو وُہ محدّث: جرح سمجھتا ہے، لیکن وُہ جرح: جس جرح کو وُہ محدّث: جرح سمجھتا ہے: حقیقت میں جرح نہیں ہوتی!، پس اِسی وجہ سے جرح کی وجہ کو بَیان کرنا ضروری ہے تاکہ: دیکھا جاسکے کہ کیا وُہ جرح: اُس مجرُوح رَاوِیُ کو نُقصان دینے والی ہے / نہیں ہے!، (مشہور: ماہرِ علومِ حدیث:) اِبن صَلاح نے کہا ہے کہ یہ قانون: ظاہر بھی ہے، اَور محدّثین کے ساتھ ساتھ فقہ، اَور اُصُولِ فقہ میں بھی معمول بِہٖ ہے۔۔۔

،**(اَور رہا اُن کُتُبِ جرح وتعدیل کا معاملہ کہ جن کُتُب میں جرح کی وجہ: بَیان نہیں کی جاتی)** تو اَگرچہ ہم کسی رَاوِیُ پر جرح ثابِت کرنے، اَور اُس رَاوِیُ پر جرح کا حکم لگانے میں اِن مذکورہ: کُتُب پر اِعتِماد نہیں کرتے، لیکن پھر بھی **(اُن کُتُب کا یہ فائِدہ ہے کہ جن رَاوِیَان پر اُن کُتُب میں جرح کی گئی ہے اُن رَاوِیَان)** کی حدیث: قبول کرنے سے (تب تک) **(توقف کیا جائے!)** (جَب تک اُس: مجروح رَاوِیُ سے بعد اَز تحقیق: شک ختم نہ ہو جائے! / یا جرح: فقط غیر مفسَّر کی حد تک ہی ہو! کیونکہ اُن کتب میں موجود جرح: اَگرچہ وجہ بَیان کئے بغیر ہے، لیکن اِس کے باوُجود بھی) کُتُب میں موجود وُہ جرح: ہمارے اَندر اُن مجروح: رَاوِیَان کے بارے میں قویّ: شک پیدا کر دیتی ہے! **(پس اَگر ہم اُس مجروح: رَاوِیُ کے حال کے بارے میں تحقیق کریں!، اَور اُس رَاوِیُ سے وُہ مذکورہ شک ختم ہو جائے!، اَور ہمیں اُس رَاوِیُ پر اِعتِماد حاصل ہو جائے! تو ہم: اُس رَاوِیُ کی حدیث کو قبول کرلیں گے! جس طرح کہ صحیح بُخارِیؒ، اَور صحیح مسلم کے بہت سے راوِیان اِسی طرح کے ہیں**[136]**)**۔۔۔

تبصرہ: گزشتہ اِقتِباس سے واضح ہے کہ کسی بھی قسم کی جرح: ثابِت ہونے کے لئے تَرتیب کے ساتھ 2 باتوں کا ہونا ضروری ہے: 1- **پہلے** جرح کرنے والا محدّث: مجروح راوی کی وُہ بات بَیان کرے جس بات کو مدنظر

---

136 **تنبیہ:** یہاں اُن لوگوں کے لئے بھی لمحہ فکریّہ ہے جو لوگ: جرح کے چَند اَلفاظ کو لے کر شور وغُلّ ڈالتے ہیں، اَور جَب جوابِ جرح دِیا جائے تو کہتے ہیں کہ کیا اِن جارِحین کو یہ جواب نہیں آتے تھے؟۔ اَیسے لوگوں کو ہم بھی یہ کہنے کا حَقّ رَکھتے ہیں کہ کیا بُخارِیؒ، اَور مسلم کو اِس بات کا علم نہیں تھا؟ کہ جن: رَاوِیَان سے ہم اَحادیث لے کر اُن کی اَحادیث کو: ''صحیح'' کہہ رَہے ہیں اُن رَاوِیَان پر تو جرح: موجود ہے؟، اَور پھر متقدمین کی جرح کے باوجود بھی: یہ شور، شرابا کرنے والے لوگ: اِمام بُخارِیؒ، اَور اِمام مسلم، اَور ان دونوں کے پیروکاروں پَر اِعتِماد کرتے ہُوئے مجروح: رَاوِیَان کی اَحادیث کو صحیح کہہ کر اَپنے وَعظ میں دَبدَبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بلکہ اَب تو بات یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ صحیح: اَحادِیث تو دَرکنار! موضوعات و منکرات کو بھی اَپنے خطابات، اَور تحریرات کا حِصّہ بناتے چلے جارَہے ہیں، اَور دعوے: ''عقائدِ حقّہ'' کے کرتے ہیں!۔ **اَللّٰہ تعالیٰ** ہمیں اِس سے محفوظ فرمائے! آمین ثمّ آمین!

رکھتے ہُوئے اُس محدِّث نے اُس مجروح راوی پَر جرح کی ہے!،اَور: 2-جارِح (یعنی: جرح کرنے والے محدِّث) کی طرف سے جرح کا سَبَب بَیان ہو جانے کے بعد: **دُوسرے نمبر پر** یہ دیکھا جائے گا کہ اُس جارِح (یعنی: جرح کرنے والے محدِّث) نے مجروح راوی کی جس بات کو دیکھتے ہُوئے اُس مجروح راوی پَر جرح کی ہے کیا وُہ بات: اُس مجروح راوی کے حق میں نقصان دِہ ہے بھی؟/یا کہ نقصان دِہ نہیں ہے؟،

جبکہ عُقَیلیؔ نے موسیٰ ابن قیس کے رافضی ہونے کا جو کہا ہے اس کا سَبَب: عُقَیلیؔ نے بَیان نہیں کیا ہے،جب عُقَیلیؔ کی موسیٰ ابن قیس پَر جرح کا پہلا Step ہی نہیں پایا گیا:یعنی: عُقَیلیؔ نے جرح کا سَبَب ہی بَیان نہیں کیا تو **نتیجہ: واضح ہے کہ: موسیٰ اِبن قیس پَر رافضی ہونے کی جرح: ثابِت نہیں!**

3-، لیکن اِس کے باوجود بھی اَگر کوئی شخص موسیٰ اِبن قیس کے بارے میں ضدّ پَر ہو کہ موسیٰ اِبن قیس: رافضی تھا تو اُسے موسیٰ ابن قیس کی رافضیت کی واضح دَلیل پیش کرنی چاہیئے! تا کہ اُس شخص کی موسیٰ اِبن قیس پَر رافضیت کی جرح: جرحِ مُفَسَّر بن سکے! ورنہ جرح غیر مفسَّر تو: نامقبول ہوتی ہے!،اَور جرح غیر مفسَّر کو دَلیل بنایا ہی نہیں جا سکتا! (جیسا کہ تدریب الراوی کے حوالہ سے آپ اَبھی اَبھی مطالَعہ کر چکے ہیں)

اَب تک موسیٰ اِبن قیس کی طرف منسوب: رافضیت پر آپ نے کچھ باتیں مُلاحظہ فرمائی ہیں، باقی رَہا موسیٰ اِبن قیس کے بارے میں تشیُّع کا قَول: تو اِس قَول کے 2 جواب: دَرج ذَیل ہیں:

پہلا جواب یہ ہے کہ ''تشیع''،اَور ''رِفض'' میں بہت فرق ہے، کئی منسوب بہ تشیع رَاوِیانِ حدیث کو ثِقَہ (یعنی: قابلِ اِعتماد) جانتے ہُوئے اِمام بُخارِیؔ اَور اِمام مسلم نے اَپنی اَپنی ''صحیح'' میں ان منسوب بہ تشیُّع راویان سے ان کی روایات نقل کی ہیں۔ کیونکہ اکثر اَوقات: تشیع سے مراد: ''موالاۃ اَہلِ بَیت'' (یعنی: اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ محبت کرنا) ہوتا ہے۔ چنانچہ **فتاوٰی رضویہ**۔ جلد 5، صفحہ 175،176 پَر ہے:

''۔۔۔ محاوَراتِ سلف واصطلاح محدثین میں تشیع و رفض میں کتنا فرق ہے زبان متاخرین میں شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔۔۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اَور حضرت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو اُن میں افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المومنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تفضیل دیتا اُسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہلسنّت کا

تھا اسی بناء پر متعدد ائمۂ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔۔۔

۔۔۔ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی، کیا بُخاریؒ و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے ان کے رواۃ میں تیس سے زیادہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اصطلاحِ قدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا کتاب مسلم ملآن من الشیعة (مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔ت)دُور کیوں جایئے خُود یہی اِبن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بمعنی محب اہل بیت کرام اَور آپ کے زعم میں معاذاللہ رافضی صحیحین کے رَاوِیُ ہیں۔"[137]

،اَور موسٰی ابن قیس حضرمیؒ پَر تشیع کی جرح کا **دُوسرا جواب یہ ہے کہ فتاوٰی رضویہ** کے مطابق: محض **تشیع کی جرح: جرحِ مُفَسَّر نہیں ہے!** ،چنانچہ **فتاوٰی رضویہ**۔ جلد 5، صفحہ 174 پَر (حوالہ گزشتہ فتاوٰی رضویہ) محمد ابن فُضَیل اِبن غزوان کے بارے میں دَرج ذَیل جملہ: موجود ہے:

"۔۔۔میزان میں اصلاً کوئی جرح مفسّر اُس کے حق میں ذکر نہ کی۔۔۔"

،**حالانکہ** میزان الاِعتِدال۔ ذَہبیؒ میں محمد ابن فُضَیل اِبن غزوان کے بارے میں ہے: ۔ ۔ ۔ قَالَ اَحْمَدُ : حَسَنُ الْحَدِيْثِ شِيْعِيٌّ ۔ وَ قَالَ اَبُوْ دَاوُوْدَ : كَانَ شِيْعِيًّا مُحْتَرِقًا ۔ ۔ ۔ [138] (**مفہوم : احمد** اِبن حنبل نے کہا: محمد اِبن فُضَیل اِبن غزوان: شیعیؒ تھا!، جبکہ اَبو داوُود نے کہا: محمد اِبن فُضَیل اِبن غزوان: جلا ہُوا(یعنی: سخت): شیعیؒ تھا!):

---

137 **العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ** مع تخریج و ترجمہ۔ احمد رضا خان بریلوِیؒ (پیدائش: 1272 ہجرِیؒ بمطابق: 1856 عیسوِیؒ۔ وَفات: 1340 ہجرِیؒ بمطابق: 1921 عیسوِیؒ)۔ جلد 5۔ صفحہ 175، 176۔ (رِسالہ: حاجزالبحرین الواقی عن جمع الصلاتین: 1313 ہجرِیؒ)۔ رضا فاؤنڈیشن۔ جامعہ نظامیہ۔ لاہور۔ پاکستان۔ مطبع: یوسف عمر پرنٹر B12 ۔ اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔ اشاعت: ربیع الاول 1414ھ= ستمبر 1993ع۔

138 **مِيْزَانُ الْاِعْتِدَالِ فِيْ نَقْدِ الرِّجَالِ** ۔ اَبُوعبداللہ: محمد: **ذَہبیؒ**، شافعی (وَفات: 748 ہجرِیؒ بمطابق: 1348 عیسوِیؒ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبداللہ۔ جلد 4، صفحہ 9، 10۔ (ترجمہ: محمد اِبن فُضَیل اِبن غَزوان اَلضَّبِّيّ: ترجمہ نمبر: 8062)۔ دار المعرفہ۔ بیروت۔ لبنان۔ تحقیق: علی محمد بجاوی۔

اِس پَر **ہمارا تبصرہ یہ ہے کہ** محمد اِبن فُضَیل کے بارے میں شیعیؔ، اَور جَلا ہُوا (یعنی: سخت): شیعیؔ کے اَلفاظ: میزان الاِعتِدال۔ ذَہبیؔ میں موجود تھے، لیکن **صاحبِ فتاوٰی رضویہ نے اِن اَلفاظ کو: جرح مُفَسَّر نہیں سمجھا**، تو اِس سے ثابِت ہوتا ہے کہ جس طرح دِیگر جُرُوح کا سَبَب: واضح کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وُہ جرح: مُفَسَّر بَن سکے: اِسی طرح: تَشَیُّع کی جرح کے سبب کی وَضاحت بھی جارِح محدِّث کی طرف سے ضروری ہے، اَگر جارِح محدّث: وَضاحت کرے تو دیکھا جائے گا کہ کیا وُہ بات: جرح بَنتی بھی ہے / نہیں! (: جیسا کہ گزشتہ صفحات پر: تدریب الراوی کے حوالہ سے تفصیل کے ساتھ گزر چُکا ہے)، لیکن **موسٰی اِبن قیس حضرمیؔ کے بارے میں تشیع، اَور رِفض کی جرح: غیر مُفَسَّر ہے: لٰہذا یہ جرح: قابِل قبول نہیں ہے!**

تنبیہ: ذَہبیؔ نے اَپنی کتاب: میزان الاِعتِدال میں عُقَیلی کا یہ قَول کہ :- موسٰی اِبن قیس: غالی رافضی تھا-: لکھنے کے بعد لکھا ہے: **قُلْتُ : حَكٰى عَن نَّفْسِهٖ أَنَّ سفيانَ سَأَلَهٗ عَنْ أَبِىْ بَكْرٍ وَّ عَلِيٍّ فَقَالَ : عَلِيٌّ أَحَبُّ إِلَىَّ ۔** [139] (**مفہوم :** میں (: ذَہبیؔ) کہتا ہوں: موسٰی اِبن قیس حضرمی نے اَپنے بارے میں بتایا ہے کہ سفیان (ثَورِیؔ) نے مجھ سے حضرت اَبو بکر، اَور حضرت علیؔ کے بارے میں پُوچھا تو میں نے کہا کہ مجھے حضرت علیؔ: حضرت اَبُو بکر سے زیادہ پیارے ہیں!)۔

تبصرہ: ذہبیؔ کے سیاقِ کلام سے تو یہی ظاہِر ہوتا ہے کہ ذَہبیؔ نے عُقَیلیؔ کے کلام کی تائید (: Support) کرتے ہُوئے موسٰی اِبن قیس حضرمی کے غالی رافضی ہونے کی یہ دَلیل دِی ہے کہ موسٰی اِبن قیس حضرمی: حضرت اَبُو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بنسبت: حضرت علیؔ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے زیادَہ محبت کرتا تھا! : اَگر ذَہبیؔ نے اَیسا ثابِت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے تو فَبِهَا ،

اَور **اَگر ذَہبیؔ نے اَیسا ثابِت کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ ذَہبیؔ کی زیادتی ہے کیونکہ:** ذَہبیؔ نے سفیان ثَورِیؔ کی بات: عُقَیلیؔ کے حوالہ سے: مکمل نَقل نہیں کی ہے: مکمل حکایَت یُوں ہے: عُقَیلیؔ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ (بْنُ عَلِيٍّ) بْنِ خَالِدٍ اَللَّيْثِيّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ قُرَّةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ قَيْسٍ اَلْحَضْرَمِيُّ قَالَ : قَالَ لِىْ سُفْيَانُ اَلثَّوْرِيُّ :

---

139 دیکھیں: گزشتہ حوالہ: **مِيْزَانُ الْاِعْتِدَالِ فِىْ نَقْدِ الرِّجَالِ ۔ ذَہبیؔ**۔ جلد 4، صفحہ 432۔

اَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ : اَبُوْ بَكْرٍ ؟ / اَوْ عَلِيٌّ ؟ قُلْتُ : عَلِيٌّ . قَالَ : اَرْجُوْ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ ! اَرْجُوْ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ !

(**مفهوم** : موسٰی اِبن قیس حضرمیؒ نے بَتایا: میرے اُستاد: سفیان ثَورِیؒ نے مجھ سے پُوچھا: تجھے حضرت اَبو بکر، اَور حضرت علیؓ: دونوں میں سے کون: زیادہ پیارے ہیں؟: حضرت اَبو بکر؟/یا حضرت علیؓ؟ میں نے کہا: مجھے حضرت علیؓ: زیادہ پیارے ہیں! توسفیان ثورِیؒ نے مجھے کہا: **مجھے امید ہے کہ تُو: جنت میں داخِل ہوگا! مجھے امید ہے کہ تُو: جنت میں داخِل ہوگا!**)۔

یعنی: جَب سفیان ثورِیؒ نے اَپنے شاگرد: موسٰی اِبن قیس کو موسٰی اِبن قیس کے اِس جواب کی وَجہ سے: غالی رافضی نہیں کہا، بلکہ سفیان ثوریؒ نے اَپنے شاگرد: موسٰی اِبن قیس کے اِس جواب کی وَجہ سے موسٰی اِبن قیس کے جنتیؓ ہونے کی امید ظاہِر کی ہے تو عُقَیلیؒ/یاذہبیؒ: موسٰی اِبن قیس کے اِس جواب کو: موسٰی اِبن قیس کے غالی رافضی ہونے کی دَلیل کیسے بَنا سکتے ہیں؟

(جرحِ "تشیُّع" کے متعلق: مزید تفصیلات بھی: آئندہ صفحات پَر ملاحظہ فرمائیں!)

3-**اَبُو نُعَیم: فضل اِبن دُکین:** کو اَحمد اِبن حنبل نے: حُجَّةٌ ، ثَبْتٌ قرار دِیا ہے[140][141]۔

نیز اَحمد اِبن حنبل نے یہ بھی کہا ہے کہ: كَيِّسٌ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ [142][143](**مفہوم :** اَبُو نعیم: اَحادِیث کو محفوظ رکھنے والے تھے، اَور سَچ کی تلاش میں رہتے تھے!)۔ نیز اَحمد اِبن حنبل نے یہ بھی کہا ہے کہ: كَانَ يُعْرَفُ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ نُعَيْمٍ اَلصِّدْقُ [144][145](**مفہوم :** اَبُو نعیم کی اَحادِیث سے سچائی: عیاں ہوتی تھی!)۔ نیز اَحمد اِبن حنبل نے یہ بھی کہا ہے کہ: أَبُوْ نُعَيْمٍ عِنْدِيْ صَدُوْقٌ ، ثِقَةٌ ، مَوْضِعٌ لِلْحُجَّةِ فِي الْحَدِيْثِ [146][147](**مفہوم :** میرے نزدیک: اَبُو نعیم: بہت زیادہ سَچا، قابِل اِعتِماد، اَور حدیث سے دَلیل پکڑنے کے حوالہ سے قابل حجت ہے!)۔ نیز اَحمد اِبن حنبل نے یہ بھی کہا ہے: ثِقَةٌ ، وَ كَانَ يَقْظَانَ

---

140 تاریخ مدینة السَّلامِ و اَخبارِ مُحَدِّثِیها و ذِکرِ قُطَّانِها العلماء مِن غیر اهلها و وارِدِیها (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ اَبُو بکر: اَحمد: **خطیبِ بغدادِیؒ** (پیدائش: 392 ہجرِیّ – وَفات: 463 ہجرِیّ)۔ جلد 14، صفحہ 315۔ (باب الفاء - ذِکر مَنْ اِسمه: الفضل - ترجمہ: اَبُو نُعَیم: فضل اِبن دُکین: ترجمہ نمبر: 6740)۔ دار الغرب الاسلامیّ۔ بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1422 ہجرِیّ بمطابق: 2001 عیسوِیّ۔ تحقیق وضبط و تعلیق: ڈاکٹر بشّار عوّاد معروف۔

141 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیّ**۔ جلد 23، صفحہ 207۔ (باب الفاء۔ مَن اِسمه الفضل۔ ترجمہ: اَبُو نُعَیم: فضل اِبن دُکین مُلائیّ، کُوفِیّ: ترجمہ نمبر: 4732)۔

142 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیّ**۔ جلد 7 (: القسم الثانی مِنَ المجلد الثالث)۔ صفحہ 61۔ (باب کل اسم ابتداء حروفه علی السین۔ باب تسمیة مَن رُوِیَ عنه العلمُ ممن ابتداء حروف اسم علی الفاء ممن یسمی الفضل وابتداء اسم ابیه۔۔۔ باب الدال۔ ترجمہ: ابی نعیم: فضل اِبن دکین کوفی: ترجمہ نمبر: 353)۔ مطبعہ: مجلس دائرة المَعارِف العثمانیه۔ حیدر آباد دکن۔ انڈیا، دار الکُتُب العلمیه۔ بیروت۔ لبنان۔ تکمیل طباعت جلد ہذا: جلد 7: 26 ربیع الاول، 1361 ہجرِیّ، بروز: بُدھ۔ تصحیح: سیّد ہاشم ندوی، محمد طٰہ ندوی، محمد عادل قدوسی، اَحمد اللہ ندوی، سیّد حسن جمال اللیل مدنی، اَحمد اِبن محمد یمنی، عبد الرحمان اِبن یحیی یمنی، مناظر احسن گیلانی: استاد جامعہ عثمانیہ ورکن دار الترجمہ۔

143 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیّ**۔ جلد 23، صفحہ 206۔

144 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاریخ مدینة السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادِیّ**۔ جلد 14، صفحہ 314۔

145 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیّ**۔ جلد 23، صفحہ 209۔

146 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیّ**۔ جلد 23، صفحہ 208۔

147 **ذَہبیّ شافعیّ نے اَحمد اِبن حنبل کے اِس قول کو اَپنی کتاب: سیر اَعلام النبلاء میں: بیہقیّ شافعیّ کی سَنَد کے ساتھ نقل کیا ہے:** سِيَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ اَبو عبد اللہ: محمد: ذہبیّ، شافعیّ (وَفات: 748 ہجرِیّ بمطابق: 1348 عیسوِیّ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبد اللہ۔ جلد 10، صفحہ 154۔ (ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین۔ ترجمہ نمبر: 21)۔ مؤسسة الرساله۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ: حادیہ عشر: 1417 ہجرِیّ بمطابق: 1996 عیسوِیّ۔ تحقیق و تخریج: شعیب ارناؤط، محمد نعیم عرقسوسی۔

فِی الْحَدِیْثِ [148] ، عَارِفًا بِہٖ [149]،[150](**مفهوم** : اَبُو نعیم: قابل اِعتماد تھا،اَور حدیث کو پَرَکھنے کے معاملہ میں روشن نظر،اَور حدیث کو اَچھی طرح جاننے والا تھا!)۔، نیز اَحمد ابن حنبل نے کہا: أَبُوْ نُعَیْمٍ أَعْلَمُ بِالشُّیُوْخِ وَ أَنْسَابِھِمْ وَ بِالرِّجَالِ [151](**مفهوم** : اَبُو نعیم: شیوخ الحدیث،اَوران کے باپ،دادوں کے نام و نسب سے اَچھی طرح واقف تھے،اَور راوِیان حدیث سے بھی اَچھی طرح واقف تھے !)۔، نیز اَحمد ابن حنبل نے یہ بھی کہا: إِذَا مَاتَ أَبُوْ نُعَیْمٍ صَارَ کِتَابُہٗ إِمَامًا : إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ شَیْءٍ فَزِعُوْا إِلَیْہِ [152](**مفهوم** : جَب اَبُو نعیم فوت ہُوں گے تو اَبو نُعَیم کی کتاب: لوگوں کے لئے اِمام بَن جائے گی: جَب بھی لوگ کسی چیز میں اِختِلاف رکھیں گے تو فیصلہ کے لئے اَبُو نعیم کی کتاب کی طرف دَوڑیں گے !)۔،

تنبیہ: اَبُو نعیم کی صرف ایک کتاب نہیں تھی بلکہ خُود: اَبُو نعیم کہتے ہیں: نَظَرَ اِبْنُ الْمُبَارَكِ فِیْ کُتُبِیْ فَقَالَ : مَا رَأَیْتُ أَصَحَّ مِنْ کِتَابِكَ [153]،جبکہ ذَہبیؒ نے لکھاہے: مَا رَأَیْتُ أَصَحَّ مِنْ کُتُبِكَ [154] (**مفهوم** : جَب عبداللہ ابن مبارک نے میری کُتُب دیکھیں تو مجھے کہا کہ: میں نے آپ کی کُتُب سے زیادہ صحیح کتاب نہیں دیکھی ہے !):اِس سے ظاہر ہوتاہے کہ اَبُو نعیم کی بہت سی کُتُب تھیں، نیز اَبُو نُعَیم کی کُتُب کی کثرت پَر یہ بات بھی دَلالت کرتی ہے کہ ابن سعد نے اَبُو نعیم کو "کثیر الحدیث" کہاہے جس کا حوالہ آئندہ موجود ہے، اَور اَبُو نعیم کی اَحادِیث اِتنی زیادہ تھیں کہ عبد الغنی: مقدسی نے اَپنی کتاب: اَلکمال فی اَسماء الرِّجال میں اَبُو نعیم کے حالات کے شروع میں لکھاہے: کَانَ شَرِیْكَ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حربٍ اَلْمُلَائِیِّ فِیْ دُکَانٍ وَّاحِدٍ یَبِیْعَانِ الْمُلَاءَ وَ کَانَ مِنَ الرُّوَاۃِ عَنْہُ وَ عِنْدَہٗ عَنْہُ أُلُوْفٌ [155](**مفهوم** : اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین،

---

148 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاریخ مدینۃ السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف:**تاریخ بغداد**) ۔ **خطیب بغدادِیؒ**۔ جلد14، صفحہ 315۔
149 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مزِّیؒ**۔ جلد 23، صفحہ 208۔
150 دیکھیں گزشتہ حوالہ: سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ **ذَہبیؒ**۔ جلد10، صفحہ 155۔
151 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاریخ مدینۃ السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف:**تاریخ بغداد**) ۔ **خطیب بغدادِیؒ**۔ جلد14، صفحہ 314۔
152 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مزِّیؒ**۔ جلد 23، صفحہ 208،209۔
153 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاریخ مدینۃ السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف:**تاریخ بغداد**) ۔ **خطیب بغدادِیؒ**۔ جلد14، صفحہ 309۔
154 دیکھیں گزشتہ حوالہ: سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ **ذَہبیؒ**۔ جلد10، صفحہ 156۔
155 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ عبد الغنیؒ مقدسیؒ**۔ جلد 8، صفحہ 147۔(حرف الفاء۔ باب الفضل۔ ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: کُوفیؒ،مُلائیؒ۔ ترجمہ: 5038)۔

عبدالسلام اِبن حرب مُلائی کے ساتھ ایک ہی دکان میں شراکت دار تھے، یہ دونوں (:اَبُو نعیم، اَور عبدالسلام) کپڑا بیچتے تھے، اَور اَبُو نعیم : عبد السلام اِبن حرب کے شاگرد تھے، اَور اَبُو نعیم نے اَپنے استاد : عبد السلام اِبن حرب سے ہزاروں: اَحادِیث روایت کی ہیں!)، اَور اَبُو نعیم خُود: یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے 113 اَساتذہ سے سفیان ثوری کے ہمراہ حدیث حاصل کی ہے[156]،[157]، نیز اَبُو نعیم نے سفیان ثوری کا Class Fellow ہونے کے ساتھ ساتھ سفیان ثوری کی شاگردی بھی کی ہے جیسا کہ اَبُو حاتم رازی نے کہا ہے: ۔ ۔ ۔ كَانَ يَحْفَظُ حَدِيْثَ الثّورِيِّ وَ مِسْعَر حِفْظًا : كَانَ يَحْرُزُ حَدِيْثَ الثّوْرِيِّ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَّ خَمْسَ مِئَةِ حَدِيْثٍ ، وَ حَدِيْثَ مِسْعَر نَحْوَ خَمْسِ مِئَةِ حَدِيْثٍ ، كَانَ يَأْتِيْ بِحَدِيْثِ الثّوْرِيِّ عَلٰى لَفْظٍ وَّاحِدٍ لَا يُغَيِّرُ [158]،[159](**مفهوم :** اَبُو نعیم: سفیان ثوری، اَور مسعر اِبن کدام کی روایات کو زبانی یاد کئے ہُوئے تھے!: اَبُو نعیم، سفیان ثوری کی 3500 اَحادِیث کو اَچھی طرح یاد کئے ہُوئے تھے، اَور مسعر اِبن کدام کی تقریباً: 500 اَحادیث کو اَچھی طرح یاد کئے ہُوئے تھے: اِس طرح کہ اَبُو نعیم: سفیان ثوری کی اَحادِیث کو جَب بھی بَیان کرتے تو تمام اَلفاظِ حدیث کو ہُو بہو بَیان کرتے یہاں تک کہ ایک حرف بھی تبدیل نہیں ہوتا تھا!)۔، جبکہ اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین نے خُود کہا ہے کہ: میرے پاس سفیان ثوری کی 4000 اَحادِیث ہیں![160]:

(ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کی بہت سی کُتُب تھیں! جو شاید ہزاروں اَحادِیث پر مشتمل تھیں!)۔،

اَحمد اِبن حنبل کے شاگرد: یعقوب اِبن شیبہ نے اَبو نُعَیم: فضل اِبن دُکین کو: ثِقَةٌ ، ثَبْتٌ ، صَدُوْقٌ قرار دِیا ہے[161]،[162]۔ یحیی اِبن معین نے کہا: مَا رَأَيْتُ أَثْبَتَ مِنْ رَّجُلَيْنِ : أَبِيْ نُعَيْمٍ ، وَ عفان [163]،

---

156 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: تاریخ بغداد) ۔ **خطیب بغدادِیؔ**۔ جلد 14، صفحہ 308، 309۔

157 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیؔ**۔ جلد 23، صفحہ 205۔

158 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ ابن ابی حاتم رازیؔ**۔ جلد 7۔ صفحہ 62۔

159 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیؔ**۔ جلد 23، صفحہ 213۔

160 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: تاریخ بغداد) ۔ **خطیب بغدادِیؔ**۔ جلد 14، صفحہ 309۔

161 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: تاریخ بغداد) ۔ **خطیب بغدادِیؔ**۔ جلد 14، صفحہ 313۔

162 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیؔ**۔ جلد 23، صفحہ 206۔

163 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: تاریخ بغداد) ۔ **خطیب بغدادِیؔ**۔ جلد 14، صفحہ 316۔

[164](**مفہوم** : میں نے اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین، اَور عفان اِبن مسلم سے زیادہ: ثَبْت کسی کو نہیں دیکھا!)۔ ،اَبُو حاتم رازی نے اَبُو نعیم کے بارے میں کہا: **ثِقَةٌ . . . وَ کَان لَا یُلَقَّنُ ، وَ کَانَ حافِظًا مُتْقِنًا** [165]،[166](**مفہوم** : اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: ثقہ (یعنی: قابل اِعتماد) تھے، ۔۔۔اَور اَیسے قابل اِعتماد کہ اَپنی روایات میں کسی کو ملاوٹ کرنے کی اِجازت نہیں دیتے تھے، اَور اَپنی روایات کو اَچھی طرح محفوظ رکھنے والے تھے!)۔اِمام: نَسائیؒ نے: **ثِقَةٌ ، مَأْمُوْنٌ** قرار دِیا ہے[167]۔عبد الغنیؒ: مقدسیؒ[168] نے لکھا ہے: **رَوٰی لَهُ الْجَمَاعَةُ** ،جبکہ اِبن حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے: **اِحْتَجَّ بِهِ الْجَمَاعَةُ** [169](**مفہوم** : اَبُو نُعَیم: فضل اِبن دُکین کی روایات کو: صحاح ستّہ کے 6 کے 6 مصنفین نے اَپنی اَپنی کُتب میں روایت بھی کیا ہے، اَور اَبُو نعیم کی اُن روایات سے دَلیل بھی پکڑی ہے!)۔ اِس کا **مطلب یہ بَنا** کہ اَبُو نعیم: فضل اِبن دُکین: بُخاریؒ اَور مسلم کے نزدیک بھی: "ثقہ" تھے۔ اِبن سعد (جس نے اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین سے ہماری زیرِ بحث روایت کو روایت کیا ہے) نے اَپنے استاد: اَبُو نعیم کے بارے میں کہا: **کَانَ ثِقَةً مَأْمُوْنًا ، کَثِیْرَ الْحَدِیْثِ ، حُجَّةً** [170](**مفہوم** : اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: ثقہ یعنی: قابل اِعتماد تھے، اَپنی اَحادیث کو محفوظ رکھنے کے حوالہ سے اَمانت دار تھے!، کثیر الحدیث بھی

---

164 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مزّیؒ**۔ جلد 23، صفحہ 209۔

165 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازیؒ**۔ جلد 7۔ صفحہ 62۔

166 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مزّیؒ**۔ جلد 23، صفحہ 212، 213۔

167 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہذیبُ التّہذیب۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 8، صفحہ 240۔ (حرف الفاء۔ مَن اسمہ الفضل۔ ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: ترجمہ نمبر: 5617)۔

168 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ عبد الغنیؒ مقدسیؒ**۔ جلد 8، صفحہ 153۔

169 **ہُدَی السَّارِیْ لِمُقَدّمَةِ فَتْحِ الْبَارِیْ ۔** اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعی (پیدائش: 773 ہجریؒ۔ وَفات: 852 ہجریؒ) اِبن علی **اِبن حجر**۔ جلد 2، صفحہ 440۔ (الفصل التاسع فی سیاق اَسماء مَن طُعِن فیه مِنْ رِجال هذا الکتاب مرتّبا لهم علی حروف المعجم ، و الجوابِ عن الاعتراضات موضعا موضعا ۔۔۔ حرف الفاء۔ ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین)۔ دار الرسالة العالمیة۔ ہیڈ آفس: دمشق۔ شام۔ طبعہ اُولٰی: 1434 ہجریؒ بمطابق: 2013 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تصحیح: اَحمد برھوم، عامر عضبان۔ زیر نگرانی و مراجعت: شعیب ارنؤوط، عادل مرشد۔

170 **اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی ۔ محمد**: ہاشمیؒ، بصریؒ (پیدائش: 168 ہجریؒ۔ وَفات: 230 ہجریؒ) **اِبن سعد اِبن مَنِیع**۔ جلد 6، صفحہ 401۔ (طبقات الکوفیین۔ الطبقة السابعة۔ ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین)۔ دار صادر۔ بیروت۔ 1388 ہجریؒ بمطابق: 1968 عیسوِیؒ۔

تھے!،اَور حجت تھے!)۔،اِبنِ حبان نے ثقہ قرار دیتے ہُوئے کہا: كَانَ أَتْقَنَ أَهْلِ زَمَانِهِ [171](مفہوم : اَبُو نعیم اَپنے ہم عصر محدّثین سے زیادہ: مُتقِن یعنی:اَپنی اَحادِیث کو خُوب محفوظ رکھنے والے تھے!)۔،عِجلیؒ: کوفیؒ نے اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کو: ثِقَةٌ ، ثَبَتٌ فِى الْحَدِيْثِ قرار دِیا ہے[172]،[173]۔،خطیب بغدادِیؒ نے اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کو دِین دار، ثقہ، اَور اَمانت دار قرار دِیا ہے [174]۔،ذَہبیؒ نے اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کو: اَلْحَافِظُ الْكَبِيْرُ ، شَيْخُ الْإِسْلَامِ قرار دِیا ہے۔،نیز لکھا ہے: وَ كَانَ مِنْ أَئِمَّةِ هٰذَا الشَّأْنِ وَ أَثْبَاتِهِمْ ، حَدَّثَ عَنْهُ الْبُخَارِيُّ كَثِيْرًا وَ هُوَ مِنْ كِبَارِ مَشِيْخَتِهِ [175](مفہوم : اَبُو نعیم علمِ حدیث کے اَئمّہ، اَور ثَبت لوگوں میں سے تھے!،اِمام: بُخارِیؒ نے اَبُو نعیم سے بہت سی اَحادِیث روایت کی ہیں!،اَور اَبُو نعیم: اِمام بُخارِیؒ کے بزرگ اَساتِذہ میں سے تھے!)۔،اِبن حجر عسقلانیؒ نے اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کو: ثِقَةٌ ، ثَبْتٌ قرار دِیا ہے،اَور لکھا ہے: وَ هُوَ مِنْ كِبَارِ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ [176](مفہوم : اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: اِمام بُخارِیؒ کے بزرگ اَساتِذہ میں سے ہیں!)۔،اِبن عماد حنبلیؒ نے اِبن ناصر الدین دمشقیؒ(وَفات: 842ہجریؒ)کا قَول نقل کیا ہے کہ اِبن ناصر الدین نے کہا: اَلْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ . . . كَانَ حَافِظًا ، ثَبْتًا ، فَقِيْهًا ، وَاسِعَ الْمَجَالِ . . . وَ كَانَ غَايَةً فِيْ إِتْقَانِ مَا حَفِظَهٗ وَ وَعَاهُ [177](مفہوم : اَبُو نعیم: فضل

171 دیکھیں گزشتہ حوالہ: كِتَابُ الثِّقَاتِ ۔ اِبن حبان۔ جلد 4، صفحہ 198۔(کتاب اَتباع التابعین۔ باب الفاء۔ ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: ترجمہ نمبر: 3794)۔

172 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تَأْرِيْخُ الثِّقَاتِ ۔ عِجلیؒ۔ صفحہ 383۔(باب الفاء۔ ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: ترجمہ نمبر: 1351)۔

173 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ . . . (اَلمعروف:تاریخ بغداد) ۔ خطیب بغدادِیؒ۔ جلد 14، صفحہ 308۔

174 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ . . . (اَلمعروف:تاریخ بغداد) ۔ خطیب بغدادِیؒ۔ جلد 14، صفحہ 317۔

175 دیکھیں گزشتہ حوالہ: سِيَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ ذَہبیؒ۔ جلد 10، صفحہ 142، 145۔

176 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تقریبُ التہذیب۔ اِبن حجر عسقلانیؒ۔ صفحہ 520۔(حرف الفاء۔ ذکر من اسمہ الفضل۔ ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: کوفی: ترجمہ نمبر: 5401)۔

177 شَذَرَاتُ الذَّهَبِ فِيْ اَخْبَارِ مَنْ ذَهَبَ ۔ عبد الحَیّ : حنبلیؒ، دمشقیؒ (پیدائش: 1032 ہجریؒ۔ وَفات: 1089 ہجریؒ)اِبن اَحمد اِبن محمد۔ جلد 3، صفحہ 93۔(سَنَة تسع عشرة ومائتين)۔ دار اِبن کثیر۔ دمشق، بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1408 ہجریؒ بمطابق: 1988 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تعلیق: محمود ارناؤوط۔ زیرِ نگرانی و تخریجِ اَحادِیث: عبد القادر ارناؤوط۔

اِبن دکین: مضبوط حافظہ کے مالک، ثبت، فقیہ، اَور بلند مرتبہ تھے!، اَور جو کچھ اُنھوں نے اَچھی یاد کر رَکھا تھا، اَور لکھ رَکھا تھا اُس کی خُوب حفاظت کرنے میں اِنتہاءدَرجہ پر تھے!)۔، جبکہ یعقوب اِبن سفیان: فسویؒ نے تو اِتنے تک کہہ دِیا ہے کہ: **أَجْمَعَ أَصْحَابُنَا أَنَّ أَبَا نُعَيْمٍ كَانَ غَايَةً فِي الْإِتْقَانِ وَ الْحِفْظِ وَ أَنَّهُ حُجَّةٌ** ([178]،[179]) (**مفہوم**: ہمارے علماء کا اِس بات پر اِجماع ہے کہ اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: اَحادِیث کو اَچھی طرح محفوظ رَکھنے، اَحادِیث کو اَچھی طرح یاد رَکھنے، اَور حجت ہونے میں اِنتہاء پر تھے!)۔

تنبیہ: اِبن حجر عسقلانیؒ نے اَپنی کتاب: تقریب التہذیب میں کہا ہے کہ اَبُو نعیم اَپنی کنیت یعنی: "اَبُو نُعَیم" کے لفظ کے ساتھ مشہور ہیں[180] یعنی: ابو نُعَیم کا مشہور نام: ان کی کنیت: "اَبُو نُعَیم" ہے، **جبکہ** اَبُو نُعَیم نامی ایک اَور محدِّث بھی مشہور ہیں جنہیں: اَبُو نُعَیم اصفہانیؒ کہا جاتا ہے، اَبُو نعیم اصفہانیؒ: اِن مذکور: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کے زمانہ کے بعد کے زمانہ کے ہیں: اَبُو نعیم اصفہانیؒ کی وَفات: 430 ہجرِیؒ ہے جبکہ ہمارے زیرِ بحث: راوئ حدیث: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کی وَفات: 219 ہجرِیؒ ہے!۔

تنبیہ: اَبُو نُعَیم: فضل اِبن دُکین کا ایک قَول: جو ہمارے اِس زیرِ بحث: موضوع کے متعلقہ ہے یہاں ذِکر کرنا مناسب رَہے گا: اَبُو نعیم نے کہا: **مَا كَتَبَتْ عَلَيَّ الْحَفَظَةُ أَنِّي سَبَبْتُ مُعَاوِيَةَ** [181] (**مفہوم**: کِراماً کاتبین: فرشتوں نے میرے بارے میں نہیں لکھا ہے کہ میں نے کبھی معاویہ اِبن ابی سفیان کو گالی دِی ہو!)
یعنی: حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کو گالی دینے کے اَبُو نعیم: قائل نہیں تھے: لٰہذا کوئی شخص یہ پروپیگنڈہ نہ کرے! کہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین پر شیعہ رَاوِیؒ ہونے کی جرح ہے، اَور اَبُو نعیم کی زیرِ بحث: رِوایت: ابو نعیم کے شیعہ راوی ہونے کی وجہ سے قابلِ قبول نہیں!: یہ پروپیگنڈہ اِس لئے نہیں ہو سکتا کیونکہ اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین نے خُود ہی وَضاحت کر دِی ہے کہ میں نے کبھی بھی: حضرت معاویہ کو گالی نہیں دی ہے: لٰہذا جو شخص گالی نہیں دیتا، اَور

---

178 **اَلْمَعْرِفَة وَ التَّارِيْخ** ۔ اَبُو یُوسُف: یعقوب: فسوِیؒ، فارسیؒ (وفات: 277 ہجرِیؒ) اِبن سُفیان اِبن جُوّان۔ (رِوایت: عبداللہ اِبن جعفر اِبن درستویہ نحوِیؒ)۔ جلد 2، صفحہ 633۔ ناشر: مکتبۃُ الدّار۔ مدینہ منورہ۔ طبعہ اُولٰی: 1410 ہجرِیؒ۔ تحقیق و تعلیق: ڈاکٹر اکرم ضیاء عُمری (استاد جامعہ اسلامیہ۔ مدینہ منورہ)۔

179 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیب بغدادِیؒ**۔ جلد 14، صفحہ 315۔

180 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تقریب التہذیب۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ صفحہ 520۔

181 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة السَّلامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیب بغدادِیؒ**۔ جلد 14، صفحہ 312۔

اس شخص کا صدق یعنی: حدیث بَیان کرنے میں سچائی: بہت زیادہ ثابت ہو [182]: جیساکہ آپ نے گزشتہ صفحات پرابو نعیم کے بارے میں مُلاحظہ کیا: لہٰذا اَیسے شخص پر تشیُّع کی جرح کی وجہ سے اُس کی روایت کو قبول کرنے میں کوئی چیز: مانع نہیں ہے ! ، **اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کی زیرِ بحث روایت اَز رُوئے سَنَد ثابِت بھی ہے، اَور قبول بھی ہے !**، خاصّ طور پر جَب کہ اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین نے جس شخص سے یہ روایت کی ہے-یعنی: موسٰی اِبن قیس حضرمی-اَبُو نعیم نے اس کے بارے میں کہاہے: حَدَّثَنَا مُوْسٰی اَلْفَرَّاءُ وَ کَانَ مَرْضِیًّا [183] (**مفہوم :** ہمیں موسٰی اِبن قیس: فَرّاء نے اَحادِیث بَیان کیں، اَور یہ موسٰی اِبن قیس: فَرّاء حدیث قبول کرنے کے حوالہ سے پسندیدہ(:یعنی: قابِلِ اِعتماد) شخص تھا !): تو اِس وَضاحت کے بعد تو اِس روایت کو قبول کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں رہ جاتی ! کیونکہ اَبُو نعیم کو اَحادِیث کی خوب چھان بِین کرنے کے حوالہ سے اَحمد اِبن حنبل جیسے شخص کی بھرپور تائید حاصل ہے جیسا کہ اَحمد اِبن حنبل نے اَبُو نعیم کے بارے میں کہاہے کہ : کَیِّسٌ یَتَحَرَّی الصِّدْقَ (**مفہوم :** اَبُو نعیم: اَحادِیث کو محفوظ رکھنے والے تھے، اَور سَچ کی تلاش میں رہتے تھے !) ، کَانَ یُعْرَفُ فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ نُعَیْمٍ اَلصِّدْقُ (**مفہوم :** اَبُو نعیم کی اَحادِیث سے سچائی: عیاں ہوتی تھی !) ، ثِقَةٌ ، وَ کَانَ یَقْظَانَ فِی الْحَدِیْثِ ، عَارِفًا بِہٖ (**مفہوم :** اَبُو نعیم: قابِلِ اِعتماد تھے، اَور حدیث کو پَرکھنے کے معاملہ میں روشن نظر، اَور حدیث کو اَچھی طرح جاننے والے تھے !) ، **أَبُوْ نُعَیْمٍ أَعْلَمُ بِالشُّیُوْخِ وَ أَنْسَابِھِمْ وَ بِالرِّجَالِ** (**مفہوم :** اَبُو نعیم: شیوخ الحدیث، اَور ان کے باپ، دادوں کے نام و نسب سے اَچھی طرح واقف تھے، اَور رَاوِیَانِ حدیث سے بھی اَچھی طرح واقف تھے !): جَب اَحمد اِبن حنبل کی اِتنی زیادہ تائید: اَبُو نعیم کو حاصل ہے تو پھر اَبُو نعیم کا اِس حدیث کو بِلا اِعتراض: روایت کرنا ہی اِس بات پر دَلالت کرتاہے کہ یہ روایت اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین کے نزدیک :ثابِت تھی !،

182، **نیز** کسی راوی کی طرف سے سبّ و شتم واقع نہ ہونے کا ثقہ ہونے سے گہرا تعلق ہے: جیساکہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں محمد بن جحادہ تابعی کے ترجمہ میں لکھاہے:

مِنْ ثِقَاتِ التَّابِعِیْنَ ۔ ۔ ۔ اِلَّا اَنَّ الْوَضَّاحَ قَالَ : کَانَ یَغْلُوْا فِی التَّشَیُّعِ ۔ ، قُلْتُ : مَا حُفِظَ عَنِ الرَّجُلِ اَلشَّتْمُ ، فَاَیْنَ الْغُلُوُّ ؟

دیکھیں: گزشتہ حوالہ: **مِیْزَانُ الْاِعْتِدَالِ فِیْ نَقْدِ الرِّجَالِ ۔ ذَہبیّ**۔ جلد3، صفحہ 498۔

183 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماء الرِّجالِ۔ مِزّیّ** ۔ جلد 29، صفحہ 135 ۔(ترجمہ: موسٰی اِبن قیس: اَلفرّاء، الحضرمیّ: ترجمہ نمبر: 6293)۔

اِس پر مزید: اِبن حجر عسقلانیؒ کا مندرجہ ذَیل: تفصیلیؒ قَول مُلاحظہ ہو! جو **اِبن حجر عسقلانیؒ** نے اَبُو نعیم: فضل اِبن دُکین کے دفاع میں لکھاہے:

(ع) اَلْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ : أَبُوْ نُعَيْمٍ اَلْكُوْفِيُّ : أَحَدُ الْأَثْبَاتِ قَرَنَهُ أَحْمَدُ بْنُ حنبل فِي التَّثَبُّتِ بِعَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ مَهْدِيٍّ ، وَ قَالَ : إِنَّهُ كَانَ أَعْلَمَ بِالشُّيُوْخِ مِنْ وَّكِيْعٍ ، وَ قَالَ مَرَّةً : كَانَ أَقَلَّ خَطَأً مِنْ وَّكِيْعٍ ، وَ الثَّنَاءُ عَلَيْهِ فِي الْحِفْظِ وَ التَّثَبُّتِ يَكْثُرُ إِلَّا أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ تَكَلَّمَ فِيْهِ بِسَبَبِ التَّشَيُّعِ وَ مَعَ ذٰلِكَ فَصَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : مَا كَتَبَتْ عَلَيَّ الْحَفَظَةُ أَنِّيْ سَبَبْتُ مُعَاوِيَةَ ۔ اِحْتَجَّ بِهِ الْجَمَاعَةُ ۔ [184]

(**مفہوم** : فضل اِبن دکین: جن کی کنیت: اَبُو نُعَیم ہے: کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں، اَور ثَبْت رَاوِیانِ حدیث میں سے ایک ہیں، اَحمد اِبن حنبل نے اَبُو نعیم کو ثَبْت ہونے کے حوالہ سے عبد الرحمان اِبن مہدیؒ کا ہم پلہ قرار دِیا ہے، نیز اَحمد اِبن حنبل نے کہا ہے کہ: اَبُو نعیم: شُیُوخُ الحدیث کو وکیع اِبن جراح سے بھی زیادہ جانتے تھے!، اَور ایک مرتبہ اَحمد اِبن حنبل نے یہ بھی کہا کہ: اَبُو نعیم: اَحادِیث میں وکیع اِبن جراح کی بنسبت: کم خطاء کرنے والے تھے!، اَبُو نعیم کی حافظہ، اَور اَحادِیث کو محفوظ رکھنے کے حوالہ سے بہت: تعریف کی گئی ہے، اَلبتہ بعض لوگوں نے اَبُو نعیم پر اَبُو نعیم کے تشیُّع کے سبب: اعتراض کیا ہے حالانکہ اَبُو نعیم سے یہ بات: صحیح سَنَد کے ساتھ ثابت ہے کہ اَبُو نعیم نے کہا کہ کِراماً کاتبین: فرشتوں نے میرے بارے میں نہیں لکھا ہے کہ میں نے کبھی بھی معاویہ اِبن اَبی سفیان کو گالی دِی ہو!۔ اَبُو نعیم کی روایت کردہ اَحادِیث سے صحاح ستہ کے تمام: مصنّفین نے دَلیل پکڑی ہے!)۔

تبصرہ: ابو نُعَیم پَر تشیُّع کی جرح کا: اِبن حجر عسقلانیؒ نے اَبو نُعَیم کے قَول سے ہی واضح اَلفاظ میں رَدّ کر دِیا ہے۔

، **لیکن** پھر بھی اَگر کوئی شخص: اَبُو نعیم کی روایت کو تشیُّع کی بنیاد پر رَدّ کرنے کے دَرپے ہو تو اُس شخص کو چاہیے کہ وُہ شخص: اُس نقصان کو مد نظر رَکھے!: جس نقصان کی طرف ذَہبیؒ نے اِشارہ کیا ہے، اَور ذہبیؒ کا اَبو نُعَیم کے بارے میں دِفاعیؒ تبصرہ بھی مد نظر رَکھنا چاہیئے!: **ذَہبیؒ** نے اَپنی کتاب: میزانُ الاِعتِدال میں اَبان اِبن تغلب کوفی کے ترجمہ یعنی: حالات میں لکھا ہے:

184 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **ہُدَی السَّارِیْ لِمُقَدّمَةِ فَتْحِ الْبَارِیْ ۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 2، صفحہ 440۔

أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ . . . اَلْكُوْفِيُّ : شِيْعِيٌّ جلدٌ ، لكِنَّهُ صَدُوْقٌ : فَلَنَا صِدْقُهُ وَ عَلَيْهِ بِدْعَتُهُ ، وَ قَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ بْنُ حنبل ، وَ ابْنُ مَعِيْنٍ ، وَ أَبُوْ حَاتِمٍ ، وَ أَوْرَدَهُ اِبْنُ عدى وَ قَالَ : كَانَ غَالِيًا فِى التَّشَيُّعِ . . . فَلِقَائِلٍ أَنْ يَّقُوْلَ : كَيْفَ سَاغَ تَوْثِيْقُ مُبْتَدِعٍ ؟ . وَ حَدُّ الثِّقَةِ : اَلْعَدَالَةُ وَ الْإِتْقَانُ . فَكَيْفَ يَكُوْنُ عَدْلًا مَنْ هُوَ صَاحِبُ بِدْعَةٍ ؟ . ، وَ جَوَابُهُ : أَنَّ الْبِدْعَةَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ : فَبِدْعَةٌ صُغْرٰى كَغُلُوِّ التَّشَيُّعِ ، أَوْ كَالتَّشَيُّعِ بِلَا غُلُوٍّ وَ لَا تَحَرُّفٍ : فَهٰذَا كَثِيْرٌ فِى التَّابِعِيْنَ وَ تَابِعِيْهِمْ مَعَ الدِّيْنِ وَ الْوَرَعِ وَ الصِّدْقِ فَلَوْ رُدَّ حَدِيْثُ هٰؤُلَاءِ لَذَهَبَ جُمْلَةٌ مِّنَ الْآثَارِ النَّبَوِيَّةِ : وَ هٰذِهِ مَفْسِدَةٌ بَيِّنَةٌ . . . [185]

مفہوم : اَبان اِبن تغلب کوفی : سخت شیعیؔ تھا، لیکن اِس کے باوجود : اَبان : بہت زیادہ سَچا تھا ! پس ہمارے لئے اَبان کی سَچائی ہے، اَور اَبان کی بدعت کا وَبال : اَبان کے اَپنے اُوپر ہے ! اَبان اِبن تغلب کو : اَحمد اِبن حنبل، یحیی اِبن معین، اَور اَبو حاتم رازیؔ نے " ثِقَه " قرار دِیا ہے ! جبکہ اِبن عدی نے اَبان پر اعتراض کیا ہے کہ اَبان : غالی شیعہ تھا۔۔۔اِس طرح پُوچھنے والے کو پُوچھنے کا حَقّ ہے کہ بدعتی کو " ثِقَه " قرار دِینا کیسے درست ہے ؟ حالانکہ " ثِقَه " ہونے کی تعریف ہی : دِین داری (یعنی : بدعتی نہ ہونا !)، اَور حفاظتِ دِین ہے ! : پس بدعتی شخص کیسے دِین دار ہو سکتا ہے ؟۔ پُوچھنے والے کے اِس سُوال کا جواب یہ ہے کہ بدعت کی 2 قسمیں ہیں : پہلی قسم : بدعتِ صغری یعنی : چھوٹی بدعت ہے جیسا کہ تشیُّع میں غُلُوّ کرنا / یا تشیُّع میں غُلُوّ نہ کرنا، اَور نہ ہی تشیُّع کو اَپنا پیشہ، اَور مشغلہ بنالینا ! : اَور یہ دونوں چیزیں : یعنی : تشیُّع بِلاغُلُوّ، اَور تشیُّع بِالغُلُوّ بمع دِین داری، تقوی، اَور سَچائی : تابعین، اَور تبع تابعین میں کثرت سے پائی جاتی ہیں، اَگر ان : غالی شیعہ : تابعین، اَور تبع تابعین، اَور غیر غالی شیعہ : تابعین، اَور تبع تابعین کی اَحادِیث کو رَدّ کر دِیا جائے تو بہت سی اَحادِیثِ نبویہ (ﷺ) ہاتھ سے جائیں گی، اَور یہ واضح : خرابی ہے !

185 دیکھیں : گزشتہ حوالہ : **مِيْزَانُ الْاِعْتِدَالِ فِىْ نَقْدِ الرِّجَالِ ۔ ذَہبیؔ** ۔ جلد 1، صفحہ 118 ۔ (حرف الالف ۔ ترجمہ : اَبان اِبن تغلب کوفیؔ : ترجمہ نمبر : 2)۔

،اور ذَہبیؒ نے خُود ہی اِسی میزان الاعتدال میں تصریح کردِی ہے کہ: اَلْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ أَبُوْ نُعَیْمٍ : حَافِظٌ حُجَّةٌ إِلَّا أَنَّهُ یَتَشَیَّعُ مِنْ غَیْرِ غُلُوٍّ وَّ لَا سَبٍّ[186] (**مفہوم : اَبُو نعیم: فضل** اِبن دکین: حافظ الحدیث،اَور حجت: دَرَجہ کے محدِّث تھے،اَبُو نعیم: غُلُوّ،اَور گالم گلوچ نہ کرنے والے اَہلِ تشیُّع میں سے تھے!)

تنبیہ: ذَہبیؒ کی گزشتہ تصریح کے مطابق: جَب تشیُّع بِلاغُلُوّ بہت سے تابِعین،اَور تبع تابِعین میں موجود تھا،اَور اُن: تابِعین،اَور تبع تابِعین کے اِس تشیُّع کی وجہ سے اُن کی اَحادِیث: رَدّ نہیں کی جاسکتیں تو ضروری طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بغیر غُلُوّ کے تشیُّع جسے ذَہبیؒ نے گزشتہ عبارت میں بدعتِ صغری یعنی: چھوٹی بدعت قرار دِیا ہے: بدعتِ حَسَنہ: یعنی: اَچھی بِدعت ہے! کیونکہ کثیر تابِعین،اَور تبع تابِعین کے مذہب کو بدعتِ سیّئہ: یعنی: بُری بدعت نہیں کہا جاسکتا!،

،نیز تشیُّع کو: بدعت قرار دینے کی وجہ: تاحال ہمیں سمجھ نہیں آئی ہے!،

تنبیہ: ذَہبیؒ کے اَلفاظ سے صاف صاف ظاہِر ہے کہ تشیُّع میں غُلُوّ کرنا بھی بدعتِ صغری یعنی: چھوٹی بدعت ہے!، لیکن ہم نے نرم پہلو کو اَپناتے ہُوئے تشیُّع بِلاغُلُوّ کو HighLight کیا ہے!
،نیز یہاں ذَہبیؒ نے نرمی دِکھاتے ہُوئے تشیُّع بِلاغُلُوّ کو کثیر تابِعین،اَور تبع تابِعین کا مذہب قرار دِیا ہے وَگرنہ کُتُبِ اَسماءِ الرِّجال کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ **تشیُّع بِلاغُلُوّ: اَکثر تابِعین،اَور تبع تابِعین کا بھی مذہب تھا،اَور صحابہ کا مسلک بھی تھا** جس کی واضح: تصریح اِبن عبد البرّؒ نے حضرت **اَبُو طفیل:** صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں کی ہے: مُلاحظہ ہو!:

اِبن عبد البرّؒ نے حضرت اَبُو طفیل (: آخریؒ صحابی اَز رُوئے وَفات: وَفات: 110 ہجریؒ) کے حالات میں لکھا ہے: **وَ كَانَ مُتَشَیِّعًا فِیْ عَلِیٍّ وَ یُفَضِّلُهُ ، وَ یُثْنِیْ عَلَی الشَّیْخَیْنَ أَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ، وَ یَتَرَحَّمُ عَلٰی**

---

186 دیکھیں: گزشتہ حوالہ: **مِیْزَانُ الْاِعْتِدَالِ فِیْ نَقْدِ الرِّجَالِ ۔ ذَہبیؒ**۔ جلد 3، صفحہ 350۔ (ترجمہ: اَبُو نعیم: فضل اِبن دکین: ترجمہ نمبر: 6720)۔

عُثْمَانَ [187](**مفہوم :** حضرت اَبُو طفیل: عامر اِبن واثلہ: کنانیؓ رضی اللہ عنہ: حضرت **علیؓ** رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبت کرتے تھے!، اَور حضرت **علیؓ** کو اَفضل کہتے تھے، اَور دونوں بزرگ ہستیوں: حضرت اَبُو بکر، اَور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خُوب تعریف کرتے تھے، اَور حضرت عثمان غنیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دُعاءِ رَحمت کرتے تھے!)۔

☆۔اِبن عبد البرؓ کی اِس بات کو اِبن عبد البرؓ کے حوالہ سے **اِبن حجر عسقلانیؓ** نے درج ذَیل اَلفاظ میں لکھا ہے:
قَالَ أَبُوْ عُمَرَ : كَانَ يَعْتَرِفُ بِفَضْلِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ، لٰكِنَّهٗ يُقَدِّمُ عَلِيًّا [188](**مفہوم :** اَبُو عمر (:اِبن عبد البرؓ) نے کہا ہے کہ: حضرت اَبُو طفیل: عامر اِبن واثلہ: کنانیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضرت اَبو بکر، اَور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت کا اِعتراف کرتے تھے، لیکن حضرت **علیؓ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقدّم سمجھتے تھے!)۔

☆۔، نیز اِبن اَثیر جزریؓ نے اِس بات کو اِن اَلفاظ میں بَیان کیا ہے: وَ كَانَ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ وَ يُثْنِيْ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ [189](**مفہوم :** حضرت اَبُو طفیل: حضرت علیؓ سے زیادہ محبت کرتے تھے!، اَور حضرت اَبُو بکر، حضرت عمر، اَور حضرت عثمان کی خُوب تعریف کرتے تھے!)۔

لٰہذا مذہبِ صحابہ و تابعین کو بدعتِ سَیِّئَہ یعنی: بُری بدعت **نہیں کہا جا سکتا!۔**

، نیز تشیُّع کو: بدعت قرار دینے کی وجہ: تاحال ہمیں سمجھ نہیں آئی ہے!

---

187 **اَلْاِسْتِيْعَاب فِيْ مَعْرِفَةِ الْأَصْحَابِ ۔** اَبو عمر: یُوسُف: قُرطُبیؓ، نمریؓ (وَفات: 463 ہجریؓ) اِبن عبد اللہ **اِبن عبد البرؓ**۔ صفحہ 827۔ (کتاب الْكُنٰى ۔ باب الطاء۔ ترجمہ: اَبُو طُفیل: عامر اِبن واثلہ کنانی: ترجمہ نمبر: 3032)۔ دار الاَعلام۔ اردن۔ طبعہ اُولیٰ: 1423 ہجریؓ بمطابق: 2002 عیسوِیؓ۔ تصحیح و تخریج: عادل مرشد۔

188 **اَلْاِصَابَة فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَةِ ۔** اَحمد: **عسقلانیؓ**، شافعی (پیدائش: 773 ہجریؓ ـ وَفات: 852 ہجریؓ) اِبن علیؓ **اِبن حجر**۔ جلد 4، صفحہ 147۔ (باب الْكُنٰى ۔ حرف الطاء المہملہ۔ القسم الاوّل۔ ترجمہ: اَبُو الطفیل: عامر اِبن واثلہ کنانی ثُمّ لیثی: ترجمہ نمبر: 676)۔ ناشر: مکتبہ مصر۔ فجالہ۔ مصر۔

189 **اُسُدُ الْغَابَةِ فِيْ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ ۔** اَبُو الحسن: علیؓ: جزرِیؓ، شَیبانیؓ (وَفات: 630 ہجریؓ) اِبن محمد اِبن محمد اِبن عبد الواحد۔ جلد 6، صفحہ 177۔ (باب الْكُنٰى ۔ حرف الطاء۔ ترجمہ: اَبُو طُفیل: عامر اِبن واثلہ کنانی، لیثی: ترجمہ نمبر: 6035)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ تحقیق و تعلیق: علی محمد معوّض، عادل اَحمد عبد الموجود۔

2-عبد الواحِد ابن ابی عَون (تبع تابعی) کی روایت:

حضرت عمار کے فرمان کی دُوسری غیر متصل سَنَد:

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کے فرمان کی دُوسری غیر متصل روایت: عبد الواحِد ابن اَبی عَون کی ہے جسے اِبن سعد نے بذاتِ خُود: واقدِیؒ سے روایت کیاہے، **نیز** اِمام: حاکم نیشاپوریؒ نے بھی اَپنی: مستدرک میں واقدِیؒ کے حوالہ سے نقل کیاہے۔ اَلفاظ مُلاحظہ ہوں:

قَالَ : اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جعفر ، عَنِ بْنِ أَبِيْ عَوْنٍ قَالَ : . . . وَ كَانَ أَقْبَلَ إِلَيْهِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ : عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلْجُهَنِيُّ ، وَ عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ اَلْخَوْلَانِيُّ ، وَ شَرِيْكُ بْنُ سَلَمَةَ فَانْتَهَوْا إِلَيْهِ جَمِيْعًا ، وَ هُوَ يَقُوْلُ : وَ اللهِ ! لَوْ ضَرَبْتُمُوْنَا حَتّٰى تَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَى الْحَقِّ وَ أَنْتُمْ عَلَى الْبَاطِلِ . . .

طبقاتِ اِبنِ سعد [190] ، مُستَدرَكِ حاكِم [191]

مفہوم : اِبن سعد نے کہا کہ ہمیں ہمارے اُستاد: محمد ابن عمر: واقدِیؒ نے بتایا کہ ہمیں عبد اللہ ابن جعفر: مخرمیؒ نے، عبد الواحِد ابن اَبی عَون کے حوالہ سے بتایا کہ عبد الواحِد ابن اَبی عَون نے کہا کہ: جنگ صفین کے دَوران حضرت عمار ابن یاسر کی طرف 3 آدمی: عقبہ ابن عامر جہنی، عمر ابن حارث خولانی، اَور شریک ابن سلمہ بڑھے، یہ تینوں اکٹھے حضرت عمار کے قریب پہنچے، حضرت عمار اِس دوران فرمارہے تھے: **اللہ تعالیٰ کی قسم !** اَگر تم:

---

190 **اَلطَّبَقَاتُ الْكُبْرٰى ۔** محمد: ہاشمیؒ، بصریؒ (پیدائش: 168 ہجرِیؒ- وَفات: 230 ہجرِیؒ) اِبن سعد ابن مَنیع ۔ جلد 3، صفحہ 259۔ (طبقاتُ البَدرِیّین من المُہاجِرین۔ ذِکر الطبقۃ الاُولیٰ۔ و مِن حُلَفاء بَنی مخزوم: عمار ابن یاسر)۔ دار صادر۔ بیروت۔ 1388 ہجرِیؒ بمطابق: 1968 عِیسوِیؒ۔

191 **اَلْمُسْتَدْرَك عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ ۔** اَبُو عبد اللہ: محمد: نیشاپوریؒ، حاکِم نیشاپور (: قاضیٔ نیشاپور) (وَفات: 405 ہجرِیؒ) اِبن عبد اللہ۔ جلد 6، صفحہ 181۔ روایت نمبر: 5768۔ (کتاب مَناقب اِلصحابہ۔ (باب:) ذکر مَناقب عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ)۔ دار التاصیل۔ قاہرہ۔ مصر، بَیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1435 ہجرِیؒ بمطابق: 2014 عِیسوِیؒ۔ تحقیق و دِراسۃ: مرکز البحوث و تقنیۃ المعلومات بِدارِ التاصیل۔

ہمیں مار، مار کر مقامِ ہجر کی خشک کھجوروں تک بھی پہنچادو: تب بھی ہمیں معلوم ہے کہ: ہم: حَقّ پَر ہیں، اَور تم: باطِل پَر ہو!

☆۔اِس روایت کی راوِیان کا مختصر تعارُف۔☆

1-عبدالواحِدابن ابی عَون مدنی: کو یحییٰ اِبن معین نے [192]۔، اَبو حاتِم رازِیّ نے [193]۔، بَزّار نے [194]،[195]۔، دارِ قُطنیّ نے [196]۔، اَور ذَہبیّ نے [197] ثِقَه قرار دِیا ہے!، اَور اِمام: نسائی نے کہا: لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ [198](**یعنی**: عبدالواحِدابن ابی عَون کی روایت: قبول کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے!)۔،

2-عبداللہ ابن جعفر مخرمیّ کو: اِمام: بُخارِیّ نے: صَدُوْقٌ ، ثِقَةٌ قرار دِیا ہے[199]،

---

192 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیّ**۔ جلد 6۔ صفحہ 22، 23۔(باب العین۔ باب کل اسم ابتداء حروفہ عین۔ باب تسمیۃ من روی عنہ العلم ممن یسمی عبدالواحد وابتداء اسم ابیہ علیٰ۔۔۔ باب العین۔ ترجمہ: عبدالواحد اِبن ابی عون: ترجمہ نمبر: 118)۔

193 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیّ**۔ جلد 6۔ صفحہ 23۔

194 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیّ**۔ جلد 8، صفحہ 365۔(باب العین۔ مَن اسمہ عبد الواحد۔ ترجمہ: عبدالواحِدابن ابی عَون اَلدَّوسیّ، اَلمدنیّ: ترجمہ نمبر: 3394)۔

195 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہذیبُ التَّہذیبِ۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 6، صفحہ 382، 383۔(حرف العین۔ مَن اسمہ عبد الواحد۔ ترجمہ: عبدالواحدابن اَبی عون اَلدَّوسیّ، المدنِیّ: ترجمہ نمبر: 4396)۔

196 **سُوالاتِ** اَبو بکر اَلبَرقانِیّ: اَز: **اَبوالحسن: علیّ: دارِ قُطنیّ** (پیدائش: 306 ہجریّ۔ وَفات: 385 ہجریّ) اِبن عمر ابن اَحمد اِبن مہدی۔ الجُزء الاوّل۔ صفحہ 102۔(ترجمہ: عبدالواحدابن ابی عون: ترجمہ نمبر: 309)۔ ناشر: الفاروق الحدیثہ۔ قاہرہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1427 ہجرِیّ بمطابق: 2006 عیسوِیّ۔ جمع و تحقیق: اَبُو عمر محمد ابن علی اَزہرِیّ۔

197 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْكَاشِف فِیْ مَعْرِفَةِ مَنْ لَه رِوَايَةٌ فِی الْكُتُبِ السِّتَّةِ ۔ ذَہبیّ**۔ جلد 1، صفحہ 672۔(باب العین۔ ترجمہ: عبدالواحدابن ابی عون اَلمدنِیّ: ترجمہ نمبر: 3505)۔

198 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تہذیب الکمالِ فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیّ**۔ جلد 18، صفحہ 464۔(باب العین۔ ترجمہ: عبدالواحِدابن ابی عَون دَوسیّ: ترجمہ نمبر: 3590)۔

199 **عِلَلُ التِّرمذِیِّ اَلْكَبِيْر ۔** صفحہ 161، حدیث نمبر: 273۔ (أبواب النكاح ۔ ما جاء فی المحل و المحلل له) ۔ عالم الکُتُب۔ بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1409 ہجرِیّ بمطابق: 1989 عیسوِیّ۔ تحقیق وضبط وتعلیق: سید صُبحی سامرائی، سید اَبُو

[200]، [201]۔، اَور علیؒ اِبن المدینیؒ نے [202]، [203]، [204]۔، عجلیؒ نے [205]، [206]، [207]۔، ذَہبیؒ نے [208]۔، اَور اَحمد اِبن حنبل نے: ثِقَه قرار دِیا ہے [209]۔، اَحمد اِبن حنبل نے 2 بار: ثِقَةٌ ، ثِقَةٌ بھی کہا [210]، [211]۔، نیز اَحمد اِبن حنبل نے کہا: لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ [212] (**مفهوم** : عبد اللہ اِبن جعفر مخرمیؒ کی حدیث کو قبول کرنے میں حرج نہیں ہے !)۔، یحیی اِبن معین نے عبد اللہ اِبن جعفر مخرمیؒ کو: ثِقَه قرار دِیا ہے [213]۔، نیز یحیی اِبن

المعاطی نوری، محمود محمد خلیل صعیدی۔ ترتیب: اَبُو طالب قاضی۔

200 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 284۔ (باب العین۔ مَن اسمہ عبد اللہ۔ ترجمہ: عبد اللہ اِبن جعفر اِبن عبد الرحمان اِبن مسور اِبن مخرمہ: ترجمہ نمبر: 2852)۔

201 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہذیبُ التّہذیب۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 5، صفحہ 154۔ (حرف العین المھملۃ۔ مَن اسمہ عبد اللہ۔ ترجمہ: عبد اللہ اِبن جعفر اِبن عبد الرحمان اِبن مسور اِبن مخرمہ: ترجمہ نمبر: 3360)۔

202 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 27۔ صفحہ 303۔ (ذکر مَن اِسمہ عبد اللہ۔ ترجمہ: عبد اللہ اِبن جعفر اِبن عبد الرحمان اِبن مسور اِبن مخرمہ: ترجمہ نمبر: 3223)۔

203 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 284۔

204 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہذیبُ التّہذیب۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 5، صفحہ 154۔

205 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ الثِّقَاتِ ۔ عجلیؒ**۔ صفحہ 252۔ (باب العین المھملہ۔ باب عبد اللہ۔ ترجمہ: عبد اللہ اِبن جعفر اِبن عبد الرحمان اِبن مسور اِبن مخرمہ: ترجمہ نمبر: 788)۔

206 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 27۔ صفحہ 305۔

207 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 285۔

208 **دِيْوَانُ الضُّعَفَاءِ وَ الْمَتْرُوْكِيْنَ وَ خَلْقٍ مِّنَ الْمَجْهُوْلِيْنَ وَ ثِقَاتٍ فِيْهِمْ لِيْنٌ** ۔ اَبُو عبد اللہ: محمد : **ذَہبیؒ**، شافعیؒ (وفات: 748 ہجریؒ بمطابق: 1374 عیسوِیؒ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبد اللہ۔ صفحہ 213۔ (حرف العین۔ عبد اللہ۔ ترجمہ: عبد اللہ اِبن جعفر مخرمیؒ: ترجمہ نمبر: 2138)۔ طبع: مطبعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثۃ۔ مکہ مکرمہ۔ 1387 ہجریؒ بمطابق: 1967 عیسوِیؒ۔

209 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؒ**۔ جلد 5۔ صفحہ 22۔ (باب العین۔ باب کل اسم ابتداء حروفہ عین۔ تسمیۃ من روی عنہ العلم ممن یسمی عبد اللہ وابتداء اسم ابیہ علیٰ۔۔۔ باب الجیم۔ ترجمہ: عبد اللہ اِبن جعفر مخرمیؒ: ترجمہ نمبر: 100)۔

210 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 284۔

211 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہذیبُ التّہذیب۔ اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 5، صفحہ 154۔

212 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیؒ**۔ جلد 5۔ صفحہ 22۔

213 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 27۔ صفحہ 304۔

معین نے کہا: لَیسَ بِہٖ بَأْسٌ ، صَدُوْقٌ [214]،[215](**مفہوم** : عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ کی حدیث کو قبول کرنے میں حرج نہیں ہے ! ،اَور وُہ: بہت زیادہ سَچا ہے !)۔،اِمام: ترمذیؒ نے عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ کی روایت لکھنے کے بعد لکھا ہے: ۔ ۔ ۔ وَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفر : **ھُوَ مِنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ ، وَ ھُوَ مَدنِیٌّ ، ثِقَۃٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ** [216]،[217](**مفہوم** : عبداللہ ابن جعفر: مسور ابن مخرمہ (صحابی) کی اَولاد میں سے تھے ! ، مدینہ پاک میں رہائش رَکھتے تھے ! ،اَور محدثین کے نزدیک: ثقہ تھے !)۔،حاکم نیشاپورِیؒ (:صاحبِ ''مستدرَک'') نے عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ کو: **ثِقَۃٌ ، مَأْمُوْنٌ** قرار دِیا ہے [218]۔،اَبو علیؒ طوسیؒ نے: **ثِقَۃٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ** (**یعنی:** محدِّثین کے نزدیک: ثقہ) قرار دِیا ہے [219]۔،

☆-عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ کے متعلق **غلط فہمیؒ**،اَور اس کا **اِزالہ**-☆

اِبن حبان نے کہا: **عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَر ۔ ۔ ۔ کَانَ کَثِیْرَ الْوَھْمِ فِی الْاَخْبَارِ حَتّٰی یَرْوِیَ عَنِ الثِّقَاتِ مَا لَا یَشْبَہُ حَدِیْثَ الْاَثْبَاتِ فَاِذَا سَمِعَھَا مَنِ الْحَدِیْثُ صَنَاعَتُہٗ شَھِدَ اَنَّھَا مَقْلُوْبَۃٌ فَاسْتَحَقَّ التَّرْکَ** ۔ ۔ ۔ [220](**مفہوم** : عبداللہ ابن جعفر: مخرمیؒ: کو کثرت سے وَہم ہوتا تھا! یہاں تک کہ عبداللہ ابن جعفر: ثقہ رَاوِیان سے اَیسی اَحادِیث روایت کرتا تھا جو اَحادِیث: اَچھی طرح محفوظ کرنے والے

---

214 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازیؒ**۔ جلد 5۔ صفحہ 22۔

215 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاریخ مدینۃ دمشق ۔ **اِبن عساکر**۔ جلد 27۔ صفحہ 304۔

216 **اَلْجَامِعُ الْکَبِیْرُ** ۔ اَبو عیسیٰ: محمد: ترمذیؒ (وَفات: 279 ہجریؒ) اِبن عیسیٰ۔ جلد 4، صفحہ 287۔ تحت حدیث نمبر: 2519۔ (اَبواب صفۃ القیامۃ و الرقائق و الورع عن رسول اللہ ﷺ۔ باب نمبر 60)۔ دار الغرب الاسلامی ۔ بیروت ۔ طبعہ اُولیٰ: 1996 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: ڈاکٹر بَشّار عوّاد معروف۔

217 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 284۔

218 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 284۔

219 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغلَطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 284۔

220 **کِتَابُ الْمَجْرُوْحِیْنَ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ** ۔ اَبو حاتم: محمد: تمیمیؒ، بُستیؒ (وَفات: 354 ہجریؒ بمطابق: 965 عیسوِیؒ) **اِبن حبان** اِبن اَحمد۔ جلد 1، صفحہ 521۔ (باب العین۔ ترجمہ: عبداللہ ابن جعفر اِبن عبد الرحمان اِبن مسور ابن مخرمہ: ترجمہ نمبر: 553)۔ دار الصمیعی۔ طبعہ اُولیٰ: 1420 ہجریؒ بمطابق: 2000 عیسوِیؒ۔ تحقیق: حمدی عبد المجید سلفی۔

راویان کی اَحادِیث کی طرح نہیں ہوتی تھیں ! یہاں تک کہ جَب ماہِر محدِّث : عبداللہ ابن جعفر کی روایات سُنے گا تو گواہی دے گا کہ عبداللہ ابن جعفر کی روایت کردہ : اَحادِیث : تبدیل شدہ ہیں ! پس اِس وجہ سے عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ : اِس بات کا مستحق ہے کہ اس کی روایات کو ترک کر دِیا جائے !)

اِزالہ : اَگرچہ ذَہبیؒ نے اَپنی کتاب : دیوان الضعفاء میں بھی اِبن حبان کے اِس قول کو نقل کیا ہے [221]، **لیکن** اِبن حبان کی یہ بات : عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ پر اعتراض نہیں بن سکتی **! کیونکہ :**

(1)-ذَہبیؒ نے اَپنی کتاب : دیوان الضعفاء میں جہاں اِبن حبان کا یہ قَول نقل کیا ہے وہیں عبداللہ ابن جعفر کو اَپنی طرف سے : ثقہ بھی قرار دِیا ہے جو اِس بات کی واضح : دَلیل ہے کہ ذَہبیؒ نے اِبن حبان کے اِس قَول کو محض نقل کیا ہے : اِبن حبان کے اِس قَول سے اِتّفاق نہیں کیا ہے، نیز

(2)-ذَہبیؒ نے اَپنی دُوسری کتاب : سیر اَعلام النبلاء میں اِبن حبان کے اِس قَول کی واضح اَلفاظ میں تردِید کی ہے :

ذَہبیؒ کے اَلفاظ مُلاحظہ ہوں : **وَ قَدْ اَسْرَفَ اِبْنُ حِبَّان وَ بَالَغَ فَقَالَ** (**مفہوم :** اَور اِبن حبان نے زیادتی کرتے ہُوئے کہا ہے) (اِس سے آگے ذَہبیؒ نے اِبن حبان کی گزشتہ عبارت نقل کی ہے، اَور پھر کہا ہے :) **قُلْتُ : كَيْفَ يُتْرَكُ وَ قَدْ اِحْتَجَّ مِثْلُ الْجَمَاعَةِ بِهِ سِوَى الْبُخَارِيِّ ، وَ وَثَّقَهٗ مِثْلُ اَحْمَدَ** [222](**مفہوم :** میں (: ذَہبیؒ) کہتا ہُوں کہ عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ کو کیسے متروک الحدیث قرار دِیا جاسکتا ہے ؟ حالانکہ سوائے اِمام : بُخارِیؒ کے صحاحِ ستہ کے باقی پانچوں (5) مصنّفین نے عبداللہ ابن جعفر کی اَحادِیث سے دَلیل پکڑی ہے !، اَور اَحمد اِبن حنبل جیسی شخصیت نے عبداللہ ابن جعفر کو ثِقہ قرار دِیا ہے !)۔، ذَہبیؒ نے اِبن حبان کے گزشتہ قَول کو زیادتی سے تعبیر کیا ہے، **جبکہ**

(3)-اِبن حجر عسقلانیؒ نے **اِبن حبان کے اِس قَول کا مُعتدِل، اَور خوبصورت : جواب** دِیا ہے :

اِبن حجر عسقلانیؒ کے اَلفاظ مُلاحظہ ہُوں : **قُلْتُ : . . . وَ قَالَ اِبْنُ حِبَّان : كَانَ كَثِيْرَ الْوَهْمِ فَاسْتَحَقَّ التَّرْكَ : كَذَا قَالَ ، وَ كَاَنَّهٗ اَرَادَ غَيْرَهٗ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ** [223](**مفہوم :** میں (: اِبن حجر عسقلانیؒ) کہتا ہُوں : اِبن حبان نے عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ کے متعلق کہا کہ : عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ کو کثرت

---

221 **دِيْوَانُ الضُّعَفَاءِ وَ الْمَتْرُوْكِيْنَ وَ خَلْقٍ مِّنَ الْمَجْهُوْلِيْنَ وَ ثِقَاتٍ فِيْهِمْ لِيْنٌ - ذَہبیؒ**۔ صفحہ 213۔

222 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **سِيَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ - ذَہبیؒ**۔ جلد 7، صفحہ 329، 330۔ (ترجمہ : عبداللہ ابن جعفر مخرمیؒ : ترجمہ نمبر : 114)۔

223 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **تہذیب التّہذیب - اِبن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 5، صفحہ 154۔

سے وَہم ہوتا تھا: لہٰذا عبد اللہ اِبن جعفر: اِس بات کا مستحق ہے کہ اس کو متروک الحدیث: قرار دے دِیا جائے! (میں (:اِبن حجر عسقلانیؒ) کہتا ہُوں:) اِبن حبان نے کہا تواِسی طرح ہے، **لیکن** لگتا ہے کہ اِبن حبان نے یہ بات کسی اَور: رَاوِیؒ کے بارے میں کہنا چاہی تھی!، لیکن اِبن حبان نے غلطی کا شکار ہوتے ہُوئے یہ بات: عبد اللہ ابن جعفر مخرمیؒ کے بارے میں کہہ ڈالی!)

لہٰذا عبد اللہ اِبن جعفر مخرمیؒ پر کوئی جرحِ مفسَّر: ثابت نہیں ہے!، اَور جرحِ غیر مفسَّر قبول نہیں ہے!

(جیسا کہ: اُصُولِ حدیث کی مشہور و متداوِل کتاب: تدریب الراوی۔ سیوطیؒ کے حوالہ سے نقل کیا جاچُکا ہے)

3- محمد ابن عمر: واقدیؒ: کے بارے میں فتاوٰی رضویہ۔ جلد 5، صفحہ 526، 527 پر ہے:

ثالثًا (اِمام واقدیؒ ہمارے علماء کے نزدیک ثقہ ہیں) اِمام واقدیؒ کو جمہور اہلِ اثر نے چنین وچناں کہا جس کی تفصیل میزان وغیرہ کتبِ فن میں مسطور، لا جرم تقریب میں کہا: **متروك مع سعة علمه** [224] (علمی وسعت کے باوجود متروک ہے۔ ت) اگرچہ ہمارے علماء کے نزدیک اُن کی توثیق ہی راجح ہے **كما افاده**

---

224 محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں اِس بات کا حوالہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:
تقریب التہذیب ترجمہ محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مطبوعہ دار نشر الکُتب الاسلامیہ گوجرانوالا ص ۳۱۳۔۳۱۲

الإمام المحقق فی فتح [225] القدير [226] (جیسا کہ اِمام محقق نے فتح القدیر میں اس کو بیان کیا ہے۔ ت) بااینہمہ یہ جرح شدید ماننے والے بھی انھیں سِیَر و مغازی واخبار کا اِمام مانتے اَور سلفاً وخلفاً ان کی روایات سِیَر میں ذکر کرتے ہیں کما لا یخفی علی من طالع کتب القوم (جیسا کہ اس شخص پر مخفی نہیں جس نے قوم کی کُتب کا مطالعہ کیا ہے۔ت) میزان میں ہے :

---

225 اِس پر صاحبِ فتاوٰی رضویہ نے درج ذَیل اَلفاظ میں حاشیہ لگایا ہے:

حیث قال فی باب الماء الذی یجوز به الوضوء عن الواقدیّ قال کانت بئر بضاعة طریقا للماء الی البساتین و هذا تقوم به الحجة عندنا اذا وثقنا الواقدیّ ، اما عند المخالف فلا لتضعیفه ایاه ۱ ھ و قال فی فصل فی الآسار قال فی الامام جمع شیخنا ابو الفتح الحافظ فی اول کتابه المغازی و السیر من ضعفه و من وثقه و رجح توثیقه و ذکر الاجوبة عما قیل فیه اھ ۱۲منہ (م)

جہاں انہوں نے " باب الماء الذی یجوز به الوضوء "میں واقدیؒ سے نقل کیا کہ بضاعۃ کے کنویں سے باغوں کو پانی دیا جاتا تھا ہمارے نزدیک حجت کے لیے یہی کافی ہے کیونکہ ہم نے واقدیؒ کی توثیق کر دی ہے باقی مخالف کے نزدیک حجت نہیں کیونکہ وہ اس کی تضعیف کا قائل ہے اھ اَور "فصل فی الآسار" میں کہا کہ اِمام کے بارے میں ہمارے شیخ اَبُوالفتح حافظ نے اپنی پہلی کتاب المغازی والسیر میں ان رِوایات کو جمع کیا ہے جن کی توثیق کی گئی یا ان کو ضعیف کہا گیا اَور ان کی توثیق کو ترجیح دیتے ہُوئے ان پر وارد شدہ اعتراضات کے جوابات بھی ذکر کیے اھ ۱۲منہ (ت)

محققینِ فتاوٰی رضویہ نے درج بالا عربی عبارت کی پانچویں سطر میں موجود لفظ: " ایاہ "کا حوالہ، اَور درج بالا عربی عبارت کی آخرِیؒ سطر کا حوالہ: حاشیہ میں مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

فتح القدیر، مطبوعہ مکتبہ نُوریہ رضویہ، سکھر ۱/۶۹ و ص ۹۷

226 محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں اِس بات کا حوالہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

فتح القدیر باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء مطبوعہ مکتبہ نُوریہ رضویہ سکھر ۱/۶۹

كان الى حفظه المنتهى فى الاخبار و السير و المغازى و الحوادث و ايام الناس و الفقه و غير ذلك [227]	یہ اخبار واحوال، علم سِیَر ومغازی، حوادثاتِ زمانہ اَور اس کی تاریخ اَور علمِ فقہ وغیرہ کے انتہائی ماہر اَور حافظ ہیں۔(ت)[228]

تنبیہ: فتاوٰی رضویہ کی دَرج بالا تَصریحات کی روشنی میں: (1)واقدِیؒ کی توثیق کے پیشِ نظر بھی زیرِ بحث: روایتِ حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ: مقبول ہوسکتی ہے، لیکن (2) جرح شدید ماننے والوں کو بھی واقدِیؒ کی یہ روایت: قبول ہوسکتی ہے کیونکہ یہ روایتِ حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ: مَغازِیُ یعنی: جنگوں کے حالات،اَور اَخبار کے متعلقہ رِوَایَت ہے۔،

227 محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں اِس بات کا حوالہ مندرَجہ ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:
میزان الاعتدال نمبر ۷۹۹۳ ترجمہ محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان ۳/۶۶۳

228 العطایا النبویۃ **فی الفتاوی الرضویۃ** مع تخریج وترجمہ۔ اَحمد رضا خان بریلوِیؒ (پیدائش: 1272 ہجرِیؒ بمطابق: 1856 عِیسوِیؒ۔ وَفات: 1340 ہجرِیؒ بمطابق: 1921 عِیسوِیؒ)۔ جلد 5۔ صفحہ 526، 527۔ (رِسالہ: منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین: 1301ھ۔ ضمنی رسالہ: الھاد الکاف فی حکم الضعاف: 1313ھ)۔ رضا فاؤنڈیشن۔ جامعہ نظامیہ۔ لاہور۔ پاکستان۔ مطبع: یوسف عمر پرنٹر B12۔ اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔ اشاعت: ربیع الاول 1414ھ= ستمبر 1993ع۔

3۔ سعید ابن عبد العزیز(: تبع تابعی) کی روایت:

حضرت عمار کے فرمان کی تیسری غیر متصل سَنَد:

اِبن حجر عسقلانیؒ کے استاد: **ہیثمیؒ** نے لکھا ہے:

وَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ : اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اَقْسَمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَهُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ ، وَ اَقْسَمَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَغَلَبُوْا اَهْلَ الْبَصرَةِ ، وَ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ صِفِّيْن : لَوْ اَقْسَمْتَ ؟ فَقَالَ : لَوْ ضَرَبُوْنَا بِاَسْيَافِهِمْ حَتّٰى نَبْلُغَ سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا اَنَّا عَلَى الْحَقِّ وَ هُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ! ، فَلَمْ يُقْسِمْ فَقُتِلَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَوْمَ اُحُدٍ :

اَقْسَمْتُ ! يَا جِبْرِيْلُ ! ، يَا مِيْكَالُ ! لَا يَغْلِبَنَّا مَعْشَرٌ ضُلَّالٌ !

اِنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَ هُمْ جُهَّالٌ !

حَتّٰى خُرِقَ صَفُّ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

رَوَاهُ الطَّبرانِيُّ مُنْقَطِعَ الْاِسْنَادِ ، وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ ۔

مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ۔ ہیثمیؒ (229)

مفہوم : سعید ابن عبد العزیز(تبع تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت عمار ابن یاسر نے غزوۂ اُحُد کے دِن قسم اُٹھائی تو مشرکین کو شکست ہُوئی ! ، اَور حضرت عمار نے جنگ جمل کے دِن قسم اُٹھائی تو (حضرت عمار سمیت) حضرت علیؓ کے لشکریؒ: اَہل بصرہ پَر غالِب آ گئے ! ، اَور حضرت عمار سے جنگ صفین کے دِن کہا گیا کہ آپ آج قسم اُٹھائیں ! تو حضرت عمار نے فرمایا: اَگر وُہ(: جنگ صفین والے ہمارے مخالفین): ہمیں اِتنا ماریں کہ ہم: دُور دَراز مقام

---

229 **مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ وَ مَنْبَعُ الْفَوَائِدِ ۔** اَبوالحسن: علیؒ: شافعیؒ ہیثمیؒ (پیدائش: 735 ہجریؒ۔ وَفات: 807 ہجریؒ) اِبن اَبُو بکر ابن سلیمان۔ جلد 19، صفحہ 98۔ حدیث نمبر: 15583۔ (کتاب المناقب۔ باب فی فضل عمار ابن یاسر واہل بیتہ رضی اللہ عنہم)۔ دار المنہاج۔ جدہ۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1436 ہجریؒ بمطابق: 2015 عیسویؒ۔ تحقیق و تخریج: حسین سلیم اسد دارانی، مرھف حسین اسد۔

''ہجر''، تک پہنچ جائیں تب بھی ہمیں معلوم ہے کہ ہم: حَقّ پر ہیں !، اَور وُہ (:ہمارے جنگ صفین والے مخالفین): باطِل پر ہیں !، اَور حضرت عمار نے جنگ صفین کے دِن قسم نہ اُٹھائی !، اَور جنگ صفین کے دِن حضرت عمار: قتل کردِئے گئے !، حضرت عمار نے جنگ اُحُد کے دِن (شِعریّ انداز میں) یہ کہا تھا:

اَے جَبریل !اَے میکائیل ! آج میں نے قسم اُٹھائی ہے ! ہم پر گمراہ(:مشرکین کا) لشکر: ہرگز غالِب نہیں آئے گا !

ہم: حَقّ پر ہیں !، اَور وُہ(:مشرکین): جاہِل ہیں !

یہاں تک کہ جنگ اُحُد کے دِن مشرکین کی صف: منتَشِر ہو گئی !۔

اِس روایت کو طبرانی نے اَپنی کتاب (:معجم کبیر) میں منقطع سَنَد کے ساتھ روایت کیا ہے ![230]، اَور اِس روایت کی سَنَد کے رَاوِیَان: صحیح۔۔۔کے رَاوِیَان ہیں !۔

اِس روایت کے راوی:

سعید ابن عبد العزیز تنوخی، دمشقیّ(:شامیّ)

کا مختصر تعارف:

سعید ابن عبد العزیز کو: اَبو حاتم رازِیّ نے [231]،[232]۔، عِجلیّ نے [233]،[234]۔، **محمد ابن سعد** نے [235]،[236]۔، **اَحمد ابن حنبل** نے [237]،[238]۔، **یحیی اِبن معین** نے [239]۔، **محمد ابن عبد اللہ ابن عمار**:

---

230 محققینِ **مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ**: حسین سلیم اسد دارانی، مرھف حسین اسد نے حاشیہ میں وَضاحت کی ہے کہ یہ روایت: معجم کبیر۔ طبرانیؒ کی گم شدہ: جلدوں میں سے کسی: جلد میں ہے !۔

231 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن ابی حاتم رازِیّ**۔ جلد 4۔ صفحہ 43۔(باب السین۔ باب کل اسم ابتداء حروفہ علی السین۔ تسمیۃ من روی عنہ العلم ممن اسمہ سعید وابتداء اسم ابیہ علی۔۔۔ باب العین۔ ترجمہ: سعید بن عبد العزیز التنوخیّ الدمشقیّ: ترجمہ نمبر:184)۔

232 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاریخ مدینۃ دمشق ۔ **اِبن عَساکِر**۔ جلد 21۔ صفحہ 201،202۔(حرف السین۔ذِکر مَنْ اِسمہ سعید۔ ترجمہ: سعید ابن عبد العزیز دمشقیّ: ترجمہ نمبر:2514)۔

233 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَأْرِيْخُ الثِّقَاتِ ۔ عِجلیّ**۔ صفحہ 186۔(باب السین المھملہ۔ باب سعید۔ ترجمہ: سعید ابن عبد العزیز تنوخی شامی: ترجمہ نمبر:556)۔

234 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاریخ مدینۃ دمشق ۔ **اِبن عَساکِر**۔ جلد 21۔ صفحہ 201۔

بغدادیؒ، موصلیؒ نے[240]۔، اَور ابن نُمیر نے[241]: ثِقَه قرار دِیا ہے!۔، نیز یحییٰ ابن معین نے: حُجَّت بھی قرار دِیا ہے[242]،[243]۔، اَور اَحمد ابن حنبل نے یہ بھی کہا: لَيْسَ بِالشَّامِ رَجُلٌ أَصَحُّ حَدِيْثًا مِّنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ[244]،[245]،[246]،[247] (مفہوم: ملکِ شام میں سعید ابن عبد العزیز سے زیادہ صحیح حدیث والا: موجود نہیں ہے!)۔، اَور امام نسائی نے: ثِقَه ، ثَبْت قرار دِیا ہے[248]،[249]۔، اِبن حجر

---

235 دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلطَّبَقَاتُ الْكُبْرٰى ۔ اِبن سعد۔ جلد 7، صفحہ 468۔ (الطبقۃ الخامسۃ (مِنْ اَہلِ الشام بعد اَصحابِ رسولِ اللہ ﷺ)۔ ترجمہ: سعید ابن عبد العزیز تنوخی)۔

236 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ اِبن عَساکِر۔ جلد 21۔ صفحہ 212۔

237 كِتَابُ الْعِلَلِ وَ مَعْرِفَةِ الرِّجَالِ ۔ احمد: شَیبانیؒ (پیدائش: 164 ہجریؒ۔ وَفات: 241 ہجریؒ) اِبن محمد اِبن حنبل ۔ جلد 2، صفحہ 347۔ نَصّ نمبر: 2538۔ اَلجزء الرابع۔ (رِوایۃ: اَبو علی: محمد ابن اَحمد ابن حسن اَلصوّاف، عن اَبی عبد الرحمان: عبد اللہ ابن اَحمد ابن حنبل، عن اَبیہ: اَحمد ابن حنبل، سماع: عبد اللہ ابن اَحمد)۔ دار الخانی۔ رِیاض۔ سعودیہ۔ طبعہ ثانیہ: 1422 ہجریؒ بمطابق: 2011 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تخریج: ڈاکٹر وصیؒ اللہ ابن محمد عباس۔

238 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تَارِيْخُ اَسْمَاءِ الثِّقَاتِ ۔ اِبن شاہین۔ صفحہ 98۔ (باب السین۔ نَصّ نمبر: 442)۔

239 دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازیؒ۔ جلد 4۔ صفحہ 43۔

240 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ اِبن عَساکِر۔ جلد 21۔ صفحہ 201، 202۔

241 دیکھیں گزشتہ حوالہ: اِکمال تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مُغَلطائیؒ حنفیؒ۔ جلد 5، صفحہ 326۔ (باب السین۔ مَنْ اِسمہ سعید و سُعَیر۔ ترجمہ: سعید ابن عبد العزیز تنوخی، دمشقیؒ: ترجمہ نمبر: 2010)۔

242 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ اِبن عَساکِر۔ جلد 21۔ صفحہ 200۔

243 دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ عبد الغنیؒ مقدسیؒ۔ جلد 5، صفحہ 164، 165۔ (حرف السین۔ باب سعید۔ ترجمہ: سعید ابن عبد العزیز تنوخی، دمشقیؒ: ترجمہ نمبر: 2888)۔

244 دیکھیں گزشتہ حوالہ: كِتَابُ الْعِلَلِ وَ مَعْرِفَةِ الرِّجَالِ ۔ اَحمد ابن حنبل۔ جلد 3، صفحہ 53۔ نَصّ نمبر: 4131۔ اَلجزء السّادِس۔

245 دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازیؒ۔ جلد 4۔ صفحہ 42، 43۔

246 دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ عبد الغنیؒ مقدسیؒ۔ جلد 5، صفحہ 164۔

247 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ اِبن عَساکِر۔ جلد 21۔ صفحہ 201۔

248 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجالِ۔ مِزّیؒ۔ جلد 10، صفحہ 544۔ (باب السین۔ مَن اِسمہ سعید و سُعَیر۔ ترجمہ: سعید ابن عبد العزیز تنوخی، دمشقیؒ: ترجمہ نمبر: 2320)۔

249 دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلْكَاشِف فِيْ مَعْرِفَةِ مَنْ لَه رِوَايَةٌ فِي الْكُتُبِ السِّتَّةِ ۔ ذَہبیؒ۔ جلد 1، صفحہ 440، 441۔ (حرف السین۔ ترجمہ: سعید ابن عبد العزیز تنوخی: ترجمہ نمبر: 1926)۔

عسقلانیؒ نے: ثقه ، اِمَام قرار دِیا ہے[250]۔،اِبن حبان نے سعید اِبن عبد العزیز کو اَپنی کتاب ''الثقات'' میں ذِکر کرتے ہُوئے کہا ہے: كَانَ مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الشَّامِ ، وَ فُقَهَائِهِمْ ، وَ مُتْقِنِيْهِمْ فِى الرِّوَايَةِ[251] (مفہوم : سعید اِبن عبد العزیز: اَہلِ شام کے عبادت گزاروں، فقہاء،اَور روایتِ حدیث میں مضبوط: لوگوں میں سے تھے !)۔،اِمام: حاکم نیشا پُورِیؒ (صاحبِ ''مستدرک'') نے کہا: هُوَ لِأَهْلِ الشَّامِ كَمَالِكٍ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِى التَّقَدُّمِ ، وَ الْفَضْلِ ، وَ الْفِقْهِ ، وَ الْأَمَانَةِ[252]،[253] (مفہوم : سعید اِبن عبد العزیز: سبقت لے جانے میں،فضیلت میں،فقہ میں،اَور اَمانت داری میں اَہلِ شام کے لئے اَیسے تھے جیسے اِن باتوں میں اَہلِ مدینہ منوّرہ کے لئے اِمام: مالک تھے !)۔،اَور اِبن عسَاکِر[254]،اَور عبد الغنیؒ مقدسیؒ[255] نے لکھا ہے: فَقِيْهُ اَهْلِ الشَّامِ وَ مُفْتِيْهِمْ بَعْدَ الْاَوْزَاعِيِّ (مفہوم : اَوزاعی کے بعد اَہلِ شام کے فقیہ اَور مفتی: سعید اِبن عبد العزیز تھے !)۔

گزشتہ تصریحات کی روشنی میں: سعید اِبن عبد العزیز جیسے فقیہ ، مفتی، ثقہ ،اَور اِمام: دَرَجہ کے رَاوِی کا حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب اِس بات کو منقطع طور پر،بِلا جھجک بَیان کر دینا اِس بات کی دَلیل ہے کہ حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان: اِتنا مشہور، و معروف تھا،اَور ثابِت السَّنَد تھا کہ شام کے مفتیٔ اعظم: تبع تابعی: سعید اِبن عبد العزیز تنوخیؒ نے اِس فرمان کو منقطع طور پر ہی روایت کر دینے میں عار محسوس نہ کی !،اَور اس کو متصل طور پر روایت کرنے کو ضروری نہ سمجھا! حالانکہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس فرمان کی متصل اَسانید: اَہلِ عراق کے پاس موجود تھیں جن کی تفصیل آپ گزشتہ صفحات پر مُلاحَظہ کر چکے ہیں !۔

---

250 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تقریبُ التہذیب۔اِبن حجر عسقلانیؒ۔** صفحہ 248۔(حرف السین المہملۃ۔ذِکر مَنِ اِسمہ سعید۔ترجمہ :سعید اِبن عبد العزیز تنوخی، دمشقیؒ: ترجمہ نمبر: 2358)۔

251 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **كِتَابُ الثِّقَاتِ ۔ اِبن حبان۔** جلد 3، صفحہ 392۔(کتاب اَتباع التابعین۔باب السین۔ترجمہ: سعید اِبن عبد العزیز تنوخی: ترجمہ نمبر: 1677)۔

252 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکِر۔** جلد 21۔صفحہ 202۔

253 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجَال۔عبد الغنیؒ مقدسیؒ۔** جلد 5، صفحہ 164۔

254 دیکھیں گزشتہ حوالہ: تاريخ مدينة دمشق ۔ **اِبن عَساکِر۔** جلد 21۔صفحہ 193۔

255 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلکمال فی اَسماءِ الرِّجَال۔عبد الغنیؒ مقدسیؒ۔** جلد 5، صفحہ 163۔

4-اَبو عبد الرحمان: سُلَمیؒ (: جلیل القدر تابعی) کی روایت:

حضرت عمار کے فرمان کی چوتھی غیر متصل سَنَد:

اِبن عبد البرؒ نے لکھا ہے:

وَ رَوَی الْاَعْمَشُ ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلسُّلَمِیِّ قَالَ : شَهِدْنَا مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّیْنَ فَرَاَیْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ لَا یَأْخُذُ فِیْ نَاحِیَةٍ ، وَ لَا وَادٍ مِّنْ اَوْدِیَةِ صِفِّیْنَ اِلَّا رَأَیْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَتْبَعُوْنَه کَاَنَّه عَلَمٌ لَهُمْ ، وَ سَمِعْتُ عَمَّارًا یَقُوْلُ یَوْمَئِذٍ لِهَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ : یَا هَاشِمُ ! تَقَدَّمْ ! اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَبَارِقَةِ ، اَلْیَوْمَ اَلْقَی الْاَحِبَّةَ : مُحَمَّدًا وَّ حِزْبَهٗ ۔ وَ اللّٰهِ ! لَوْ هَزَمُوْنَا حَتّٰی یَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا : اَنَّا عَلَی الْحَقِّ وَ اَنَّهُمْ عَلَی الْبَاطِلِ ، ثُمَّ قَالَ :

نَحْنُ ضَرَبْنَاکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِهٖ فَالْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَأْوِیْلِهٖ

ضَرْبًا یُّزِیْلُ الْهَامَ عَنْ مَّقِیْلِهٖ وَ یُذْهِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِهٖ

وَ یُرْجِعُ الْحَقَّ اِلٰی سَبِیْلِهٖ

قَالَ : فَلَمْ أَرَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قُتِلُوْا فِیْ مَوْطِنٍ مَا قُتِلُوْا یَوْمَئِذٍ ۔ (256)

مفهوم : اَبوعبدالرحمان سُلَمیؒ (: تابعی) کہتے ہیں: ''ہم: حضرت علیؓ کے ساتھ (جنگ) صفین میں شریک ہُوئے تو میں نے حضرت عمار اِبن یاسر کو دیکھا کہ حضرت عمار: صفین کی جس طرف بھی جاتے تھے اَصحابِ محمد ﷺ: حضرت عمار کے پیچھے ہوتے تھے اَیسے گویا کہ حضرت عمار: صحابہ کِرام کے لئے علم (یعنی: جھنڈا/یانشانی) تھے۔''، اَور اَبُوعبدالرحمان سلمیؒ (تابعی) (یہ بھی) کہتے ہیں کہ میں نے (جنگ صفین میں) حضرت عمار کو سُنا کہ حضرت عمار نے

---

256 **اَلْاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَةِ الْاَصْحَابِ ۔** اَبو عمر: یُوسُف: قُرطُبیؒ، نمریؒ (وَفات: 463 ہجرِیؒ) اِبن عبداللہ **اِبن عبد البرؒ**۔ صفحہ 1138، 1139۔ (حرف العین۔ باب عمار۔ ترجمہ: عمار اِبن یاسر اِبن مالک اِبن کنانة اِبن قیس اِبن حصین: ترجمہ نمبر: 1863)۔ دار الاَعلام۔ اردن۔ طبعہ اُولیٰ: 1423 ہجرِیؒ بمطابق: 2002 عیسوِیؒ۔ تصحیح و تخریج: عادل مرشد۔

ہاشم اِبن عتبہ کو فرمایا: ''اے ہاشم! آگے بڑھ! جنت چمکنے والی (تلواروں) کے نیچے ہے۔ آج میں (عمار ابن یاسر): (اپنے) پیاروں: یعنی: محمد ﷺ، اور آپ ﷺ کے گروہ سے جاملوں گا۔ اَللہ تعالیٰ کی قسم! اَگر وُہ (: اَہل شام): ہمیں شکست دے دیں یہاں تک کہ ہمیں ''ہجر'' نامی دُور دَراز مقام تک لے جائیں تب بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم: حَقّ پَر ہیں!، اَور وُہ (: اَہل شام): باطِل پَر ہیں!'' پھر حضرت عمار نے یہ شعر پڑھے:

(آج سے پہلے) ہم: تم سے قرآن کے نازل ہونے پر جنگ کرتے آئے ہیں!، اور آج ہم تم سے قرآن کی تاوِیل پَر جنگ کریں گے!،

(اور تمہیں ایسی ضربیں لگائیں گے جو) ضربیں: جسموں سے گردنوں کو جُدا کردیں گی، اور دوست کو دوست سے جُدا کردیں گی،

اَور حق کو اَپنے رستہ کی طرف واپس لے آئیں گی۔

(اَبو عبدالرحمان سلمی (تابعی) مزید) کہتے ہیں کہ: ''میں نے کسی بھی جگہ رسول اللہ ﷺ کے اِتنے زیادہ اَصحاب: شہید ہوتے نہیں دیکھے جتنے اُس دن (جنگ صفین میں) شہید ہوتے دیکھے تھے۔''

☆- شارِحِ صحیح مسلم: اَبوالعباس: **اَحمد: قرطُبیؒ**، مالکیؒ نے بھی حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروِیّ: اِس فرمان کو اَپنی تصنیف: (شرح صحیح مسلم بنام:) **اَلْمُفْهِم لِمَا اَشْكَلَ مِنْ تَلْخِيْصِ كِتَابِ مُسْلِمٍ** میں ذِکر کیا ہے![257]

حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان کہ: ''**ہم** (علیؓ والے): **حَقّ پَر ہیں، اَور وُہ** (: اَہلِ شام: معاویہ والے): **باطِل/گمراہی پَر ہیں**'': فرمانِ رسول ﷺ: ''**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**[258]'' کی وَضاحَت ہے!، حضرت عمار نے اَپنے اِس فرمان میں: اَہل شام: حضرت معاویہ ابن ابی سفیان، اَور اُن کے لشکر کو: باطل، اَور گمراہی پر کہہ کر: فرمانِ رسول ﷺ: ''**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**'' میں کی جانے والی گوناگوں

257 **اَلْمُفْهِم لِمَا اَشْكَلَ مِنْ تَلْخِيْصِ كِتَابِ مُسْلِمٍ** (: شرح صحیح مسلم)۔ اَبُوالعباس: اَحمد: قرطُبیؒ، مالکیؒ (پیدائش: 578 ہجریؒ۔ وَفات: 656 ہجریؒ) اِبن عمر اِبن ابراہیم اِبن عمر۔ جلد 7۔ صفحہ 255، 256۔ (صحیح مسلم کی حدیث نمبر: 2820 کی شرح میں)۔ دارِابن کثیر، دار الکلم الطیب۔ دمشق، بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1417 ہجریؒ بمطابق: 1997 عیسوِیؒ۔ تحقیق و تعلیق و تقدیم: محی الدین دیب مستو، یوسف علی بدیوی، اَحمد محمد سیّد، محمود ابراہیم بزّال۔

258 **تنبیہ**:- اِس حدیث کے مُتواتِر ہونے، اَور اِس حدیث سے: حضرت معاویہ، اَور اُن کے لشکریؒ: مراد ہونے کی تفصیلات: گزشتہ صفحات پَر: گزر چکی ہیں!

تاویلات کا دروازہ بند کر دِیا ہے ! ، حضرت عمار کے اِس فرمان کی رُو سے : جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اَور آپ کے پَیروکار : حَقّ پَر تھے ، اَور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالف آنے والے (: حضرت معاویہ اِبن ابی سفیان ، اَور اُن کے لشکریّ) : باطِل / گمراہی پَر تھے ! ، لہٰذا جلیلُ القدر صحابیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) : حضرت عمار : اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فتوی کی رُو سے جنگ صفین : " حَقّ - بمقابلہ - خطاءِاجتہادِیّ " کی جنگ نہیں تھی ، بلکہ " حَقّ - بمقابلہ - باطِل ، وضلالت " کی جنگ تھی ! ، اَور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان سے : یہ جنگ کرنے میں : خطاءِاجتہادِیّ سرزد نہیں ہُوئی ! ، بلکہ حضرت معاویہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ جنگ کرنے میں : باطِل ، اَور گمراہی پَر تھے ! ۔ ،

☆- حضرت عمار کے اِس فرمان کے شواہد : لغتِ قُرآن ، ولغتِ عَرب سے -☆

قرآن مجید ، اَور لغتِ عرب (یعنی : عربی زبان کے اَلفاظ ، مَعانِی) کی کُتُب کے مطابق بھی :

" حَقّ " ، اَور " باطِل " : ایک دُوسرے کی ضد (یعنی : مُتَضَادّ) ہیں :

1 - قرآن مجید : (پارہ 15 ۔ سورۃ الإسراء / بنی اسرائیل ۔ آیۃ 81 :) ﴿ **وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝** ﴾

(**مفہوم** : اَے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ اِعلان فرمادیں کہ حَقّ : آگیا ہے ! ، اَور باطِل : مِٹ گیا ہے ۔ باطِل : مٹنے والا ہی ہے !) :

نوٹ :- قرآن کریم کے مطابق : " حَقّ کی ضد : باطِل ہے ! ، نہ کہ خطاء (اجتہادِیّ) !

2- مفردات القرآن ۔ راغب اصفہانی میں ہے : **اَلْبَاطِلُ : نَقِيْضُ الْحَقِّ** [259] (**مفہوم** : باطل : حَقّ کی نقیض (یعنی : ضد) ہے !) ۔ ،

---

259 **مُفْرَدَاتُ اَلْفَاظِ الْقُرْآنِ ۔ راغب : اصفہانیؒ** (وفات تقریباً : 425 ہجریّ) ۔ صفحہ 129 ۔ (کتاب الباء ۔ باب : بطل) ۔ دار القلم ۔ دمشق ۔ طبعہ رابعہ : 1430 ہجریّ بمطابق : 2009 عیسویّ ۔ تحقیق : صفوان عدنان داوودی ۔

3- مخصص۔اِبن سیدہ میں ہے : اَلضَّلَالُ : ضِدُّ الْھُدٰی ۔ ۔ ۔ اَلْبَاطِلُ : نَقِیْضُ الْحَقِّ ۔ ۔ ۔ اَلْھُدٰی : ضِدُّ الضَّلَالِ [260] (**مفھوم** : باطل: حَقّ کی ضد ہے اَور ضَلالت (یعنی: گمراہی): ہدایت کی ضد ہے !)۔،

4- محکم ومحیط اعظم۔اِبن سیدہ میں ہے : اَلْبَاطِلُ : نَقِیْضُ الْحَقِّ [261] (**مفھوم** : باطل: حَقّ کی نقیض (یعنی: ضد) ہے !)۔،

5- لسان العرب۔اِبن منظور میں ہے : اَلْبَاطِلُ : نَقِیْضُ الْحَقِّ [262] (**مفھوم** : باطل: حَقّ کی نقیض (یعنی: ضد) ہے !)۔،

6- قاموس۔ فیروز آبادِیّ میں ہے : اَلْبَاطِلُ : ضِدُّ الْحَقِّ [263] (**مفھوم** : باطل: حَقّ کی نقیض (یعنی: ضد) ہے !)۔،

،اَور خطاء کی ضد: صواب ہے:

عربیّ اَلفاظ۔مَعانِی کی کُتُب میں ہے:

1- محکم ومحیطِ اَعظم۔اِبن سیدہ میں ہے : اَلْخَطَأُ وَ الْخَطَاءُ : ضِدُّ الصَّوَابِ ۔ ۔ ۔ وَ الصَّوَابُ :

---

260 **اَلْمُخَصَّصُ ۔** اَبُو حسین: علیّ: اَندُلُسیّ (وَفات: 458 ہجریّ) اِبن اسماعیل **اِبن سَیِّدَہ** ۔ جلد 13۔ صفحہ 75، 76، 78۔ ((باب:) الضلال والباطل)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔

261 **اَلْمُحْکَمُ وَ الْمُحِیْطُ الْاَعْظَمُ ۔** اَبُو حسین: علیّ: اَندُلُسیّ (وَفات: 458 ہجریّ) اِبن اسماعیل **اِبن سَیِّدَہ** ۔ جلد 9۔ صفحہ 178۔ (حرف الطاء۔ (باب:) ب ط ل)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1421 ہجریّ بمطابق: 2000 عیسویّ۔ تحقیق: ڈاکٹر عبد الحمید ہنداوی۔

262 **لِسَانُ الْعَرَبِ ۔** اِبن منظور اَندُلُسیّ (پیدائش: 630 ہجریّ–وَفات: 711 ہجریّ)۔ جلد 1۔ صفحہ 432۔ (کتاب الباء۔ (باب:) بطل)۔ دار اِحیاء التُّراث العربی۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ ثالثہ: 1419 ہجریّ بمطابق: 1999 عیسویّ۔ تصحیح: امین محمد عبد الوہاب، محمد صادق عبَیدی۔

263 **اَلْقَامُوْسُ الْمُحِیْطُ ۔ محمد: فیروز آبادِیّ** (وَفات: 817 ہجریّ) اِبن یعقوب۔ صفحہ 966۔ (فصل الباء۔ بطَلَ)۔ موسسۃ الرسالۃ۔ تحقیق: مکتب تحقیق التُّراث فی موسسۃ الرسالۃ۔ اِشراف: محمد نعیم عرقسوسی۔

ضِدُّ الْخَطَإِ [264] (**مفہوم** : خطا،اَور خطاء: صَواب کی ضد ہے !)۔،

2-لسان العرب۔اِبن منظور میں ہے : **اَلْخَطَأُ وَ الْخَطَاءُ : ضِدُّ الصَّوَابِ . . . وَ الصَّوَابُ : ضِدُّ الْخَطَإِ** [265] (**مفہوم** : خطا،اَور خطاء: صَواب کی ضد ہے !،اَور صَواب: خطا کی ضد ہے !)۔،

3- قاموس۔ فیروز آبادی میں ہے : **اَلْخَطْأُ وَ الْخَطَأُ وَ الْخَطَاءُ : ضِدُّ الصَّوَابِ** [266] (**مفہوم** : خطأ، خطا،اَور خطاء: صَواب کی ضد ہے !)۔

تنبیہ:-''ہم حق پر ہیں،اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں'': یہ عَرَب کا زُبان زدِ عامّ جملہ ،اَور اَپنے مخالف پر تغلیظ کا اِظہار کرنے کی ایک اِصطِلاح ہے !: جیسا کہ : حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر غصے سے کہا تھا: أَ لَسْنَا عَلَى الْحَقِّ ، وَ هُمْ عَلَى الْبَاطِلِ ؟ (**یعنی**: کیا ہم حق پر نہیں ہیں ؟،اَور ہمارے مخالفین (کفارِ مکہ) باطل پر نہیں ہیں ؟)۔،اَور اِس طرح کی اِصطِلاح کو حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ عنہ کا جنگ صفین میں اِستعمال کرنا: بہت معنیٰ خیز ہے— خصوصًا جب آپ رضی اللہ عنہ کے دِیگر سخت فرامین بھی موجود ہیں: جن کی تفصیلات آئندہ صفحات پر موجود ہیں-۔،ہر چند کہ اِس سے مراد: کفر ہر گز نہیں ہو سکتا: کیونکہ حضرت عمار نے اِس کی آئندہ فرمان میں صاف اَلفاظ میں نفی کی ہے،اَور دِیگر قُرآنیّ و حدیثیّ حوالہ جات سے بھی ثابت ہے کہ بغی کو کفر کسی صورت نہیں کہا جا سکتا !۔، بلکہ اِس سے مراد: تغلیظ ہے !۔

264دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْمُحْكَمُ وَ الْمُحِيْطُ الْاَعْظَمُ ۔ اِبن** سَیِّدَہ اُندلُسیّ۔ جلد 5۔ صفحہ 230(: کتاب الخاء۔ (باب:)خ ط ء)۔، جلد 8۔ صفحہ 386۔(مقلوبہ (ص و ب))۔

265دیکھیں گزشتہ حوالہ: **لِسَانُ الْعَرَبِ ۔ اِبن منظور** اُندلُسیّ۔ جلد 4۔ صفحہ 132(: باب الخاء۔ خطأ)۔، جلد 7۔ صفحہ 433(: باب الصاد۔ صوب)۔

266دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْقَامُوْسُ الْمُحِيْطُ ۔** محمد ابن یعقوب **فیروز آبادیّ**۔ صفحہ 39۔(باب الہمزہ۔ فصل الخاء)۔

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس فرمان کی موافقت میں اَہْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ کا نظریہ:

عمر نسفیؒ (صاحبِ: ''عقائد نسفیہ'') کے **اُستاد**: اَبو الیُسر: **محمد**: بَزدَوِیؒ، حنفیؒ، ماتریدیؒ (م: 493ھ) کی کتاب میں ہے:

قَالَ اَہْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَـةِ: ۔ ۔ ۔ کَانَ عَلِیٌّ عَلَی الْحَقِّ وَ مُعَاوِیَـةُ عَلَی الْبَاطِـلِ ۔ ۔ ۔ وَ الدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ مُعَاوِیَةَ غَیْرُ مُحِقٍّ قَوْلُہٗ علیہ السلام لِعَمَّارِ ابْنِ یَاسِرٍ: ((**تَقْتُلُکَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ**)) وَ قَتَلَہٗ قَوْمُ مُعَاوِیَةَ ۔ ۔ ۔ [267]

(**مفہوم: اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں کہ: علیؓ** رضی اللہ عنہ**: ''حق'' پر تھے!، اَور معاویہ: ''باطِل'' پر تھا۔** معاویہ کے حق پر نہ ہونے (: یعنی: ''باطِل'' پر ہونے) کی دَلیل وہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: جو آپ ﷺ نے حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا کہ: ''**اے عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا!**'' اور عمار کو معاویہ کے گروہ نے (جنگ صفین میں) شہید کیا ہے!)

تنبیہ: بزدوِیؒ نے اپنی اِسی تصنیف یعنی: ''اُصول الدین'' کے شروع میں اہل سنت کی بہت سی کُتُب کا ذِکر کیا ہے جو کُتُب: بزدوِیؒ نے مطالعہ کر رَکھی تِھیں۔ ظاہر ہے کہ بزدوی نے اَیسے ہی تو حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کو ''باطل'' پر کہنا: اہل سنت و جماعت کی طرف منسوب نہیں کیا ہو گا؟ اہل سنت کی بہت سی کُتُب پڑھ کر ہی لکھا ہو گا!۔،

تنبیہ:۔ حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کے اِس فرمان میں کی جانے والی تاویلات کا رَدّ: حضرت عمار کے اَپنے ہی فرمان سے آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں!، و نیز فرمانِ رسول ﷺ: ''**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!**'' میں کی جانے والی گونا گوں تاوِیلات کا رَدّ: بھی حضرت عمار کے ہی فرمان سے آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں!

---

267 **اُصُوْلُ الدِّیْنِ ۔** اَبو الیُسر: محمد: بَزدَوِیؒ، حنفیؒ، ماتریدیؒ (پیدائش: 421ہجریؒ۔وفات: 493ہجریؒ) ابن محمد ابن حُسَین ابن عبد الکریم ابن موسیٰ ابن مجاہد۔ صفحہ 203۔ مسالۃ (نمبر 69)۔ مکتبۃ ازہریۃ للتراث۔ قاہرہ۔ مصر۔ (سالِ طباعت:) 1424 ہجریؒ بمطابق: 2003عیسوِیؒ۔ تحقیق: ڈاکٹر ہانز بیتر لنس۔ ضبط و تعلیق: ڈاکٹر احمد حجازی سقا۔

مذکورہ فرمانِ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شاہد: اُمُّ المؤمنین: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان:

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ فرمان: مکمل سَنَد کے ساتھ: (1) معجم کبیر۔ طبرانی، اَور (2) مستدرک حاکم میں ہے، پہلے معجم کبیر۔ طبرانی کا حوالہ: باسَنَد ملاحظہ ہو!: (1) طبرانی نے اَپنی کتاب: اَلمعجم الکبیر میں اَپنی سَنَد کے ساتھ لکھا ہے:

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ ، ثنا أَبُوْ كريب ، ثنا اِبْرَاہِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ ، عَنْ جُرَيٍّ بْنِ سمرة قَالَ : لَمَّا كَانَ بَيْنَ أَهْلِ الْبَصرَةِ اَلَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنْطَلَقْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَيْتُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَقَالَتْ : مِمَّنْ الرَّجُلُ ؟ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ! ، قَالَتْ : مِنْ أَيِّ أَهْلِ الْعِرَاقِ ؟ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ ! قَالَتْ : مِنْ أَيِّ أَهْلِ الْكُوْفَةِ ؟ قُلْتُ : مِنْ بَنِيْ عَامر ! فَقَالَتْ : مرحا [268] ! قربًا عَلٰى قربٍ ! ، وَ رَحبًا عَلٰى رَحبٍ ! ، فَمَجِيْءٌ ، مَا جَاءَ بِكَ ؟ قُلْتُ : بَيْنَ عَلِيٍّ وَّ طلحةَ وَ الزبير اَلَّذِيْ كَانَ ، فَأَقْبَلْتُ فَبَايَعْتُ عَلِيًّا ۔ قَالَتْ : " فَالْحَقْ بِهٖ ! فَوَ اللهِ ! مَا ضَلَّ وَ لَا ضُلَّ بِه " : حَتّٰى قَالَتْهَا ثَلَاثًا ۔

اَلمُعجَم الكبِير ۔ طبرانی [269]

---

268 تنبیہ:- مطبوعہ: معجم کبیر۔ طبرانی میں یہ لفظ اِسی طرح: یعنی: " مرحا " ہے، جبکہ مطبوعہ مجمع الزوائد۔ ہیثمی میں یہ لفظ: " مرحبا " ہے جو درست معلوم ہوتا ہے! مجمع الزوائد کا حوالہ آگے آ رہا ہے۔

269 اَلمُعجَم الكبير ۔ اَبُو القاسم: سُلَیمان: طبرانی (پیدائش: 260 ہجریؒ۔ وفات: 360 ہجریؒ) ابن اَحمد۔ جلد 24، صفحہ 9، 10۔ حدیث نمبر: 00000(12)۔ (میمونۃ بنت الحارث۔ مااسندت میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جری بن سمرۃ عن میمونۃ)۔ ناشر: مکتبہ ابن تیمیہ۔ قاہرہ۔ تحقیق و تخریج: حمدی عبد المجید سلفی۔ بحکم: وزارت الو قاف والشؤون الدینیۃ۔ عراق، و بحکم: صدرِ عراق: صدام حسین۔

مفہوم : ۔۔۔ جری ابن سمرہ (تابعی) نے کہا کہ : جب اہل بصرہ، اور حضرت علی کے درمیان جنگ کا معاملہ پیش آیا تو میں مدینہ طیبہ میں زوجہ رسول ﷺ، اُمُّ المُؤمنین، حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہو گیا، اور حضرت میمونہ: (خاندانِ) بَنی ہلال سے تھیں۔ میں نے حضرت میمونہ کو سلام کیا! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پُوچھا: اَے آدمی! تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اَہلِ عراق میں سے ہوں!، حضرت میمونہ نے پھر مجھ سے پُوچھا کہ: تم کون سے اَہلِ عراق میں سے ہو؟ تو میں نے عرض کی کہ: میں اَہلِ کُوفہ میں سے ہوں!، حضرت میمونہ نے پھر پُوچھا کہ: کون سے اَہل کُوفہ میں سے؟ میں نے عرض کی کہ: میں (خاندانِ) بَنُو عامر سے ہوں!۔ تو حضرت میمونہ نے مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی: جب حضرت علی، اور حضرت طلحہ، اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان جنگ کی نوبت آئی تو میں نے آگے بَڑھ کر حضرت علی کی بیعت کر لی تھی۔ تب حضرت میمونہ نے مجھے حکم فرمایا کہ: جا کر حضرت علی کے ساتھ مل جا! کیونکہ نہ تو: علی: خود: گمراہ ہیں، اور نہ ہی علی کی وجہ سے کوئی گمراہ ہُوا ہے۔ حضرت میمونہ نے یہ بات 3 بار فرمائی!۔،

☆۔ہیثمی نے اَپنی کتاب: مجمع الزوائد میں راوِی: جری ابن سمرہ کے حوالہ سے یہ روایت لکھنے کے بعد لکھا ہے:

رَوَاهُ الطبرانِيُّ وَ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْر جرى بن سمرة وَ هُوَ ثِقَةٌ ۔

مَجمَعُ الزَّوائِد ۔ ہیثمیؒ [270]

مفہوم : اِس روایت کو طبرانی نے اَپنی کتاب: اَلمعجم الکبیر میں روایت کیا ہے، اَور اِس روایت کو روایت کرنے والے: راویان: صحیح کے راویان ہیں، سوائے جری ابن سمرہ کے، اور وُہ: جری ابن سمرہ بھی: ثِقہ (یعنی: قابلِ اِعتماد: راوی) ہے۔

(2)، اَور اِمام: حاکم نیشاپوری اَپنی مکمل، متصل: سَنَد کے ساتھ لکھتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ : أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السكن ، ثنا اَلْحَارِثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، ثنا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ ، عَنْ جُرَيِّ بْنِ كليب اَلْعَامِرِىّ قَالَ : لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلى صِفِّيْن

270 مَجمَع الزوائِد و مَنبَع الفَوائِد ۔ اَبوالحسن: علی: ہیثمی، شافعی (پیدائش: 735 ہجریؒ۔ وفات: 807 ہجریؒ) ابن ابی بکر ابن سُلَیمان۔ جلد 9، صفحہ 135۔ (کتاب المناقب۔ باب مناقب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ باب: الحق مع علی رضی اللہ عنہ)۔ ناشر: دار الکتاب العربی۔ بیروت۔ لبنان۔

كَرِهْتُ الْقِتَالَ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَتْ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ ! قَالَتْ : مِنْ أَيِّهِمْ ؟ قُلْتُ : مِنْ بَنِيْ عَامر ! قَالَتْ : رَحبًا عَلى رَحبٍ ! ، وَ قربًا عَلى قربٍ ! تَجِيْءُ ، مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : سَارَ عَلِيٌّ إِلى صِفِّيْن وَ كَرِهْتُ الْقِتَالَ ! فَجِئْنَا اِلى هَاهِنَا . قَالَتْ : أَ كُنْتَ بَايَعْتَه ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ! قَالَتْ : فَارْجِعْ اِلَيْهِ فَكُنْ مَعَه فَوَ اللهِ ! مَا ضَلَّ وَ لَا ضُلَّ بِه .

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ .

مفہوم : ۔۔۔ جری ابن کلیب عامری (تابعی) نے کہا: جب حضرت علی صفین کی طرف لشکر لے کر چلے تو میں نے جنگ صفین میں شرکت کو ناپسند کیا اور مدینہ طیبہ میں زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اُمُّ المُؤمنین، حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہو گیا۔ حضرت میمونہ نے مجھ سے پُوچھا کہ: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ تو میں نے عرض کی کہ: میں اَہلِ کُوفہ میں سے ہوں !، حضرت میمونہ نے پھر مجھ سے پُوچھا کہ: تم کون سے اَہل کُوفہ میں سے ہو؟ تو میں نے عرض کی کہ: میں (خاندانِ) بَنُو عامر سے ہوں !۔ اِس کے بعد حضرت میمونہ نے مجھے خوش آمدید کہا، اور پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟ تو میں نے عرض کی کہ: حضرت علی صفین کی طرف لشکر لے کر چلے گئے ہیں، میں نے جنگ میں شرکت کو ناپسند کیا اور اِدھر آپ کی طرف چلا آیا۔ اُمُّ المؤمنین: حضرت میمونہ نے مجھ سے پوچھا: کیا تُو نے علی کی بیعت کی تھی؟ میں نے عرض کی: جی ہاں ! تو اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ نے مجھے حکم فرمایا: ''علی کے پاس واپس جا !، اَور جا کر: علی کے ساتھ ہو جا ! اَللہ کی قسم ! نہ تو: علی: خود: گمراہ ہیں، اور نہ ہی علی کی وجہ سے کوئی گمراہ ہُوا ہے۔''

یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نہیں لکھا ہے۔

تنبیہ :۔ ذہبی نے بھی مستدرک ۔۔ حاکم کی تلخیص میں اِس روایت کو بخاری، اور مسلم کی شرط کے مطابق: ''صحیح'' کہا ہے ![271]

---

271 اَلمُستَدرَک علی الصحیحین ۔ اَبو عبداللہ: محمد: نیشاپوری [مُتَوَفّٰی: 405 ہجریّ] ابن عبد اللہ۔ مع تلخیص المُستَدرَک۔ اَبو عبداللہ: محمد: ذہبی [مُتَوَفّٰی: 748 ہجریّ] ابن عثمان ابن قائماز ابن عبد اللہ۔ جلد 3۔ صفحہ 152۔ حدیث نمبر: 278/4680۔ (کتاب مناقب الصحابہ۔ باب: مناقب علیّ ابن ابی طالب)۔ دار الکتب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ ثانیہ: 1422 ہجریّ بمطابق: 2002 عیسوِیّ۔ تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا۔

☆۔حاکم کے حوالہ سے یہ روایت: ابن حجر عسقلانی نے اَپنی کتاب: اِتّحافُ المَہَرۃِ میں ذِکر کی ہے[272]۔

ضروری تنبیہات:

1۔راوی جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ بات روایت کرتا ہے اُس راوی کے نام کا تلفُّظ ابن حجر عسقلانی نے تقریب التہذیب میں " جُرَیٌّ " بتایا ہے !،ہم نے ابن حجر عسقلانی کی اِس تصریح کے مطابق: اَپنی اِس تحریر میں گزشتہ صفحات پر موجود: معجم کبیر۔طبرانی،اور مستدرکِ حاکم کی عبارت میں اِس راوی کے نام پر یہ اِعراب لگایا ہے !۔

2۔ معجم کبیر۔طبرانی،اَور مستدرکِ حاکم کے اَلفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمُّ المؤمِنِین: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ بات روایت کرنے والے شخص کے نام میں فرق ہے !:(1) معجم کبیر۔طبرانی میں اس راوی کا نام: "جری ابن سمرہ" ہے، جبکہ مستدرکِ حاکم میں اس راوی کا نام: "جری ابن کلیب" ہے جبکہ یہ دونوں راویان اِسی: مذکورہ: روایت کے اندر ہی: اَپنا خاندان: بَنُو عامر،اور اَپنا مسکن: کُوفہ بتاتے ہیں، چنانچہ اَسماءالرجال کی کُتُب میں دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جری ابن سمرہ،اور جری ابن کلیب: 2 علیحدہ علیحدہ شخصیت ہیں: لہٰذا یاتو معجم کبیر۔طبرانی،اور مستدرک حاکم کے ناسخین /یاراویان /چھاپہ خانہ والوں سے نام لکھنے میں کوئی غلطی واقع ہو گئی ہے /،اَور یاپھر اِن دونوں راویان نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر علیحدہ علیحدہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ مذکورہ مکالمہ کیاہے: دونوں صورتیں ممکن ہیں !،بہر صورت اِس سے روایت کے ثبوت میں نقصان: واقع نہیں ہوتا ہے ! بلکہ روایت: ثابت قرار پاتی ہے !

3۔اُمُّ المؤمِنِین: حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا کے اِس: فرمان سے یہ بات اَچھی طرح واضح ہے کہ: **حضرت علی رضی اللہ تعالی نہ تو خود گمراہی پر تھے،اَور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی پیروی کرنے والے گمراہی پر تھے !** :اور یہی بات: حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالی عنہما کے فرمان میں موجود ہے کہ جس میں حضرت عمار فرماتے ہیں کہ ہمارے لشکر میں سے اِصلاح کی نیت رکھنے والے: حَقّ پر ہیں: جس کی تفصیل آپ گزشتہ صفحات پر ملاحظہ کرچکے ہیں !۔

---

272 اِتّحافُ المَہَرۃِ بالفوائد المُبتَکَرۃ من اَطراف العشَرۃ ۔ اَحمد: عسقلانی [پیدائش: 773ہجریّ–وفات: 852 ہجریّ]ابن علیّ ابن محمد ابن حجر۔جلد 18۔صفحہ 76۔حدیث نمبر: 23361۔(مُسنَد حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا)۔فہرسۃ مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ اثناء النشر۔ 1423ہجریّ۔طبعہ اُولی: 1423ہجریّ بمطابق: 2002عیسویّ۔تحقیق: ڈاکٹر صالح حامد رفاعی۔

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا: جنگِ صِفّین والے مخالفین حضرت علیؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں دُوسرا فرمان:

1-مصنَّف ابن اَبی شَیبہ میں ہے: اِبن اَبی شَیبہ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رِيَاحِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ : كُنْتُ إِلٰى جَنْبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِصِفِّيْنَ ، وَ رُكْبَتِيْ تَمَسُّ رُكْبَتَهٗ ، فَقَالَ رَجُلٌ : كَفَرَ اَهْلُ الشَّامِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : لَا تَقُوْلُوْا ذٰلِكَ ! نَبِيُّنَا وَ نَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ ، وَ قِبْلَتُنَا وَ قِبْلَتُهُمْ وَاحِدَةٌ ، وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ مَّفْتُوْنُوْنَ جَارُوْا عَنِ الْحَقِّ ، فَحَقَّ عَلَيْنَا اَنْ نُّقَاتِلَهُمْ حَتّٰى يَرْجِعُوْا اِلَيْهِ[273]

(**مفہوم :** رِیاح ابن حارِث نخعیؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ ریاح ابن حارث نے کہا: میں: جنگِ صفین کے دِن: حضرت عمار ابن یاسر کے پہلو میں موجود تھا، میں: حضرت عمار کے اِتنا زیادہ قریب تھا کہ میرا گھُٹنا: حضرت عمار کے گھٹنا کو چُھو رہا تھا، کسی آدمیؒ نے کہا: اَہلِ شام: کافر ہو چکے ہیں!۔ حضرت عمار نے فرمایا: اَیسا نہ کہو! کیونکہ ہمارے، اَور اَہل شام کے نبیؐ ﷺ: ایک ہیں، ہمارا، اَور اَہل شام کا قبلہ: ایک ہے، اَلبتہ اَہل شام: فتنہ میں مبتلا لوگ ہیں: اُنہوں نے: حقؒ سے مُنہ پھیرا ہے: اِس لئے ہم پر: اَہلِ شام کے ساتھ جنگ کرنا: اُس وَقت تک ضرورِیؒ ہو چُکا ہے: جب تک وُہ: حقؒ کی طرف لوٹ نہ آئیں!)۔

2-اِبن عَساکر نے اَپنی مکمل سَنَد کے ساتھ: گزشتہ سَنَد سے اِس روایت کو درج ذَیل اَلفاظ میں روایت کیا ہے:

اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ السَّمَرْقَنْدِيِّ ، انا اَبُوْ مُحَمَّدٍ ، وَ اَبُو الْغنائم : اِبْنَا اَبِيْ عُثْمَانَ ، وَ

273**اَلمُصنَّف** ۔ اَبو بکر: عبداللہ: کُوفیؒ، عَبسیؒ (پیدائش: 159 ہجریؒ۔ وفات: 235 ہجرِیؒ) ابن محمد ابن ابی شَیبہ۔ جلد 21، صفحہ 407۔ حدیث نمبر: 38996۔ (کتابُ الفِتَنِ ۔ باب ما ذُكِرَ فِيْ صِفِّين)۔ طبعہ: دار قرطبہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1427 ہجرِیؒ بمطابق: 2006 عیسوِیؒ۔ دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیۃ۔ سعودیہ، مؤسسۃ علوم القرآن۔ دمشق۔ شام۔ تحقیق و تخریج: محمد عوّامہ۔

اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ البُسْرِیّ ، وَ اَبُوْ طَاہِرٍ اَلقَصَّارِیُّ ، وَ اَبُو الْحَسَنِ اَلْاَنبَارِیُّ قَالُوْا : انا اَبُـوْ عُمَرَ بْنُ مَہْدِیٍّ ، انا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ یَعْقُوْبَ بْنِ شَیْبَۃَ ، نـا جَـدِّیْ : یَعْقُـوْبُ ، نـا یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ ، انا الْحَسَنُ بْنُ الْحَکَمِ اَبُـو الْحَکَمِ ، عَنْ رِیَـاحِ ابْنِ الْحَارِثِ قَـالَ : کُنْتُ اِلٰی جَنْبِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ بِصِفِّیْنَ ، وَ رُکْبَتِیْ تَمَسُّ رُکْبَتَہ ، فَقَالَ رَجُـلٌ : کَفَرَ اَہْلُ الشَّامِ ۔ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : لَا تَقُـلْ ذٰلِکَ ! نَبِیُّنَـا وَ نَبِیُّہُمْ وَاحِـدٌ ، وَ قِبْلَتُنَـا وَ قِبْلَتُہُمْ وَاحِدَۃٌ ، وَ لٰکِنَّہُمْ قَوْمٌ مَّفْتُوْنُوْنَ جَارُوْا عَنِ الْحَقِّ ، فَحَقَّ عَلَیْنَا اَنْ نُّقَاتِلَہُمْ حَتّٰی یَرْجِعُوْا اِلَیْہِ[274]

(**مفہوم :** رِیاح ابن حارِث نخعی (تابعی) سے روایت ہے کہ : ریاح ابن حارث نے کہا: میں: جنگِ صفین کے دِن : حضرت عمار ابن یاسر کے پہلو میں موجود تھا، میں : حضرت عمار کے اِتنا زِیادہ قریب تھا کہ میرا گھٹنا : حضرت عمار کے گھٹنا کو چھُو رہا تھا، کسی آدمی نے کہا: اَہلِ شام نے کُفر کیا ہے !۔، حضرت عمار نے اُسے فرمایا: اَیسا نہ کہہ ! کیونکہ ہمارے،اَور اَہل شام کے نبی ﷺ: ایک ہیں، ہمارا،اَور اَہل شام کا قبلہ : ایک ہے،البتّہ اَہل شام: فتنہ میں مبتلا لوگ ہیں،اُنہوں نے حَقّ سے مُنہ پھیرا ہے: اِس لئے ہم پر اَہل شام کے ساتھ جنگ کرنا: اُس وَقت تک ضروری ہو چُکا ہے: جب تک کہ وُہ: حَقّ کی طرف لوٹ نہ آئیں !)۔،

☆۔**ابن عساکر** نے اِس روایت کو: دِیگر 2 سندوں سے بھی روایت کیا ہے جو دَرج ذَیل ہیں: اِبن عَساکر کہتے ہیں:

اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ السَّمَرْقَنْدِیّ ، انا اَبُوْ مُحَمَّدٍ : اَحْمَدُ ، وَ اَبُو الْغنائم : مُحَمَّدٌ : اِبْنَـا عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ ، وَ اَبُـو الْقَاسِـمِ بْنُ البُسْرِیّ ، وَ اَبُـوْ طَـاہِرٍ : اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلقَصَّارِیُّ ، وَ اَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلْاَنبارِیُّ قَالُوْا : انا اَبُـوْ عُمَـرَ : عَبْـدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَہْدِیٍّ ، انا مُحَمَّـدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ یَعْقُـوْبَ بْنِ شَیْبَۃَ ، نـا جَـدِّیْ :

---

274 **تَارِیْخُ مَدِیْنَۃِ دِمَشْقَ وَ ذِکْرُ فَضْلِہَا وَ تَسْـمِیَۃُ مَنْ حَلَّہَـا مِنَ الْاَمَاثِـلِ اَوِ احْتَـازَ بِنَوَاحِیْہَـا مِن وَارِدِیْہَا وَ اَہْلِہَا** (المعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ ابوالقاسم: علیّ: دمشقی، شافعی (پیدائش: 499 ہجریّ۔ وفات: 571 ہجریّ) ابن حَسَن ابن ہبۃ اللّٰہ ابن عبداللّٰہ ۔ جلد 1 ۔ صفحہ 348 ۔(باب ما وَرَدَ مِن اَقوالِ المُنصِفِینَ فِیمَنْ قُتِلَ مِنْ اَہْلِ الشامِ بِصِفِّیْن)۔ دارالفکر ۔ بیروت ۔ لبنان ۔ 1415 ہجریّ بمطابق: 1995 عیسویّ۔ تحقیق: ابوسعید عمر ابن غرامہ عَمروی۔

يَعْقُوْبُ ، نا اِبْنُ الاصبهَانِيِّ : وَ ہُوَ : مُحَمَّــدُ بْنُ سَــعِيْدٍ ، انــا شريك ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ رِيَاحِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ : سَــمِعَ عَمَّــارٌ رَجُلًا يَّقُــوْلُ : كَفَرَ اَہْــلُ الشَّــامِ ۔ ، قَــالَ : لَمْ يَكْفُرُوْا ! اِنَّ حُجَّتَنَا وَ حُجَّتَہُمْ وَاحِدَةٌ ، وَ قِبْلَتُنَا وَ قِبْلَتُہُمْ وَاحِدَةٌ ، وَ لٰكِنَّہُمْ قَوْمٌ مَّفْتُوْنُوْنَ جَارُوْا عَنِ الْحَقِّ ، فَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نَّرُدَّہُمْ اِلَى الْحَقِّ[275]

(**مفهوم :** رِیاح ابن حارِث نخعی (تابعی) سے روایت ہے کہ ریاح ابن حارث نے کہا: حضرت عمار نے کسی آدمیّ کو کہتے ہُوئے سُنا کہ :اَہلِ شام نے کُفر کیا ہے !۔ حضرت عمار نے فرمایا: اَہل شام نے کُفر نہیں کیا ہے ! کیونکہ ہماری،اور اَہل شام کی حجت :ایک ہے، ہمارا،اور اَہل شام کا قبلہ :ایک ہے،البتّہ اَہل شام: فتنہ میں مبتلا لوگ ہیں، اُنہوں نے حَقّ سے مُنہ پھیرا ہے:اِس لئے ہم پر ضروریّ ہو چُکا ہے کہ ہم اَہل شام کو حَقّ کی طرف لوٹائیں !)۔

اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ السَّمَرْقَنْدِيِّ ، انا اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَ اَبُو الْغنائم اِبْنَا اَبِيْ عُثْمَانَ ، وَ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ البُسرى ، وَ اَبُوْ طَاہِرٍ اَلْقَصَّارِيُّ ، وَ اَبُو الْحَسَنِ الْاَنبارِيُّ قَالُوْا : انــا عَبْــدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَہْدِيٍّ ، انا مُحَمَّــدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعْقُــوْبَ بْنِ شَيْبَةَ ، نــا جَــدِّيْ : يَعْقُوْبُ ، نا اَبُوْ نُعَيْمٍ : اَلْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، نا حَنَشُ ۔ يَعْنِيْ : اِبْنَ الْحَارِثِ ۔ نا الْحَسَــنُ بْنُ الْحَكَمِ اَلنَّخَعِيُّ ، عَنْ رِيَاحِ ابْنِ الْحَارِثِ ۔ قَــالَ حَنَشٌ : وَ اُرَانِيْ قَــدْ سَــمِعْتُه مِنْ رِيَاحِ ابْنِ الْحَارِثِ ۔ ، قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْكُوْفَةِ : كَفَرَ اَہْلُ الشَّامِ - وَ رَبِّ الْكَعْبَــةِ ! - ، فَقَالَ عَمَّارٌ : لَا تَقُلْ : كَفَرُوْا ! ، وَ لٰكِنَّہُمْ قَوْمٌ مَّفْتُوْنُوْنَ بَغوْا عَلَيْنَا فَحَقَّ عَلَيْنَــا قِتَالُہُمْ[276]

(**مفهوم :** رِیاح ابن حارِث نخعی (تابعی) سے روایت ہے کہ ریاح ابن حارث نے کہا: کُوفہ والوں میں سے کسی آدمیّ نے کہا: رَبِّ کعبہ کی قسم !اَہلِ شام: کافر ہو چکے ہیں !۔ حضرت عمار نے اُسے فرمایا: یہ نہ کہہ کہ اَہل شام نے کُفر کیا ہے !،البتّہ اَہل شام: فتنہ میں مبتلا لوگ ہیں، اُنہوں نے ہم پر بَغی (یعنی: بَغاوَت) کی ہے :اُن کی بغاوت کی وجہ سے اُن کے ساتھ جنگ کر کے اُن کو حَقّ کی طرف لوٹانا: ہم پر ضروریّ ہو چُکا ہے !)۔

---

275 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (المعروف:تاریخ دمشق) ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 1، صفحہ 347۔

276 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔ اِبن عَساکر**۔ جلد 1، صفحہ 347، 348۔

☆۔گزشتہ نَقل کردہ اَسانِید کامختصر جائزہ۔☆

رِیاح ابن حارِث نخعیؒ (تابعی) نے : حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اِس فرمان کو: آپ رضی اللہ عنہ سے متصل طور پر روایت کیاہے، رِیاح ابن حارث سے اِس فرمانِ حضرت عمار کو: 2 راویان: اَبوالحکم: حَسَن ابن حکم نخعیؒ، اَور حَنَش ابن حارِث نخعیؒ (دونوں) نے روایت کیاہے، حَسن ابن حکم نخعیؒ سے یزید ابن ہارُون، اَور حَنَش ابن حارِث نخعیؒ نے اِس روایت کو: روایت کیاہے (یعنی: حَنَش ابن حارث اِس روایت کو: رِیاح ابن حارِث (اُستاد) سے بذاتِ خود بھی روایت کرتاہے، اَور رِیاح ابن حارث (: اُستاد) کے شاگرد: حَسَن ابن حکم سے بھی روایت کرتاہے)، اَور حَنَش ابن حارِث نخعی سے اِس روایت کو 3 راویان: اَبو نُعَیم: فضل ابن دُکین، یزید ابن ہارُون نخعیؒ، اَور قاضیُ: شریک: نخعیؒ روایت کرتے ہیں، یزید ابن ہارُون کی حَسَن ابن حکم نخعیؒ سے روایت کردہ روایت کو ابن ابی شَیبہ نے: یزید ابن ہارون سے روایت کیاہے، جبکہ قاضیُ: شریک: نخعیؒ سے محمد ابن سعید: ابن الاصفہانی نے روایت کیاہے، اور اِس: ابن الاصفہانی، اَور دِیگر تمام سے یعقوب ابن شَیبہ نے روایت کیاہے، اور یعقوب ابن شَیبہ سے متصل اَسانِید کے ساتھ ابن عَساکر نے روایت کیا: جس کی تفصیلات: گزشتہ صفحات پر نَقل کردہ اَسانِید دیکھنے سے حاصل کی جاسکتی ہیں!۔ چُونکہ اِس جائزہ سے معلوم ہُوا کہ رِیاح ابن حارِث (تابعی) کے علاوہ باقی تمام راویان کی ایک دُوسرے کی متابَعت موجود ہے لہٰذا رِیاح ابن حارِث کے علاوہ: کسی راوی میں اَگر کوئی ضُعف (یعنی: کمزوری) موجود ہو بھی سہی: تو بھی وُہ کمزوری: اُس کمزور: راوی کے مُتَابِع (یعنی: Class Fellow) کے موجود ہونے کی وَجہ سے نقصان دِہ ثابت نہیں ہوتی ہے، لیکن اِس کے باوُجود بھی ہم مخصوص راویان کا مختصر تعارُف پیش کررَہے ہیں:

☆۔اِس روایت کے مخصوص راوِیان کامختصر تعارُف۔☆

1-رِیاح ابن حارِث نخعیؒ، کوفیؒ: (تابعی):- کو: عجلیؒ نے (277)،(278)،

277 **تَارِیْخُ الثِّقَاتِ** ۔ اَبوالحسن: اَحمد: **عجلیؒ** (وَفات: 361 ہجرِیؒ) ابن عبد اللہ ابن صالح (بترتیبِ ہیثمی (وَفات: 807 ہجری) مع تضمیناتِ ابن حجر عسقلانیؒ (وَفات: 852 ہجری))۔ صفحہ 162۔ (باب الراء۔ باب روح وریاح۔ ترجمہ: رِیاح ابن حارث نخعی: ترجمہ نمبر: 449)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1405 ہجریؒ بمطابق: 1983 عیسوی۔ توَثیقِ اُصول و تخریجِ اَحادِیث و تعلیق: ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی۔

278 **اِکْمَالُ تَہْذِیْبِ الْکَمَالِ فِیْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ** ۔ اَبو عبداللہ: محمد / علی: **مُغلَطائی**: بکچرِیؒ، حنفیؒ (پیدائش: 689 ہجرِیؒ- وفات: 762 ہجرِیؒ) ابن قلیج ابن عبداللہ۔ جلد 5، صفحہ 15۔ (باب الراء۔ مَنْ اِسمہ رِیاح ورَیحان۔ ترجمہ: رِیاح ابن حارِث

[279]۔ذہبیؒ نے [280]۔،اَوراِبن حجر عسقلانیؒ نے [281]: ثِقَہ قرار دِیا ہے !۔،اَور ابن حبان نے [282]،[283]۔،اَور ابن خلفون نے [284] اَپنی اَپنی: ثقہ راویان کے تذکرہ پر مشتمل کُتب میں ذِکر کیا ہے !۔،

2-اَبو حکم: حَسَن ابن حکم نخعیؒ:- کو اَحمد ابن حنبل نے [285]،[286]۔،یحییٰ ابن معین نے [287]،[288]۔،اَور ابن شاہین نے [289]: ثِقَہ قرار دِیا ہے۔،اَور اَبو حاتم: رازِیؒ نے: **صَالِحُ الْحَدِیْثِ** قرار دِیا ہے

نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1622)۔ طباعت ونشر: الفاروق الحدیثہ۔ قاہرہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1422 ہجریؒ بمطابق: 2001 عِیسوِیؒ۔ تحقیق: عادل ابن محمد، ابو محمد: اسامۃ ابن ابراہیم۔

279 **تَہْذِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔** اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعیؒ (پیدائش: 773 ہجرِیؒ–وَفات: 852 ہجرِیؒ) ابن علیؒ **ابن حجر**۔ جلد 3، صفحہ 266۔(حرف الراء المہملۃ۔ مَن اسمہ رِیاح۔ ترجمہ: رِیاح ابن حارِث نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 2054)۔ دار الکُتُب العلمیّۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1415 ہجریؒ بمطابق: 1994 عِیسوِیؒ۔ تحقیق وتعلیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا۔،

280 **اَلْکَاشِفُ فِیْ مَعْرِفَۃِ مَنْ لَہ رِوَایَۃٌ فِی الْکُتُبِ السِّتَّۃِ ۔** اَبو عبداللہ: محمد: **ذَہبیؒ**، شافعیؒ (وَفات: 748 ہجرِیؒ بمطابق: 1374 عِیسوِیؒ) ابن عثمان ابن قائماز ابن عبداللہ۔ جلد 1، صفحہ 399۔(حرف الراء۔ ترجمہ: رِیاح ابن حارث نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1599)۔ دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیۃ، مؤسسۃ علوم القرآن۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1413 ہجرِیؒ بمطابق: 1992 عِیسوِیؒ۔ مقابلہ وتقدیم وتعلیق: محمد عوّامۃ، مقابلہ وتخریج نصوص: احمد محمد نمر الخطیب۔

281 **تَقْرِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔** اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعیؒ (پیدائش: 773 ہجرِیؒ–وفات: 852 ہجریؒ) ابن علی **ابن حجر**۔ صفحہ 213۔(حرف الراء۔ ترجمہ: رِیاح ابن حارِث نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1972)۔ دار الحدیث۔ قاہرہ۔ سالِ طباعت: 1430 ہجرِیؒ بمطابق: 2009 عِیسوِیؒ۔ تحقیق: حامد عبداللہ محلاوی۔

282 **کِتَابُ الثِّقَاتِ ۔** اَبو حاتم: محمد: تمیمیؒ، بُستیؒ (وَفات: 354 ہجرِیؒ بمطابق: 965 عِیسوِیؒ) **ابن حبان** ابن احمد۔ جلد 2، صفحہ 140۔(کتاب التابعین۔ باب الراء۔ ترجمہ: رِیاح ابن حارِث کوفی: ترجمہ نمبر: 1103)۔ دار الکتب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1419 ہجریؒ بمطابق: 1998 عِیسوِیؒ۔ توزیع: مکتبہ عباس احمد الباز۔ مکہ مکرمہ۔ حواشی: ابراہیم شمس الدین، ترکی فرحان المصطفیٰ۔

283 **تَہْذِیْبُ الْکَمَالِ فِیْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔** ابو الحجاج: یُوسُف: **مِزّیؒ** (پیدائش: 654 ہجرِیؒ-وفات: 742 ہجرِیؒ)۔ جلد 9، صفحہ 257۔(باب الراء۔ مَن اِسمہ رِیاح ورَیحان۔ ترجمہ: رِیاح ابن حارِث نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1940)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ ثانیہ: 1407 ہجرِیؒ بمطابق: 1987 عِیسوِیؒ۔ تحقیق وضبط وتعلیق: ڈاکٹر بشار عوّاد معروف۔

284 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اِکْمَالُ تَہْذِیْبِ الْکَمَالِ ۔ مغلطائیؒ حنفیؒ**۔ جلد 5، صفحہ 15۔

285 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ ابن ابی حاتم رَازِیؒ**۔ جلد 3 (:القسم الثانی من المجلد الاول)۔ صفحہ 7۔(باب الحاء۔ باب کل اسم ابتداء حروفہ علی الحاء۔ ذکر تسمیۃ من روی عنہ العلم ممن اسمہ الحسن وابتداء اسم ابیہ علی ۔۔۔ باب الحاء۔ ترجمہ: اَبو حکم: حَسَن ابن حکم نخعیؒ: ترجمہ نمبر: 24)۔

[290]: ابو حاتم رازِیؔ کے اَلفاظ: ''صالح الحدیث''کی وضاحت: ذَہبی نے اِن اَلفاظ میں کی ہے: وَ وَثَّقَہٗ . . . اَبُوْ حَاتِمٍ [291](**مَفْہُوْم :** حسن ابن حکم نخعیؔ کو اَبو حاتم رَازِیؔ نے: ''ثقہ'' قرار دِیا ہے!)۔

3-حَنَش ابن حارِث نخعی، کوفی: (تبع تابعی):- کو: اِس: کے شاگرد: اَبو نُعَیم: **فضل ابن دُکین** نے [292]، [293]،

---

286 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؔ**۔ جلد 2، صفحہ 249۔ (حرف الحاء۔ مَن اِسمہ الحَسَن۔ ترجمہ: حَسَن ابن حکم نخعیؔ، کوفیؔ: ترجمہ نمبر: 1299)۔

287 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ ابن ابی حاتم رَازِیؔ**۔ جلد 3، صفحہ 7۔

288 **اَلْکَمَالُ فِیْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔** اَبو محمد: **عبدالغنیؔ: مقدِسیؔ** (وفات: 600 ہجریؔ) ابن عبد الواحِد۔ جلد 4، صفحہ 157۔ (حرف الحاء۔ باب الحَسَن۔ ترجمہ: حَسَن ابن حکم نخعیؔ: ترجمہ نمبر: 2139)۔ طبعہ: حکومت کویت۔ دراسۃ و تحقیق: د. شادِی ابن محمد ابن سالم آل نُعمان۔ مراجعت: شیخ بَدر ابن عبداللہ اَلبَدر۔

289 **تَارِیْخُ اَسْمَاءِ الثِّقَاتِ ۔** اَبو حفص: عمر (وفات: 385 ہجریؔ) ابن اَحمد **ابن شاہین**۔ صفحہ 59۔ (باب الحاء۔ نَصّ نمبر: 190)۔ ناشر: اَلدار السلفیۃ۔ کویت۔ طبعہ اُولٰی: 1404 ہجرِیؔ بمطابق: 1984 عیسوِیؔ۔ تحقیق: صبحی السامرائی۔

290 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازِیؔ**۔ جلد 3، صفحہ 7۔

291 **اَلْمُغْنِیْ فِی الضُّعَفَاءِ ۔** اَبو عبداللہ: محمد: **ذہبیؔ**، شافعیؔ (وَفات: 748 ہجریؔ بمطابق: 1348 عیسویؔ) ابن عثمان ابن قائماز ابن عبد اللہ۔ جلد 1، صفحہ 246۔ (حرف الحاء۔ ترجمہ: حسن ابن حکم نخعیؔ: ترجمہ نمبر: 1394)۔ دار الکُتب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولٰی: 1418 ہجرِیؔ بمطابق: 1997 عیسوِیؔ۔ تحقیق: اَبو زہراء حازم قاضی۔

292 **اَلْمَعْرِفَۃُ وَ التَّارِیْخُ ۔** اَبو یُوسُف: **یعقوب: فسوِیؔ**، فارسیؔ (وَفات: 277 ہجریؔ) ابن سُفیان ابن جُوّان۔ (راوِیت: عبداللہ ابن جعفر ابن درستویہ نحوِیؔ)۔ جلد 3، صفحہ 194۔ ناشر: مکتبۃ الدار۔ مدینہ منورہ۔ طبعہ اُولٰی: 1410 ہجرِیؔ۔ تحقیق و تعلیق: ڈاکٹر اکرم ضیاء عُمری (اُستاد جامعہ اِسلامیّہ۔ مدینہ منورہ)۔

293 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِیْبُ الْکَمَالِ فِیْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ یُوسُف: مِزّیؔ**۔ جلد 7، صفحہ 429۔ (باب الحاء۔ ترجمہ: حنش ابن حارِث ابن لَقیط نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1554)۔

(294)،(295)۔،اِبن سعد نے (296)،(297)۔، عجلی نے (298)،(299)۔،اَور ابن حبان نے (300)،(301)،(302): **ثِقَة** قرار دِیا ہے!۔

تنبیہ: گزشتہ نقل کردہ: اَسانِید میں مذکور دونوں راوِیان: اَبو حکم: حَسَن ابن حکم نخعیؒ،اَور حَنَش ابن حارِث نخعیؒ نے: رِیاح ابن حارِث نخعیؒ سے اِس حدیث کو روایت کیا ہے،اَور رِیاح ابن حارِث کے حالات بھی آپ نے گزشتہ سُطور میں مطالَعہ فرمائے کہ رِیاح ابن حارِث: ثقہ راوی ہے،اَور اِن راویان سے آگے تو اَسانِید میں: کثیر متابَعات موجود ہیں لٰہذا اِس روایت کے اِسنادِیؒ طور سے ثابِت ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا!۔

تبصــرہ:- حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ فَرمان مزید وَضاحت ہے: آپ کے اُس دُوسرے فرمان کی

---

294 **کِتَابُ : ذَیْلِ الْکَاشِفِ** (فِیْ مَعْرِفَةِ مَنْ لَه رِوَایَةٌ فِی الْکُتُبِ السِّتَّةِ) ۔ **اَبوزُرعہ**: اَحمد: عراقیؒ (وفات: 826 ہجریؒ) ابن عبدالرحیم۔ صفحہ 86۔(حرف الحاء۔ ترجمہ: حنش ابن حارِث ابن لَقِیط نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 345)۔ دار الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1406 ہجرِیؒ بمطابق: 1986 عیسوِیؒ۔ تحقیق: بوران ضناوی۔

295 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 3، صفحہ 52۔(حرف الحاء المہملۃ۔ مَن اسمہ حنش۔ ترجمہ: حنش ابن حارِث ابن لَقِیط نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1651)۔

296 **اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی ۔** محمد: ہاشمیؒ، بصریؒ (پیدائش: 168 ہجریؒ۔ وفات: 230 ہجریؒ) **ابن سعد** ابن مَنِیْع ۔ جلد 6، صفحہ 354۔(طبقات الکوفیّین۔ الطبقۃ الرابعۃ۔ ترجمہ: حنش ابن حارث ابن لَقِیط نخعی)۔ دار صادر۔ بیروت۔ 1388 ہجرِیؒ بمطابق: 1968 عیسوِیؒ۔

297 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 3، صفحہ 52۔

298 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ الثِّقَاتِ ۔ عجلیؒ**۔ صفحہ 136۔(باب الحاء۔ باب مَن اِسمہ حَنَش۔ ترجمہ: حنش ابن حارث کوفی: ترجمہ نمبر: 346)۔

299 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 3، صفحہ 52۔(حرف الحاء المہملۃ۔ مَن اسمہ حنش۔ ترجمہ: حنش ابن حارِث ابن لَقِیط نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1651)۔

300 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **کِتَابُ الثِّقَاتِ ۔ اِبن حِبّان**۔ جلد 3، صفحہ 316۔(کتاب اَتباع التابعین۔ باب الحاء۔ ترجمہ: حنش ابن حارِث ابن لَقِیط نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1086)۔

301 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **کِتَابُ : ذَیْلِ الْکَاشِفِ ۔ اَبوزُرعہ عراقیؒ**۔ صفحہ 86۔(ترجمہ: حنش ابن حارِث ابن لَقِیط نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 345)۔

302 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؒ**۔ جلد 3، صفحہ 52۔(حرف الحاء المہملۃ۔ مَن اسمہ حنش۔ ترجمہ: حنش ابن حارِث ابن لَقِیط نخعی، کوفی: ترجمہ نمبر: 1651)۔

کہ : **ہم حق پر ہیں، اَور وُہ اہل شام : باطل / گمراہی پَر ہیں !** (جس کی تفصیلات : گزشتہ صفحات پر گزر چکی ہیں) ، **نیز** حضرت عمار رضی اللہ عنہ **کا یہ فَرمان مزید وَضاحت** ہے :اُس فرمانِ رسول ﷺ کی کہ : "**عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا !**" (جس کی تفصیلات : گزشتہ صفحات پَر گزر چکی ہیں) : ،اِس فرمانِ رسول ﷺ ،اَور اِس فرمانِ حضرت **عمار** رضی اللہ عنہ **کی مزید وَضاحت** کے لئے حضرت **عمار** رضی اللہ عنہ **کا آئِندہ فرمان بھی مطالعہ فرمائیں !** :

حضرت **عمار** رضی اللہ عنہ نے: **جنگ صفین کے مخالفین** حضرت **علی** کو: "**فاسق**"، "**ظالم**" کہنے کی اِجازت دی ہے:

ملاحظہ ہو:

حضرت **عمار ابن یاسر** (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا: **جنگ صفّین والے مخالفین** حضرت **علی**ؑ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں تیسرا فرمان:

1۔مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ میں ہے: اِبن اَبی شَیبہ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شَيْخٍ لَّه يُقَالُ لَه رِيَاحٌ قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ : لَا تَقُوْلُوْا : كَفَرَ اَہْلُ الشَّامِ ! وَ لٰكِنْ قُوْلُوْ ا : فَسَقُوْا ! ، ظَلَمُوْا ![303]

(**مفہوم** : اَہل شام کو کافر نہ کہو!، اَلبتّہ فاسِق، ظالم کہو!)۔

2۔اِبن عساکِر نے بھی: اِس روایت کو: اَپنی مکمل: سَنَد کے ساتھ: اَپنی کتاب: **تاریخ دمشق** میں روایت کیا ہے: اِبن عساکِر کہتے ہیں:

وَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْقَاسِمِ : اِبْنُ السَّمَرْقَنْدِيِّ ، انا اَبُو مُحَمَّدٍ : اَحْمَدُ وَ اَبُو الْغنائم : مُحَمَّدٌ ، اِبْنَا عليِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ وَ اَبُو الْقَاسِمِ : عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبُسْرِيِّ وَ اَبُو طَاهِرٍ : اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاہِيْمَ اَلْقَصَّارِيّ وَ اَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْانْبَارِيُّ اَلْخَطِيْبُ قَالُوْا : انا اَبُوْ عُمَرَ : عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَہْدِيٍّ ، انا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ : و نا جَدِّیْ ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا وَكِيعٌ ، عَنْ

---

303 **اَلمُصَنَّف ۔** اَبو بکر: عبد اللہ: کُوفیؒ، عَبسِیؒ (پیدائش: 159 ہجریؒ۔ وفات: 235 ہجریؒ) ابن **محمد ابن ابی شَیبہ**۔ جلد 21، صفحہ 407۔ حدیث نمبر: 38997۔ (كتاب الفِتَنِ ۔ بابُ ما ذُكِرَ في صِفِّينَ)۔ طبعہ: دار قرطبہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1427 ہجریؒ بمطابق: 2006 عیسویؒ۔ دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیۃ۔ سعودیہ، مؤسسۃ عُلوم القرآن۔ دمشق۔ شام۔ تحقیق و تخریج: محمد عوّامہ۔

حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : قَالَ عَمَّـارُ بْنُ يَاسِرٍ : لَا تَقُوْلُوْا : كَفَرَ اَہْلُ الشَّامِ ! ، قُوْلُوْا : ظَلَمُوْا ! ، فَسَقُوْا ! ۔ ۔ ۔[304]

(**مفہوم :** اَہْل شام کو کافر نہ کہو! ،اَلبتّہ ظالم، فاسِق کہو!)۔،

اِبنِ عَساکِر نے یہ روایت: وکیع سے گزشتہ سَنَد کے علاوہ 1اَور سَنَد سے بھی روایت کی ہے:اِبن عَساکِر کہتے ہیں:

وَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللهِ اَلْبَلخِيُّ ، انا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ اَيُّوْبَ ، انا اَبُوْ عليّ : بْنُ شَاذَان ، انا اَبُو الْحَسَنِ اَلطيبيُّ ، نا اِبْرَاہِيْمُ اَلْكسائيُّ ، نا يَحْيٰى اَلْجُعْفِيُّ ، نا وَكِيْعٌ ، حَدَّثَنِيْ حَنَشٌ اَنَّهٗ سَمِعَ رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ اَلنَّخعِيَّ يَقُوْلُ : قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ : لَا تَقُوْلُوْا : كَفَرَ اَہْـلُ الشَّـامِ ! وَ لٰكِنْ قُوْلُوْ ا : فَسَقُوْا ! ، ظَلَمُوْا ![305]

(**مفہوم :** اَہْل شام کو کافر نہ کہو! ،اَلبتّہ فاسِق، ظالم کہو!)۔

تنبیہ: تاریخ دمشق۔اِبن عَساکِر کی گزشتہ سَنَد میں سماع (یعنی: بذاتِ خود سُننے) کی تصریحات موجود ہیں!، لٰہذا مصنَّف ابن ابی شَیبہ ،اَور تاریخ دمشق کی دَرج بالا سَنَد سے پہلے والی سَنَد میں سماع کی تصریح نہ ہونے: یعنی: لفظِ" عَنْ "موجود ہونے کو: اِعتراض نہیں بنایا جاسکتا!

تبصرہ:-روایت کے پسِ منظر ،اَور اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے تبصرہ سے واضح ہے کہ: جب حضرت عمار: اِتنے زِیادہ غیر محتاط ،اَور ضروریاتِ دِین سے ہی نابلد شخص۔جس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ محض "بغی" سے اِنسان: کافر نہیں ہو جاتا۔اَیسے جاہل شخص کو حضرت عمار فرمارہے ہیں کہ: اَہلِ شام کو فاسق، ظالم کہہ سکتے ہو!-تو-اگر" اَمْر "کا کم اَز کم معنٰی "اِجازت "ہی لیا جائے۔تو۔بھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا فیصلہ واضح ہے!۔

---

304 **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ وَ ذِكْرُ فَضْلِہَا وَ تَسْـمِيَةُ مَنْ حَلَّہَـا مِنَ الْاَمَاثِـلِ اَوِ احْتَـازَ بِنَوَاحِيْہَـا مِن وَارِدِيْہَا وَ اَہْلِہَا** (المعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ اَبو القاسم: علیّ: دمشقیّ، شافعیّ (پیدائش: 499 ہجریّ-وفات: 571 ہجریّ) ابن حَسَن ابن ہبۃ اللہ ابن عبد اللہ۔ جلد 1۔ صفحہ 346۔(بابُ ما وَرَدَ مِن اَقوالِ المُنصِفِينَ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ اَہلِ الشامِ بِصِفِّيْن)۔دار الفکر۔بیروت۔لبنان۔1415 ہجریّ بمطابق: 1995 عیسویّ۔ تحقیق: ابو سعید عمر ابن غرامہ عَمرویّ۔

305 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ** ۔ ۔ ۔ (المعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبنِ عَساکِر**۔ جلد 1، صفحہ 347۔

تبصرہ:۔ حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان: حدیثِ مُتَواتِر: فرمانِ رسول ﷺ: **''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!''** (تواتُر کے اَقول کے حوالہ جات: گزشتہ صفحات پر گزر چکے ہیں) کی مزید وَضاحَت ہے: جنگِ صفین میں: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں آنے والے جن اَہل شام کو: رَسُولُ اللہ ﷺ نے پیشگی: **''باغی''** فرمایا تھا: اُنہیں اَہل شام کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے خُود بھی: **''فاسق''** و **''ظالم''** فرمایا ہے، اَور اَہل شام کے بارے میں: یہ اَلفاظ: کہنے کی اِجازَت بھی دِی ہے[306]، **نیز** حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اَہلِ شام کو: **''فتنہ میں مبتلا''**، اَور **''باطل''**/یا **''ضلالت''** پر بھی کہاہے!: اَور آپ رضی اللہ عنہ کے یہ تینوں فرامین: متواتر فرمانِ رسول ﷺ: **''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!''** میں: موجود لفظِ: **''باغی''** کی وضاحت، و تشریح ہیں: لٰہذا فرمانِ رسول ﷺ میں: موجود اِس لفظِ: **''باغی''** کے وُہی مَعانی: درست ہیں جو مَعانی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کیئے ہیں!۔

☆۔گزشتہ روایت کے مخصوص راویان کا مختصر تعارف۔☆

1-رِیاح ابن حارِث نخعیؒ: کے بارے میں گزشتہ صفحات پر تفصیل سے، باحوالہ گزر چُکا ہے جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ رِیاح ابن حارِث نخعیؒ: ثقہ رَاوِی ہے۔،

---

306 **شاید حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی اِس اِجازَت کو مدنظر رکھتے ہُوئے کثیر اَحناف کے قول کی حکایت کرتے ہُوئے: میر سید شریف جُرجانیؒ: قاضی ایجی کی عبارت پر حاشیہ لکھتے ہیں:**

(۔ ۔ ۔ وَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْجُمْهُوْرُ) مِنَ الْاُمَّةِ : هُوَ (اَنَّ الْمُخْطِئَ قَتَلَةُ عُثْمَانَ وَ مُحَارِبُوْا عَلِیٍّ لِاَنَّهُمَا اِمَامَانِ : فَیَحْرُم الْقَتْلُ وَ الْمُخَالَفَةُ قَطْعًا) : اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ كَالْقَاضِیْ اَبِیْ بَكْرٍ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّ هٰذِهِ التَّخْطِئَةَ لَا تَبْلُغُ اِلٰی حَدِّ التَّفْسِیْقِ ! ، وَ مِنْهُمْ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی التَّفْسِیْقِ : كَالشِّیْعَةِ وَ كَثِیْرٍ مِّنْ اَصْحَابِنَا ! ۔

[**شَرْحُ الْمَوَاقِف** - میر سیّد شریف جُرجانیؒ: علیؒ (وفات: 816 ہجریؒ) ابن محمد – جلد 8، صفحہ 406، 407–(المرصد الرابع–المقصد السابع: تعظیم الصحابة کلھم)-دار الکتب العلمیہ–بیروت، لبنان–طبعہ اُولیٰ: 1419 ہجریؒ بمطابق: 1998 عیسویؒ-ضبط و تصحیح: محمود عمر الدمیاطی]۔

تنبیہ:- اِس عبارت میں: قَطْعًا، اَور كَثِیْرٍ مِّنْ اَصْحَابِنَا کے اَلفاظ قابل غور ہیں، میں نے اِس عبارت کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ اَہلِ علم پر چھوڑا ہے۔، نیز اِس طرح کی عبارات دِیگر بہت سی کتب میں بھی ملتی ہیں، میں نے یہاں اِختِصار سے کام لیا ہے۔

2-حَنَش ابن حارِث نخعیؒ: کے بارے میں گزشتہ صفحات پر تفصیل سے، باحوالہ گزر چُکا ہے جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ حَنَش ابن حارِث نخعیؒ: ثقہ رَاوِیْ ہے۔

3-وَکیع ابن جرّاح کُوفیؒ، حنفیؒ(: مفتیٔ احناف): (اَز تبع تابعین)**:-** کو اَحمد اِبن حنبل نے [307]، [308]، [309]، [310]، [311]۔، اَور یحییٰ اِبن معین نے [312]، [313]، [314]، [315] **ثَبْت** قرار دِیا ہے۔، اَور یحییٰ اِبن معین

307**اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔** اَبو محمد: عبدالرحمان: **رازِیؒ**(وَفات: 327ہجریؒ)**اِبن اَبی حاتم**: محمد: رازِیؒ(اَلمعروف: ابوحاتم: رازِیؒ) ابن ادریس ابن منذر۔ جلد 1۔ صفحہ 230، 231۔ (تقدمۃ۔ ترجمہ: وَکیع ابن جراح کوفیؒ)۔ مطبعہ: **مجلس دائرۃ المعارِف العثمانیہ**۔ حیدر آباد دکن۔ بھارت: India ۔ طبعہ اُولیٰ: 1371 ہجریؒ بمطابق: 1952 عیسوِیؒ، دار الکتب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔

308**تَارِیْخُ مَدِیْنَةِ السَّلَامِ وَ اَخْبَارُ مُحَدِّثِیْھَا وَ ذِکْرُ قُطَّانِھَا الْعُلَمَاءِ مِنْ غَیْرِ اَہْلِھَا وَ وَارِدِیھَا** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ اَبو بکر: اَحمد: **خطیبِ بغدادِیؒ**(پیدائش: 392ہجرِیؒ۔ وَفات: 463ہجرِیؒ)۔ جلد 15، صفحہ 660، 661۔ ترجمہ: وکیع ابن جراح: ترجمہ نمبر: 7284۔ دار الغرب الاسلامیؒ۔ بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1422 ہجرِیؒ بمطابق: 2001 عیسوِیؒ۔ تحقیق وضبط و تعلیق: ڈاکٹر بشّار عوّاد معروف۔

309دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازِیؒ**۔ جلد 9 (القسم الثانی من المجلد الرابع)۔ صفحہ 38۔ (باب کل اسم ابتداء حروفہ علی الواو۔ باب تسمیۃ مَن روی عنہ العلم ممّن یسمّٰی وکیع۔ ترجمہ: وَکیع ابن جراح کوفیؒ: ترجمہ نمبر: 168)۔

310دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَةِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبن عساکر**۔ جلد 63۔ صفحہ 74۔ (حرف الواو۔ ذکر مَن اِسمہ وَکیع۔ ترجمہ: وکیع ابن جراح کُوفیؒ: ترجمہ نمبر: 7989)۔

311دیکھیں: گزشتہ حوالہ: **تَھْذِیْبُ الْکَمَالِ فِیْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ مزّیؒ**۔ جلد 30، صفحہ 471، 474۔ (باب الواوِ۔ مَن اِسمہ وَکیع۔ ترجمہ: وَکیع ابن جرّاح ابن ملیح رُؤاسیؒ، کُوفیؒ: ترجمہ نمبر: 6695)۔

312دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازِیؒ**۔ جلد 1، صفحہ 230۔

313دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِیْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازِیؒ**۔ جلد 9۔ صفحہ 38۔

314دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَةِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادِیؒ**۔ جلد 15، صفحہ 661۔

315دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَھْذِیْبُ الْکَمَالِ فِیْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ یُوسُف: مزّیؒ**۔ جلد 30، صفحہ 474۔

نے [316]،[317]۔،اور اَبو حاتم رازِیؒ نے: ثِقَه قرار دِیا ہے [318]،[319]،[320]۔، نیز اَحمد ابن حنبل نے اَپنے شاگرد: عباس دُورِیؒ کو کہا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، لَوْ رَاَيْتَ وَكِيْعًا لَرَاَيْتَ رَجُلًا لَمْ تَرَ عَيْنُكَ مِثْلَهٗ قَطُّ [321]،[322]،[323](مفهوم : ہمیں وکیع نے حدیث بَیان کی،اَگر تُو وکیع کو دیکھتا توتُو اَیسے شخص کو دیکھتا جس کی مثل مردتُو نے کبھی نہ دیکھا ہو گا!)۔، نیز اَحمد ابن حنبل نے کہا: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَوْعٰى لِلْعِلْمِ مِنْهُ [324]،

316تَارِيْخُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ اَلدَّارِمِيِّ عَنْ اَبِيْ زَكَرِيَّـا : يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ فِيْ تَجْرِيْحِ الرُّوَاةِ وَ تَعْـدِيْلِهِم ۔ عُثمان ابنِ سعید اَلدّارمیؒ (پیدائش: 200ہجرِیؒ۔وَفات: 280ہجرِیؒ)۔ صفحہ 51۔(نَصّ نمبر: 49)۔ دار المأمون۔ دمشق، بیروت۔ تحقیق: ڈاکٹر اَحمد محمد نور سیف۔

317دیکھیں گزشتہ حوالہ: تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ يُوسُف: مِزّیؒ۔ جلد30، صفحہ476۔

318دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازِیؒ۔ جلد1، صفحہ 231۔

319دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازِیؒ۔ جلد9۔ صفحہ 39۔

320شَرْحُ عِلَلِ التِّرْمَذِيِّ ۔ عبد الرحمان: حنبلیؒ (پیدائش: 736ہجرِیؒ۔وَفات: 795ہجرِیؒ) اِبن اَحمد اِبن رجب۔ جلد 1۔ صفحہ 201۔ (اَقسام الرُّواة واَحکامها۔ تراجم طائفة من اَعیان الحفاظ مختصرة۔ ترجمہ: وکیع ابن الجراح کوفیؒ)۔ دار الملاح للطباعة و النشر۔ طبعہ اُولیٰ: 1398ہجرِیؒ بمطابق: 1978عیسوِیؒ۔ تحقیق: نور الدین عتر۔

321يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَ كِتَابُهُ التَّارِيْخُ (اَلمعروف: تاریخ عبّاس دُورِیؒ) ۔ دِراسة و ترتیب و تحقیق: ڈاکٹر اَحمد محمد نور سیف۔ جلد 2۔ صفحہ 631۔ (حرف الواو۔ ترجمہ: وکیع ابن جراح۔ نَصّ نمبر: 2726)۔ جامعہ ملک عبد العزیز۔ مکہ مکرمہ۔ عرب۔ طبعہ اُولیٰ: 1399ہجرِیؒ بمطابق: 1979عیسوِیؒ۔

322دیکھیں گزشتہ حوالہ: تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: تاریخ بغداد) ۔ خطیبِ بغدادِیؒ۔ جلد 15، صفحہ 652۔

323دیکھیں گزشتہ حوالہ: تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: تاریخ دِمشق) ۔ اِبن عَساکر۔ جلد63۔ صفحہ 74۔

324دیکھیں گزشتہ حوالہ: اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازِیؒ۔ جلد9، صفحہ 38۔

، وَ لَا اَحْفَظَ [325]،[326] ، مَا رَاَیْتُ وَکِیْعًا قَطُّ شَکَّ فِیْ حَدِیْثٍ [327]،[328]،[329]،[330]،[331]

اِلَّا یَوْمًا وَاحِدًا فَقَالَ : اَیْنَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃ ؟ کَاَنَّہٗ اَرَادَ اَنْ یَّسْاَلَہٗ اَوْ یَسْتَثْبِتَہٗ [332](**مفہوم :** میں نے کسی کو بھی وَکیع سے زیادہ: علم کو محفوظ رکھنے والا، زیادہ حافظہ والا نہیں دیکھا، میں نے وکیع کو کبھی بھی کسی حدیث میں شک ہوتے نہیں دیکھا اَلبتہ صرف ایک دِن وکیع کو شک ہُوا تو وَکیع نے کہا: اِبن اَبی شَیبہ کہاں ہے؟ گویا کہ وَکیع: اِبن اَبی شَیبہ سے پُوچھنا چاہتے تھے/یا اسے مزید پختہ کرنا چاہتے تھے !)۔، نیز اَحمد اِبن حنبل نے کہا: کَانَ وَکِیْعٌ مَطْبُوْعَ الْحِفْظِ ، (* کَانَ حَافِظًا حَافِظًا [333]،[334] ، وَ کَانَ اَحْفَظَ مِنْ

325دیکھیں گزشتہ حوالہ: **شَرْحُ عِلَلِ التِّرْمَذِیِّ ۔ اِبن رجب حنبلیؒ**۔ جلد 1، صفحہ 200۔

326دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَۃِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 63۔ صفحہ 74۔

327**کِتَابُ الْعِلَلِ وَ مَعْرِفَۃِ الرِّجَالِ ۔ عبداللہ ابن احمد** ابن محمد **ابن حنبل**۔ جلد 1۔ صفحہ 323۔(نَصّ نمبر: 657)۔ دار فرقد فرید الخانی۔ ریاض۔ عرب۔ تحقیق و تخریج: ڈاکٹر وَصی اللہ ابن محمد عباس۔

328دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَۃِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادِیؒ**۔ جلد 15، صفحہ 657۔

329دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَۃِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 63۔ صفحہ 72، 73۔

330**شَذَرَاتُ الذَّہَبِ فِیْ اَخْبَارِ مَنْ ذَہَبَ ۔ عبد الْحَیّ** :دِمشقیؒ، **حنبلیؒ**(پیدائش:1032ہجرِیؒ۔ وَفات:1089ہجرِیؒ)اِبن اَحمد ابن محمد۔ جلد 2، صفحہ 459۔(سَنَۃ سبع و تسعین ومائۃ)۔ دار اِبن کثیر۔ دمشق، بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1408 ہجرِیؒ بمطابق: 1988 ہجرِیؒ۔ تحقیق و تعلیق: محمود ارناؤوط۔ زیرِ نگرانی و تخریج: عبد القادر ارناؤوط۔

331**اَحمد ابن حنبل کا یہ قول لکھنے کے بعد ذہبی نے لکھا ہے:** قُلْتُ : کَانَ اَحْمَدُ یُعَظِّمُ وَکِیْعًا وَ یُفَخِّمُہٗ ۔ (**مفہوم :** میں (: ذَہبیؒ) کہتا ہُوں کہ اَحمد ابن حنبل: وَکیع ابن جرّاح کی اِسی طرح تعظیم، و تعریف کرتے تھے !):
سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ اَبوعبداللہ: محمد: **ذہبیؒ**، شافعیؒ(وَفات: 748ہجری بمطابق: 1348عیسوی)اِبن عثمان اِبن قائماز ابن عبداللہ۔ جلد 9، صفحہ 144۔(ترجمہ: وَکیع ابن الجراح: کُوفیؒ: ترجمہ نمبر: 48)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ حادِیَہ عشر: 1417ہجری بمطابق: 1996عیسوی۔ تحقیق و تخریج: شعیب ارنائوط، کامل خرّاط۔

332دیکھیں گزشتہ حوالہ: **کِتَابُ الْعِلَلِ وَ مَعْرِفَۃِ الرِّجَالِ ۔ عبداللہ ابن احمد ابن حنبل**۔ جلد 1، صفحہ 152۔(نَصّ نمبر: 58)۔

333دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَۃِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادِیؒ**۔ جلد 15، صفحہ 657۔

334دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَۃِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 63۔ صفحہ 88۔

عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ مَهْدِيٍّ كَثِيْرًا كَثِيْرًا [335]،[336]،[337]،[*](**مفہوم** : وکیع: پیدائشی طور پر: بہت مضبوط حافظہ والے، اَور بہت زیادہ حافظہ والے تھے، اور وکیع: عبد الرحمان ابن مہدیؒ کی بنسبت: بہت زیادہ حافظہ والے تھے!)۔، نیز اَحمد اِبن حنبل نے کہا: مَا رَاَتْ عَيْنَایَ مِثْلَهٗ قَطُّ يَحْفَظُ الْحَدِيْثَ جَيِّدًا وَ يُذَاكِرُ بِالْفِقْهِ فَيُحْسِنُ مَعَ وَرِعٍ وَّ اِجْتِهَادٍ ۔ ۔ ۔ [338]،[339]،[340]،[341](**مفہوم** : میری آنکھوں نے وَکیع کی مثل کسی بھی شخص کو کبھی بھی نہیں دیکھا، وکیع حدیث کو اَچھی طرح یاد رکھتے تھے، اَور فقہ کے موضوع پر علمیؒ بحثیں کرتے تھے، اَور اَچھی علمیؒ بحث کرتے تھے، ساتھ ساتھ وَکیع میں پرہیزگاری، اَور مجتہدانہ صلاحیت بھی موجود تھی!)۔، نیز اَحمد اِبن حنبل نے کہا: عَلَيْكُمْ بِمُصَنَّفَاتِ وَكِيْعِ ابْنِ الْجَرَّاحِ [342] (**مفہوم** : تُم وَکیع اِبن الجراح کی لکھی ہُوئی کتابوں کو لازِم پکڑو!)۔، نیز یحیی ابن معین نے کہا: اِنَّمَا كَانَتِ الرِّحْلَةُ اِلٰى وَكِيْعٍ فِيْ زَمَانِهٖ [343]،[344](**مفہوم** : وکیع کے زِندہ ہوتے ہُوئے علمیؒ سفر وَکیع

335دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازیؒ**۔ جلد1۔ صفحہ 221۔

336دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبن اَبی حاتم رازیؒ**۔ جلد9، صفحہ 38۔

337دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد63۔ صفحہ 87۔

* دیکھیں گزشتہ حوالہ: **شَرْحُ عِلَلِ التِّرْمَذِيِّ ۔ اِبن رجب حنبلیؒ**۔ جلد1، صفحہ 200۔

338دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادِیؒ**۔ جلد 15، صفحہ 657،658۔

339دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد63۔ صفحہ 73۔

340**اَلْمُنْتَظَمُ فِيْ تَارِيْخِ الْمُلُوْكِ وَ الْاُمَمِ ۔** اَبوالفرج: عبدالرحمان (وَفات: 597ہجریؒ) ابن علیؒ اِبن **محمد ابن جوزی**۔ جلد10، صفحہ 43۔ (ثم دَخلت سنة سبع وتسعين ومائة۔ ذكر من توفي في هذه السنة من الاكابر۔ ترجمہ: وکیع ابن الجراح الکوفیؒ: ترجمہ نمبر: 1081)۔ دار الکتب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔ دراسة و تحقیق: محمد عبد القادر عطا، مصطفی عبد القادِر عطا۔ مراجعت و تصحیح: نعیم زرزور۔

341دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ مزّیؒ**۔ جلد30، صفحہ 473۔

342دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادِیؒ**۔ جلد 15، صفحہ 660۔

343دیکھیں گزشتہ حوالہ: **يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَ كِتَابُهُ التَّارِيْخُ** (اَلمعروف: **تاریخ عبّاس دُوریؒ**) ۔ دِراسة و ترتیب و تحقیق: ڈاکٹر اَحمد محمد نور سیف۔ جلد2۔ صفحہ 632۔ (نَصّ نمبر: 2846)۔

344دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ مزّیؒ**۔ جلد30، صفحہ 476۔

کی طرف ہی ہوتے تھے !)۔، اِسحاق ابن راہوَیہ نے کہا: حِفْظِیْ وَ حِفْظُ اِبْنِ الْمَبَارِكِ تَكَلُّفٌ ، وَ حِفْظُ وَكِيْعٍ اَصْلِيٌّ ، قَامَ وَكِيْعٌ يَوْمًا قَائِمًا وَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْحَائِطِ وَ حَدَّثَ سَبْعَمِأَةِ حَدِيْثٍ حِفْظًا [345]،[346](مفہوم : میرا، اَور عبد اللہ ابن مبارک کا حافظہ : محنت کی بناء پر ہے، جبکہ وکیع کا حافظہ : اَصلیؔ ہے، ایک دِن وکیع کھڑے ہُوئے، اَور اَپنا ہاتھ دِیوار پر رَ کھا، اَور 700 اَحادِیث زبانی بَیان کر دِیں !)۔، جبکہ ابن حجر عسقلانی نے اِس بات کو اِن اَلفاظ میں بَیان کیا ہے: قُلْتُ : . . . وَ قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ : كَانَ حِفْظُهٗ طَبْعًا ، وَ حِفْظُنَا بِتَكَلُّفٍ [347](مفہوم : میں (: ابن حجر عسقلانی) کہتا ہُوں : ۔۔۔ اِسحاق ابن راہویہ نے کہا: وکیع کا حافظہ : پیدائشی و فطرتی تھا، جبکہ ہمارا حافظہ : محنت کی بنیاد پر ہے !)۔، جبکہ تاریخ بغداد میں یہ حکایت اِن اَلفاظ میں ہے: اِنَّ حِفْظَ وَكِيْعٍ كَانَ طَبْعِيًّا ، وَ حِفْظُنَا تَكَلُّفٌ [348]۔ اِبن حبان نے وکیع کو: حَافِظ مُتْقِن (یعنی: بہت مضبوط حافظہ والی شخصیت) قرار دِیا ہے [349]،[350]۔، (محمد ابن سعد (کاتبِ واقدیؔ) نے کہا: كَانَ ثِقَةً ، مَأْمُوْنًا ، عَالِيًا ، رَفِيْعًا ، كَثِيْرَ الْحَدِيْثِ ، حُجَّةً [351]،[352]،[353](مفہوم : وکیع : قابلِ اِعتماد، بلند مرتبہ، زیادہ اَحادِیث والے، اَور حجت تھے)۔، اَور عجلیؔ

---

345 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ ابن اَبی حاتم رازیؔ**۔ جلد 1، صفحہ 221۔

346 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **شَرْحُ عِلَلِ التِّرْمَذِیِّ ۔ ابن رجب حنبلیؔ**۔ جلد 1، صفحہ 200، 201۔

347 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِيْبُ التَّہْذِيْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؔ**۔ جلد 11، صفحہ 114۔ (حرف الواو۔ مَن اسمہ وکیع۔ ترجمہ: وَکیع ابن جراح کُوفیؔ: ترجمہ نمبر: 7735)۔

348 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادیؔ**۔ جلد 15، صفحہ 658۔

349 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **كِتَابُ الثِّقَاتِ ۔ ابن حِبّان**۔ جلد 4، صفحہ 358۔ (کتاب اَتباع التابعین۔ باب الواو۔ ترجمہ: وکیع ابن جراح کوفی: ترجمہ نمبر: 5015)۔

350 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِيْبُ التَّہْذِيْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؔ**۔ جلد 11۔ صفحہ 114۔

351 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلطَّبَقَاتُ الْكُبْرٰى ۔** ابنِ سعد۔ جلد 6، صفحہ 394۔ (طبقات الکوفیّین۔ الطبقۃ السابعۃ۔ ترجمہ: وکیع ابن الجراح ابن ملیح)۔

352 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **ابن عساکر**۔ جلد 63۔ صفحہ 61۔

تنبیہ: تاریخ دمشق کے اِس دَرج بالا حوالہ میں لفظ " عَالِيًا " کی بجائے " عَالِمًا " ہے۔

353 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِيْبُ الْكَمَالِ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ یُوسُف: مِزّیؔ**۔ جلد 30، صفحہ 482۔

نے کہا: كُوْفِيٌّ ، ثِقَةٌ ، عَابِدٌ ، صَالِحٌ ، اَدِيْبٌ ، مِنْ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ [354] ۔ ، وَ كَانَ يُفْتِيْ [355]،[356](**مفهوم :** وکیع: کُوفہ سے تعلق رکھتے تھے، عبادت گزار، نیکوکار، اَدیب، اَور حافظانِ حدیث میں سے تھے)۔ ، اَحمد ابن سنان واسطیؒ کہتے ہیں: قُلْتُ لِلْفَضْلِ بْنِ عَنْبَسَةَ : مَاتَ وَكِيْعٌ : فَقَالَ : مَاتَ ؟ وَ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ ، وَ قَالَ : رَحِمَهُ اللّٰهُ ! مَا رَاَيْتُ مثلَ وَكِيْعٍ مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً [357](**مفهوم :** میں (: اَحمد ابن سنان واسطیؒ) نے فضل ابن عنبسہ سے کہا: وکیع فوت ہوگئے ہیں! تو فضل ابن عنبسہ نے کہا: فوت ہوگئے ہیں؟ اور فضل ابن عنبسہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوگیا، اور فضل ابن عنبسہ نے کہا: اَللہ تعالیٰ وکیع پر رحمت فرمائے! میں نے گزشتہ 30 سالوں سے وکیع کی مثل انسان نہیں دیکھا ہے!)۔ ، یعقوب ابن سفیان فسویؒ نے کہا: وَكِيْعٌ : خَيرٌ ، فَاضِلٌ ، حَافِظٌ [358]،[359](**مفهوم :** وَکیع: اَچھے اِنسان، صاحبِ فضیلت شخص، اَور مضبوط حافظہ والے تھے!)۔ ، ذَہبیؒ نے کہا: كَانَ رَأْسًا فِى الْعِلْمِ وَ الْعَمَلِ [360] [84] اَلإمَامُ ، اَلْحَافِظُ [361] ، اَلثَّبْتُ ، مُحَدِّثُ الْعِرَاقِ ۔ ۔ ۔ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ [362]

354دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ الثِّقَاتِ ۔** عجلیؒ (وَفات: 361ہجریؒ)۔ صفحہ 464۔ (باب الواو۔ باب وبرة وو حشی ووضّاح و وکیع۔ ترجمہ: وکیع ابن جراح کوفی: ترجمہ نمبر: 1769)۔

355دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادِیؒ**۔ جلد 15، صفحہ 665۔

356دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ یُوسُف: مِزّیؒ**۔ جلد 30، صفحہ 482۔

357دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْجَرْحُ وَ التَّعْدِيْلُ ۔ اِبنِ اَبِی حاتم رازِیؒ**۔ جلد 1، صفحہ 220۔

358دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْمَعْرِفَةُ وَ التَّارِيْخُ ۔ یعقوب: فسوِیؒ**۔ جلد 1، صفحہ 728۔

359دیکھیں گزشتہ حوالہ: **سِيَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ ذَہبیؒ**۔ جلد 9۔ صفحہ 153۔

360**تَارِيْخُ الْاِسْلَامِ وَ وَفِيَّاتُ الْمَشَاهِيْرِ وَ الْاَعْلَامِ ۔** اَبو عبداللہ: محمد: **ذَہبیؒ**، شافعیؒ (وَفات: 748 ہجریؒ بمطابق: 1348 عیسوِیؒ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبداللہ۔ جلد 4، ص 1230۔ (الطبقة العشرون۔ 191ھ–200ھ۔ ترجمہ: وَکیع ابن الجراح: ترجمہ نمبر: 341)۔ دار الغرب الاسلامی۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ۔ تحقیق وضبط و تعلیق: ڈاکٹر بشار عوّاد معروف۔

361دیکھیں گزشتہ حوالہ: **سِيَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ ذَہبیؒ**۔ جلد 9۔ صفحہ 141۔

362**تَذْكِرَةُ الْحُفَّاظِ ۔** اَبو عبداللہ: محمد: **ذَہبیؒ**، شافعیؒ (وفات: 748 ہجری بمطابق: 1348 عیسوی) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبداللہ۔ جلد 1، صفحہ 306۔ (ترجمہ: وَکیع ابن الجراح: ترجمہ نمبر: 284)۔ دارُ الکُتُب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان۔

كَانَ وَكِيْعٌ عَظِيْمَ الْقَدْرِ ، بَعِيْدَ الصِّيْتِ ، اِمَامًا ، عَالِمًا ، عَامِلًا ، مُنْقَطِعَ الْقَرِيْنِ [363] رَحِمَهُ اللهُ [364] كَانَ مِنْ بُحُوْرِ الْعِلْمِ وَ اَئِمَّةِ الْحِفْظِ [365] قُلْتُ : اَصَحُّ اِسْنَادٍ بِالْعِرَاقِ وَ غَيْرِهَا : اَحْمَدُ بْنُ حنبل ، عَنْ وَكِيْعٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ علْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۔ ، وَ فِی ((الْمُسْنَدِ)) بِهٰذَا السَّنَدِ عِدَّةُ مُتُوْنٍ [366]

(**مفہوم** : (ذہبی نے کہا:) وَکیع اِبن الجرّاح: علم و عمل میں اَعلیٰ مقام پَر تھے ! ،اِمام ،اَور مضبوط حافظہ والے تھے ! ، عراق کے محدِّث تھے ! ،اَور چوٹی کے اِماموں میں سے ایک اِمام تھے ! ،وَکیع : عظیم المرتبت تھے ،اَور اُن کے ذِکرِ خیر کے چرچے دُور ، دُور تک پھیلے ہُوئے تھے ! ،اِمام درجہ کی شخصیّت تھے ! ،عالم با عمل تھے ! ،اَور اَپنا ثانی نہیں رَکھتے تھے ! ، اَللہ تعالیٰ وَکیع پر رَحمت فرمائے ! ، علم کے سمندروں میں سے ایک سمندر ،اَور مضبوط حافظہ والے اِماموں سے ایک اِمام تھے ! ، میں (: ذہبی) کہتا ہُوں کہ : عراق ،اَور عراق سے باہر کے علاقوں میں صحیح ترین سَنَد یہ ہے کہ : اَحمد اِبن حنبل اَپنے اُستاد : وَکیع سے روایت کرے ،اَور وَکیع اَپنے اُستاد : سفیان ثَورِیّ سے روایت کرے ،اَور سُفیان ثَورِیّ اَپنے اُستاد : منصور سے روایت کرے ،اَور منصور اَپنے اُستاد : اِبراہیم نَخعیّ سے روایت کرے ،اَور اِبراہیم نَخعیّ اَپنے اُستاد : علقمہ (تابعیّ) سے روایت کرے ،اَور علقمہ (تابعیّ) اَپنے اُستاد : حضرت عبد اللہ ابن مسعود رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کریں ،اَور حضرت عبد اللہ ابن مسعود : نبیّ کریم ﷺ سے روایت کریں ،اَور مُسنَدِ اَحمد اِبن حنبل میں اِس سَنَد کے ساتھ کئی اَحادِیث موجود ہیں ! ۔) ۔ اِبن حجر عسقلانی نے وَکیع ابن جرّاح کے متعلق اَپنی تحقیقات کا نچوڑ بَیان کرتے ہُوئے کہا ہے : **ثِقَہ ، حَافِظٌ ، عَابِدٌ**

---

363 **تَذْہِیْبُ تَہْذِیْبِ الْکَمَالِ ۔** اَبو عبد اللہ : محمد : **ذہبیّ**، شافعیّ (وَفات : 748 ہجری بمطابق : 1348 عیسوی) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبد اللہ ۔ جلد 9، صفحہ 354 ۔ (حرف الواو ۔ ترجمہ : وَکیع ابن الجرّاح : ترجمہ نمبر : 7457) ۔ ناشر : اَلفاروق الحدیثہ ۔ طبعہ اُولیٰ : 1425 ہجریّ بمطابق : 2004 عیسویّ ۔ تحقیق : مُسعَد کامِل ، اَیمَن سَلامَۃ ، مَجدِی اَلسَّیِّد اَمِین ۔

364 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **تَذْہِیْبُ تَہْذِیْبِ الْکَمَالِ ۔ ذَہبیّ** ۔ جلد 9، صفحہ 360 ۔

365 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ ذَہبیّ** ۔ جلد 9 ۔ صفحہ 142 ۔

366 دیکھیں گزشتہ حوالہ : **سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ ۔ ذَہبیّ** ۔ جلد 9 ۔ صفحہ 158 ۔

[367]۔اِبنِ مَنْجُوْیَه اصفہانیؒ نے کہا: حَافِظٌ ، مُتْقِنٌ [368]۔اَور اِبن ناصر الدین دمشقیؒ نے کہا: وَکِیْعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ ۔ ۔ ۔ مُحَدِّثُ الْعِرَاقِ ، ثِقَةٌ ، مُتْقِنٌ ، وَرِعٌ [369](مفہوم : وکیع ابن الجراح: عراق کے محدّث، بہت ہی قابلِ اعتماد، اَپنی اَحادیث کو اَچھی طرح محفوظ رکھنے والے، اَور پرہیز گار تھے!)۔

موجودہ حالات کے پیشِ نظر: وکیع ابن الجراح کے متعلق 2 باتوں کا ذِکر کیا جاتا ہے۔

پہلی بات:

یحییٰ ابن معین کہتے ہیں: رَاَیْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ ابْنِ مُعَاوِیَةَ لَوْحًا فِیْهِ اَسْمَاءُ شُیُوْخٍ : فُلَانٌ رَافِضِیٌّ ، وَ فُلَانٌ کَذَا ، وَ فُلَانٌ کَذَا ، وَ وَکِیْعٌ رَافِضِیٌّ ۔ قَالَ یَحْیٰی : فَقُلْتُ لَهٗ : وَکِیْعٌ خَیْرٌ مِّنْكَ ۔ قَالَ : مِنِّیْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ! قَالَ : فَمَا قَالَ لِیْ شَیْئًا ، وَ لَوْ قَالَ لِیْ شَیْئًا لَوَثَبَ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ عَلَیْهِ ۔ قَالَ : فَبَلَغَ ذٰلِكَ وَکِیْعًا فَقَالَ : یَحْیٰی صَاحِبُنَا ۔ قَالَ : فَکَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ یَعْرِفُ لِیْ وَ یُوْجِبُ [370]،[371](مفہوم : میں نے مروان ابن معاویہ کے پاس ایک تختی دیکھی جس پر بزرگوں کے بارے میں لکھا ہُوا تھا کہ فُلاں رافضی ہے، اَور فلاں اَیسا ہے، اَور فُلاں اَیسا ہے، اَور وَکیع: رافضیؒ ہے۔ یحییٰ ابن معین کہتے ہیں: میں نے مروان اِبن معاوِیہ کو کہا: وکیع تو تجھ سے بہتر ہے۔ مروان بن معاویہ نے مجھ سے پُوچھا: مجھ سے بہتر ہے؟ میں نے کہا: ہاں! (وکیع تجھ سے بہتر ہے!)۔ یحییٰ ابن معین کہتے ہیں: (اس کے بعد) مروان ابن معاویہ نے مجھ سے کچھ بھی نہ کہا، اَگر مروان ابن معاویہ مجھے مزید کچھ بھی کہتا تو محدّثین: مرَوان اِبن معاوِیہ پر ٹُوٹ

---

367 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَقْرِیْبُ التَّہْذِیْبِ ۔ ابن حجر عسقلانیؒ**۔ صفحہ 691۔(حرف الواو۔ ترجمہ: وکیع ابن جراح کوفی: ترجمہ نمبر: 7414)۔

368 **رِجَالُ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ ۔** اَبو بکر: اَحمد اصفہانیؒ (پیدائش: 347 ہجریؒ۔ وَفات: 428 ہجریؒ) اِبن علیؒ **اِبن مَنْجُوَیْه** ۔ جلد 2، صفحہ 310۔(باب الواو۔ مِنَ التفاریق فی حرف الواو۔ ترجمہ: وکیع ابن الجراح اَلکوفیؒ: ترجمہ نمبر: 1767)۔ دار المعرفہ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1407 ہجریؒ بمطابق: 1987 عیسویؒ۔ تحقیق: عبد اللہ لیثی۔

369 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **شَذَرَاتُ الذَّہَبِ فِیْ اَخْبَارِ مَنْ ذَہَبَ ۔ اِبن عماد حنبلیؒ**۔ جلد 2، صفحہ 459۔

370 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِیْخُ مَدِیْنَةِ السَّلَامِ ۔ ۔ ۔** (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادیؒ**۔ جلد 15، صفحہ 652۔

371 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَہْذِیْبُ الْکَمَالِ فِیْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ ۔ یُوسُف: مزّیؒ**۔ جلد 30، صفحہ 476، 477۔

پڑتے !۔یحییٰ ابن معین کہتے ہیں: یہ بات وکیع کے پاس پہنچی تو وکیع نے کہا: یحییٰ ابن معین: ہمارا دوست (، شاگرد) ہے۔یحییٰ ابن معین کہتے ہیں: اس کے بعد وکیع میری قدر دانی کرتے تھے !)۔،

دُوسری بات:

یحییٰ اِبن معین حنفی کہتے ہیں: **سَمِعْتُهٗ لَا يُحَدِّثُ بِفَضَائِلِ عَلِيٍّ زَمَانًا حَتّٰى قُلْتُ لَهٗ : لِمَ لَا تُحَدِّثُ بِهَا ؟ قَالَ : اِنَّ النَّاسَ يَحْمِلُوْنَ عَلَيْنَا فِيْهَا ۔ وَ حَدَّثَ بِهَا** [372](**مفہوم: میں نے وَکیع** سے بہت عرصہ تک اَحادِیث سُنیں، لیکن وکیع: حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کو بہت عرصہ تک بَیان نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے وَکیع سے کہا: آپ حضرت علیؓ کے فضائل کیوں بَیان نہیں کرتے ؟ تو وَکیع نے کہا: لوگ: فضائلِ علیؓ بَیان کرنے کی وَجہ سے ہم پَر اِعتِراض کرتے ہیں۔، (یحییٰ ابن معین کہتے ہیں: اِس کے بعد) وَکیع نے فضائلِ علیؓ بَیان کئے !)۔

☆-وَکیع اِبن الجراح کا حنفیت سے تعلق-☆

عبد القادِر قریشیؒ، حنفیؒ نے لکھا ہے: **وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيْحٍ اَبُوْ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ الصَّيْمَرِيُّ فِيْمَنْ اَخَذَ الْعِلْمَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ : وَ كَانَ يُفْتِيْ بِقَوْلِهٖ ۔** (* **قَالَ اِبْنُ مَعِيْنٍ : مَا رَاَيْتُ اَفْضَلَ مِنْ وَكِيْعٍ ۔ قِيْلَ : وَ لَا اِبْن الْمُبَارَكِ ؟ قَالَ : قَدْ كَانَ لِابْنِ الْمُبَارَكِ فَضْلٌ ! ، وَ لٰكِنْ مَا رَاَيْتُ اَفْضَلَ مِنْ وَكِيْعٍ** (• **كَانَ ۔ ۔ ۔ يُفْتِيْ بِقَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ** •) ، **وَ كَانَ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا**

---

372 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَ كِتَابُهُ التَّارِيْخُ** (المعروف: **تاریخ** عبّاس دُوریؒ)۔ جلد 2۔ صفحہ 630۔(نَصّ نمبر: 2147)۔

- دیکھیں گزشتہ حوالہ: **شَذَرَاتُ الذَّهَبِ فِيْ اَخْبَارِ مَنْ ذَهَبَ ۔ اِبن عماد حنبلیؒ**۔ جلد 2، صفحہ 458۔

كَثِيْرًا ۔ ۔ ۔ [373]،[374]،[*] **مفہوم : قاضی صیمری نے وَکیع ابن جراح ابن ملیح کو اِمام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں ذِکر کیا ہے،اَور قاضی صیمری نے کہا ہے کہ وَکیع ابن جراح: اِمام اَبو حنیفہ کے قول پَر فتوی دیتے تھے ! ۔ یحیی ابن معین کے کہا: میں نے وکیع سے اَفضل شخص نہیں دیکھا ! یحیی اِبن معین کو کہا گیا: کیا عبد اللہ ابن مبارک بھی وکیع سے اَفضل نہیں تھے ؟ یحیی ابن معین نے کہا: عبد اللہ ابن مبارک بھی صاحِبِ فضیلت تھے، لیکن میں نے وَکیع سے اَفضل شخص نہیں دیکھا !** (یعنی: یحیی ابن معین نے عبد اللہ ابن مبارک کی فضیلت کو تسلیم کیا، لیکن وکیع کو عبد اللہ ابن مبارک سے بھی اَفضل کہا)۔ **یحیی ابن معین کہتے ہیں: وکیع: اِمام اَبو حنیفہ کے قول پَر فتوی دیتے تھے ! وَکیع نے اِمام اَبو حنیفہ سے بہت سا علم سُن رَکھا تھا !**)۔،

☆۔ **قاضی صیمریؒ حنفیؒ** (وَفات: 436 ہجریؒ) **نے یحیی ابن معین کی اِس بات کو اَپنی کتاب: ''اَخبار اَبی حنیفہ واَصحابِہ'' میں اَپنی سَنَد کے ساتھ یحیی اِبن معین سے روایت کیا ہے** [375]، **اَور مزیؒ نے بھی تہذیب الکمال میں یحیی اِبن معین کا یہ قول نقل کیا ہے** [376]۔

---

373 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ** ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: **تاریخ بغداد**) ۔ **خطیبِ بغدادیؒ**۔ جلد 15۔ صفحہ 653۔

374 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ** ۔ ۔ ۔ (اَلمعروف: **تاریخ دمشق**) ۔ **اِبن عَساکر**۔ جلد 63۔ صفحہ 75،76 ۔(ترجمہ: وَکیع ابن جرّاح ابن ملیح رُؤاسیّ، کُوفیّ: ترجمہ نمبر: 7989)۔

* **اَلْجَوَاہِرُ الْمُضِيَّةُ فِيْ طَبَقَاتِ الْحَنَفِيَّةِ** ۔ اَبو محمد: **عبد القادر: قُرَیشیؒ**، حنفیؒ (پیدائش: 696 ہجریؒ۔ وَفات: 775 ہجریؒ) اِبن محمد ابن محمد ابن نصر اللہ ابن سالم ابن اَبی الوفاء۔ جلد 3۔ صفحہ 122، 123۔ (ترجمہ: محمد ابن حسن ابن فرقد شیبانی۔ ترجمہ نمبر: 1270)۔ (داراحیاء الکُتُب العربیّہ، دار العلوم ۔ ریاض ۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1398 ہجریؒ بمطابق: 1978 عیسویؒ۔ 1408 ہجریؒ بمطابق: 1988 عیسویؒ)، (دار ہجر۔ طبعہ ثانیہ: 1413 ہجریؒ بمطابق: 1993 عیسویؒ)۔

375 **اَخْبَارُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَصْحَابِهِ** ۔ قاضی: اَبو عبد اللہ: حسین: **صیمریؒ**، حنفیؒ (وَفات: 436 ہجریؒ) اِبن علیؒ۔ صفحہ 155۔ (طبقات اصحاب ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ اِلی وقتنا ہذا۔ رحمہم اللہ ۔ فمن اخذ عنہ العلم وکان یفتی بقولہ وکیع ابن الجراح)۔ عالم الکتب۔ طبعہ ثانیہ: 1405 ہجریؒ بمطابق: 1985 عیسویؒ۔

376 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ** ۔ **یُوسُف: مزّیؒ**۔ جلد 30، صفحہ 474،475۔

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کے اِس فرمان کی موافقت میں

☆-اَسلاف کی حکایتِ "اِجماع"-☆

تفسیر قرطبی کے مصنّف: ابو عبد اللہ: **محمد**: قرطبیؒ مالکیؒ (م: 671ھ): اپنی ایک اور تصنیف بنام:

کتاب التَّذْکِرَۃ بِاَحوالِ المَوْتٰی و اُمُورِ الآخِرَۃ میں: صحیح مسلم، وَدِیگر کُتُب کے حوالہ سے حدیثِ رسول ﷺ: **"عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!"**، لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:

وَ قَالَ اَبُـوْ عُمَـرَ اِبْنُ عَبْـدِ الْبَرِّ فِیْ کِتَـابِ : الْاِسْتِیْعَابِ فِیْ تَرْجَمَۃِ عَمَّـارٍ : **وَ تَـوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہ قَالَ : ((تَقْتُلُ عَمَّـارًا الْفِئَـۃُ الْبَاغِیَـۃُ)) وَ ہُـوَ مِنْ اَصَحِّ الْاَحَادِیْثِ** ۔ وَ **قَالَ فُقَہَاءُ الْاِسْلَامِ** فِیْمَا حَکَاہُ الْاِمَامُ عَبْدُ الْقَاہِرِ فِیْ کِتَـابِ : الْاِمَامَـۃِ مِنْ تَأْلِیْفِہٖ : وَ **اَجْمَعَ** فُقَہَاءُ الْحِجَازِ وَ الْعِرَاقِ مِنْ فَرِیْقَیِ الْحَدِیْثِ وَ الرَّأْیِ ، مِنْہُمْ مَالِكٌ وَ الشَّـافِعِیُّ وَ اَبُـوْ حَنِیْفَـۃ وَ الْاَوْزَاعِیُّ وَ الْجُمْہُـوْرُ الْاَعْظَمُ مِنَ الْمُتَکَلِّمِیْنَ اَنَّ عَلِیًّـا مُصِیْبٌ فِیْ قِتَالِہٖ لِاَہْلِ صِفِّیْنَ کَمَا قَالُوْا بِاِصَابَتِہٖ فِیْ قِتَـالِ اَصْـحَابِ الْجَمَـلِ ۔ **وَ قَـالُوْا اَیْضًا بِاَنَّ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْہُ بُغَاۃٌ ظَالِمُوْنَ لَہ** ۔ ۔ ۔ [377]

(**مفہوم** : **ابو عمر ابن عبد البرّ** (م: 463ھ) نے اپنی کتاب: اَلْاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَۃِ الْاَصْحَابِ میں حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کے حالات میں لکھا ہے کہ: **رسول اللہ ﷺ سے تواتُر کے ساتھ یہ حدیث روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا" اور یہ حدیث: صحیح ترین اَحادیث میں سے ایک ہے**۔'

---

377 **کِتَابُ التَّذْکِرَۃِ بِاَحْوَالِ الْمَوْتٰی وَ اُمُوْرِ الْاٰخِرَۃِ** ۔ ابو عبداللہ: **محمد**: **قُرطبیؒ** مالکیؒ، خزرجیؒ انصاریؒ (مُتوفّٰی: 671ہجریؒ) ابن اَحمد ابن اَبی بکر ابن فرح۔ صفحہ 1088، 1089۔ جلد 3۔ (کتاب الفِتَن و المَلاحِم و اَشراط الساعۃ ۔ ۔ ۔ باب : ما جاء اَنّ عثمان رضی اللہ عنہ لما قتل سلّ سیف الفتنۃ)۔ مکتبہ دار المنہاج۔ ریاض۔ سعودیہ۔ طبعہ اُولیٰ: 1425ہجریؒ۔ تحقیق و دراسۃ: ڈاکٹر صادق ابن محمد ابن ابراہیم۔

اَورِامام عبد القاہر نے کتاب : الامامۃ میں لکھا ہے کہ : **حجاز اور عراق کے محدثین اور فقہاء مثلاً امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور اَوزاعی اور جمہور متکلمین کا اس بات پر اِجماع ہے کہ جنگ جمل اور صفین کی جنگیں لڑنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق** (، درست بات، درست موقف) **پر تھے !**، **اَور جنہوں نے حضرت علی** رضی اللہ عنہ **سے جنگ کی وہ باغی اور حضرت علی کے حق میں ظالم تھے۔۔۔**)۔

عینی حنفی نے حدیث: ''الفئۃ الباغیۃ'' سے جو معنی سمجھا ہے:

درج ذیل ہے:

وَ قَالَ الْكِرْمَانِيُّ : عَلِيٌّ رضی اللہ تعالی عنہ **وَ مُعَاوِيَةُ كِلَاهُمَا كَانَا مُجْتَهِدَيْنِ ، غَايَةُ مَا فِي الْبَابِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ مُخْطِئًا فِيْ اِجْتِهَادِهٖ وَ لَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ وَ كَانَ لِعَلِيٍّ** رضی اللہ تعالی عنہ **اَجْرَانِ ! ، قُلْتُ : كَيْفَ يُقَالُ : كَانَ مُعَاوِيَةُ مُخْطِئًا فِيْ اِجْتِهَادِهٖ ؟ فَمَا كَانَ الدَّلِيْلُ فِيْ اِجْتِهَادِهٖ ؟ وَ قَدْ بَلَغَهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ قَالَ** ﷺ **: وَيْحَ اِبْنِ سُمَيَّةَ ! تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ۔ وَ ابْنُ سُمَيَّةَ هُوَ عَمَّارُ ابْنُ يَاسِرٍ وَ قَدْ قَتَلَهٗ فِئَةُ مُعَاوِيَةَ ، أَ فَلَا يَرْضٰى مُعَاوِيَةُ سَوَاءً بِسَوَاءٍ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ ؟** [378]

(**مفہوم:** کرمانی(: شارحِ صحیح بُخاریؒ) نے کہا: حضرت **علیؓ** رضی اللہ تعالی عنہ ،اور معاویہ ابن ابی سفیان: دونوں مجتہد تھے، معاویہ نے اِجتہادیؔ خطاء کی، معاویہ کے لئے 1: اَجر ہے، اور حضرت **علیؓ** رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے 2: اَجر ہیں: میں (عینی حنفی) کہتا ہوں: کیسے کہا جاتا ہے کہ معاویہ نے خطاءِ اِجتہادیؔ کی؟ معاویہ کے مجتہد ہونے کی کیا دلیل ہے؟، حالانکہ معاویہ کے پاس حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچ چکا تھا کہ: ''**سُمیَّہ کے بیٹے کو: باغی گروہ قتل کرے گا!**''، اور سُمیَّہ کے بیٹے سے مراد: حضرت عمار ابن یاسر ہی تو ہیں!، حضرت عمار کو معاویہ کے گروہ نے قتل کیا ہے۔ کیا: معاویہ: اِس پَر راضی نہیں کہ وُہ برابر، برابر ہو جائے؟ بجائے اِس کے کہ اُس کے لئے ایک اَجر ہو؟)۔

---

378 **عُمدۃ القاری:** شرح **صحیح بُخاریؒ**۔ ابو محمد: محمود: **عَینیؒ**، حنفیؒ(وَفات: 855ہجریؒ) ابن احمد۔ جلد 24۔ صفحہ 192۔ طبعہ: ادارۃ الطباعۃ المنیریّہ۔ مصر، داراحیاء التراث العربیؒ۔ بیروت۔ لبنان۔

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کے یہ مذکورہ 3 فرامین - جو جنگ صفین کے موقعہ پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمائے ہیں - : جنگ صفین کے بارے میں فیصلہ میں حجت ہیں : کیونکہ بعد کی صدیوں کے علماء و مصنّفین نے اگر ان ابحاث کے خلاصہ جات نکالے ہیں : تو حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما نے بھی تو ان جنگوں کے معاملات کا خلاصہ ، اور نتیجہ نکالا ہے ! ، اگر بعد والوں کے خلاصہ جات کو دیکھا جائے تو اُن کے خلاصہ جات پر بہر صورت : حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کے خلاصہ جات اور نتیجوں کو فوقیّت حاصل ہے : کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ : اہلِ حلّ و عقد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ اُن جنگی معاملات کے عینیّ شاہد (یعنی : چشم دِید گواہ) ہیں ، اور بعد کی صدیوں والے علماء و مصنّفین : عینیّ شاہد (یعنی : چشم دِید گواہ) نہیں ہیں ، اور ظاہر ہے کہ : عینیّ شاہد (یعنی : چشم دِید گواہ) کو موقعہ سے غائِب شخص پر فوقیّت حاصل ہوتی ہے ! ،

حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کا شیطان سے محفوظ ہونا:

نیز حضرت عمار رضی اللہ عنہ تو وہ شخصیت ہیں جن کو شیطان سے بچانے کا اَللّٰہ تعالیٰ نے اَپنے نبیّ ﷺ کی زبانِ حق ترجمان کے ذریعہ اِعلان فرمایا ہے: جیسا کہ : بُخاریؒ کہتے ہیں :

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ : حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ : عَنْ اِبْـرَاهِيْمَ : عَنْ عَلْقَمَـةَ قَالَ : قَـدِمْتُ الشَّـامَ ، فَصَـلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ ! يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًـا صَـالِحًا ! ، فَاَتَيْتُ قَوْمًا ، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ، فَـاِذَا شَـيْخٌ قَـدْ جَـاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ ، قُلْتُ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : اَبُو الدَّرْدَاءِ ـ ، فَقُلْتُ : اِنِّيْ قَـدْ دَعَـوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًـا صَـالِحًا ! ، فَيَسَّرَكَ لِيْ ! ـ قَالَ : مِمَّنْ اَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ ! ـ قَـالَ : اَوَلَيْسَ عِنْـدَكُمْ اِبْنُ اُمِّ عَبْـدٍ : صَـاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَ الْوِسَـادَةِ وَ الْمِطْهَـرَةِ ؟ ، اَ فِيْكُمْ اَلَّذِىْ اَجَـارَهُ اللّٰهُ مِنَ

الشَّيْطَانِ - يَعْنِيْ : عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّه ﷺ - ؟ ، اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ ﷺ اَلَّذِيْ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ غَيْرُه ؟ ۔ ۔ ۔ [379]

مفہوم : علقمہ (تابعی) کہتے ہیں: میں ملکِ شام گیا، میں نے 2 رکعت نماز پڑھی، اور **اَللّٰہ** رَبُّ العزّت سے دُعاء کی کہ: اَے میرے **اَللّٰہ**! مجھے نیک دوست میسر فرما! ۔ ، میں وَہاں ملکِ شام میں کچھ لوگوں کے پاس جا کر بیٹھا: تو ایک بُوڑھا شخص آ کر میرے ایک طرف بیٹھا، میں لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟، تو لوگوں نے کہا کہ: یہ (صحابیٔ رسول ﷺ، حضرت) ابو دَرداء ہیں! ۔ ، میں نے حضرت ابو دَرداء سے عرض کی کہ: میں نے ماضی قریب میں **اَللّٰہ** رَبُّ العزّت سے دُعاء کی کہ: وُہ مجھے نیک دوست میسر فرمائے!: تو اُس نے مجھے آپ جیسا نیک دوست میسر فرمایا ہے ۔ ، حضرت ابو درداء نے مجھ سے پُوچھا کہ: تم کن لوگوں میں سے ہو؟: میں نے عرض کی کہ: میں: اہلِ کُوفہ میں سے ہوں ۔ ، حضرت ابو درداء نے فرمایا: کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں اِبن اُمِّ عَبْدٍ (یعنی: حضرت عبد اللہ ابن مسعود) موجود نہیں ہیں؟: جو کہ (رَسُولُ اللہ ﷺ کی) جُوتی، تکیہ، اَور لوٹا اُٹھانے والے ہیں؟ ۔ ، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں وُہ صحابی موجود نہیں ہیں؟: جن کے شیطان سے بَرِیّ ہونے کا **اَللّٰہ** رَبُّ العزّت نے اَپنے نبیّ ﷺ کی زبان کے ذریعہ اِعلان فرمایا ہے؟ ۔ ، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں وُہ صحابی (یعنی: حضرت حذیفہ ابن الیمان) موجود نہیں ہیں؟ کہ جو نبیّ ﷺ کے اَیسے رازوں سے واقف ہیں جو راز: اُس صحابی کے علاوہ کوئی صحابی نہیں جانتا؟!

تنبیہ:- دَرج بالا اِس روایت میں تینوں مذکورِین صحابہ کِرام رضی اللہ عنہم کے اَوصاف: مذکور ہیں، لیکن اَسماء گرامی مذکور نہیں ہیں، جبکہ صحیح بُخاریّ کی اِسی مذکورہ روایت کے ساتھ ہی آگے والی روایت میں تینوں مذکورِین صحابہ کِرام رضی اللہ عنہم کے اَسماءِ گرامی مذکور ہیں: جو کہ دَرج ذَیل ہے:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : عَنِ مُغِيْرَةَ : عَنْ اِبْـرَاہِيْمَ قَـالَ : ذَہَبَ عَلْقَمَـةُ اِلَى الشَّامِ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَـالَ : اَللّٰهُمَّ ! يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًـا صَـالِحًا ! ، فَجَلَسَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ : مِمَّنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : مِنْ اَہْلِ الْكُوْفَةِ ! ۔ قَالَ : اَ لَيْسَ فِيْكُمْ - اَو : مِنْكُمْ - صَـاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا يَعْلَمُـه غَيْرُه ؟ - يَعْنِيْ : حُذَيْفَـةَ - ؟ ، قُلْتُ :

---

379 **اَلصَّحِیْحُ ۔** اَبُو عَبداللہ: محمد: **بُخاریّ** جُعفیّ (پیدائش: 194 ہجریّ — وَفات: 256 ہجریّ) اِبن اِسماعیل ۔ صفحہ 919، 920 ۔ حدیث نمبر: 3742 ۔ (کتاب فضائل اَصحاب النبیّ ﷺ ۔ باب مناقب عمار و حذیفہ رضی اللہ عنہما) ۔ دار ابن کثیر ۔ دمشق، بیروت ۔ طبعہ اُولیٰ: 1423 ہجریّ بمطابق: 2002 عیسویّ ۔

بَلٰی ! ۔ ، اَ لَیْسَ فِیْکُمْ - اَو : مِنْکُمْ - اَلَّذِیْ اَجَارَهُ اللهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّـه ﷺ – یَعْنِیْ : مِنَ الشَّیْطَانِ ، یَعْنِیْ : عَمَّارًا - ؟ ، قُلْتُ : بَلٰی ! ۔ ۔ ۔ (380)

مفہوم : علقمہ (تابعی) کے شاگرد: اِبراہیم نخعیؒ کہتے ہیں: علقمہ (تابعی): **ملکِ شام گئے، جب وہاں ملکِ شام میں مسجد میں داخل ہُوئے تو دُعاء کی: اَے میرے اَللہ! مجھے نیک دوست میسر فرما!۔**، علقمہ (تابعی): حضرت اَبُودَرداء کے پاس حاضر ہُوئے: تو حضرت ابودرداء نے علقمہ (تابعی) سے پُوچھا: **تم کہاں سے ہو؟**، تو علقمہ (تابعی) نے کہا: **میں اَہلِ کُوفہ میں سے ہُوں۔**، حضرت ابودرداء نے فرمایا: کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں رازدارِ (رسول ﷺ) صحابی موجود نہیں ہیں؟ : **یعنی:** حضرت حذیفہ (ابن الیمان)!؟: **میں** (:علقمہ) نے عرض کی: **جی! ہاں!** (ہم: اَہلِ کُوفہ میں حضرت حذیفہ ابن الیمان موجود ہیں!)۔، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں وُہ صحابی موجود نہیں ہیں؟: **جن کے شیطان سے بَرِیّ ہونے کا اَللہ ربُّ العزّت نے اَپنے نبی ﷺ کی زبان کے ذریعہ اِعلان فرمایا ہے؟**: **یعنی:** حضرت عمار (ابن یاسر)!؟۔، **میں** (:علقمہ) نے عرض کی: **جی! ہاں!** (ہم: اَہلِ کُوفہ میں حضرت عمار موجود ہیں!)۔،

☆- صحیح بُخارِیؒ کی اِن 2: اَحادیث کی شرح میں: اِبن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں:

قَوْلُه : ((اَلَّذِیْ اَجَـارَهُ اللهُ مِنَ الشَّـیْطَانِ - یَعْنِیْ : عَلٰی لِسَـانِ نَبِیِّـه ﷺ -)) ، فِیْ رِوَایَـةِ شُـعْبَةَ : ((اَجَـارَهُ اللهُ عَلٰی لِسَـانِ نَبِیِّـه ﷺ – یَعْنِیْ : مِنَ الشَّـیْطَانِ)) ، وَ زَادَ فِیْ رِوَایَـةِ شُعْبَةَ : ((یَعْنِیْ : عَمَّارًا - ؟)) : وَ زَعَمَ اِبْنُ التِّیْنِ اَنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِه : ((عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّه ﷺ)) قَوْلُ النَّبِیِّ ﷺ : ((وَیْحَ عَمَّارٍ ! یَدْعُوْہُمْ اِلَی الْجَنَّـةِ ! ، وَ یَدْعُوْنَـه اِلَی النَّارِ !)) : وَ ہُـوَ مُحْتَمَلٌ ۔ ، وَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ بِذٰلِكَ حَدِیْثَ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا : ((**مَـا خُیِّرَ عَمَّـارٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اِخْتَارَ اَرْشَدَہُمَا !**)) اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَ لِاَحْمَدَ مِنْ حَدِیْثِ اِبْنِ مَسْـعُوْدٍ مِثْلُه ، اَخْرَجَہُمَا الْحَاکِمُ : فَکَوْنُه یَخْتَارُ اَرْشَدَ الْاَمْرَیْنِ دَائِمًا یَقْتَضِی اَنَّـه قَـدْ اُجِیْرَ مِنَ الشَّیْطَانِ الَّذِیْ مِنْ شَأْنِهِ الْاَمْرُ بِـالْغَیِّ ! ۔ ، وَ رَوَی الْبَزَّارُ مِنْ حَـدِیْثِ عَائِشَـةَ : سَـمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((**مُلِیءَ اِیْمَانًا اِلٰی مُشَاشِه !**)) یَعْنِیْ : عَمَّارًا : وَ اِسْنَادُه صَحِیْحٌ ، وَ لِاِبْنِ سَعْدٍ فِی الطَّبَقَاتِ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ : نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَخَذْتُ قِرْبَتِیْ وَ

---

380 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلصَّحِیْحُ ۔ بُخَارِیؒ۔** صفحہ 920، حدیث نمبر: 3743۔

دَلْوِيْ لِاَسْتَقِيَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**سَيَأْتِيْكَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنَ الْمَاءِ !**)) ، فَلَمَّا كُنْتُ عَلٰى رَأْسِ الْمَاءِ اِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ كَاَنَّه مَرِسٌ ، فَصَرَعْتُه – فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ - ، وَ فِيْهِ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : ((**ذَاكَ الشَّيْطَانُ !**)) : فَلَعَلَّ اِبْنَ مَسْعُوْدٍ اَشَارَ اِلٰى هٰذِهِ الْقِصَّةِ ۔ ، وَ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ الْاِشَارَةُ بِالْاِجَارَةِ الْمَذْكُوْرَةِ اِلٰى ثبَاتِه عَلَى الْاِيْمَانِ لَمَّا اَكْرَهَهُ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى النُّطْقِ بِكَلِمَةِ الْكُفْرِ ، فَنَزَلَتْ فِيْهِ : ﴿ **اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُه مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ** ﴾ ۔ ، وَ قَدْ جَاءَ فِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ ((**اِنَّ عَمَّارًا مُلِئَ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِه !**)) : اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ : وَ الْمُشَاشُ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَ مُعْجَمَتَيْنِ : اَلْاُوْلٰى خَفِيْفَةٌ : وَ هٰذِهِ الصِّفَةُ لَا تَقَعُ اِلَّا مِمَّنْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَ قَدْ تَقَدَّمَ شَرْحُ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ اِبْنُ التِّيْنِ فِيْ ((بَابِ التَّعَاوُنِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ)) مُسْتَوْفًى ۔ ، وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ ۔ ۔

تَنْبِيْهٌ : تَوَارَدَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِيْ وَصْفِ الْمَذْكُوْرِيْنَ مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ بِمَا وَصَفَهُمْ بِه وَ زَادَ عَلَيْهِ : فَرَوَى التِّرمذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَسَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ! ، فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ ، ۔ فَقَالَ لِيْ : مِمَّنْ اَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنَ الْكُوْفَةِ ! ، جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ ۔ قَالَ : أَ لَيْسَ مِنْكُمْ : سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ : مُجَابُ الدَّعْوَةِ ؟ ، وَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ : صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَ نَعْلَيْهِ ؟ ، وَ حُذَيْفَةُ : صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ ، وَ عَمَّارٌ : اَلَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّه ؟ ، وَ سَلْمَانُ : صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ ؟ ۔ [381]

مفہوم : صحیح بُخاریؒ کی گزشتہ 2رِوَایات میں : فرمانِ رَسُول ﷺ کے اَلفاظ میں کچھ فرق ہے : (پہلی نقل کردہ روایت میں ہے) : ((**وُہ صحابی جن کو اَللّٰہ تعالٰی نے شیطان سے بچایا ہے** : یعنی : **اَللّٰہ** تعالٰی نے اَپنے نبیؐ ﷺ کی زبان کے ذریعہ یہ بتایا ہے !)) ، اَور (دُوسری نقل کردہ) شُعبہ کی روایت میں ہے کہ : ((**وُہ صحابی جن کو بچانے کا : اَللّٰہ تعالٰی نے اَپنے نبیؐ ﷺ کی**

---

381 **فَتْحُ الْبَارِيْ بِشَرْحِ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ ۔** اَحمد : عسقلانیؒ ، شافعیؒ (پیدائش : 773ہجریؒ –وفات : 852ہجریؒ) اِبن علیؒ اِبن حجر ۔ جلد 11 ، صفحہ 176 ، 177 ۔ (صحیح بُخاریؒ کی حدیث نمبر : 3742 ، 3743 کے تحت : کتاب المناقب ، باب نمبر 20) ۔ مؤسسۃ الرسالۃ العالمیۃ ۔ طبعہ اُولٰی : 1434 ہجریؒ بمطابق : 2013 عیسوِیؒ ۔ تحقیق و تخریج : شُعَیب ارناؤوط ، عادل مرشد ، سلیم عامر ، سعید اللحّام ۔

زبان کے ذریعہ بتایا ہے ! : یعنی : شیطان سے بچانے کا !))،اَور (اِسی دُوسری نقل کردہ) شُعبہ کی روایت میں یہ اِضافہ بھی ہے کہ : (وُہ صحابی جن کو شیطان سے بچانے کا : اَللہ تعالیٰ نے اَپنے نبیؐ ﷺ کی زبان کے ذریعہ اِعلان فرمایا ہے ! : وُہ صحابی :)((حضرت **عمار ہیں !**)) : (شارِحِ صحیح بُخارِیؒ :) اِبن التّین کا خیال ہے کہ نبیؐ کریم ﷺ کے اِس فرمان کہ : (**اللہ** تعالیٰ کے حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کو شیطان سے بچانے کا) ((**آپنے نبیؐ ﷺ کی زبان کے ذریعہ بتانے !**)) سے مراد : نبیؐ کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے : جو کہ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا کہ : ((**افسوس ہے عمار پر کہ : عمار : اُن لوگوں کو جنّت کی طرف بُلائے گا ، جبکہ وُہ لوگ : عمار کو جہنم کی طرف بُلائیں گے !**)) : نبیؐ کریم ﷺ کے اِس فرمان سے مراد : یہ دُوسرا فرمان : بھی مراد ہو سکتا ہے !۔،اَور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ : (**اللہ** تعالیٰ کے حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کو شیطان سے بچانے کا)((**آپنے نبیؐ ﷺ کی زبان کے ذریعہ بتانے !**)) سے مراد : نبیؐ کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے : جو کہ حضرت اُمُّ المؤمنین : عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے نبیؐ کریم ﷺ سے مروِیّ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ : ((**عمار کو جب بھی 2 چیزوں میں سے کسی ایک کو چُننے کا اِختیار دِیا جاتا ہے : تو عمار : اُن 2 چیزوں میں سے زیادہ ہدایت والی چیز کو پسند کرتا ہے !**)) : اِس حدیث کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے : اَور اَحمد ابن حنبل نے اِسی مضمون کی روایت کو : حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے : اَور حاکم نیشاپُوریؒ نے : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مذکورہ دونوں روایات کو اَپنی سَنَد سے (اَپنی مستدرک میں) روایت کیا ہے : پس حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کی یہ شان کہ : آپ اَپنے سامنے موجود 2 چیزوں میں سے ہمیشہ : زیادہ ہدایت والی چیز کو پسند کرتے تھے : آپ رضی اللہ عنہ کی یہ شان : اِس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ : آپ رضی اللہ عنہ کو شیطان سے بچالیا گیا ہے : شیطان کا کام : گمراہی کا حکم دینا ہے !۔،اَور بزّار نے : حضرت اُمُّ المؤمنین : عائشہ رضی اللہ عنہا سے رِوایت کیا ہے کہ : آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ : میں نے رَسُولُ اللہ ﷺ کو حضرت عمار کے متعلق فرماتے ہُوئے سُنا تھا کہ : ((**وُہ : اَپنی ہڈیوں کے گودے تک : اِیمان سے لبریز ہے !**)) : اِس حدیث کی سَنَد : صحیح ہے !۔،اَور اِبن سعد نے اَپنی کتاب : الطبقات میں خواجہ حَسَن بصریؒ سے روایت ہے کہ خواجہ حَسَن بصریؒ نے کہا : حضرت عمار نے فرمایا : ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا : میں نے پانی لینے کے لئے اَپنا برتن ،اَور ڈول لیا : تو نبیؐ کریم ﷺ نے مجھے فرمایا : ((**کوئی : تجھے پانی نکالنے سے روکے گا !**)) : میں جب پانی کے قریب پہنچا تو وَہاں ایک کالا شخص موجود تھا جو کہ تجربہ کار جنگجو محسوس ہوتا تھا : میں نے اُس سے کُشتی کر کے پچھاڑ دِیا : اَور خواجہ حَسَن بصریؒ کی اِس روایت میں نبیؐ کریم ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے : ((**وُہ : شیطان تھا !**)) : ہو سکتا ہے کہ : حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے اِس واقعہ کی طرف اِشارہ کیا ہو !۔،اَور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ : حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کو شیطان سے بچانے سے اِس طرف اِشارہ ہو کہ : جب حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کو مشرکین نے کلمہء کُفر بولنے پر مجبور کیا تو حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ آیت کریمہ نازِل ہُوئی کہ : {**مگر وُہ شخص کہ جسے مجبور کیا گیا ، لیکن اُس کا دل : اِیمان سے مطمئن تھا**}۔،اَور ایک اَور حدیث میں آیا ہے کہ : ((**عمار : اَپنی**

ہڈیوں کے گودے تک: اِیمان سے لبریز ہے !)): اِس حدیث کو نَسائیؒ(*) نے سندِ صحیح کے ساتھ رِوایت کیا ہے: اور اِس رِوایت میں عربیؔ لفظ: المُشَاشُ کے حرفِ میم پر ضمہؔ (یعنی: پیش) ہے، اَور دونوں حرف: ش ہیں، اَور پہلے حرفِ ش پر شَدّ نہیں ہے: اَور (ہڈیوں تک ایمان سے لبریز ہونے کی) یہ صفت صرف اُسی شخص سے صادِر ہو سکتی ہے جسے **اَللّٰہ** تعالیٰ نے شیطان سے بچایا ہُوا ہو! : اَور وُہ حدیث جس کی طرف اِبن التّین نے اِشارہ کیا ہے: ((**اَفسوس ہے عمار پر کہ: عمار: اُن لوگوں کو جنّت کی طرف بُلائے گا، جبکہ وُہ لوگ: عمار کو جہنم کی طرف بُلائیں گے !**)): اِس حدیث کی شرح: میری اِس کتاب (فتح الباریؒ) کے باب: التعاوُن فی بِناء المسجد میں تفصیل سے گزر چکی ہے، اَلحمدُللہ !۔،

تنبیہ: گزشتہ روایات میں: حضرت **ابودَرداء** رضی اللہ عنہ نے تینوں مذکورِین صحابہ کِرام (یعنی: حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت حذیفہ ابن الیمان، اَور حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہم) کے جو جو اَوصاف بَیان کئے ہیں: اُنہیں تینوں مذکورِین صحابہ کِرام (یعنی: حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت حذیفہ ابن الیمان، اَور حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہم) کے وُہی اَوصاف: حضرت **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ نے بھی بَیان کئے ہیں: امام ترمذیؒ نے خیثمہ ابن عبدالرّحمان کی سَنَد سے رِوایت کیا ہے کہ: خیثمہ ابن عبدالرّحمان نے کہا: میں: مدینہ طیبہ میں گیا، میں نے **اَللّٰہ** ربُّ العزّت سے دُعاء کی کہ: وُہ مجھے کوئی نیک دوست: میسر فرمائے! : تو **اَللّٰہ** تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ (جیسا نیک دوست) میسر فرمایا: حضرت ابوہریرہ نے مجھ سے پُوچھا: تم کن سے ہو؟: میں نے عرض کی: میں: کُوفہ سے ہُوں! اَور میں: بھلائی تلاش کرنے آیا ہُوں! : تو حضرت ابوہریرہ نے مجھے فرمایا: کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: سعد ابن مالک (یعنی: حضرت سعد ابن اَبی وقاص) نہیں ہیں؟ جو کہ اَیسی شخصیت ہیں جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: اِبن مسعود (یعنی: حضرت عبداللہ ابن مسعود) موجود نہیں ہیں؟: جو کہ رَسُولُ اللّٰہ ﷺ کا لوٹا، اَور آپ کی جُوتی اُٹھانے والے ہیں؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: حذیفہ (ابن الیمان) موجود نہیں ہیں؟ جو کہ نبیؐ ﷺ کے رازدان صحابی ہیں؟۔، کیا

---

* یہ لفظ: "نَسَائِیّ" ہے: کیونکہ یہ لفظ: شہر "نَسَا" کی طرف نسبت ہے: جیسا کہ 7 وِیں صدی ہجریؔ میں جغرافیہ کے موضوع پر لکھی جانے والی مشہور کتاب: "مُعْجَمُ الْبُلْدَانِ" میں ہے: نَسَا : بِفَتْحِ اَوَّلِه ۔ ۔ ۔ وَ هِيَ مَدِيْنَةٌ بِخُرَاسَانَ ، بَيْنَهَا وَ بَيْنَ سَرْخَسَ يَوْمَانِ ، وَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ مَرْو خَمْسَةُ اَيَّامٍ ۔ ۔ ۔ وَ بَيْنَ نيسابور سِتَّةٌ / اَوْ سَبْعَةٌ ۔ ۔ ۔ وَ قَدْ خَرَجَ مِنْهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَعْيَانِ الْعُلَمَاءِ ، مِنْهُمْ : اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ سِنَانٍ اَلنَّسَائِيُّ ، اَلْقَاضِيْ ، اَلْحَافِظُ ، صَاحِبُ كِتَابِ السُّنَنِ ۔ ۔ ۔ [**مُعْجَمُ الْبُلْدَانِ** ۔ ابوعبداللہ: یاقوت: حمویؔ، رُومیؔ، بغدادِیؔ (وَفات: 626 ہجریؔ) ابن عبداللہ۔ جلد 5، صفحہ 282۔ (ن۔ باب النون والسین ومایلیہا)۔ دار صادر۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ: 1397 ہجریؔ بمطابق: 1977 عیسوِیؔ] (**مفہوم**: "نَسا": خراسان کا ایک شہر ہے، اِس شہر "نَسا" اَور "سرخس" کے درمیان: 2 دِن کا سفر ہے، اَور اِس شہر "نَسا"، اَور "مرو" کے درمیان: 5 دِن کا فاصلہ ہے، اَور اِس شہر "نَسا"، اَور "نیشاپور" کے درمیان: 6/ یا 7 دِن کا فاصلہ ہے!۔ اِس شہر "نَسا" سے بہت سے بزرگ علماء تعلق رکھتے ہیں: جن میں سے: ابوعبدالرّحمان: احمد ابن شعیب ابن علیؔ ابن بحر ابن سنان: نَسائیؔ ہیں جو کہ قاضی رہے ہیں، حافظ الحدیث ہیں، اَور کتاب "السُّنَن" کے مصنّف ہیں!)

تم (اَہلِ کُوفَہ) میں: عمار (ابن یاسر) موجود نہیں ہیں؟: جن کو **اَللّٰہ** تعالیٰ نے شیطان سے بچانے کا اِعلان: آپنے نبیؐ ﷺ کی زبان سے کیا ہے؟۔ کیا تم (اَہلِ کُوفَہ) میں: سلمان (فارسیؒ) موجود نہیں ہیں؟: جو کہ 2 کتابوں والے ہیں؟[382]

☆- گزشتہ پیرے میں: ابنِ حجر عسقلانیؒ نے جامع - ترمذیؒ کی جس رِوایتِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذِکر کیا ہے: وُہ رِوایتِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: درج ذَیل ہے: ترمذیؒ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ اَلْبَصرِیُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ہِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ : عَنْ قَتَادَةَ : عَنْ خَیْثَمَةَ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ قَالَ : اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ ، فَسَأَلْتُ اللهَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا ! ۔ ، فَیَسَّرَ لِیْ اَبَا ہُرَیْرَةَ ، فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ ، فَقُلْتُ لَه : اِنِّیْ سَأَلْتُ اللهَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا ! ، فَوُفِّقْتَ لِیْ ! ۔ فَقَالَ : مِنْ اَیْنَ اَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَةِ ! ، جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَیْرَ وَ اَطْلُبُه ۔ فَقَالَ : أَ لَیْس فِیْکُمْ : سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ : مُجَابُ الدَّعْوَةِ ؟ ، وَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ : صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، وَ نَعْلَیْهِ ؟ ، وَ حُذَیْفَةُ : صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ؟ ، وَ عَمَّارٌ : اَلَّذِیْ اَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّه ؟ ، وَ سَلْمَانُ : صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ ؟ ، - قَالَ قَتَادَةُ : وَ الْکِتَابَانِ : اَلْاِنْجِیْلُ وَ الْقُرْآنُ - ۔

ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ ،

وَ خَیْثَمَةُ ہُوَ : اِبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ : نُسِبَ اِلٰی جَدِّه ![383]

مفہوم: خیثمہ ابن اَبی سَبرہ نے کہا: میں: مدینہ طیبہ میں گیا، میں نے **اَللّٰہ** ربُّ العزّت سے دُعاء کی کہ: وُہ مجھے کوئی نیک دوست: میسر فرمائے!: تو **اَللّٰہ** تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ (جیسا نیک دوست) میسر فرمایا: حضرت ابوہریرہ نے مجھ سے پُوچھا: تم کن سے ہو؟: میں نے عرض کی: میں: کُوفَہ سے ہُوں! اَور میں: بھلائی تلاش کرنے آیا ہُوں!: تو حضرت ابوہریرہ نے مجھے فرمایا: کیا تم (اَہلِ کُوفَہ) میں: سعد ابن مالک (یعنی: حضرت سعد ابن اَبی وقاص) نہیں ہیں؟ جو کہ اَیسی شخصیت ہیں جن

---

382 **تنبیہ:- ابن حجر عسقلانیؒ نے اَپنے اِس تفصیلی کلام میں حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کے جو جو مناقب و فضائل بَیان کئے ہیں: ان کو تفصیل سے الگ تحریر کی شکل میں پیش کیا جائے گا!- اِن شاء اللہ تعالیٰ-**

383 **اَلْجَامِعُ الْکَبِیْرُ** ۔ اَبُو عیسیٰ: محمد: **ترمذیؒ** (وَفات: 279ہجریؒ) ابن عیسیٰ۔ جلد 6، صفحہ 141۔ حدیث نمبر: 3811۔ (اَبوابُ الْمَنَاقِب ۔ باب مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)۔ دار الغرب الاسلامی۔ بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1996 عیسویؒ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: ڈاکٹر بَشّار عوّاد معروف۔

کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں ؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفَہ) میں :اِبن مسعود (یعنی: حضرت عبداللہ ابن مسعود) موجود نہیں ہیں ؟: جو کہ رَسُولُ اللہ ﷺ کا لوٹا، اَور آپ کی جُوتی اُٹھانے والے ہیں ؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفَہ) میں : حذیفہ (ابن الیمان) موجود نہیں ہیں ؟: جو کہ نبیّ ﷺ کے رازدان صحابی ہیں ؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفَہ) میں : عمار (ابن یاسر) موجود نہیں ہیں ؟: جن کو **اَللہ** تعالٰی نے شیطان سے بچانے کا اِعلان: اَپنے نبیّ ﷺ کی زبان سے کیا ہے ؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفَہ) میں : سلمان (فارسیؓ) موجود نہیں ہیں ؟: جو کہ 2 کتابوں والے ہیں ؟: (خیثمہ ابن عبدالرّحمان کے شاگرد:) قتادہ نے کہا: 2 کتابوں سے مراد: اِنجیل، اَور **قرآن** مجید ہیں !:

یہ حدیث: حَسَن صحیح غریب ہے !،

اَور خیثمہ (جو کہ اِس حدیث کا مرکزیؔ راوِی ہے): وُہ: عبدالرّحمان اِبن اَبِی سَبرہ کا بیٹا ہے: اِس خیثمہ کی مشہور نسبت: اِس کے دادے کے نام سے ہے ! (یعنی: اِس کو: خیثمہ اِبن عبدالرّحمان کہنے کی بجائے زیادہ تر: اِس کے دادا کے نام کے ساتھ: یعنی: خیثمہ اِبن اَبِی سَبرہ کہتے ہیں !)۔

☆- جامع ترمذیؔ کی گزشتہ حدیث کو: حاکم نیشاپوریؔ نے بھی روایت کہا ہے: جو دَرج ذَیل ہے: حاکم کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَلْعَنْبَرِيُّ : ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ : ثنا يَحْيَى بْنُ حليم : ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ : عَنْ قَتَادَةَ : عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ اَلْجُعْفِيِّ قَالَ : اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَسَأَلْتُ اللهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ! ـ ، فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ لِيْ : مِمَّنْ اَنْتَ ؟ ، فَقُلْتُ : مِنْ اَرْضِ الْكُوْفَةِ ! ، جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْعِلْمَ وَ الْخَيْرَ ـ فَقَالَ : أَ لَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ : مُجَابُ الدَّعْوَةِ ؟ ، وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ : صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه وَ سَلَّمَ - ، وَ نَعْلَيْهِ ؟ ، وَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ : صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه وَ سَلَّمَ - ؟ ، وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ : اَلَّذِىْ اَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّه - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه وَ سَلَّمَ - ؟ ، وَ سَلْمَانُ : صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ ؟ ـ ، - قَالَ قَتَادَةُ : وَ الْكِتَابَانِ : اَلْاِنْجِيْلُ وَ الْقُرْآنُ - ـ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ ! ، وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ !

مفہوم : خیثمہ اِبن اَبی سَبرہ نے کہا: میں: مدینہ طیبہ میں گیا، میں نے **اَللہ** رَبُّ العزّت سے دُعاء کی کہ : وُہ مجھے کوئی نیک دوست: میسر فرمائے! : تو **اَللہ** تعالٰی نے مجھے حضرت ابوہریرہ (جیسانیک دوست) میسر فرمایا: حضرت ابوہریرہ نے مجھ سے پُوچھا: تم کن سے ہو؟: میں نے عرض کی: میں: کُوفہ سے ہُوں !اَور میں: علم، اَور بھلائی تلاش کرنے آیا ہُوں !: تو حضرت ابو ہریرہ نے مجھے فرمایا: کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: سعد اِبن مالک (یعنی: حضرت سعد اِبن اَبی وقاص) نہیں ہیں؟ جو کہ اَیسی شخصیت ہیں جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: اِبن مسعود (یعنی: حضرت عبداللہ اِبن مسعود) موجود نہیں ہیں؟: جو کہ رَسُولُ اللہ ﷺ کا لوٹا، اَور آپ کی جُوتی اُٹھانے والے ہیں؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: حذیفہ (ابن الیمان) موجود نہیں ہیں؟: جو کہ نبیؐ ﷺ کے رازدان صحابی ہیں؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: عمار (ابن یاسر) موجود نہیں ہیں؟: جن کو **اَللہ** تعالٰی نے شیطان سے بچانے کا اِعلان: اَپنے نبیؐ ﷺ کی زبان سے کیا ہے؟۔، کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: سلمان (فارسیؓ) موجود نہیں ہیں؟: جو کہ 2 کتابوں والے ہیں؟: (خیثمہ اِبن عبدالرّحمان کے شاگرد:) قتادہ نے کہا: 2 کتابوں سے مراد: اِنجیل، اَور **قرآن** مجید ہیں!:

یہ حدیث: صحیح ہے!، لیکن امام بُخاریؒ، اَور امام مسلم نے یہ حدیث: روایت نہیں کی ہے!

☆-، اَور ذہبیؒ نے تلخیص المستدرک میں کہا ہے:

هِشَامٌ : عَنْ قَتَادَةَ : عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ اَلْجُعْفِيِّ : قَالَ لِىْ اَبُـوْ هُرَيْـرَةَ : أَ لَيْسَ فِيْكُمْ مَنْ اَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّه : عَمَّارٌ ؟ : (قُلْتُ :) اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ ! [384]

مفہوم: خیثمہ اِبن اَبی سَبرہ نے کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: کیا تم (اَہلِ کُوفہ) میں: عمار (ابن یاسر) موجود نہیں ہیں؟: جن کو **اَللہ** تعالٰی نے شیطان سے بچانے کا اِعلان: اَپنے نبیؐ ﷺ کی زبان سے کیا ہے؟: (میں: ذہبیؒ کہتا ہُوں:) یہ حدیث: صحیح ہے!

---

384 **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ** ۔ اَبوعبداللہ: محمد: **نیشاپوریؒ: حاکم** نیشاپور (وَفات: 405 ہجریؒ) اِبن عبداللہ۔
مع **تَلْخِيْصِ الْمُسْتَدْرَكِ** ۔ اَبوعبداللہ: محمد: ذہبیؒ، شافعیؒ (وَفات: 748 ہجریؒ بمطابق: 1348 عیسویؒ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبداللہ۔
جلد 3، صفحہ 392۔ (کتاب مَناقب الصحابہ۔ (باب:) ذکر مَناقب عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہ)۔ **مجلس دائرۃ المعارِف النعمانیہ**۔ حیدرآباد دکن۔ انڈیا۔ سالِ طباعت: 1341 ہجریؒ۔

جب حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما: اِعلانِ الٰہی بزبانِ نبویؐ ﷺ کے مطابق: شیطان سے محفوظ تھے: تو: رسُول کریم ﷺ نے: حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما کو Role Model Person بنایا ہے: اور آپ کی اِتّباع کرنے کا حکم دِیا ہے: جیسا کہ آنے والی حدیث سے ثابت ہے:

1- اِبن حبان کہتے ہیں:

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ : عَنْ سَالِمِ الْمُرَادِيِّ : عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ : عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((**اِنِّيْ لَا اَرٰى بَقَائِيْ فِيْكُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ، فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ** ! - وَ اَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ، وَّ عُمَرَ - ، **وَ اهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ** ! ، **وَ مَا حَدَّثَكُمْ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ فَاقْبَلُوْهُ** !)) [385]

2- حاکم نیشاپوریؒ کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ ، وَ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعدلُ ، وَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْبغوِيُّ بِبَغْدَادَ ، وَ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ : قَالُوْا : ثنا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ : ثنا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاِيْلِيُّ : ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَام : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ : عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ**

---

385 **اَلاِحسان فی تقریب صحیحِ اِبن حبان۔** علیؒ: فارسیؒ (وَفات: 739 ہجریؒ) اِبن بلبان۔ جلد 15۔ صفحہ 327، 328۔ حدیث نمبر: 6902۔ (کتاب: اِخبارہ ﷺ عن مَناقب الصحابۃ: رِجالھم ونسائھم بذکر اَسمائھم رضوان اللہ علیھم اجمعین۔ (باب:) ذکر اَمر المصطفیٰ ﷺ المسلمین بالاقتداء بابی بکر و عمر بعدہ)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1412 ہجریؒ بمطابق: 1991 عِیسوِیؒ۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنؤوط۔

تنبیہ:- محققِؒ مذکور: شعیب اَرنؤوط نے کہا: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، اِسْنَادُه حَسَنٌ ! (**یعنی:** یہ حدیث: صحیح ہے، اَور اِس حدیث کی یہ سَنَد: حَسَن ہے!)

بَعْدِیْ : **اَبِیْ بَكْرٍ ، وَّ عُمَرَ - ، وَ اہْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ ! ، وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ اِبْنِ اُمِّ عَبْدٍ** !)) ،

حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَلصَّفَّارُ ، وَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بِبَغْدَادَ : قَالَا : ثنا اِبْرَاہِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَلسَّيُوْطِيُّ : ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحُمَيْدِ : ثنا اَبِیْ : عَنْ سُفْيَانَ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ : عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ : عَنْ حُذَيْفَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ : ((**اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِیْ : اَبِیْ بَكْرٍ ، وَّ عُمَرَ - ، وَ اہْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ ! ، وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ اِبْنِ اُمِّ عَبْدٍ** !)) ،

وَ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عبدوس بْنِ كَامِلٍ : ثنا ہَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ : ثنا وَكِيْعٌ : ثنا مِسْعَرٌ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ : عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ : عَنْ حُذَيْفَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((**اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِیْ : اَبِیْ بَكْرٍ ، وَّ عُمَرَ - ، وَ اہْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ ! ، وَ اِذَا حَدَّثَكُمْ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ** !)) ، - - -

وَ قَدْ حَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ اَلْفَقِيْهُ : ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حمدون بْنِ خَالِدٍ : ثنا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اَلنُّفَيْلِيُّ : ثنا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ : ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ : عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((**اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِیْ : اَبِیْ بَكْرٍ ، وَّ عُمَرَ - ، وَ اہْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ ! ، وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ اِبْنِ اُمِّ عَبْدٍ** !)) : - - -

- - - ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةَ ہٰذَا الْحَدِيْثِ وَ اِنْ لَمْ يُخْرِجَاهُ ! - - -

مفہوم: حضرت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: **"میرے بعد: ابو بکر و عمر کی اِقْتِداء کرنا ! ، اور عمار کے طریقہ پر چلنا ! ، اور عبد اللہ ابن مسعود کے عہد کو مضبوطی سے پکڑنا : جب عبد اللہ ابن مسعود: تمہیں کوئی بات بتائے تو: تم: عبد اللہ ابن مسعود کی تصدیق کرنا!"**:

۔۔۔ہماری ذِکر کردہ باتوں سے اِس حدیث کی صحت: ثابِت ہو چکی ہے—اگرچہ: اِس حدیث کو بُخاریؒ، اَور مسلم نے رِوایَت نہیں کیا ہے!۔۔۔

☆-، ذہبیؒ نے حاکم کی گزشتہ اَحادِیث کی تلخیص: درج ذَیل اَلفاظ میں کی ہے:

حَفْص بْن عُمَرَ اَلْاِیْلِیُّ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ (ح) وَ یَحْیٰی اَلْحِمَّانِیُّ : ثنا اَبِیْ : عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْیَانَ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ : عَنْ رِبْعِیٍّ : عَنْ حُذَیْفَةَ مَرْفُوْعًا : ((**اِقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ : اَبِیْ بَکْرٍ ، وَّ عُمَرَ - ، وَ اهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ ! ، وَ تَمَسَّکُوْا بِعَهْدِ اِبْنِ اُمِّ عَبْدٍ** !)) : ، هَنَّاد : ثنا وَکِیْعٌ : ثنا مِسْعَرٌ بِهٰذَا ۔ ، اِبْن عُیَیْنَةَ : عَنْ مِسْعَرٍ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ : عَنْ هِلَالٍ : مَوْلٰی رِبْعِیٍّ : عَنْ رِبْعِیٍّ : **صَحِیْحٌ** ! [386]

مفہوم: حضرت حذیفہ اِبن الیمان رضی اللہ عنہ سے رِوایَت کردہ حدیثِ رَسُول ﷺ کہ: **"میرے بعد: اَبو بکر و عمر کی اِقتِداء کرنا!، اَور عمار کے طریقہ پر چلنا!، اَور عبداللہ ابن مسعود کے عہد کو مضبوطی سے پکڑنا!"**: یہ حدیث: صحیح ہے!۔،

اِس فرمانِ رسول ﷺ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ اِن جنگیؔ معاملات میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے فیصلہ جات: حجت ہیں!۔

تبصرہ:-جنگِ صفین میں بھی، اَور جنگِ جمل میں بھی حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہ نے: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دِیا، اَور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہُوئے ہی جنگ صفین میں شہید ہُوئے: توجب رسولُ اللہ ﷺ نے: حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلنے کا حکم دِیا تھا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ضرورِیؔ تھا کہ وُہ: حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلتے ہُوئے: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے!، اَور **یہ حدیث: اُن لوگوں کا جواب بھی ہے** جو لوگ کہتے ہیں کہ: کئی جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے: حضرت علیؓ رضی

---

386 **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَی الصَّحِیْحَیْنِ** ۔ اَبو عبداللہ: محمد: **نیشاپوریؔ: حاکمِ** نیشاپور (وَفات: 405ہجریؔ) اِبن عبداللہ۔
مع **تَلْخِیْصِ الْمُسْتَدْرَكِ** ۔ اَبو عبداللہ: محمد: ذَہبیؔ، شافعیؔ (وَفات: 748ہجریؔ بمطابق: 1348عیسویؔ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبداللہ۔
جلد 3، صفحہ 75، 76۔ (کتاب مَناقب الصحابہ۔ (باب:) احادیث فضائل الشیخین)۔ مجلس دائرۃ المعارِف النعمانیہؔ۔ حیدر آباد دکن۔ انڈیا۔ سالِ طباعت: 1341ہجریؔ۔

اللہ عنہ کاساتھ نہیں دِیا!: اِس کاجواب یہ ہے کہ جب رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلنے کا حکم دِیا تھا تو تمام صحابہ کِرام رضی اللہ عنہم پر ضرورِیّ تھا کہ: وُہ: حضرت عمار اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلتے ہُوئے: حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کاساتھ دیتے!

ہاں! یہ الگ بات ہے کہ جن صحابہ کرام کو: اِس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہی نہ تھا—تو—وُہ—تو—معذور تھے!۔

اللہ رب العزت: جنگ صفین، وغیرہ کا فیصلہ: قیامت کے دِن کرے گا!(القرآن)

قُرآن مجید میں: اَللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆)

ترجمہ کنزالایمان: (پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے)

اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں: [1]نبی کریم ﷺ کا فرمان، [2]حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کا تبصرہ، اَور [3]حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہما کا تفسیری قول: مُلاحظہ فرمائیں!:

1+2-[1]نبوی (ﷺ) تفسیر، اَور [2]حضرت زُبیر ابن عوّام رضی اللہ عنہ کا تبصرہ:

1-ترمذیؒ (م:279ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ : عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَیْرِ : عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَیْرُ : - یَا رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ تُكَرَّرُ عَلَیْنَا الْخُصُوْمَةُ ؟ بَعْدَ الَّذِیْ كَانَ بَیْنَنَا فِی الدُّنْیَا ! ۔ قَالَ : ((**نَعَمْ** !)) ۔ فَقَالَ : اِنَّ الْاَمْرَ - اِذًا – لَشَدِیْدٌ ! :

هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ! ۔ (387)

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31—پارہ 23 کی آخریؔ آیت-

387 **اَلْجَامِعُ الْكَبِیْرُ** - ابو عیسیٰ: محمد: **ترمذیؒ** (وفات: 279 ہجریؔ) اِبن عیسیٰ—جلد 5، صفحہ 286، (ابواب تفسیر القرآن عَن رسولِ اللہ ﷺ، باب: ومن سورۃ الزُّمَر—حدیث نمبر: 3236)-دار الغرب الاسلامی-بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1996 عیسویؔ- تحقیق و تخریج و تعلیق: ڈاکٹر بشّار عوّاد معروف-

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام (صحابی) بتاتے ہیں کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾** ﴾: { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** }: ۔تو۔میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ۔یارَسولَ اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۔اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے: اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی: کیا قیامت کے دِن یہ جھگڑے: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے؟۔ نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہاں!"۔۔تو۔والد گرامی: حضرت زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے کہا: تب۔تو۔معاملہ بہت سنگین ہو گا!:

یہ حدیث: حَسَن صحیح ہے!)۔

2-حاکم (م:405ھ) کہتے ہیں:

اَخبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا: اَلْعَنْبَرِيُّ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ: ثنا اِسْحَاقُ: ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ عبدةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عَلْقَمَةَ: عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ - رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ -: ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾** ﴾ (☆): قُلْتُ: أَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ!۔ قَالَ: ((**نَعَمْ! لَيُكَرَّرَنَّ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه** !)) ۔ قَالَ الزُّبَيْرُ: - فَوَاللهِ! اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ ! : ،

اَخبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزُّبَيْرِ: ثنا اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلرَّازِىُّ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: اَلْاَنْصَارِىُّ: حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: اَللَّيْثِىُّ: عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَ لَمْ يَذْكُرْ فِىْ اِسْنَادِهِ الزُّبَيْرَ ! :

☆ **قرآن** مجید-پارہ:23۔رکوع17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر:30،31-

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ !، وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ !۔،

(**مفہوم:** حضرت زُبیر:ابن عوّام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ: رسول اللہ ﷺ پر نازل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ : { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** } :۔۔تو۔۔میں نے عرض کی:۔ یارَسولَ اللہ! (ﷺ)۔اِس دُنیا میں ہمارے درمیان جو جھگڑے ہُوئے ہیں، اور ہمارے ذاتی گناہ[388]: کیا قیامت کے دِن: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟۔ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں ! تمھیں اِس دُنیا کے جھگڑے: قیامت کے دِن دوبارہ ضرور پیش کئے جائیں گے: یہاں تک کہ حقدار کو اُس کا حق دِلایا جائے گا!"۔ حضرت عبداللہ: ابن زُبیر بتاتے ہیں کہ: والد گرامی: حضرت زُبیر ابن عوّام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَللہ کی قسم ! اُس وَقت: معاملہ بہت سنگین ہو گا!:،

(حاکم کہتے ہیں:) یہی روایت ہمیں ایک اَور سَنَد کے ذریعہ پہنچی ہے !(:جو سَنَد: اُوپر عَرَبیّ عبارت میں موجود ہے:): جس میں: واقعہ: یہی ہے، لیکن اُس سَنَد میں: حضرت زُبیر: ابن عوّام رضی اللہ عنہ کا ذِکر نہیں ہے ![389]:،

یہ حدیث: مسلم (م:405ھ) کی شرط کے مطابق: صحیح ہے، لیکن بُخاریّ (م:256ھ)، اور مسلم (م:261ھ) نے اِس

---

388 اِسماعیل حَقّیّ (م:1137ھ) نے: حضرت زُبیر: ابن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ : کا معنٰی: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ : یعنی: حضرت زُبیر: ابن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی:۔ یا رَسولَ اللہ!۔ ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حَقّیّ، بروسویّ (وَفات: 1137ہجریّ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -دارإحیاءالتُّراث العربی۔۔بیروت، لبنان۔]

389 **یعنی:** متنِ حدیث میں۔۔تو۔ حضرت زُبیر: ابن عوّام رضی اللہ عنہ کا ذِکر ہے !، لیکن سَنَد میں آپ رضی اللہ عنہ کا ذِکر نہیں ہے !، **نیز** اِس حدیث کی ایک سَنَد میں: حضرت زُبیر: ابن عوّام رضی اللہ عنہ کے ذِکر نہ ہونے سے: اِس حدیث کے ثبوت میں فرق نہیں پڑتا ! کیونکہ: جس سَنَد میں حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کا ذِکر نہیں: وُہ حدیث بھی حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے: حضرت عبداللہ: ابن زُبیر ابن عوّام رضی اللہ عنہ سے مروِیّ ہے !، اور جس سَنَد میں: حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کا ذِکر ہے: وُہ حدیث بھی: حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے: حضرت عبداللہ: ابن زُبیر رضی اللہ عنہ سے مروِیّ ہے !۔، لہٰذا دونوں سندیں: متصل ہیں !۔، لیکن اِس کے باوجود بھی علماء نے: اُس سَنَد کو ترجیح دی ہے جس میں حضرت زُبیر: ابن عوّام رضی اللہ عنہ کا ذِکر: موجود ہے: **دار قطنی** (م:385ھ) سے اِس حدیث کے متعلق جو سُوال۔۔جواب کیا گیا ہے: 👇 ملاحظہ ہو!:

وَ سُئِلَ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ** ﴿٣٠﴾ **ثُمَّ إِنَّكُمْ** ﴾ : اَلْآيَة : قَالَ الزُّبَيْرُ : - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - لٰكِن عَلَيْنَا مَا كَانَ لَنَا فِي الدُّنْيَا : اَلْحَدِيْث :

حدیث کو اَپنی اَپنی کتاب میں روایت نہیں کیا ہے!)

3-اَور حاکم (م:405ھ) کی اِس سَنَد، متن، اَور اِس حکم الحدیث کی تلخیص کرتے ہُوئے: **ذہبی** (م:748ھ) نے کہا:

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو : عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ : عَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ : عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ :

﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾** ﴾ (☆) :

فَقَالَ : هُوَ حَدِيْثٌ : يَرْوِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو : عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ،

وَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَ خَالِدٌ : اَلْوَاسِطِيُّ ، وَ الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو : عَنْ يَحْيٰى : عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ ،

وَ رَوَاهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بشر : اَلْعبدِيّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو : عَنْ يَحْيٰى : عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ** ﴾ : قَالَ الزُّبَيْرُ : - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - : فَجَعَله مِنْ مُسْنَدِ اِبْنِ الزُّبَيْرِ ، وَ مَنْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُمْ : مِنْ مُّسْنَدِ الزُّبَيْرِ ،

وَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو : عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : قَالَ الزُّبَيْرُ - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - : وَ وهِمَ فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو – وَ الصَّوَابُ : يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ ! - ،

وَ الْقَوْلُ : قَوْلُ مَنْ اَسْنَدَه : عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ ! - وَ اللهُ : اَعْلَمُ ! - ۔

[**اَلْعِلَلُ الْوَارِدَةُ فِي الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ** - ابوالحسن: علیّ: **دار قطنی**، بغدادیّ(پیدائش: 306 ہجریّ-وَفات: 385 ہجریّ) اِبن عمر اِبن اَحمد اِبن مھدیّ- جلد 4، صفحہ 224، 225، (مِن حدیثِ الزبیر بن العوام رحمۃ اللہ علیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم—سُوال نمبر: 524)-دار طیبہ۔ریاض، عرب شریف—طبعہ اُولیٰ: 1406 ہجریّ بمطابق: 1986 عیسویّ- تحقیق و تخریج: ڈاکٹر محفوظ الرحمان زین اللہ سلفی] (**خلاصۂ مفہوم**: دار قطنی سے اِس حدیث کے متعلق سُوال کیا گیا—تو—دار قطنی نے کہا: یہ حدیث مختلف روایان سے مرویّ ہے!(: جن راویان کی تفصیل: پیچھے عَرَبیّ عبارت میں موجود ہے !): اِن اَسانید میں سے بعض اَسانید میں: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کا ذِکر: موجود ہے!، اَور بعض میں: آپ رضی اللہ عنہ کا ذِکر: موجود نہیں ہے!، لیکن جن راویان نے اِس حدیث کو: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے: حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے: حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ سے: خُود سے: روایت کیا ہے: اُن راوِیان کا قول: معتبر ہے!- باقی: اَللہ رَبّ العزّت ہی سب سے بہتر جانتا ہے!-)۔

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر: 30، 31-

قُلْتُ : أَ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ۔ قَالَ : ((**نَعَمْ ! لَيُكَرَّرَنَّ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه** !)) ۔ قَالَ الزُّبَيْرُ : - فَوَاللهِ ! اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ ! : (م) ۔ [390]

(**مفہوم:** حضرت زُبیر :ابن عوّام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ : نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ : { ترجمہ ''کنزالایمان'': **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے** } : —تو—میں نے عرض کی:- یارَسولَ اللہ ! (ﷺ)-اِس دُنیا میں ہمارے درمیان جو جھگڑے ہُوئے ہیں،اور ہمارے ذاتی گناہ [391] : کیا قیامت کے دِن : دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟۔ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ! تمہیں اِس دُنیا کے جھگڑے : قیامت کے دِن دوبارہ ضرور پیش کئے جائیں گے : یہاں تک کہ حقدار کواُس کا حق دِلایا جائے گا !''۔ حضرت عبداللہ :ابن زُبیر بتاتے ہیں کہ : والد گرامی : حضرت زُبیر ابن عوّام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَللہ کی قسم !اُس وَقت : معاملہ بہت سنگین ہوگا ! : ((میں: ذہبیؒ کہتا ہوں:) یہ حدیث : **مسلم** (م:405ھ) کی شرط کے مطابق: **صحیح ہے** !)۔،

☆-، **حاکم** (م:405ھ) نے اِسی حدیث کو اَپنی اِسی کتاب: ''المستدرک'' میں آگے جا کر دوبارہ روایت کیا ہے: ،حاکم کہتے ہیں:

اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ : اَلتَّاجِر : ثنا اَبُوْ حَاتِمٍ : مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ : اَلرَّازِيُّ : ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : اَلْاَنْصَارِيُّ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو :

---

390 **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ** - ابو عبداللہ: محمد : حاکم نیشاپور (وَفات : 405 ہجرِیّ) اِبن عبد اللہ + **تَلْخِيْصُ الْمُسْتَدْرَكِ** - ابوعبداللہ: محمد: ذَہبیّ (وَفات: 748ہجرِیّ) ابن عثمان ابن قائماز ابن عبداللہ۔ جلد 2، صفحہ 435،(کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الزُمَر)-مطبعہ: مجلس دائرۃ المعارِف العثمانیہ۔ حیدرآباد دکن،انڈیا—سالِ طبع:1340ہجری۔

391 اِسماعیل حَقّیؒ (م:1137ھ) نے: حضرت زُبیر :ابن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: **مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ** :کا معنٰی: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: **اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ** :یعنی: حضرت زُبیر :ابن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی:- یا رَسُولَ اللہ !-ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حَقّیّ، بروسویّ(وَفات:1137ہجرِیّ)- جلد8، صفحہ 106،107،(آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -داراِحیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان۔]

اَللَّيْثِیُّ : عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ - رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ، وَ هٰذِهِ السُّوْرَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ - : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝٣٠ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : أَ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا بَيْنَنَا فِی الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! - قَالَ : ((**نَعَمْ ! لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ ذٰلِكَ حَتّٰی يُؤَدّٰی اِلٰی كُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقُّه** !)) - قَالَ الزُّبَيْرُ : - فَوَاللهِ ! اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ ! :

هٰذَا : حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ ! ، وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ ! - (392)

(**مفہوم:** حضرت عبداللہ: اِبن زُبیر ابن عوّام (صحابی) بتاتے ہیں کہ: جب یہ آیت کریمہ: رسول اللہ ﷺ پر نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ : { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** } ،اور یہ: سورۃ **الزُّمَر**: رسول اللہ ﷺ پر نازِل ہُوئی—تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: - یارسولَ اللہ! (ﷺ) -اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے: اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی: کیا قیامت کے دِن یہ جھگڑے، اَور ہمارے ذاتی گناہ (393): دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟- نبیِّ کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں! تمہیں اِس دُنیا کے جھگڑے: قیامت کے دِن دوبارہ ضرور پیش کئے جائیں گے: یہاں تک کہ حقدار کو اُس کا حق دِلا یا جائے گا!"—تو—والد گرامی: حضرت زُبیر ابن عوّام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: -اَللہ کی قسم!—اُس وَقت: معاملہ بہت سنگین ہو گا!:

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 30، 31-

392 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ** - حاکم + **تَلْخِيْصُ الْمُسْتَدْرَكِ** - ذَہبیؒ- جلد 4، صفحہ 572، (کتاب الاھوال)-سالِ طبع: 1342 ہجریؒ-

393 اِسماعیل حَقّیؒ (م: 1137ھ) نے: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: **مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ** : کا معنیٰ: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: **اَیِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ** : یعنی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: -یا رَسُولَ اللہ! -ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حَقّیؒ، بروسویؒ (وَفات: 1137 ہجریؒ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -داراحیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان-]

یہ حدیث: صحیح الاِسناد ہے، لیکن بُخاریؒ (م:256ھ)،اَور مسلم (م:261ھ) نے اِس حدیث کو اَپنی اَپنی کتاب میں روایت نہیں کیا ہے!)۔

4-سیوطی (م:911ھ) کہتے ہیں:

وَ اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، وَ اَحْمَدُ ، وَ اِبْنُ مَنِيْعٍ ، وَ اِبْنُ اَبِىْ عُمَرَ ، وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَ التِّرْمِذِىُّ - وَ صَحَّحَه - ، وَ اِبْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ ، وَ الْحَاكِمُ - وَ صَحَّحَه - ، وَ اِبْنُ مَرْدُوَيْهِ ، وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِى " الْحِلْيَةِ " ، وَ الْبَيْهَقِىُّ فِى " الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ " : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝٣٠ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ (☆) : قُلْتُ : - يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! - أَ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا يَكُوْنُ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ـ قَالَ : ((**نَعَمْ ! لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه** !)) ـ قَالَ الزُّبَيْرُ : - فَوَاللّٰهِ ! اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ ! :

(**مفہوم:** عبد الرزّاق (م:211ھ) نے اَپنی ''مُصَنَّف''میں،اَحمد اِبن حنبل (م:240ھ) نے اَپنی ''مُسنَد''میں [394]،اِبن منیع نے،اِبن اَبی عمر نے،عبد:اِبن حُمید نے اَپنی ''مُسنَد''میں،ترمذیؒ (م:279ھ) نے اَپنی ''جامع/سُنَن''میں [395]،

☆ **قرآن** مجید-پارہ:23-رکوع17-سورۃ:الزُّمَر-آیۃ نمبر:30،31-

394 **اَلْمُسْنَدُ** - اَبو عبد اللہ:**اَحمد**:شَیبانیؒ(پیدائش:164ہجریؒ-وَفات:241ہجریؒ)اِبن محمد:**اِبن حنبل**-جلد3،صفحہ24،25، حدیث نمبر:1405-،صفحہ45،حدیث نمبر:1434،(مُسنَد الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ)۔موٴسسۃ الرسالۃ-بیروت-لبنان۔تحقیق و تخریج و تعلیق:شعیب اَرنَوط،عادِل مرشد۔ **تنبیہ:-** محقّقِینِ کتاب:شعیب اَرنَوط،عادِل مرشد نے اِن دونوں اَحادیث کی سَنَد کو:''حَسَن''قرار دِیا ہے!

395 جامع/سُنَن-ترمذیؒ کا مکمل حوالہ:آپ:گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں!

اِبن اَبی حاتم رازیؒ (م:327ھ) نے اَپنی تفسیر میں (396)، (397)، حاکم (م:405ھ) نے اَپنی کتاب "اَلمُستدرک" میں (398)، اِبن مردویہ نے، اَبو نُعیم اصفہانی (م:430ھ) نے اَپنی کتاب "حِلیۃ الاَولیاء" میں، اَور بیہقی (م:458ھ) نے اَپنی کتاب "اَلبعث والنّشور" میں: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے۔- ترمذیؒ (م:279ھ)، اَور حاکم (م:405ھ) نے اِس حدیث کو: "صحیح" قرار دِیاہے!-کہ: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ : { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے** } —تو— میں نے عرض کی: - یارَسولَ اللہ! (ﷺ) -اِس دُنیا میں ہمارے درمیان جو جھگڑے ہُوں گے: اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی: کیا قیامت کے دِن وُہ جھگڑے، اَور ہمارے ذاتی گناہ (399): دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے؟۔ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں! تمہیں اِس دُنیا کے جھگڑے: قیامت کے دِن دوبارہ ضرور پیش کئے جائیں گے: یہاں تک کہ حقدار کو اُس کا حق دِلایا جائے گا!"۔ حضرت عبداللہ: اِبن زُبیر بتاتے ہیں کہ: والد گرامی: حضرت زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: -اَللہ کی قسم! —اُس وَقت: معاملہ بہت سنگین ہو گا!)۔

وَ اَخْرَجَ اِبْنُ جَرِيْرٍ ، وَ الطَّبَرَانِيُّ ، وَ اِبْنُ مَرْدُوَيْهِ ، وَ اَبُـوْ نُعَيْمٍ : عَنْ عَبْـدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ** ﴿٣٠﴾ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنـدَ**

---

396 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ۔ اَبو محمد: **عبدالرحمان**: رازِیؒ (وَفات: 327ہجریؒ) **اِبن اَبی حاتم: محمد** اِبن اِدرِیس- جلد 10، صفحہ 3250، (تحت: آیۃ مذکورہ)- مکتبہ نزار مصطفی الباز- مکہ مکرمہ، رِیاض- عرب- طبعہ اُولیٰ: 1417ہجریؒ بمطابق: 1997عیسویؒ۔ تحقیق: اسعد محمد طیب۔

397 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ۔ اَبو محمد: **عبدالرحمان**: رازِیؒ (وَفات: 327ہجریؒ) **اِبن اَبی حاتم: محمد** اِبن اِدرِیس- جلد 13، صفحہ 276، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دارابن الجوزی- جدہ، رِیاض —عرب شریف—، بیروت- لبنان —طبعہ اُولیٰ: 1439ہجریؒ- جمع و تحقیق: اُ.د. حکمت بن بشیر بن یاسین۔

398 مُستدرک —حاکم کامکمل حوالہ: آپ: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرماچکے ہیں!

399 اِسماعیل حقّیؒ (م:1137ھ) نے: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: **مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ** : کا معنیٰ: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: **اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ** : یعنی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: -یا رَسولَ اللہ! -ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حقّیؒ، بروسویؒ (وَفات: 1137ہجریؒ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -داراحیاء التُّراث العربی —بیروت، لبنان۔]

رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((**نَعَمْ ! لَيُكَرَّرُ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقُّه** !)) ۔ قَالَ الزُّبَيْرُ : اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ ! ۔ (400)

(**مفہوم:** اَورابن جریر طبریؒ (م:310ھ) نے اَپنی تفسیر میں (401)، طبرانیؒ (م:360ھ) نے اَپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں، اِبن مردویہ نے، اَور اَبو نُعیم اصفہانی (م:430ھ) نے اَپنی کتاب ''حِلیۃالاَولیاء'' میں: حضرت عبداللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ : حضرت عبداللہ: اِبن زُبیر بتاتے ہیں کہ : جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ : { ترجمہ ''کنزالایمان'': **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے** }—تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: - یارسولَ اللہ ! (ﷺ) -اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے : اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی : کیا قیامت کے دِن یہ جھگڑے، اَور ہمارے ذاتی گناہ (402): دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟۔ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ! تمہیں اِس دُنیا کے جھگڑے: قیامت کے دِن دوبارہ ضرور پیش کئے جائیں گے: یہاں تک کہ حقدار کو اُس کا حق دِلا یا جائے گا !''۔—تو— والد گرامی: حضرت زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے کہا: -اَللہ کی قسم !—اُس وَقت: معاملہ بہت سنگین ہو گا !)۔

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر۔ آیۃ نمبر: 30، 31-

400 **اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِي التَّفْسِيْرِ بِالْمَاْثُوْرِ** - عبدالرحمان: **سیوطیؒ**، شافعیؒ (پیدائش: 849ہجریؒ-وفات: 911ہجریؒ) اِبن اَبی بکر۔ جلد 12، صفحہ 657، 658، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں)- مرکز ھجر۔ قاہرہ، مصر—طبعہ اُولیٰ: 1424ہجریؒ بمطابق: 2003عیسویؒ- تحقیق: ڈاکٹر عبداللہ اِبن عبدالمحسن ترکی، تعاون تحقیق: مرکز ھجر۔

401 **جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيْلِ آيِ الْقُرْآنِ** ۔ اَبُوجعفر: محمد: **طبریؒ** (وَفات: 310ہجریؒ) **اِبن جریر** اِبن یزید اِبن کثیر اِبن غالب- جلد 20، صفحہ 201، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دار ہجر۔ طبعہ اُولیٰ: 1422ہجریؒ بمطابق: 2001عیسویؒ۔ تحقیق: ڈاکٹر عبداللہ اِبن عبدالمحسن ترکی۔

402 اِسماعیل حَقّیؒ (م:1137ھ) نے: حضرت زُبَیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: **مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ** : کا معنیٰ: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: **اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ** : یعنی: حضرت زُبَیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: -یا رَسُولَ اللہ ! -ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوَہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حَقّیؒ، بروسویؒ (وَفات: 1137ہجریؒ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -داراحیاءالتُّراث العربی—بیروت، لبنان۔]

5-ہیثمی(م:807ھ) نے کہا:

وَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ - رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ : لَمَّا نَـزَلَتْ عَلٰى رَسُـوْلِ اللهِ - صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ - : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝٣٠ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : أَ فَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا ؟ ـ قَالَ : ((**نَعَمْ ! لَيُكَرَّرُ حَتّٰى يُوَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه** !)) ـ قَالَ الزُّبَيْرُ : - وَ اللهِ ! - اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ : !

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ ! - وَ رِجَالُه : ثِقَاتٌ ! - (403)

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: جب یہ آیت کریمہ: رسول اللہ ﷺ پر نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ : {ترجمہ ''کنزالایمان'': **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے** } —تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: - یا رَسولَ اللہ! (ﷺ) -اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے: اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی: کیا قیامت کے دِن یہ جھگڑے: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟ـ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! تمھیں اِس دُنیا کے جھگڑے: قیامت کے دِن دوبارہ ضرور پیش کئے جائیں گے : یہاں تک کہ حقدار کو اُس کا حق دِلایا جائے گا !''۔—تو— والد گرامی: حضرت زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے کہا: -اَللہ کی قسم!—اُس وَقت: معاملہ بہت سنگین ہو گا!:

اِس حدیث کو: طبرانیؒ (م:360ھ) نے اَپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے، اَور اِس حدیث کے تمام روایان: ثقہ ہیں!)۔،

5—یہ حدیث: تفسیر عبد الرّزّاق(م:807ھ) میں بھی موجود ہے:

نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : ارنا اِبْنُ عُيَيْنَـةَ : عَنْ مُحَمَّـدِ بْنِ عَمْـرِو بْنِ عَلْقَمَـةَ : عَنْ يَحْيَى بْنِ

☆ **قرآن** مجید-پارہ:23—رکوع17-سورۃ: الزُّمَر ـ آیۃ نمبر:30،31-

403 **مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ وَ مَنْبَعُ الْفَوَائِدِ** ـ ابوالحسن: علیّ: **ہیثمیؒ**، شافعیؒ(پیدائش: 735ہجریؒ-وفات: 807ہجریؒ) اِبن اَبی بکر اِبن سلیمان ـ جلد 14، صفحہ 363، حدیث نمبر: 11360، (کتاب التفسیر ـ، تفسیر سورۃ الزُّمر) -دار المنہاج ـ جدہ ـ عرب شریف ـ طبعہ اُولیٰ: 1436ہجریؒ بمطابق: 2015عیسویؒ ـ تحقیق و تخریج: حسین سلیم اَسد دارانی:
تنبیہ: محقّق کتاب: حسین سلیم اَسد دارانی نے: اِس رِوایت کی اِسناد کو: ''**حَسَن**'' قرار دیا ہے!۔

عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : - اَیْ رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ تَكُوْنُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ ؟ بَعْدَ الَّذِیْ كَانَ بَيْنَنَا فِی الدُّنْيَا ! ۔ قَالَ : ((نَعَمْ !)) ۔ قَالَ : فَاِنَّ الْاَمْرَ - اِذًا - لَشَدِيْدٌ ! ۔ (404)

(**مفہوم:** حضرت زُبیر :اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ : جب یہ آیت کریمہ :نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ : { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** } :–تو– حضرت زُبیر :اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی:- یارسولَ اللہ ! (ﷺ)-اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے :اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی: کیا قیامت کے دِن یہ جھگڑے : دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟۔ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا:"ہاں !"۔–تو– حضرت زُبیر :اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے کہا: تب -تو– معاملہ بہت سنگین ہو گا !)۔

3- حضرت عبد اللہ اِبن عمر رضی اللہ عنہما کا تفسیری قول:

1-نَسائی (م:303ھ) کہتے ہیں:

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ : عَنْ جَعْفَر : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ - وَ مَا نَعْلَمُ : فِیْ اَیِّ شَیْءٍ نَزَلَتْ ! - : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قُلْنَا : مَنْ نُخَاصِمُ ؟ ، - لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَهْلِ الْكِتَابِ خُصُوْمَةٌ ! - حَتّٰی وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ ! ، قَالَ اِبْنُ عُمَرَ :

☆ **قرآن** مجید-پارہ:23–رکوع17-سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر:31-

404 **تفْسِيْرُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ** (صنعانی-وفات: 211ہجریّ)اِبن ہمام–جلد 3، صفحہ 132،(دَر تفسیر آیتِ مذکورہ–حدیث نمبر: 2631)-دارالکتب العلمیۃ۔بیروت، لبنان–طبعہ اُولیٰ: 1419 ہجریّ بمطابق: 1999عیسویّ-دِراسۃ و تحقیق: ڈاکٹر محمود محمد عبدُہ۔

☆ **قرآن** مجید-پارہ:23–رکوع17-سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر:31-

هٰذَا : الَّذِيْ وَعَدَنَا رَبُّنَا : اَنْ نَخْتَصِمَ فِيْهِ ! ۔ [405]

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ۝٣١ ﴾ : {ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے**} ــ تو ــ ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ آیت: کس چیز کے بارے میں نازِل ہُوئی ہے !، ہم نے کہا: ہم قیامت کے دِن: کس سے جھگڑا کریں گے ؟ -اَب تو ہمارے اَور اَہلِ کتاب (: یہود، و نصارٰی) کے درمیان بھی جھگڑا نہیں ہے ! -، یہاں تک کہ فتنہ وقوع پذیر ہُوا ــ تو ــ حضرت عبد اللہ: اِبن عمر نے کہا: یہ: وُہ چیز ہے جس کے بارے میں ہم سے ہمارے رَبّ تعالٰی نے وعدہ کیا تھا کہ: اِس چیز کے بارے میں قیامت کے دِن: ہم آپس میں جھگڑیں گے !)۔،

2-حاکم (م:405ھ) کہتے ہیں:

اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ : اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ : اَلْفَقِيْه - بِبَغْدَادَ - : ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ : اَلرَّقِّيُّ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ : عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ : اَلشَّيْبَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ اِبْنَ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - يَقُوْلُ : لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِّنَ الدَّهْرِ - وَ مَا نَرٰى هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِيْنَا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ** ۝٣٠ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ۝٣١ ﴾ (•) ۔ : فَقُلْتُ : نَخْتَصِمُ ! ۔ ، اَمَّا نَحْنُ : فَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اللهَ ! ، وَ اَمَّا دِيْنُنَا : فَالْاِسْلَامُ ! ، وَ اَمَّا كِتَابُنَا : فَالْقُرْآنُ ! : فَلَا نُغَيِّرُ وَ لَا نُحَرِّفُ اَبَدًا ! ، وَ اَمَّا قِبْلَتُنَا : فَالْكَعْبَةُ ! ، وَ اَمَّا حَرَامُنَا / اَوْ حَرَمُنَا : فَوَاحِدٌ ! ، وَ اَمَّا نَبِيُّنَا : فَمُحَمَّدٌ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ - ! : فَكَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ حَتّٰى كَفَحَ بَعْضُنَا وُجُوهَ بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : فَعَرَفْتُ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْنَا ! :

هٰذَا : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ ! ، وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ ! ۔ ،

---

405 **اَلسُّنَنُ الْكُبْرٰى** - ابو عبد الرّحمان: احمد: **نَسائیؒ** (وفات: 303 ہجریّ) ابن شعیب ــ جلد 10، صفحہ 238، (کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الزُّمر - آیت مذکورہ کی تفسیر میں) - مؤسسۃ الرسالۃ - بیروت، لبنان ــ طبعہ اُولٰی: 1421 ہجریّ بمطابق: 2001 عیسویّ - تحقیق: حسن عبد المنعم شلبی ــ زیر نگرانی: شعیب اَرنؤوط ــ پیشکش: ڈاکٹر عبد اللہ ابن عبد المحسن ترکی۔

- **قرآن** مجید - پارہ: 23 ــ رکوع 17 - سورۃ: الزُّمر - آیہ نمبر: 30، 31 -

(**مفہوم:** حضرت عبداللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ فرماتے ہیں: ہم نے بہت وَقت گزارا! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہمارے، اَور اَہلِ کتاب (: یہود، ونَصارٰی) کے متعلق ہی نازِل ہُوئی ہے: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾: { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے** }: ، میں نے کہا کہ: ہم، اَور اَہلِ کتاب (: یہود، ونَصارٰی) تو آپس میں قیامت کے دِن جھگڑیں گے!، —**لیکن**— ہم (: مسلمان) آپس میں قیامت کے دِن نہیں جھگڑیں گے! کیونکہ: ہم (: مسلمان): - صرف— اَللہ رب العزت کی عبادَت کرتے ہیں!، ہمارا: سب کا: دِین: اِسلام ہے!، ہماری: سب کی: کتاب: قُرآن ہے! - ہم: قُرآن کو: نہ - تو - تبدیل کریں گے!، اَور نہ ہی: قُرآن کی آیات کو: اَپنی جگہ سے ہٹائیں گے! -، ہمارا سب کا قِبلہ: کعبہ ہے!، ہمارا سب کا حَرَم: ایک ہی ہے!، ہمارے سب کے نبیؐ: محمد ﷺ ہیں!: ہم (: مسلمان) آپس میں کیسے جھگڑ سکتے ہیں؟، یہاں تک کہ —جب- ہم (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض نے: بعض کے چہروں کو: تلواروں سے مارا! —تو— میں نے جان لیا کہ: یہ آیت ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں - بھی - نازِل ہُوئی ہے!:

یہ حدیث: بُخاریؒ (م: 256ھ)، اَور مسلم (م: 261ھ): دونوں کی شرائط کے مطابق: "صحیح" ہے!، لیکن بُخاریؒ (م: 256ھ)، اَور مسلم (م: 261ھ) نے اِس حدیث کو اَپنی اَپنی کتاب میں روایت نہیں کیا ہے!)۔،

☆-، اَور **حاکم** (م: 405ھ) کی اِس سَنَد، متن، اَور اِس حکم الحدیث کی تلخیص کرتے ہُوئے: **ذہبی** (م: 748ھ) نے کہا:

زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ : عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ : سَمِعْتُ اِبْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِّنَ الدَّهْرِ - وَ مَا نَرٰى هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِيْنَا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝٣٠ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ (☆) - : فَقُلْتُ : نَخْتَصِمُ ! ـ ، اَمَّا نَحْنُ : فَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اللهَ ! ، وَ اَمَّا دِيْنُنَا : فَالْاِسْلَامُ ! ، وَ اَمَّا كِتَابُنَا : فَالْقُرْآنُ ! : فَلَا نُغَيِّرُ وَ لَا نُحَرِّفُ اَبَدًا ! ، وَ اَمَّا قِبْلَتُنَا : فَالْكَعْبَةُ ! ، وَ اَمَّا حَرَامُنَا / اَوْ حَرَمُنَا : فَوَاحِدٌ ! ، وَ اَمَّا نَبِيُّنَا : فَمُحَمَّدٌ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ - ! : فَكَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ حَتّٰى كَفَحَ

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 30، 31 -

بَعْضُنَا وُجُوهَ بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : فَعَرَفْتُ : اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْنَا ! : (خ م) ۔ (406)

(**مفہوم:** حضرت عبداللہ: اِبنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ فرماتے ہیں: ہم نے بہت وَقت گزارا! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہمارے، اَور اَہلِ کتاب (: یہود، ونَصاریٰ) کے متعلق ہی نازِل ہُوئی ہے: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ : { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے** } :، میں نے کہا کہ: ہم، اَور اَہلِ کتاب (: یہود، ونَصاریٰ) تو آپس میں قیامت کے دِن جھگڑیں گے !، — **لیکن** — ہم (: مسلمان) آپس میں قیامت کے دِن نہیں جھگڑیں گے ! کیونکہ: ہم (: مسلمان): - صرف — اَللہ رب العزت کی عبادَت کرتے ہیں !، ہمارا: سب کا: دِین: اِسلام ہے !، ہماری: سب کی: کتاب: قُرآن ہے ! - ہم: قُرآن کو: نہ - تو - تبدیل کریں گے !، اَور نہ ہی: قُرآن کی آیات کو: اَپنی جگہ سے ہٹائیں گے ! -، ہمارا سب کا قبلہ: کعبہ ہے !، ہمارا سب کا حَرَم: ایک ہی ہے !، ہمارے سب کے نبیؐ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ! : ہم (: مسلمان) آپس میں کیسے جھگڑ سکتے ہیں ؟، یہاں تک کہ — جب - ہم (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض نے: بعض کے چہروں کو: تلواروں سے مارا ! — تو — میں نے جان لیا کہ: یہ آیت ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں - بھی - نازِل ہُوئی ہے ! :

(میں (ذہبیؒ) کہتا ہُوں:) یہ حدیث: بُخاریؒ (م:256ھ)، اَور مسلم (م:261ھ): دونوں کی شرائط کے مطابق: "صحیح" ہے !،)۔

3-سیوطی (م:279ھ) کہتے ہیں:

اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَ النَّسَائِيُّ ، وَ ابْنُ اَبِيْ حَـاتِمٍ ، وَ الطَّـبْرَانِيُّ ، وَ ابْنُ مَرْدُوَيْـهِ : عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : لَقَدْ لَبِثْنَا بُرْهَةً مِّنْ دَهْرِنَا - وَ نَحْنُ نَرٰى اَنَّ هٰذِهِ الْآيَـةَ نَـزَلَتْ فِيْنَـا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ** ﴿٣٠﴾ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) - : قُلْنَا : كَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَبِيُّنَـا : وَاحِـدٌ ! ، وَ كِتَابُنَـا : وَاحِدٌ ! - حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَضْرِبُ وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ : فَعَرَفْتُ : اَنَّهَا : فِيْنَـا نَـزَلَتْ

---

406 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ** - حاکم + **تَلْخِيْصُ الْمُسْتَدْرَكِ** - ذَہبیؒ۔ جلد 4، صفحہ 572، 573، (کتاب الاھوال) - سالِ طبع: 1342 ہجریؒ۔

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 30، 31 -

، !

(**مفہوم:** عبد: اِبن حُمید نے اَپنی ''مُسنَد''، میں، نَسائیؒ(م:303ھ) نے اَپنی ''سُنَن کبری''، میں [407]، اِبن اَبی حاتم رازیؒ(م:327ھ) نے اَپنی تفسیر میں [408]، طبرانیؒ(م:360ھ) نے اَپنی کتاب ''المعجم الکبیر''، میں، اَور اِبن مردویہ نے: حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: آپ فرماتے ہیں: ہم نے اَپنا بہت سا وَقت گزارا! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہمارے، اَور ہم سے پہلے دَور کے اَہلِ کتاب (: یہود، و نَصارٰی) کے **متعلق**-ہی- نازِل ہُوئی ہے: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُونَ** ﴾ ﴿٣١﴾ : { ترجمہ ''کنزالایمان'': **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** } :، ہم نے کہا کہ: ہم (: مسلمان) قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑ سکتے ہیں؟ -جبکہ ہمارے سب کے نبیؐ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!، ہماری: سب کی: کتاب: ایک ہے!-، یہاں تک کہ —جب— میں نے اپنے (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض کو: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارتے ہُوئے دیکھا!—تو— میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں- بھی- نازِل ہُوئی ہے!):،

وَ اَخْرَجَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ فِي ((الْفِتَنِ)) ، وَ الْحَاكِمُ - وَ صَحَّحَه - ، وَ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ : عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : عِشْنَا بُرْهَةً مِّنَ دَهْرِنَا - وَ مَا نَرٰى هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْنَا : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ** ﴿٣٠﴾ **ثُمَّ إِنَّكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [☆] - : فَقُلْتُ : لِمَ نَخْتَصِمُ ؟ ، اَمَّا نَحْنُ : فَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اللهَ ! ، وَ اَمَّا دِيْنُنَا : فَالْاِسْلَامُ ! ، وَ اَمَّا كِتَابُنَا : فَالْقُرْآنُ ! : فَلَا نُغَيِّرُه اَبَدًا وَ لَا نُحَرِّفُ الْكِتَابَ ! ، وَ اَمَّا قِبْلَتُنَا : فَالْكَعْبَةُ ! ، وَ اَمَّا حَرَامُنَا / اَوْ حَرَمُنَا : فَوَاحِدٌ ! ، وَ اَمَّا نَبِيُّنَا : فَمُحَمَّدٌ ﷺ ! : فَكَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ حَتّٰى كَفَحَ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ : فَعَرَفْتُ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْنَا ! ،

---

407 سُنَن کبری—نَسائی کا مکمل حوالہ: آپ: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں!

408 **تَفسِيرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ۔ ابو محمد: **عبدالرحمان**: رازیؒ (وَفات: 327 ہجریؒ) **اِبن اَبی حاتم: محمد** ابن اِدریس- جلد 13، صفحہ 276، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دار ابن الجوزی- جدہ، ریاض —عرب شریف-، بیروت۔ لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1439 ہجریؒ- جمع و تحقیق: اُ.د. حکمت بن بشیر بن یاسین۔

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر۔ آیۃ نمبر: 30، 31-

(مفہوم: اَور نُعَیم: اِبن حماد (م:229ھ) نے اَپنی "کتابُ الفِتَنِ" میں (409)، حاکم (م:405ھ) نے "مُستدرَک" میں (410)، اَور اِبن مردویہ نے: حضرت عبداللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے—اَور حاکم نے اِس حدیث کو: "صحیح" قرار دِیا ہے!- کہ: حضرت عبداللہ: اِبن عمر فرماتے ہیں: ہم نے اَپنا بہت ساوَقت گزارا!، اَور: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہم (: مسلمانوں) کے متعلق نازِل نہیں ہُوئی ہے!: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾: {ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے**}:، میں نے کہا کہ: ہم (: مسلمان) آپس میں قیامت کس لئے جھگڑیں گے؟ حالانکہ: ہم (: مسلمان):- صرف—اَللہ رب العزت کی عبادت کرتے ہیں!، ہمارا: سب کا: دِین: اِسلام ہے!، ہماری: سب کی: کتاب: قُرآن ہے!-ہم: قُرآن کو: نہ-تو- تبدیل کریں گے!، اَور نہ ہی: قُرآن کی آیات کو: اَپنی جگہ سے ہٹائیں گے!-، ہمارا سب کا قِبلہ: کعبہ ہے!، ہمارا سب کا حَرَم: ایک ہی ہے!، ہمارے سب کے نبیؐ: محمد ﷺ ہیں!: ہم (: مسلمان) آپس میں کیسے جھگڑ سکتے ہیں؟، یہاں تک کہ— جب- ہم (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض نے: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارا!—تو—میں نے جان لیا کہ: یہ آیت ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں- بھی- نازِل ہُوئی ہے!):

وَ اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَ اِبْنُ جَرِيْرٍ ، وَ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ : عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : نَزَلَتْ عَلَيْنَا الْآيَةُ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) ، وَ مَا نَدْرِيْ : مَا تَفْسِيْرُهَا ؟ - وَ لَفْظُ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ : وَ مَا نَدْرِيْ : فِيْمَ نَزَلَتْ ؟ - ، قُلْنَا : لَيْسَ بَيْنَنَا خُصُوْمَةٌ ، فَمَا التَّخَاصُمُ ؟ ـ حَتّٰى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ : فَقُلْنَا : هٰذَا : الَّذِيْ وَعَدَنَا رَبُّنَا : اَنْ نَخْتَصِمَ فِيْهِ ! ـ (411)

(مفہوم: عبد: اِبن حُمید نے اَپنی "مُسنَد" میں، اِبن جریر طبریؒ (م:310ھ) نے اَپنی تفسیر میں (412)، اَور اِبن مردویہ

---

409 **کِتَابُ الْفِتَنِ** - نُعَیم: خُزاعیؒ، مروَزیؒ (وَفات: 229 ہجریؒ) اِبن حماد اِبن معاویہ اِبن حارِث—صفحہ، حدیث نمبر، (باب: دارالکتب العلمیۃ—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1418 ہجریؒ بمطابق: 1997 عیسویؒ- ضبط و تصحیح و تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری۔

410 مُستدرَک—حاکم کا مکمل حوالہ: آپ: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں!

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

411 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِی التَّفْسِیْرِ بِالْمَاْثُوْرِ - سیوطیؒ**- جلد 12، صفحہ 655، 656۔

نے: حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: حضرت عبد اللہ: اِبن عمر فرماتے ہیں: ہم پر یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾: {ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** }:، جبکہ ہم نہیں جانتے کہ: اِس آیت کی تفسیر کیا تھی؟، اور نہیں جانتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ کس بارے میں نازِل ہُوئی ہے؟، ہم نے کہا: جن ہمارے درمیان جھگڑا ہے ہی نہیں—تو— جھگڑے کے فیصلے کے لئے قیامت کے دِن آپس میں جھگڑنا: کیسا؟- یہاں تک کہ: جب فتنہ: وقوع پذیر ہُوا—تو— ہم نے کہا: یہ: وُہ چیز ہے جس کے بارے میں ہم سے ہمارے ربّ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ: اِس چیز کے بارے میں قیامت کے دِن: ہم آپس میں جھگڑیں گے!)۔،

4۔ ہیثمی (م:807ھ) نے کہا:

عَنِ ابْنَ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا - قَالَ: لَقَدْ غَشِيَتْنَا بُرْهَةٌ مِّنَ دَهْرِنَا - وَ نَحْنُ نَرٰی اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْنَا وَ فِیْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا: ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) -: قُلْنَا: كَيْفَ نَخْتَصِمُ؟ - وَ نَبِيُّنَا: وَاحِدٌ!، وَ كِتَابُنَا: وَاحِدٌ! - حَتّٰی رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَضْرِبُ وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ: فَعَرَفْتُ: اَنَّهَا: فِيْنَا نَزَلَتْ!:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ! - وَ رِجَالُه: ثِقَاتٌ! - (413)

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پر بہت سا وقت گزرا! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ

---

412 **جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيْلِ آيِ الْقُرْآنِ ۔** اَبُو جعفر: محمد: **طبریؒ** (وَفات: 310 ہجریؒ) **اِبن جریر ابن یزید ابن کثیر ابن غالب** - جلد 20، صفحہ 202، (تحت: آیۃ مذکورہ) - دار ہجر - طبعہ اُولیٰ: 1422 ہجریؒ بمطابق: 2001 عیسویؒ۔ تحقیق: ڈاکٹر عبد اللہ ابن عبد المحسن ترکی۔

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 30، 31 -

413 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ وَ مَنْبَعُ الْفَوَائِدِ ۔ ہیثمیؒ** ۔ جلد 14، صفحہ 362، حدیث نمبر: 11359، (کتاب التفسیر - تفسیر سورۃ الزُّمر) - تحقیق و تخریج: حسین سلیم اَسد دارانی:

تنبیہ: محقّق کتاب: حسین سلیم اَسد دارانی نے: اِس رِوایت کی اِسناد کو: "**حَسَن**" قرار دِیا ہے!۔، اور گزشتہ: **سُنَن کبریٰ — نَسائیؒ** کے حوالہ میں موجود: نَسائیؒ کی رِوایت کی اِسناد کو: "**صحیح**" قرار دِیا ہے!۔

آیت کریمہ: ہمارے، اَور ہم سے پہلے دَور کے اَہلِ کتاب (: یہود، ونَصاریٰ) کے متعلق - ہی - نازِل ہُوئی ہے: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾: { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** }: ، ہم نے کہا کہ: ہم (: مسلمان) قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑ سکتے ہیں ؟ - جبکہ ہمارے سب کے نبیّ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) !، ہماری: سب کی: کتاب: ایک ہے ! -، یہاں تک کہ — جب — میں نے اَپنے (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض کو: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارتے ہُوئے دیکھا ! — تو — میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں - بھی - نازِل ہُوئی ہے !) -،

5- اِبن جوزی (م: 597ھ) کہتے ہیں:

- - - وَ قَالَ اِبْنُ عُمَرَ : نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ - وَ مَا نَدْرِيْ : مَا تَفْسِيْرُهَا ! - ، وَ مَا نَرٰى اَنَّهَا نَزَلَتْ اِلَّا فِيْنَا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ - حَتّٰى قُتِلَ عُثْمَانُ - : فَعَرَفْتُ اَنَّهَا فِيْنَا نَزَلَتْ ! - ، وَ فِيْ لَفْظٍ آخَرَ : حَتّٰى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ عَلِيٍّ ، وَّ مُعَاوِيَةَ ! - (414)

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: ابن عمر نے کہا: یہ آیت نازِل ہُوئی تو ہم نہیں جانتے تھے کہ: اِس آیت کی تفسیر کیا ہے !، اَور ہمارا ایہی خیال تھا کہ یہ آیت — صرف اور صرف — ہمارے، اَور 2 کتابوں (: توارات، اَور انجیل) والوں (: یہود، ونَصاریٰ) کے آپسی جھگڑوں کے متعلق نازِل ہُوئی ہے ! - یہاں تک کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے - تو — میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہمارے بارے میں بھی نازِل ہُوئی ہے !، دُوسرے اَلفاظ میں کہ: یہاں تک کہ جب حضرت علیّ رضی اللہ عنہ، اَور معاویہ کے درمیان جنگیں واقع ہُوئیں - تو — میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہمارے بارے میں بھی نازِل ہُوئی ہے !) -

تبصرہ: - [1] آیت کریمہ کے صریح اَلفاظ، ومفہوم (: نص جلیّ، عبارت النصّ) **، [2] نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان، [3] حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کے تبصرہ، اَور [4] حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہما کے تفسیریّ قول سے یہ بات: روزِ رَوشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ: حضرت علیّ رضی اللہ عنہ،**

414 **زَادُ الْمَسِيْرِ فِيْ عِلْمِ التَّفْسِيْرِ** - عبد الرّحمان: قریشیّ، بغدادیّ (پیدائش: 508 ہجریّ - وَفات: 597 ہجریّ) اِبن علیّ اِبن محمد - جلد 7، صفحہ 181، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) - المکتب الاسلامی — بیروت، لبنان — دمشق، شام — طبعہ: ثالثہ: 1404 ہجریّ بمطابق: 1984 عیسویّ -

اور معاویہ اِبن اَبی سفیان کے درمیان ہونے والی جنگوں کا مقدمہ: قیامت کے دِن: مالک یکتا: اَللّٰہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا!، اور اَللّٰہ رب العزت بذاتِ خود: فیصلہ فرمائے گا!

-اِس آیت کریمہ کی تفسیر کے متعلق 2 ضروری تنبیہات-

-پہلی تنبیہ-

1-طحاوی حنفی (م:321ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ : اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ : اَللَّيْثِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَـةَ : عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَـزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَـةُ : ﴿ **إِنَّـكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُـونَ** ۝٣٠ ﴾ اِلٰى قَوْلِه : ﴿ **تَخْتَصِمُونَ** ۝٣١ ﴾ (☆) : قَـالَ الزُّبَيْرُ : أَ يُكَـرَّرُ عَلَيْنَا مَـا كَانَ فِي الدُّنْيَا ؟ مَـعَ خَـوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ـ قَـالَ : ((**نَعَمْ ! حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقُّه** !)) ـ ،

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام (صحابی) بتاتے ہیں کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ۝٣١ ﴾ : { ترجمہ ''کنزالایمان'': **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** } :-تو-میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی:-یارَسولَ اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)-اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے، اور ہمارے ذاتی گناہ[415]: کیا قیامت کے دِن دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے؟۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!، یہاں تک کہ ہر حقدار کو: اُس کا حق دِلایا جائے گا!'')۔،

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23-رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 30، 31-

415 اِسماعیل حَقّی (م:1137ھ) نے: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: **مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ** : کا معنیٰ: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: **اَیْ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ** : یعنی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی:-یا رَسُولَ اللہ!-ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے؟

حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ : حَـدَّثَنَا مَنْصُـوْرُ بْنُ سَـلَمَةَ : اَلْخُزَاعِيُّ : حَـدَّثَنَا يَعْقُـوْبُ : اَلْقُمِّيُّ : عَنْ جَعْفَر بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ - وَ مَا نَعْلَمُ : فِيْ اَىِّ شَيْئٍ نَزَلَتْ ! - : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ قَائِلٌ : مَنْ نُخَاصِمُ ؟ ، - وَ لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَهْلِ الْكِتَابِ خُصُوْمَةٌ ! : فَمَنْ نُخَاصِمُ ؟ - حَتّٰى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ ! ، فَقَالَ اِبْنُ عُمَرَ : هٰذَا : مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا : نَخْتَصِمُ فِيْهِ ! :

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی: ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ : { ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے** } —تو—ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ آیت: کس چیز کے بارے میں نازِل ہُوئی ہے!، ایک کہنے والے نے کہا: ہم قیامت کے دِن: کس سے جھگڑا کریں گے ؟-اَب تو ہمارے اَور اَہلِ کتاب (: یہود، ونصاریٰ) کے درمیان بھی جھگڑا نہیں ہے ! - تو - ہم قیامت کے دِن: کس سے جھگڑا کریں گے ؟-، یہاں تک کہ فتنہ وقوع پذیر ہُوا—تو —حضرت عبد اللہ: اِبن عمر نے کہا: یہ: وُہ چیز ہے جس کے بارے میں ہم سے ہمارے رَبّ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ: اِس چیز کے بارے میں قیامت کے دِن: ہم آپس میں جھگڑیں گے !)۔،

☆-دونوں روایتوں میں تضادّ کی وضاحت-☆

قَالَ اَبُوْ جَعْفَر : فَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ مَا فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ قَدْ اَوْجَبَ تَضَـادًّا : لِمَـا رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَـلَّمَ - فِي السَّـبَبِ الَّذِىْ كَانَ فِيْـهِ نُـزُوْلُ هٰـذِهِ الْآيَةِ ! ـ ،

(**مفہوم:** ابو جعفر (یعنی: طحاوی) نے کہا: وَہم کرنے والا یہ وَہم کرتا ہے کہ: اِن دونوں حدیثوں (یعنی: اِس آیت کریمہ کی تفسیر کے متعلق: [1] حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کی حدیث، اَور [2] حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث) میں موجود معنٰی: مفہوم: ایک دُوسرے کے: متضادّ (یعنی: مخالف) ہے: کیونکہ: اِس آیت کریمہ کا شانِ نُزول: (حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کی حدیث میں)

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حقّیّ، بروسویّ (وَفات: 1137 ہجریّ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -دارإحیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان۔]

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

رسولُ اللہ ﷺ سے مروِیّ ہے ! (جبکہ حضرت عبداللہ :اِبن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ہم اِس آیت کا شانِ نزول: فتنہ کے واقع ہونے تک نہیں جانتے تھے !))،

(یعنی: سُوال یہ ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے اِس آیت کا شانِ نُزول بتادِیا تھا—تو—صحابہ کرام یہ کیوں کہتے ہیں؟ کہ: ہم نہیں جانتے تھے !)

فَتَأَمَّلْنَا ذٰلِكَ : فَوَجَدْنَاهُ - بِحَمْدِ اللهِ وَ نِعْمَتِه – خَالِيًا مِنْ ذٰلِكَ ! :

(**مفہوم:** (طحاوی نے کہا) ہم نے اِس بات کے متعلق غور و فکر کیا—تو—ہم نے—اَللہ تعالیٰ کی حمد، اَور اُس کی عطاء سے— اَیسی بات: اِن دونوں اَحادیث کے معنیٰ و مفہوم میں نہیں دیکھی !):

لِاَنَّ : حَدِيْثَ اِبْنِ عُمَرَ مِنْهُمَا : اِنَّمَا فِيْهِ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِهِمْ عِنْدَ نُـزُوْلِ الْآيَـةِ ، وَ مَا تَبَيَّنَ بِه عِنْدَ حُدُوْثِ الْفِتْنَةِ اَنَّهُ الْمُرَادُ فِيْهَا : وَ كَانَ ذٰلِكَ تَأْوِيْلًا مِنْهُ ! لَا حِكَايَـةً مِّنْـهُ اِيَّاهُ سِمَاعًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - ،

(**مفہوم:** کیونکہ حضرت عبداللہ :اِبن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت عبداللہ :اِبن عمر کا یہ کہنا (کہ: ہم اِس آیت کریمہ کی تفسیر نہیں جانتے تھے: حضرت عبداللہ :اِبن عمر کا یہ کہنا): اِس آیت کریمہ کے نازِل ہونے کے وَقت تھا !، اَور جب فتنہ: وقوع پذیر ہُوا —تو—اُس وَقت: حضرت عبداللہ :اِبن عمر پر واضح ہُوا کہ: اِس آیت کریمہ سے مراد: یہ فتنہ تھا !، اَور حضرت عبداللہ :اِبن عمر کا اِس آیت کریمہ سے اِس فتنہ کو مراد لینا: حضرت عبداللہ :اِبن عمر کا ذاتیّ قول ہے، رسولُ اللہ ﷺ سے سُن کر بَیان کرنا: نہیں ہے !،

(اِسی لئے حضرت عبداللہ :اِبن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اِس فتنہ کے واقع ہونے تک ہمیں اِس آیت سے: اِس فتنہ کے مراد ہونے کا علم نہیں تھا !، کیونکہ حضرت عبداللہ :اِبن عمر نے رسولُ اللہ ﷺ سے یہ بات نہیں سُنی ہُوئی تھی !)،

وَ كَانَ مَا فِيْ حَدِيْثِ الزُّبَيْرِ : جَوَابًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ - اِيَّاهُ : لَمَّا سَأَلَه عَمَّا ذَكَرَ مِنْ سُؤَالِه رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ - عَمَّا يَسْأَلُه اِيَّاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِه ، وَ جَوَابُ رَسُوْلِ اللهِ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَنْهُ مِمَّا اَجَابَه بِه ! ،

(**مفہوم:** اَور جو بات: حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: وُہ: حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کے سُوال کے جواب میں: رَسُولُ اللہ ﷺ کا جواب ہے !):

وَ لَمْ يُضَادِّهُ غَيْرُه مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ اِبْنِ عُمَرَ ! وَ لَا مِمَّا سِوَاهُ : فِيْمَا عَلِمْنَاهُ !
وَ اللّٰهَ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيْقَ ! (416)

(مفہوم: لہذا: نہ ــ تو- حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث، اَور نہ ہی کوئی اَور حدیث: حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے: متضادّ (یعنی: مخالف) ہے !، (کیونکہ: حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رَسُولُ اللہ ﷺ کی بتائی ہُوئی تفسیر موجود ہے !: جس کے مخالف: کوئی چیز ہو ــ ہی ــ نہیں سکتی !)، ہم: اَللہ تعالیٰ ہی سے توفیق مانگتے ہیں !)۔

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

-دُوسری تنبیہ-

اِس آیت کریمہ کی تفسیر کے متعلقہ 2 اَقوال میں سے ترجیحی قول:

1-ابن جریر طبریؒ (م: 310ھ) نے کہاہے:

- - - ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆): يَقُوْلُ : ثُمَّ اِنَّ جَمِيْعَكُمْ : اَلْمُؤْمِنِيْنَ ، وَ الْكَافِرِيْنَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ! ، فَيَأْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْكُمْ مِنَ الظَّالِمِ ، وَ يَفْصِلُ بَيْنَ جَمِيْعِكُمْ بِالْحَقِّ ! ،

(مفہوم: اِس آیت کریمہ: {ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے**} میں اَللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر تم سب: مؤمن، و کافر: قیامت کے دِن اَپنے رَبّ کے پاس: آپس میں جھگڑو گے !، اَور تمہارا رَبّ تعالیٰ:

---

416 **شَرْحُ مُشْكِلِ الْآثَارِ** - اَبو جعفر: اَحمد: **طحاویؒ حنفیؒ** (وَفات: 321 ہجریؒ) ابن محمد ابن سلامۃ- جلد 1، صفحہ 123، 124، حدیث نمبر: 132، (بَابُ بَيَانِ مُشْكِلِ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فِي الْمُرَادِ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾)- مؤسسۃ الرسالۃ- طبعہ ثانیہ: 1427 ہجریؒ بمطابق: 2006 عیسویؒ- طبعہ ثالثہ: 1431 ہجریؒ بمطابق: 2010 عیسویؒ- تحقیق: شعیب ارنائوط،
تنبیہ:- محقّق کتاب: شعیب ارنائوط نے اِن دونوں اَحادیث کی اَسناد کو: "**حَسَن**" قرار دیا ہے !

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23 ــ رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

مظلوم کو: ظالم سے: اُس مظلوم کا حق دِلوائے گا، اَور تم سب کے درمیان: حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا!)،

وَ اخْتَلَفَ اَهْلُ التَّأْوِيْلِ فِيْ تَأْوِيْلِ ذٰلِكَ :

(مفہوم: اَہلِ تاَوِیل علماء نے: اِس آیت کی تاَوِیل میں اِختلاف کیا ہے!)،

فَقَالَ بَعْضُهُمْ : عُنِيَ بِذٰلِكَ اِخْتِصَامُ الْمُؤْمِنِيْنَ - وَ الْكَافِرِيْنَ وَ اِخْتِصَامُ الْمَظْلُوْمِ بِه - وَ الظَّالِمِ ! : ذِكْرُ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ :

(مفہوم: کچھ اَہلِ تاَوِیل علماء نے کہا ہے کہ: اِس آیت میں قیامت کے دِن کے جھگڑے سے مراد: مؤمنین، اَور کافرین کا: آپس میں جھگڑا ہے، اَور ظالم، و مظلوم کا آپس میں جھگڑا ہے!: جن علماء نے اَیسا کہا ہے: اُن کا ذِکر!):

حَدَّثَنِيْ عَلِيٌّ قَالَ : ثنا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ : ثنى مُعَاوِيَةُ : عَنْ عَلِيٍّ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : فِيْ قَوْلِه : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾ (☆) : يَقُوْلُ : يُخَاصِمُ الصَّادِقُ الْكَاذِبَ ، وَ الْمَظْلُوْمُ الظَّالِمَ ، وَ الْمُهْتَدِى الضَّالَّ ، وَ الضَّعِيْفُ الْمُسْتَكْبِرَ ! ـ ،

(مفہوم: حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما سے اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِس آیت کریمہ کے مطابق: قیامت کے دِن: سچا: جُھوٹے سے جھگڑے گا!، مظلوم: ظالم سے جھگڑے گا!، ہدایت یافتہ: گمراہ سے جھگڑے گا!، اَور کمزور: متکبر سے جھگڑے گا!)ـ،

حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ : اَخْبَرَنَا اِبْنُ وَهبٍ قَالَ : قَالَ اِبْنُ زَيْدٍ : فِيْ قَوْلِه : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾ (☆) : قَالَ : اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَ اَهْلُ الْكُفْرِ ! ـ ،

(مفہوم: اِبنِ زَید نے اِس آیت کی تفسیر میں کہا کہ: اِس آیت کے مطابق: قیامت کے دِن: مسلمان، اَور کافر: آپس میں جھگڑیں گے!)ـ،

حَدَّثَنَا اِبْنُ الْبرقِيِّ قَالَ : ثنا اِبْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : ثنا اِبْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ : ثنى مُحَمَّدُ بْنُ

☆ قرآن مجید- پارہ: 23– رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

عَمْرٍو : عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝٣٠ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ـ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**نَعَمْ** ! : **حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه** !)) ـ

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام (صحابی) بتاتے ہیں کہ : جب یہ آیت کریمہ : نازِل ہُوئی — تو — میرے والد گرامی : حضرت زُبیر : اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی : - یا رَسولَ اللہ ! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) - اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے، اَور ہمارے ذاتی گناہ (417) : کیا قیامت کے دِن دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟ ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ” ہاں ! ، یہاں تک کہ ہر حقدار کو: اُس کا حق دِلایا جائے گا ! “) ـ

وَ قَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ عُنِيَ بِذٰلِكَ اِخْتِصَامُ اَهْلِ الْإِيْمَانِ : ذِكْرُ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ :

(**مفہوم:** اَور دِیگر اَہلِ تاوِیل علماء نے کہا ہے کہ : اِس آیت میں قیامت کے دِن کے جھگڑے سے مراد : مؤمنین کا : آپس میں جھگڑا ہے ! : ، جن علماء نے اَیسا کہا ہے : اُن کا ذِکر !) :

حَدَّثَنا اِبْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثنا يَعْقُوْبُ : عَنْ جَعْفَر : عَنْ سَعِيْدٍ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَزَلَتْ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْآيَةُ - وَ مَا نَدْرِىْ : مَا تَفْسِيْرُهَا ! - : حَتّٰى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ : فَقُلْنَا : هٰذَا الَّذِىْ وَعَدَنَا رَبُّنَا اَنْ نَّخْتَصِمَ فِيْه : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١** ﴾ (☆) ـ

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورة: الزُّمَر ـ آیۃ نمبر: 30، 31 -

417 اِسماعیل حقّیؒ (م: 1137ھ) نے : حضرت زُبیر : اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ : مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ : کا معنیٰ : اِن اَلفاظ میں کیا ہے : اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ : یعنی : حضرت زُبیر : اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی : - یا رَسُولَ اللہ ! - ہمارے ذاتی گناہ : جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں : کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ : کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت : ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل : حقّیؒ، بروسویؒ (وَفات: 1137 ہجریؒ) - جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) - دارِاحیاء التُّراث العربی — بیروت، لبنان ـ]

،

(مفہوم: حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب یہ آیت کریمہ: ہم پَر نازِل ہُوئی—تو—ہم: اِس آیت کی تفسیر نہیں جانتے تھے! یہاں تک کہ فتنہ وقوع پذیر ہُوا—تو—ہم نے کہا: یہ: وُہ چیز ہے جس کے بارے میں ہمیں: ہمارے رَبّ تعالیٰ نے اِس آیت میں پیشگی خبردار کیا تھا کہ: اِس چیز کے بارے میں قیامت کے دِن: ہم آپس میں جھگڑیں گے!)۔،

حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ قَالَ: ثنا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ: ثنا ابْنُ عَوْنٍ: عَنْ اِبْرَاھِیْمَ: قَالَ: لَمَّا نَــزَلَتْ: ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝٣٠ ثُمَّ إِنَّكُمْ ﴾: اَلْآیَة [☆]: قَالُوْا: مَا خُصُوْمَتُنَا بَیْنَنَــا ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ ! - ۔ قَالَ: فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّان: قَالُوْا: ھٰذِہ خُصُوْمَتُنَا بَیْنَنَا ! ۔ ،

(مفہوم: اِبراہیم نخعی (تبع تابعی) نے کہا: جب یہ آیت نازِل ہُوئی—تو- صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمارا قیامت کے دِن جھگڑا کیسے ہو گا؟—جبکہ ہم-تو- بھائی بھائی ہیں!-، لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے—تو—صحابہ نے کہا: قیامت کے دِن ہمارا جھگڑا: اِس بارے میں ہو گا!)۔،

حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ جَعْفَر: عَنْ اَبِیْهِ: عَنِ الرَّبِیعِ بْنِ اَنَسٍ: عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ: فِیْ قَوْلِه: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾ [•]: قَالَ: هُمْ: اَھْلُ الْقِبْلَةِ ! ۔ :

(مفہوم: اَبُوالعالیہ: رِیاحی (تابعی) نے اِس آیت کی تفسیر میں کہا کہ: اِس آیت میں: قیامت کے دِن جن جھگڑنے والوں کا ذِکر ہے: وُہ: اَہلِ قِبلہ ہیں: جو: قیامت کے دِن آپس میں جھگڑیں گے!):

وَ اَوْلَی الْاَقْوَالِ فِیْ ذٰلِكَ بِالصَّـوَابِ اَنْ یُّقَـالَ: عُنِیَ بِـذٰلِكَ ۔ ۔ ۔ ثُمَّ اِنَّ جَمِیْعَكُمْ - اَیُّهَـا النَّاسُ ! - تَخْتَصِـــمُوْنَ - عِنْـــدَ رَبِّكُمْ - : مُؤْمِنُكُمْ وَ كَافِرُكُمْ ، وَ مُحِقُّــوْكُمْ وَ مُبْطِلُــوْكُمْ ، وَ ظَـالِمُوْكُمْ وَ مَظْلُوْمُوْكُمْ - حَتّٰی یُؤْخَـذَ لِكُلٍّ: مِنْ كُلٍّ مِنْكُمْ مِمَّنْ لِصَاحِبِه قِبَلَه حَقٌّ: حَقُّه ! :

☆ قرآن مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 30، 31-

• قرآن مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

(مفہوم: اِن دونوں اَقوال میں سے زیادہ مضبوط قول یہ ہے کہ: یہ کہا جائے کہ: اِس آیت کریمہ میں: قیامت کے دِن کے جھگڑے سے مراد: یہ ہے کہ: پھر—اَے لوگو!-تم سب اَپنے ربّ کے حضور: جھگڑا کروگے!: مؤمن اَور کافر: آپس میں جھگڑیں گے، اَہلِ حق اَور اَہلِ باطل آپس میں جھگڑیں گے، ظالم اَور مظلوم آپس میں جھگڑیں گے!- یہاں تک کہ: ہر 2 فریق میں سے جس نے دُوسرے کا حق دینا ہوگا: اُس سے: دُوسرے کو: اُس کا حق دِلوایا جائے گا!)۔

وَ اِنَّمَا قُلْنَا هٰذَا الْقَوْلَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ: لِاَنَّ اللّٰهَ عَمَّ بِقَوْلِهِ: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾[☆] خِطَابَ جَمِيْعِ عِبَادِهِ: فَلَمْ يَخْصُصْ بِذٰلِكَ مِنْهُمْ بَعْضًا دُوْنَ بَعْضٍ: فَذٰلِكَ عَلٰى عُمُوْمِهِ عَلٰى مَا عَمَّهُ اللّٰهُ بِهِ - وَ قَدْ تَنْزِلُ الْآيَةُ فِيْ مَعْنًى، ثُمَّ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْ حُكْمِهَا كُلُّ مَا كَانَ فِيْ حُكْمِ مَعْنٰى مَا نَزَلَتْ بِهِ!-[418]

(مفہوم: ہم نے اِس قول کو زیادہ مضبوط قول اِس لئے کہا ہے: کیونکہ: اَللہ تعالیٰ نے اَپنے اِس فرمان: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾: {ترجمہ "کنزالایمان": **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے**} سے اَپنے تمام بندوں کو: عمومیّ طور پر (بِلا تخصیص) مخاطب کیا ہے!: اِس آیت میں اَللہ تعالیٰ نے کسی کو خاصّ نہیں کیا ہے!، لہٰذا یہ آیت: اُسی طرح اَپنے عمومیّ معنٰی و مفہوم پر ہی رہے گی: جس طرح اِسے اَللہ تعالیٰ نے عمومیّ معنٰی و مفہوم عطاء فرمایا ہے!-اَور اَیسا ہوتا رہتا ہے کہ آیت: ایک مخصوص معنٰی میں نازِل ہوتی ہے، پھر جو چیز بھی اُس آیت کے نُزولی معنٰی کے حکم میں ہوتی ہے: اُس آیت کے حکم میں آجاتی ہے!)۔

مزید 13 تفاسیر کے حوالہ جات:

2-اسماعیل: حقی (م: 1137ھ) نے- بھی—اِبن جریر طبری (م: 310ھ) کی طرح: اِس آیت کے عمومیّ معنٰی و

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

418 **جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيْلِ آيِ الْقُرْآنِ** - اَبُو جعفر: محمد: **طبریؒ** (وَفات: 310 ہجریؒ) **اِبن جریر** ابن یزید ابن کثیر ابن غالب- جلد 20، صفحہ 200—تا—203، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دار ہجر- طبعہ اُولیٰ: 1422 ہجریؒ بمطابق: 2001 عیسوِیؒ- تحقیق: ڈاکٹر عبداللہ ابن عبدالمحسن ترکی-

مفہوم کو ترجیح دی ہے،اَور ساتھ ساتھ ترجیح کے بہت سے دَلائل بھی ذِکر کئے ہیں ! : حقی کہتے ہیں :

﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ ﴾ - - - ﴿ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ ﴾ - - - ﴿ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : - - -

وَ فِيْ بَحْرِ الْعُلُوْمِ : اَلْوَجْهُ الْوَجِيْهُ : اَنْ يُّرَادَ الْاِخْتِصَامُ الْعَامُّ : وَ اَنْ يُّخَاصِمَ النَّاسُ : بَعْضُهُمْ بَعْضًا : مُؤْمِنًا / اَوْ كَافِرًا : فِيْمَا جَرٰى بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا بِدَلَائِلَ : مِنْهَا :

(مفہوم: اِس آیت کریمہ کے متعلق : ''بحر العلوم'' میں ہے کہ : مضبوط بات یہ ہے کہ : اِس آیت کریمہ میں مذکور جھگڑے سے مراد : عامّ جھگڑا لیا جائے : یعنی : لوگ قیامت کے دِن : ایک دُوسرے سے : اَپنے دُنیا کے گزرے ہُوئے جھگڑوں کا دوبارہ قیامت کے دِن جھگڑا کریں گے—چاہے مؤمن ہُوں / یا کافر ہُوں -: یہ عامّ معنٰی : بہت سے دَلائل کی وجہ سے مراد لیا جائے : جن دَلائل میں سے [7] دَلائل : درج ذَیل ہیں :)

قَوْلُ النَّبِيِّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - : (اَوَّلُ مَنْ يَّخْتَصِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَلرَّجُلُ ، وَ الْمَــرْأَةُ : وَ اللهِ ! مَا يَتَكَلَّمُ لِسَانُهَا ! ، وَ لٰكِنْ يَّدَاهَا تَشْهَدَانِ وَ رِجْلَاهَا : عَلَيْهَا بِمَا كَانَتْ تَعِيْبُ لِزَوْجِهَا ، وَ تَشْهَدُ عَلَيْهِ يَدَاهُ ، وَ رِجْلَاهُ بِمَا كَانَ يُؤْذِيْهَا !) - ،

(مفہوم: **پہلی دلیل:** یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دِن سب سے پہلے جھگڑنے والے : میاں، بیوی ہُوں گے ،-اَللہ کی قسم ! - قیامت کے دِن : بیوی کی زبان نہیں بول سکے گی، بلکہ بیوی کے ہاتھ ،پیر : اُس کے خلاف گواہی دیں گے اُس کی کہ جو وُہ اَپنے خاوند کی اِس دُنیا میں عیب جوئی کرتی رَہی، اور بیوی کے ہاتھ ،پیر : اُس کے خلاف اُس چیز کی بھی گواہی دیں گے جو وُہ اَپنے خاوند کو اِس دُنیا میں تکلیف دیتی رَہی !'')۔

وَ مِنْهَا قَوْلُه - عَلَيْهِ السَّلَامُ - : (اَنَا خَصْمُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بَيْنَ يَــدَيِ الرَّبِّ - تَعَــالٰى - !) - ،

(مفہوم: اِس آیت کریمہ کے عُمومی معنٰی کو مراد لینے کی **دُوسری دلیل:** یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دِن : عثمان بن عفّان کی طرف سے اُس کے قاتِلین سے جھگڑا کروں گا !''۔

☆ قرآن مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر : 31 -

وَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ : اَلنّخعيّ : قَالَتِ الصَّحَابَةُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ - : مَا خُصُـوْمَتُنَا ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ ! - ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - : قَالُوْا : هٰذِه : خُصُوْمَتُنَا ! ـ ،

(مفہوم: **تیسری دلیل**: یہ ہے کہ اِبراہیم نخعی (تبع تابعی) نے کہا: صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمارا قیامت کے دِن جھگڑا کیسے ہو گا؟—جبکہ ہم بھائی بھائی ہیں !-، جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے—تو—صحابہ نے کہا: قیامت کے دِن ہمارا یہ جھگڑا ہو گا![419])۔،

وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ : اَلْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - : كُنَّـا نَقُـوْلُ : رَبُّنَـا : وَاحِـدٌ ! ، وَ نَبِيُّنَـا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِيْنُنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ كِتَابُنَا : وَاحِدٌ ! - فَمَا هٰذِهِ الْخُصُـوْمَةُ ؟ - ، فَلَمَّـا كَانَ يَـوْمُ صِفِّيْنَ : وَ شَدَّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : قُلْنَا : نَعَمْ ! هُوَ : هٰذَا ! ـ ،

(مفہوم: **چوتھی دلیل**: یہ ہے کہ: حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کہتے ہوتے تھے کہ: ہمارا ربّ: ایک ہے، ہمارے نبی ﷺ: ایک ہیں، ہماری کتاب (قرآن): ایک ہے—پھر یہ جھگڑا کیا ہو گا؟-، جب جنگ ''صِفّین'' کا دِن آیا—اور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلوار چلائی—تو ہم نے کہا: یہ ہمارا قیامت کے دِن کا آپس کا جھگڑا ہے !)۔،

وَ مِنْهَا قَوْلُه – عَلَيْهِ السَّلَامُ - : (مَنْ كَانَ عِنْدَه مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْـهِ مِنْ عِـرْضٍ / اَوْ شَـيْءٍ : فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ ! - مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّ لَا دِرْهَمٌ ! - : اِنْ كَانَ لَه عَمَلٌ صَالِحٌ : اُخِذَ مِنْهُ بَقَدَرِ مَظْلِمَتِه ! ، وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَّه حَسَنَاتٌ : اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِه ، فَحُمِلَ عَلَيْهِ !) ـ ـ ـ ،

(مفہوم: اِس آیت کریمہ کے عُمومی معنٰی کو مراد لینے کی **پانچویں دلیل**: یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمیّ کے پاس اُس کے بھائی کے متعلقہ اُس بھائی کی عزّت / یا کسی بھی چیز سے متعلقہ کوئی زیادتی ہے—تو—اُس کو چاہیئے کہ وُہ: آج ہی اُس زیادتی کا بدلہ چُکا دے: اِس سے پہلے کہ نہ کوئی دِینار کام دے، نہ ہی کوئی دِرہم: اَگر اُس زیادتی کرنے والے آدمیّ کے پاس نیک عمل ہُوں گے—تو—اُس آدمیّ کے نیک اَعمال سے اُس کی زیادتی کے برابر نیک عمل لے لئے جائیں گے۔، اور اَگر اُس آدمیّ کے پاس نیکیاں نہیں ہُوں گے—تو—اُس آدمیّ نے جس سے زیادتی کی ہو گی: اُس

---

419 اِبراہیم: نخعی (تبع تابعی) کی یہ رِوایت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: اِبن جریر طبری کی سَند و متَن سمیت گزر چکی ہے !۔

کی بُرائیاں لے کر اُس زیادتی کرنے والے آدمیؔ کے اُوپر ڈال دی جائیں گی ![420])۔،

وَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ - رَضِىَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ - : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ ﴾ الخ [☆] : قُلْتُ : - اَىْ رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! - اَىِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا : سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ - ۔ قَالَ : ((نَعَمْ ! لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تُؤَدُّوْا اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّه !)) ۔ قَالَ الزُّبَيْرُ : اِنَّ الْاَمْرَ - اِذًا - لَشَدِيْدٌ ! ۔ ۔ ۔ ،

(**مفہوم: چھٹی دلیل:** حضرت زُبیر ابن عوّام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—میں نے عرض کی: - یارسولَ اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) -اِس دُنیا میں ہمارے درمیان ہونے والے جھگڑے: اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی: کیا قیامت کے دِن یہ جھگڑے—خصوصًا ہمارے وُہ گناہ جو ہماری اَپنی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں: سِوائے جھگڑوں کے (جو دُوسروں کے ساتھ ہوتے ہیں)-: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟۔ نبیؔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!، یہاں تک کہ: تم: ہر حقدار کو: اُس کا حق دو گے!''، حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب تو معاملہ سخت ہو گا![421])۔،

وَ فِى الْحَدِيْثِ : (أَ تَدْرُوْنَ ؟ : مَنِ الْمُفْلِسُ ؟) ۔ ، قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ : فِيْنَا : مَنْ لَا دِرْهَمَ لَه وَ لَا مَتَاعَ ! ۔ ، قَالَ : (اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِىْ : مَنْ يَّأْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَّ صِيَامٍ وَّ زَكَاةٍ - وَ كَانَ قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَ قَذَفَ هٰذَا ، وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا - : فَيُقْضٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِه ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُه – قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ - : اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ !) ۔ ،

---

420 یہ حدیث: صحیح—بُخاریؔ میں ہے:
[اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ سُنَنِه وَ اَيَّامِه – ابو عبداللہ: محمد: بُخاریؔ، جعفی (وفات: 256ہجریؔ) ابن اسماعیل ابن ابراہیم ابن مغیرہ- جلد 3، صفحہ 383، حدیث نمبر: 2462،(كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَصْبِ ، بَابُ مَنْ كَانَتْ لَه مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَه : هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَه ؟)-دار التاصیل—قاہرہ، مصر—بیروت، لبنان—طبعہ اُولٰی: 1433ہجریؔ بمطابق: 2012عیسویؔ]۔
☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر ۔آیۃ نمبر: 31-
421 اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!۔

(مفہوم: **ساتویں دلیل**: ایک اَور حدیث میں ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیاتم جانتے ہو کہ: مفلس کون ہے؟''۔ اُنہوں نے عرض کی:- یارَسُولَ اللہ!- ہمارے ہاں: مُفلِس: وُہ ہے جس کے پاس نہ ہی کوئی دِرہم ہوتا ہے، اَور نہ ہی کوئی ساز وسامان!۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمّت میں سے مفلس: وُہ ہے جو: قیامت کے دِن: نماز، روزے، اَور زکاۃ لے کر آئے گا، لیکن اُس شخص نے کسی کو گالی دی ہُوئی ہو گی، کسی پر زِنا کی تُہمت لگائی ہُوئی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خُون بہایا ہُوا ہو گا!، پس اُس شخص کے نقصان زدہ لوگوں کو: اُس شخص کی نیکیوں میں سے بدلہ دِلوایا جائے گا!، لیکن اگر اُس شخص کی نیکیاں: بدلہ مکمل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئیں۔تو۔اُس شخص کے نقصان زدہ لوگوں کے گناہ لے کر: اُس شخص پر ڈال دِیئے جائیں گے، پھر اُس شخص کو جہنم میں ڈال دِیا جائے گا![422])۔،

فَاِنْ قِيْلَ : قَالَ فِيْ آيَةٍ اُخْرٰى : ﴿ **لَا تَخْتَصِمُواْ لَدَيَّ** ﴾ [423] : قِيْلَ : اِنَّ فِيْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ سَاعَاتٍ كَثِيْرَةً - وَ اَحْوَالُهَا مُخْتَلِفَةٌ - : مَرَّةً يَخْتَصِمُوْنَ ، وَ مَرَّةً لَا يَخْتَصِمُوْنَ ! : كَمَا اَنَّه قَالَ : ﴿ **فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ۝٦٦** ﴾ [424] ، وَ قَالَ فِيْ آيَةٍ اُخْرٰى : ﴿ **وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ** ﴾ [425] : يَعْنِيْ : فِيْ حَالٍ لَا يَتَسَاءَلُوْنَ ، وَ فِيْ حَالٍ يَتَسَاءَلُوْنَ ! ـ ، وَ كَمَا اَنَّه قَالَ : ﴿ **فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَن ذَنۢبِهِۦٓ إِنسٌ وَلَا جَآنٌّ ۝٣٩** ﴾ [426] ، وَ قَالَ فِيْ آيَةٍ اُخْرٰى : ﴿ **فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩٢** ﴾ [427] ـ : وَ نَحْوُ هٰذَا : كَثِيْرٌ فِي الْقُرْآنِ ! ـ ،

---

422 یہ حدیث: صحیح۔مسلم میں موجود ہے:
[**اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ** – ابو حسین: مسلم: قشیریؒ، نیشاپُوریؒ (وفات: 261 ہجریؒ) اِبن حَجّاج- جلد 6، صفحہ 443، حدیث نمبر: 2664، (كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ - بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ)-دار التأصیل۔قاہرہ، مصر۔ بیروت، لبنان۔طبعہ اُولیٰ: 1435 ہجریؒ بمطابق: 2014 عیسویؒ]۔

423 **قرآن** مجید- پارہ: 26۔رکوع 16- سورۃ: ق۔آیۃ نمبر: 28-

424 **قرآن** مجید- پارہ: 20۔رکوع 10- سورۃ: الْقَصَص۔آیۃ نمبر: 66-

425 **قرآن** مجید- پارہ: 23۔رکوع 6- سورۃ: الصّٰفّٰت۔آیۃ نمبر: 27-،
پارہ: 27۔رکوع 3- سورۃ: الطُّوْر۔آیۃ نمبر: 25-

426 **قرآن** مجید- پارہ: 27۔رکوع 12- سورۃ: الرَّحْمٰن۔آیۃ نمبر: 39-

427 **قرآن** مجید- پارہ: 14۔رکوع 6- سورۃ: الْحِجْر۔آیۃ نمبر: 92-

(**مفہوم:** اگر کہا جائے کہ **اَللّٰہ** رَبُّ العزّت نے ایک اَور آیت میں فرمایا ہے: {میرے سامنے نہ جھگڑو!} -تو- جواب یہ دِیا جائے گا کہ قیامت کے دِن میں بہت سی گھڑیاں ہُوں گی: جن کے حالات: مختلف ہُوں گے: پس کسی وقت میں اِنسانوں کا آپس میں جھگڑا ہو گا، جبکہ دُوسرے وقت میں جھگڑا نہیں ہو گا!: جس طرح کہ **اَللّٰہ** رَبُّ العزّت نے ایک آیت میں فرمایا ہے: {قیامت کے دِن اِنسان آپس میں ایک، دُوسرے سے سُوال نہیں کریں گے}، جبکہ ایک اَور آیت میں فرمایا ہے کہ: {قیامت کے دِن وُہ: آپس میں ایک، دُوسرے سے سُوال کرنا شروع کر دیں گے}: یعنی: قیامت کے دِن: کسی حالت میں لوگ: ایک، دُوسرے سے سُوال نہیں کریں گے، اَور کسی دُوسری حالت میں: ایک، دُوسرے سے سُوال کریں گے!۔، اَور اِسی طرح: **اَللّٰہ** رَبُّ العزّت نے ایک آیت میں فرمایا ہے: {قیامت کے اُس دِن کسی بھی اِنسان، یا جِنّ سے اُس کے گناہوں کے متعلق نہیں پُوچھا جائے گا}، جبکہ ایک اَور آیت میں فرمایا ہے: {آپ کے رَبّ کی قسم! ہم: اُن سَب سے سُوال کریں گے!}۔، : اِس طرح کی آیات: قُرآن مجید میں: بہت ہیں!)۔،

قَالَ بَعْضُ الْكِبَارِ : يَوْمُ الْقِيَامَةِ : يَوْمٌ عَظِيْمٌ شَدِيْدٌ : يَتَجَلَّى الْحَقُّ فِيْهِ اَوَّلًا بِصِفَةِ الْقَهْرِ - بِحَيْث يَسْكُتُ الْاَنْبِيَاءُ وَ الْاَوْلِيَاءُ ! - ، ثُمَّ يَتَجَلّٰى بِاللُّطْفِ ، فَيَحْصُلُ لَهُمْ اِنْبِسَاطٌ : فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَشْفَعُوْنَ ! ـ ،

(**مفہوم:** بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ: قیامت کا دِن: بہت بڑا، اَور بہت سخت ہو گا: اُس دِن پہلے **حَقّ** تعالٰی اَپنی صفتِ "قہر" کی تجلی کرے گا: یہاں تک کہ اَنبیاء کرام، اَور اَولیاء بھی خاموش رَہیں گے۔، اَور پھر اَپنے "لُطف" کی تجلی کرے گا: تو اَنبیاء کرام، اَور اَولیاء کو خُوشی ہو گی: اَور تَب اَنبیاء کرام، اَور اَولیاء: شفاعت کریں گے!)۔،

قَالَ فِى التَّأْوِيْلَاتِ النّجمیّةِ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : اَىْ : تُرَاجِعُوْنَ الْحَقَّ - تَعَالٰى - بِشَفَاعَةِ اَقْرِبَائِكُمْ وَ اَهَالِيْكُمْ وَ اَصْدِقَائِكُمْ : بَعْدَ فَرَاغِكُمْ مِنْ خُوَيْصَّةِ اَنْفُسِكُمْ ! ، - نَسْأَلُ اللهَ - سُبْحَانَه وَ تَعَالٰى - اَلْعِنَايَةَ ! - ـ

(**مفہوم:** کتاب "تاؤیلاتِ نجمیّہ" میں کہا گیا ہے کہ: اِس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ: تم: اَپنے ذاتی معاملات سے فارِغ ہونے کے بعد: **حَقّ** تعالٰی سے اَپنے: اَقرِباء، اَہلِ خانہ، اَور دوستوں کی شفاعت کے متعلق عرض کرو گے!۔، ہم:

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23 — رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر ۔ آیۃ نمبر: 31-

اَللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ سے کرم کی اِلتجاء کرتے ہیں !)۔[428]

3-آلوسی (م:1270ھ) نے بھی: اِبن جریر طبری (م:310ھ)، اَور اِسماعیل حقی (م:1137ھ) کی طرح: اِس آیت کے عمومی معنٰی و مفہوم کو ترجیح دی ہے، اَور ساتھ ترجیح کے بہت سے دَلائل بھی ذِکر کئے ہیں !، اَور خُوب تفصیلی بحث کی ہے: **آلوسی** کہتے ہیں:

﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ** ﴾ - - - ﴿ **يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ** ﴾ - - - ﴿ **تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [☆]: - - -

قَالَ جَمْعٌ : اَلْمُرَادُ بِذٰلِكَ : اَلْاِخْتِصَامُ الْعَامُّ فِيْمَا جَرٰى فِي الدُّنْيَا بَيْنَ الْأَنَامِ ، لَا خُصُوْصُ الْاِخْتِصَامِ بَيْنَه – عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ - وَ بَيْنَ الْكَفَرَةِ الطُّغَامِ ! ، وَ فِي الْآثَارِ : مَا يَأْبَى الْخُصُوْصَ الْمَذْكُوْرَ ! :

(**مفہوم:** بہت سے علماء نے کہا ہے کہ: اِس آیت کریمہ میں مذکور قیامت کے دِن میں واقع ہونے والے جھگڑے سے مراد: عام جھگڑا ہے جو جھگڑا: قیامت کے دِن: لوگوں کے درمیان: اِس دُنیا میں آپس میں واقع ہونے والے جھگڑوں کے متعلق ہو گا !، اِس آیت کریمہ میں مذکور قیامت کے دِن جھگڑے سے مراد: صرف: رسولِ کریم ﷺ، اَور سَرکش کافروں کے درمیان ہونے والا جھگڑا نہیں ہے !۔، بلکہ اَحادِیث میں اَیسی وضاحتیں موجود ہیں: جو: اِس آیت کریمہ سے صرف اور صرف رسولِ کریم ﷺ، اَور سَرکش کافروں کے درمیان ہونے والے جھگڑے کو مراد لینے کا اِنکار کرتی ہیں !):

اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَ ابْنُ جَرِيْرٍ ، وَ ابْنُ عَسَاكِرَ : عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَلنَّخعِيِّ قَالَ : نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ** ﴾ : الخ [•] : فَقَالُوْا : وَ مَا خُصُوْمَتُنَا ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ - ! ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّان : قَالُوْا : هٰذِه خُصُوْمَةُ مَا بَيْنَنَا ! ـ ،

---

428 **رُوْحُ الْبَيَانِ** – اِسماعیل: حَقّیؔ، بروسویؔ (وَفات: 1137ہجریؔ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں)- دار احیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان۔

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

- **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 30، 31-

(**مفہوم:** عبد الرّزّاق (م:211ھ) نے اَپنی تفسیر[429] میں۔، عبد: اِبن حُمید نے اَپنی "مُسنَد" میں۔ اِبن جریر طبری (م:310ھ) نے اَپنی تفسیر میں[430]۔، اَور ابن عساکر نے: اِبراہیم نَخعی (تبع تابعی) سے رِوایت کیا ہے کہ: اِبراہیم نَخعی (تبع تابعی) نے کہا: یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی۔تو۔صحابہ کرام نے کہا: ہمارا قیامت کے دِن آپس میں جھگڑا کیسا ہو گا؟۔جبکہ ہم۔تو۔بھائی بھائی ہیں!۔، لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے۔تو۔صحابہ کرام نے کہا: قیامت کے دِن ہمارے آپس میں جھگڑے کا سَبَب: یہ قتلِ عثمان ہو گا!)۔،

وَ اَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ : اَلْخُدْرِيِّ قَالَ : لَمَا نَزَلَتْ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾[431] : كُنَّا نَقُوْلُ : رَبُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِيْنُنَا : وَاحِدٌ ! ، فَلَمَّا كَانَ يَوْم صِفِّيْنَ - وَ شَدَّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : قُلْنَا : نَعَمْ ! هُوَ : هٰذَا ! ـ ،

(**مفہوم:** سعید اِبن منصور نے: اَپنی سَنَد کے ذریعہ: حضرت ابو سعید: خُدریّ رضی اللہ عنہ سے رِوایت کیا کہ حضرت ابو سعید: خُدریّ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت کریمہ نازِل ہُوئی۔تو۔ہم کہتے تھے: ہمارا ربّ: ایک ہے، ہمارا دِین: ایک ہے۔، لیکن جب صِفّین کا دِن آیا، اور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلواریں چلائیں۔تو۔ہم نے کہا: یہ: وُہ جھگڑا ہے: جو: قیامت کے دِن ہمارے درمیان دوبارہ ہو گا!)۔،

وَ اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَ النَّسَائِيُّ ، وَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ ، وَ الطَّبَرَانِيُّ ، وَ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ : عَنِ ابْنَ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ : لَقَدْ لَبِثْنَا بُرْهَةً مِّنْ دَهْرِنَا - وَ نَحْنُ نَرٰى اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْنَا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلُ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ** ﴿٣٠﴾ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾[432] - : قُلْنَا : كَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَبِيُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ كِتَابُنَا : وَاحِدٌ ! - حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَضْرِبُ وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ : فَعَرَفْتُ :

---

429 **تَفْسِيْرُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ** (صنعانی-وفات: 211ہجریّ) اِبن ہمام۔جلد 3، صفحہ 131، (دَر تفسیر آیتِ مذکورہ۔حدیث نمبر: 2629)۔دار الکتب العلمیۃ۔بیروت، لبنان۔طبعہ اُولیٰ: 1419ہجریّ بمطابق: 1999عیسویّ۔دِراسۃ و تحقیق: ڈاکٹر محمود محمد عبدہ۔

430 اِبراہیم: نَخعی (تبع تابعی) کا یہ قول: اِبن جریر طبری کی سَنَد، اَور حوالہ سمیت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: موجود ہے!۔

431 **قرآن** مجید۔پارہ: 23۔رکوع 17۔سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر: 31۔

432 **قرآن** مجید۔پارہ: 23۔رکوع 17۔سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر: 30، 31۔

اَنَّهَا : نَزَلَتْ فِيْنَا ! ـ ،

- وَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عَنْهُ ، بِلَفْظٍ : نَزَلَتْ عَلَيْنَا الْآيَةُ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) - وَ مَا نَدْرِيْ : فِيْمَ نَزَلَتْ ؟ - : قُلْنَا : لَيْسَ بَيْنَنَا خُصُوْمَةٌ ! : فَمَا التَّخَاصُمُ ؟ - حَتّٰى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ : فَقُلْتُ : هٰذَا الَّذِيْ وَعَدَنَا رَبُّنَا اَنْ نَخْتَصِمَ فِيْهِ ! ـ ،

(**مفہوم:** عبد: اِبن حُمید نے اَپنی ''مُسنَد'' میں، نَسائیؒ(م:303ھ) نے اَپنی ''سُنَن کبریٰ'' میں[433]، اِبن اَبی حاتم رازیؒ(م:327ھ) نے اَپنی تفسیر میں[434]، طبرانیؒ(م:360ھ) نے اَپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں، اَور اِبن مردویہ نے: حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: آپ فرماتے ہیں: ہم نے اِس حال میں اَپنا بہت سا وَقت گزارا ! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہمارے، اَور ہم سے پہلے دَور کے اَہلِ کتاب (: یہود، و نَصارٰی) کے متعلق -ہی- نازِل ہُوئی ہے، ہم نے کہا کہ: ہم (: مسلمان) قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑ سکتے ہیں ؟- جبکہ ہم مسلمانوں کے نبیؐ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) !، ہماری کتاب: ایک ہے !-، یہاں تک کہ —جب— میں نے اپنے (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض کو: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارتے ہُوئے دیکھا !—تو— میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں -بھی- نازِل ہُوئی ہے !ـ،

اور ایک اَور رِوایت میں حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہما سے اِن اَلفاظ میں روایت ہے کہ: آپ فرماتے ہیں: ہم پر یہ آیت کریمہ نازِل ہُوئی —تو— ہم اِس کی تفسیر نہیں جانتے تھے !، ہم نے کہا کہ جب ہمارے درمیان کوئی جھگڑا ہے ہی نہیں —تو— قیامت کے دِن آپس میں جھگڑا کیسے ہوگا ؟ـ، یہاں تک کہ فتنہ: واقع ہو گیا —تو— میں نے کہا کہ: یہ: وُہ بات ہے جس کے متعلق ہمارے رَبّ تعالیٰ نے ہمیں پیشگی خبردار کر دِیا ہے کہ اِس بات کے متعلق قیامت کے دِن ہمارا آپس میں جھگڑا ہوگا ![435])ـ،

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23 —رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر ـ آیۃ نمبر: 31-

433 سُنَن کبریٰ —نَسائی کا مکمل حوالہ: آپ: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں !

434 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ـ ابو محمد: **عبد الرحمان**: رازیؒ (وَفات: 327 ہجریؒ) **اِبن اَبی حاتم: محمد** ابن اِدریس- جلد 13، صفحہ 276، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دار ابن الجوزی- جدہ، ریاض —عرب شریف—، بیروت ـ لبنان —طبعہ اُولیٰ: 1439 ہجریؒ- جمع و تحقیق: اُ.د. حکمت بن بشیر بن یاسین ـ

435 حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریؒ قول کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں !ـ

وَ اَخْرَجَ اَحْمَدُ ، وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَ التِّرْمِذِيُّ - وَ صَحَّحَه - ، وَ اِبْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ ، وَ الْحَاكِمُ - وَ صَحَّحَه - ، وَ اِبْنُ مَرْدُوَيْهِ ، وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي " الْحِلْيَـةِ " ، وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي " الْبَعْثِ وَ النُّشُـوْرِ " : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَـوَّامِ - رَضِيَ اللهُ تَعَـالٰى عَنْـهُ - قَـالَ : لَمَّـا نَزَلَتْ : ﴿ **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِنـدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِـمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [☆] : قُلْتُ : - يَا رَسُـوْلَ اللهِ ! - أَ يُنْكَـرُ عَلَيْنَـا مَـا يَكُـوْنُ بَيْنَنَـا فِي الدُّنْيَا ؟ مَـعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ۔ قَالَ : ((**نَعَمْ ! يُنْكَرُ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه !**)) ۔ قَالَ الزُّبَيْرُ : - فَوَاللهِ ! اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ ! ۔ ،

(**مفہوم: اَحمد** (م:240ھ) **اِبن حنبل نے اَپنی "مُسنَد" میں** [436]**، عبدالرزّاق** (م:211ھ) **نے اَپنی "مُصَنَّف" میں، عبد: اِبن حُمید نے اَپنی "مُسنَد" میں، ترمذیؒ** (م:279ھ) **نے اَپنی "جامع/ سُنَن" میں** [437]**، اِبن اَبی حاتم رازیؒ** (م:327ھ) **نے اَپنی تفسیر میں** [438]،[439]**، حاکم** (م:405ھ) **نے اَپنی کتاب "اَلمُستَدرَک" میں** [440]**، اِبن مردویہ نے، اَبو نُعَیم اصفہانی** (م:430ھ) **نے اَپنی کتاب "حِلیۃ الاَولیاء" میں، اَور بیہقی** (م:458ھ) **نے اَپنی کتاب "اَلبعث والنُّشور" میں: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، - ترمذیؒ** (م:279ھ)**، اَور حاکم** (م:405ھ) **نے اِس حدیث کو: "صحیح" قرار دِیا ہے !- کہ: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی — تو — میں نے عرض کی: - یارسولَ**

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر ۔ آیۃ نمبر: 30، 31-

436 **اَلْمُسْنَدُ** - اَبو عبداللہ: **اَحمد**: شَیبانیؒ (پیدائش: 164 ہجریؒ- وَفات: 241 ہجریؒ) اِبن محمد: **اِبن حنبل**- جلد 3، صفحہ 24، 25، حدیث نمبر: 1405-، صفحہ 45، حدیث نمبر: 1434، (مُسنَد الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنَؤوط، عادِل مرشد۔ **تنبیہ:-** محقّقینِ کتاب: شعیب اَرنؤوط، عادِل مرشد نے اِن دونوں اَحادیث کی سَنَد کو: "**حَسَن**" قرار دِیا ہے !

437 جامع / سُنَن — ترمذیؒ کا مکمل حوالہ: آپ: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں !

438 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ۔ اَبو محمد: **عبدالرحمان**: رازیؒ (وَفات: 327 ہجریؒ) **اِبن اَبی حاتم: محمد** اِبن اِدریس- جلد 10، صفحہ 3250، (تحت: آیۃ مذکورہ)- مکتبہ نزار مصطفی الباز۔ مکہ مکرمہ، ریاض۔ عرب۔ طبعہ اُولیٰ: 1417 ہجریؒ بمطابق: 1997 عیسویؒ۔ تحقیق: اسعد محمد طیب۔

439 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ۔ اَبو محمد: **عبدالرحمان**: رازیؒ (وَفات: 327 ہجریؒ) **اِبن اَبی حاتم: محمد** اِبن اِدریس- جلد 13، صفحہ 276، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دار اِبن الجوزی۔ جدہ، ریاض — عرب شریف -، بیروت۔ لبنان — طبعہ اُولیٰ: 1439 ہجریؒ- جمع و تحقیق: اُ.د. حکمت بن بشیر بن یاسین۔

440 مُستَدرَک — حاکم کا مکمل حوالہ: آپ: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں !

اللہ ! (صلی اللہ علیہ وسلم) -اِس دُنیا میں ہمارے درمیان جو جھگڑے ہُوں گے :اِسی دُنیا میں ختم ہو جانے کے باوجود بھی : کیا قیامت کے دِن وُہ جھگڑے ،اَور ہمارے ذاتی گناہ [441] : دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟۔نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں ! تمہیں اِس دُنیا کے جھگڑے : قیامت کے دِن دوبارہ ضرور پیش کئے جائیں گے : یہاں تک کہ حقدار کو اُس کا حق دِلا یا جائے گا !''۔ حضرت زُبیر ابن عوّام رضی اللہ عنہ نے کہا: -اَللہ کی قسم !-اُس وَقت : معاملہ بہت سنگین ہو گا ! [442])۔،

وَ زَعَمَ الزّمخشرِيُّ : اَنَّ الْوَجْهَ الَّذِيْ يَدُلُّ عَلَيْهِ كَلَامُ اللهِ - تَعَالٰى - : هُوَ : مَا ذَكَرَ اَوَّلًا ، وَ اسْتَشْهَدَ بِقَوْلِهِ - تَعَالٰى - ﴿ فَمَنْ أَظْلَمُ ﴾ الخ [443] ، وَ بِقَوْلِهِ - سُبْحَانَه - : ﴿ وَٱلَّذِى جَآءَ بِٱلصِّدْقِ ﴾ الخ [444] : لِدَلَالَتِهِمَا عَلٰى اَنَّهُمَا اللَّذَانِ تَكُوْنُ الْخُصُوْمَةُ بَيْنَهُمَا ، وَ كَذٰلِكَ مَا سَبَقَ مِنْ قَوْلِهِ - تَعَالٰى - : ﴿ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا ﴾ الخ [445] ـ ،

(**مفہوم:** زمخشری نے گمان کیا ہے کہ : جس معنیٰ پر: اَللہ تعالیٰ کا کلام : دَلالت کر رہا ہے :وُہ معنیٰ : یہ ہے کہ : پہلے اَللہ تعالیٰ نے اَپنے اِس فرمان: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾ (آیۃ نمبر 31) کو ذِکر کیا،اَور پھر اِس فرمان کے بعد اَگلے 2 فرامین (آیۃ نمبر 32، 33) سے اِسی آیت نمبر 31 کے معنیٰ کی مزید پختگی کی دَلیل دِی کہ : {اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے ؟جو اللہ پر جُھوٹ بولتا ہے} (آیۃ نمبر 32)،اَور {جو: سچائی لے کر آیا،اور جس نے سچائی کی تصدیق کی : وُہ متقی ہیں} (آیۃ نمبر 33): یہ دونوں آیات اِس معنیٰ پر دَلالت کرتی ہیں کہ یہ: دونوں فریقین ہیں جن کے درمیان : قیامت کے دِن جھگڑا ہو گا ! ،اَور اِسی طرح اِس (آیۃ نمبر 31) سے پہلے جو

---

441 اِسماعیل حَقّیّ (م: 1137ھ) نے : حضرت زُبیر :اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ :کا معنیٰ :اِن اَلفاظ میں کیا ہے: اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ :یعنی: حضرت زُبیر :اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی : -یا رَسُولَ اللہ !-ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوَہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حَقّیّ، بروسویّ (وَفات: 1137 ہجریّ)- جلد 8، صفحہ 106، 107،(آیت مذکورَہ کی تفسیر میں) -داراحیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان۔]

442 اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں !۔

443 **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر: 32-

444 **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر: 33-

445 **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر۔آیۃ نمبر: 29-

رَبّ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے کہ {اَللہ تعالیٰ نے: 2 آدَمیوں کی مثال دِی ہے} (آیۃ نمبر 29): وُہ بھی اِسی معنیٰ پر دَلالت کرتا ہے۔):

[یعنی: زمخشری کے نزدیک: اِس آیت نمبر 31 میں جن 2 فریقَین کے قیامت کے دِن آپس میں جھگڑنے کا ذِکر ہے: وُہ 2 فریقَین: ایک فریق: نبی پاک ﷺ ہیں، اور دُوسرا فریق: کُفّار ہیں، اور زمخشری نے اَپنے اِس دَعوی پر 2 دلیلیں دی ہیں: پہلی دَلیل یہ دِی ہے کہ اِس آیت نمبر 31 کے بعد آیت نمبر 32 میں ہے کہ {اُس آدَمیّ سے بڑھ کر ظالم: کون ہو گا؟ جو: اَللہ پر جُھوٹ بولتا ہے}، اَور اِس سے اگلی آیت نمبر 33 میں ہے کہ {جو سَچ لے کر آیا، اور جس نے سَچ کی تصدیق کی: وُہ متقی ہیں}، اور زمخشری نے اپنے اِس دعوی کی دُوسری دلیل یہ دِی ہے کہ اِس آیت نمبر 31 سے پہلے آیت نمبر 29 میں ہے کہ {اللہ تعالیٰ نے 2 آدمیوں کی مثال دِی ہے: ایک کے بہت سے مالک ہیں، اور دُوسرے کا ایک ہی مالک ہے—تو—کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟}: یعنی: زمخشری یہ کہنا چاہتا تھا کہ اِس آیت نمبر 31 کے سیاق وسَباق سے ظاہر ہے کہ اِس آیت نمبر 31 میں جن 2 فریقَین کے درمیان قیامت کے دِن آپس میں جھگڑے کا ذِکر ہے: وُہ 2 فریقَین: ایک فریق: نبی پاک ﷺ ہیں، اور دُوسرا فریق: کُفّار ہیں، اور یہ آیت کریمہ: اِنہیں 2 فریقَین کے ساتھ خاصّ ہے، ہر جھگڑے کے متعلق: عامّ نہیں ہے!]

وَ تَعَقَّبَ ذٰلِكَ فِي الْكَشْفِ : فَقَالَ : اَقُوْلُ : قَدْ نُقِلَ عَنْ جُلَّةِ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ - رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ - مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُمْ فَهِمُوا الْوَجْهَ الثَّانِيَ : اَيِ : الْعُمُوْمَ ! ، بَلْ ظَاهِرُ قَوْلِ النّخعيّ : قَالَتِ الصِّحَابَةُ : مَا خُصُوْمَتُنَا ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ - ! : يَدُلُّ عَلٰى اَنَّه : قَوْلُ الْكُلِّ ! : فَالْوَجْهُ : اِيْثَارُ ذٰلِكَ ! ،

(مفہوم: زمخشری کی اِس بات کا کتاب ''الکشف'' میں صاحبِ کتاب ''الکشف'' نے رَدّ کیا ہے: صاحبِ کتاب ''الکشف'' نے کہا ہے: میں کہتا ہُوں کہ: بہت سے صحابہ، اَور تابِعین رضی اللہ عنہم سے اَیسی باتیں منقول ہیں: جو باتیں: اِس پر دَلالت کرتی ہیں کہ اُن صحابہ، وتابعین نے دُوسرا معنیٰ: یعنی: عمومیّ جھگڑوں کا معنیٰ سمجھا ہے، بلکہ اِبراہیم نخعی (تبع تابعی) کے قَول میں جو واضح اَلفاظ موجود ہیں کہ: ''صحابہ نے کہا کہ ہم جب آپس میں بھائی بھائی ہیں تو ہمارا آپس میں جھگڑا کیسے ہو گا؟'': اِبراہیم نخعی کے نقل کردَہ: صحابہ کے یہ اَلفاظ [446]: اِس بات پر دَلالت کرتے ہیں کہ صحابہ کے نزدیک: اِس آیت کریمہ میں جھگڑوں سے مراد: عمومیّ جھگڑے ہیں: اَور یہ قول: تمام صحابہ کا ہے۔ اور اِسی عمومیّ معنیٰ کو تَرجیح دینا ہی: اِس آیت کا اَصل معنیٰ ہے!:

446 اِبراہیم: نخعی (تبع تابعی) کی یہ رِوایت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: اِبن جریر طبری کی سَند ومتن سمیت گزر چکی ہے!۔

وَ تَحْقِيْقُه : اَنَّ قَوْلَه - تَعَالٰى - : ﴿ وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَاٱلْقُرْءَانِ ﴾ [447] : كَلَامٌ مَـعَ الْاُمَّـةِ : كُلِّهِمْ : مُوَحِّـدِهِمْ ، وَ مُشْرِكِهِمْ ! ، وَ كَـذٰلِكَ قَوْلُه - تَعَـالٰى - : ﴿ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا ﴾ [448] ، وَ ﴿ رَجُلًا ﴾ ، بَـلْ ﴿ أَكْثَرُهُمْ ﴾ دُوْنَ ﴿ بَـلْ ﴾ كَالنَّصِّ عَلٰى ذٰلِكَ ! ، فَـاِذَا قِيْلَ : ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ ﴾ [449] وَجَبَ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى نَحْوِ : ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ ﴾ [450] : اَىْ : اِنَّكُمْ : - اَيُّهَا النَّبِىُّ ! ، وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ! ، وَ اَبْهَمَ لِيَعُمَّ الْقَبِيْلَيْنِ ، وَ لَا يَتَنَـافَرَ النَّظْمُ ! ـ ، فَقَدْ رُوْعِىَ مِنْ مُفْتَتَحِ السُّوْرَةِ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ : اَلتَّقَابُـلُ بَيْنَ الْفَـرِيْقَيْنَ : ، لَا بَيْنَه – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ - وَحْدَه ، وَ بَيْنَ الْكُفَّارِ ! ـ ، ثُمَّ اِذَا قِيْـلَ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ ﴾ [451] عَلَى التَّغْلِيْبِ : يَكُـوْنُ تَغْلِيْبًـا لِلْمُخَـاطَبِيْنَ عَلٰى جَمِيْـعِ النَّاسِ ! ، فَهٰـذَا مِنْ حَيْث اللَّفْظِ ، وَ الْمَسَاقُ : اَلظَّـاهِرُ ! ، ثُمَّ اِذَا كَانَ الْمَـوْتُ اَمْرًا : عَمَّـه ، وَ النَّاسَ جَمِيْعًـا : كَانَ الْمَعْنٰى عَلَيْهِ اَيْضًا ! ـ ـ ـ ،

(**مفہوم**: اِس موضوع پر تحقیق یہ ہے کہ : اَللہ تعالٰی کا یہ فرمان کہ : { ہم نے اِس قُرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثال دِی ہے } : یہ خطاب : ساری اُمّت کے ساتھ ہے — چاہے وُہ : توحید والے ہُوں / یا مشرک -۔، اور اِسی طرح زمخشری کی ذِکر کردَہ آیت کہ { اللہ نے 2 آدمیوں کی مثال دِی ہے } (آیۃ نمبر 29) : اِس آیت میں آگے جا کر لفظِ ﴿ بَلْ ﴾ کے بعد ﴿ أَكْثَرُهُمْ ﴾ کے اَلفاظ : گویا کہ اِس معنٰی پر نَصّ (: یعنی : بالکل واضح اَلفاظ) ہیں کہ اِس آیت میں بھی تمام اُمّت کو خطاب ہے، اَور جب اِس آیت (آیۃ نمبر 29) کے فورًا بعد فرمایا گیا : ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ ﴾ { اَے محبوب ! آپ کا وِصال ہو گا } (آیۃ نمبر 30) - تو — ضروریّ ہو گیا کہ اِس آیت کا معنٰی : سورۃ الطلاق کی پہلی آیت : کہ { اے نبی (ﷺ) ! جب تم : اپنی بیویوں کو طلاق دو ! } : کی طرح لیا جائے ! یعنی : اِس آیت کا معنٰی یہ ہو گا کہ : اَے نبی

---

447 **قرآن** مجید - پارہ : 21 — رکوع 9 - سورۃ : الرُّوْم ۔ آیۃ نمبر : 58،
پارہ : 23 — رکوع 17 - سورۃ : الزُّمَر ۔ آیۃ نمبر : 39 -
448 **قرآن** مجید - پارہ : 23 — رکوع 17 - سورۃ : الزُّمَر ۔ آیۃ نمبر : 29 -
449 **قرآن** مجید - پارہ : 23 — رکوع 17 - سورۃ : الزُّمَر ۔ آیۃ نمبر : 30 -
450 **قرآن** مجید - پارہ : 28 — رکوع 17 - سورۃ : الطَّلَاق ۔ آیۃ نمبر : 1 -
451 **قرآن** مجید - پارہ : 23 — رکوع 17 - سورۃ : الزُّمَر ۔ آیۃ نمبر : 31 -

(ﷺ)! ،اَور اَے مؤمنو !۔،اور رَبّ تعالیٰ نے یہاں (آیۃ نمبر 30 میں) ضمیر ﴿ كُمْ ﴾ لگا کر اِس ضمیر ﴿ كُمْ ﴾ کے مرجع کو چُھپادِیاہے تا کہ یہ اَلفاظ : فریقَین کو شامل ہو جائیں، اَور قُرآن مجید کے اِن اَلفاظ میں موہُومہ تنافُر بھی :اِس طرح جاتا رہے !۔،اَور جب اِس سُورت ''اَلزُّمَر'' کے شُروع سے لے کر اِس جگہ (آیت نمبر 31) تک تقابُل :کُفّار ، و مسلمین کے درمیان : پیش کیا گیا ہے، صرف نبی کریم ﷺ، اَور کُفّار کے درمیان کی تَقَابُل کا ذِکر نہیں کیا گیا، اَور پھر فرمایا گیا: { پھر تم سَب : قیامت کے دِن اَپنے رَبّ کے پاس : ایک دُوسرے سے جھگڑو گے ! } -تو- یہ مخاطَبین کو تمام لوگوں پر تغلیب دیناہو جائے گا: اَور یہ: لفظًا اَیسا ہے، و گرنہ سیاقِ کلام تو ظاہر ہے !، پھر اَگلی بات یہ کہ جب موت ایک اَیسی چیز ہے جو: رسول کریم ﷺ کو بھی آنی تھی، اَور تمام لوگوں کو بھی -تو- معنیٰ بھی اِس آیت کا اِسی طرح عامّ ہی ہو گا ! (یعنی: قیامت کے دِن: رسول اللہ ﷺ، اَور کُفّار کے درمیان بھی جھگڑا ہو گا، کُفّار و مسلمین کے درمیان جھگڑا بھی ہو گا، اَور مسلمین کا آپس میں جھگڑا بھی ہو گا !)؛ ،

وَ لَا اُنْكِرُ اَنَّ قَوْلَه - تَعَالٰى - : ﴿ عِنْدَ رَبِّكُمْ ﴾ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاِخْتِصَامَ يَوْمَ الْقِيَامَـةِ ! ، وَ لٰكِنْ اُنْكِرُ اَنْ يَّخْتَصَّ بِاِخْتِصَامِ النَّبِيِّ ﷺ - وَحْدَه - وَ الْمُشْرِكِيْنَ ! ، بَلْ يَتَنَاوَلُه اَوَّلًا ، وَ كَذٰلِكَ اِخْتِصَامَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَ اِخْتِصَامَ الْمُؤْمِنِيْنَ : بَعْضِـهِمْ مَـعَ بَعْضٍ : كَاِخْتِصَامِ عُثْمَانَ - رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ - وَ قَاتِلِيْهِ : وَ هٰـذَا : مَـا ذَهَبَ اِلَيْهِ هٰـؤُلَاءِ - وَ هُمْ : هُمْ ! : رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ - ، اِنْتَهٰى ! - - - ،

(**مفہوم:** میں اِس بات کا اِنکار نہیں کرتا کہ :اِس آیت کریمہ میں موجود اَلفاظ : { تم اپنے رَب کے پاس جھگڑو گے } : اِس بات پر دَلالت کرتے ہیں کہ مخلوق کے درمیان یہ جھگڑا: قیامت کے دِن ہو گا: میں اِس بات کا اِنکار نہیں کرتا !، بلکہ میں -تو- اِس بات کا اِنکار کرتا ہُوں کہ یہ جھگڑا: صرف نبی کریم ﷺ، اَور مشرِکین کے ساتھ خاصّ ہے !۔، بلکہ قُرآن مجید کے یہ اَلفاظ: [1] نبی کریم ﷺ، اَور مشرِکین کے آپس میں جھگڑے کو پہلے شامل ہیں، اور اِسی طرح [2] مؤمِنین، اَور مشرِکین کے آپس میں جھگڑے کو بھی شامل ہیں، اَور [3] مؤمِنین کے آپس میں ایک دُوسرے کے جھگڑے کو بھی شامل ہیں: جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ، اَور آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والوں کے درمیان قیامت کے دِن ہونے والا جھگڑا: اَور یہ: وُہ چیز ہے جس کی طرف صحابہ کِرام گئے ہیں: اور وُہ تو وُہ ہیں -اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو !- یہاں صاحبِ کتاب ''الکشف'' کا کلام ختم ہُوا۔)،

ثُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ : اَنَّه لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ سِوَى الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ الْمَرْفُوْعِ : لَكَفٰى فِيْ كَوْنِ الْمُرَادِ عُمُوْمَ الْاِخْتِصَامِ ! : فَالْحَقُّ : اَلْقَوْلُ بِعُمُوْمِه – وَ هُوَ : اَنْوَاعٌ شَتّٰى ! - :

(**مفہوم:** پھر تُو—تو—جانتا ہے کہ اگر یہاں ایک ہی حدیثِ رسول ﷺ کے علاوہ کوئی اَور دلیل نہ بھی ہوتی: تب بھی اِس آیت کریمہ کے اَلفاظ سے عُمومیّ جھگڑا مراد لینے کے لئے وُہ ایک ہی حدیثِ رسول ﷺ کافی ہوتی !، لیکن اِس آیت کریمہ کے اَلفاظ سے عُمومیّ جھگڑا مراد لیناہی حَقّ بات ہے،اَور قیامت کے دِن کے اِس جھگڑے کی بہت سی قسمیں ہیں !)(دَلائل درج ذَیل ہیں):

فَقَدْ اَخْرَجَ اِبْنُ جَرِيْرٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّه قَالَ فِي الْآيَةِ : يُخَاصِمُ الصَّادِقُ الْكَاذِبَ ، وَ الْمَظْلُوْمُ الظَّالِمَ ، وَ الْمُهْتَدِى الضَّالَّ ، وَ الضَّعِيْفُ الْمُسْتَكْبِرَ ! ـ ،

(**مفہوم:** اِبنِ جریر طبریؒ (م:310ھ) نے حضرت عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت کیا ہے کہ آپ نے اِس آیت کی تفسیر میں فرمایا: قیامت کے دِن: سَچا: جُھوٹے سے جھگڑے گا !، مظلوم: ظالم سے جھگڑے گا !، ہدایت یافتہ: گمراہ سے جھگڑے گا !،اَور کمزور: تکبُّر کرنے والے سے جھگڑے گا ![452])۔،

وَ اَخْرَجَ الطّبرَانِيُّ ، وَ ابْنُ مردَوَيْهِ - بِسَنَدٍ : لَا بَأْسَ بِه – عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ - رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ - : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((اَوَّلُ مَنْ يَّخْتَصِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَلرَّجُلُ ، وَ امْرَأَتُه : وَ اللهِ ! مَا يَتَكَلَّمُ لِسَانُهَا ! ، وَ لٰكِنْ يَّدَاهَا ، وَ رِجْلَاهَا : يَشْهَدَانِ عَلَيْهَا بِمَا كَانَ لِزَوْجِهَا ، وَ تَشْهَدُ يَدَاهُ ، وَ رِجْلَاهُ بِمَا كَانَ لَهَا ـ ، ثُمَّ يُدْعَى الرَّجُلُ ، وَ خَادِمُه بِمَثَلِ ذٰلِكَ ـ ، ثُمَّ يُدْعٰى اَهْلُ الْاَسْوَاقِ ـ : وَ مَا يُوجَدُ ثَمَّ دَانِقٌ ، وَ لَا قَرَارِيْطُ ! ، وَ لٰكِنْ حَسَنَاتُ هٰذَا : تُدْفَعُ اِلٰى هٰذَا الَّذِىْ ظَلَمَه ! ، وَ سَيِّئَاتُ هٰذَا الَّذِىْ ظَلَمَه : تُوْضَعُ عَلَيْهِ ! ، ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْجَبَّارِيْنَ فِيْ مَقَامِعَ مِنْ حَدِيْدٍ : فَيُقَالُ : اَوْرِدُوْهُمْ اِلَى النَّارِ ! ـ ، فَوَ اللهِ ! مَا اَدْرِىْ : يَدْخُلُوْنَها / اَوْ كَمَا قَالَ اللهُ : ﴿ **وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا** ﴾)) ـ ،

(**مفہوم:** اَور طبرانی (م:360ھ)،اَور اِبن مردَویہ نے حضرت اَبُو اَیُّوب انصاریؓ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے—اَیسی سَنَد کے ذریعہ رِوایت کیا

452 حضرت عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: اِبن جریر طبری کی سَنَد سمیت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: گزر چُکا ہے !۔

ہے: جس سَنَد کے ذریعہ دَلیل پکڑنے میں حرج نہیں ہے — کہ: حضرت اَبُو اَیُّوب اَنصاریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دِن سَب سے پہلے جھگڑنے والے: شوہر، اَور بیوی ہُوں گے: -اَللہ کی قسم !-اُس وَقت: بیوی کی زبان نہیں بول سکے گی، بلکہ بیوی کے ہاتھ، پَیر: اُس کے خلاف گواہی دیں گے اُس کی کہ جو: اُس نے اَپنے شوہر کا حَقّ اَداء کرنا تھا !۔، پھر آقا، اَور اُس کے خادِم کو اِسی طرح بُلایا جائے گا !۔، پھر بازاروں والوں کو بُلایا جائے گا !۔، وَہاں نَہ-تو-دانِق (سکّہ) موجود ہوگا، اَور نَہ ہی قیراط (پیمانہ) موجود ہُوں گے !، بلکہ اُس ظالم کی نیکیاں: اُس مظلوم کو دِی جائیں گی، اَور نیکیاں ختم ہو جانے کی صُورت میں مظلوم کے گناہ: اُس ظالم کے اُوپر ڈال دِیے جائیں گے !۔، پھر جَبّارِین کو: لوہے میں جکڑ کر لایا جائے گا، اَور کہا جائے گا کہ اِن (جَبّارِین) کو جہنم میں ڈال دو !، پس—اَللہ کی قسم !-میں نہیں جانتا کہ وُہ: جہنم میں داخل ہو جائیں گے / یا جیسا کہ اَللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ {تم میں سے ہر کسی کو جہنم پَر پیش کیا جائے گا}")۔،

وَ اَخْـرَجَ الْبَزَّارُ : عَنْ اَنَسٍ قَـالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ اللهِ ﷺ : ((يُجَاءُ بِـالْاَمِيْرِ : فَتُخَاصِـمُهُ الرَّعِيَّةُ !)) ـ ،

(**مفہوم:** اَور بَزّار (م:292ھ) نے حضرت اَنَس اِبن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دِن: حکومتی عہدیدار کو لایا جائے: اَور اُس عُہدیدار سے اُس کی رَعایا: جھگڑے گی !"

)۔،

وَ اَخْرَجَ اَحْمَدُ ، وَ الطّبرَانِيُّ - بِسَنَدٍ حَسَنٍ - : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ اللهِ ﷺ : ((اَوَّلُ خَصْمَيْنِ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - : جَارَانِ !)) ـ ،

(**مفہوم:** اَور اَحمد: اِبن حنبل (م:240ھ)[453]، اَور طبرانی (م:360ھ) نے—سَنَدِ حَسَن کے ذریعہ—عُقبہ اِبن عامر سے رِوایَت کیا ہے کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دِن: سَب سے پہلے جھگڑنے والے: پڑوسی ہُوں گے: جو آپس میں جھگڑیں گے !)۔:

---

453 **اَلْمُسْنَدُ** - اَبو عبد اللہ: **احمد**: شَیبانیؒ (پیدائش: 164 ہجریؒ-وَفات: 241 ہجریؒ) اِبن محمد: **اِبن حنبل**- جلد 28، صفحہ 601، حدیث نمبر: 17372، (مُسنَد عقبۃ بن عامر اَلْجُھَنِیؓ رضی اللہ عنہ)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنَؤوط، محمد نعیم العرقسوسی، ابراھیم الزّیبَق، عادِل مرشد۔ **تنبیہ:**- محقّقینِ کتاب نے اِس حدیث کو: حدیثِ "**حَسَن**" قرار دِیا ہے !۔

وَ لَعَلَّ الْاَوَّلِيَّةَ : اِضَافِيَّةٌ لِحَدِيْثِ اَبِیْ اَيُّوْبَ : اَلسَّابِقِ ! ـ ،

(مفہوم: عُقبہ اِبن عامر کی دَرج بالا حدیث میں: سَب سے پہلے جھگڑنے والے مختلف فریقَین کا: جو: ذِکر ہے ـ تو ـ شاید: عُقبہ اِبن عامر کی دَرج بالا حدیث میں مذکور: یہ سَب سے پہلے جھگڑنے والا ہونا: حضرت اَبُو اَیُّوب انصاریؓ رضی اللہ عنہ کی گزشتہ ذِکر کردَہ حدیث کے لحاظ سے: اِضافیؔ ہے!)۔،

وَ جَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اِخْتِصَامُ الرُّوْحِ مَعَ الْجَسَدِ - اَيْضًا - ـ ،

(مفہوم: اَور حضرت عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت میں آیا ہے کہ رُوح کا جسم سے جھگڑا بھی ہوگا!)۔،

بَلْ اَخْرَجَ اَحْمَدُ - بِسَنَدٍ حَسَنٍ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَيَخْتَصِمَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الشَّاتَانِ فِيْمَا انْتَطَحَتَا !)) ـ [454]

(مفہوم: بلکہ: اَحمد: اِبن حنبل (م:240ھ) نے ـ سَنَدِ حَسَن کے ذریعہ ـ حضرت اَبُو ہرَیرہ سے روایت کیا ہے کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دِن ہر چیز: ایک، دُوسرے سے ضرور جھگڑے گی: یہاں تک کہ 2 بکریاں بھی ایک، دُوسرے سے: ایک دُوسرے کو سینگ مارنے کے معاملہ میں بھی جھگڑیں گی!)۔

4-قُرطُبی (م:671ھ) نے بھی ـ اِبن جریر طبری (م:310ھ)، اِسماعیل حقی (م:1137ھ)، اَور محمود آلوسی (م:1270ھ) کی طرح: اِس آیت کے عمومیؔ معنٰی و مفہوم کو ترجیح دی ہے، اَور ساتھ ترجیح کے بہت سے دَلائل بھی ذِکر کئے ہیں!، اَور خُوب تفصیلی بحث کی ہے: **قُرطُبی** کہتے ہیں:

﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : يَعْنِي : تَخَاصُمَ الْمُؤْمِنِ وَ الْكَافِرِ ، وَ الظَّالِمِ وَ الْمَظْلُوْمِ : قَالَه اِبْنُ عَبَّاسٍ ! ، ـ ـ ـ ،

(مفہوم: اِس آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ مؤمن، اَور کافر: آپس میں جھگڑیں گے، اَور ظالم، اَور مظلوم: آپس میں

---

454 **رُوْحُ الْمَعَانِیْ فِیْ تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ السَّبْعِ الْمَثَانِیْ – محمود: آلوسی**، بغدادیؔ (وَفات: 1270ہجریؔ) ـ جلد 23، صفحہ 264، 265، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) - ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ ـ قاہرہ، مصر - دار احیاء التراث العربی ـ بیروت، لبنان ـ طبعہ: ثانیہ - نشر و تصحیح و تعلیق: سید محمود شکری آلوسی شکری بغدادی (از: اَولادِ مُصَنِّف: محمود آلوسی)۔

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 ـ رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

جھگڑیں گے ! : یہ مفہوم : حضرت عبد اللہ : اِبن عبّاس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے ![455])۔،

وَ قَالَ الزُّبَيْرِ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (☆) : قُلْنَا : - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَـا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا ؟ - مَعَ خَـوَاصِّ الذُّنُوْبِ - ـ قَـالَ : ((نَعَمْ ! حَتّٰى يُـؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِيْ حَـقٍّ حَقُّه !)) ـ فَقَالَ الزُّبَيْرُ : - وَ اللهِ ! - اِنَّ الْاَمْرَ - اِذًا - لَشَدِيْدٌ ! ـ ،

(**مفہوم:** حضرت زُبیر : اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت کریمہ نازِل ہُوئی—تو—ہم نے کہا: - یارسُولَ اللہ ! - ہمارے درمیان جو کچھ اِس دُنیا میں پیش آیا،اور ہمارے مخصوص گناہ: جو صرف ہماری ذات سے متعلقہ ہیں: کیا وُہ: قیامت کے دِن دوبارہ: ہمیں پیش کئے جائیں گے ؟-تو—نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا:''ہاں ! تم پَر: دوبارہ قیامت کے دِن تمہارے جھگڑے،اور تمہارے ذاتی گناہ: تمہیں پیش کئے جائیں گے : یہاں تک کہ ہر حَقّ دار کو: اُس کا حَقّ دِیا جائے گا !''، حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: -اَللہ کی قَسم !-تَب تو معاملہ : بہت سخت ہو گا ![456])۔،

وَ قَالَ اِبْنَ عُمَرَ : لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِّنَ دَهْرِنَا - وَ نَحْنُ نَرٰى اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْنَا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) - : فَقُلْنَـا : وَ كَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَبِيُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِيْنُنَا : وَاحِدٌ ! - حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَضْرِبُ وُجُـوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ : فَعَرَفْتُ : اَنَّهَا : فِيْنَا نَزَلَتْ ! ـ ،

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ : اِبن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اِس حال میں اَپنا بہت ساوَقت گزارا ! کہ : ہم : یہی نظریہ رکھتے تھے کہ : یہ آیت کریمہ : ہمارے،اور ہم سے پہلے دَور کی 2 اَہلِ کتاب قوموں (: یہود، ونَصارٰی) کے متعلق -ہی- نازِل ہُوئی ہے، ہم نے کہا کہ : ہم (: مسلمان) قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑیں گے ؟- جبکہ ہم مسلمانوں کے نبیّ: ایک ہیں (ﷺ) !،اور ہماری کتاب بھی: ایک ہے ! (یعنی: قرآن مجید)-، یہاں تک کہ—جب—میں نے اپنے (: مسلمانوں)میں سے ہی بعض کو: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارتے ہُوئے دیکھا !—تو—میں نے جان لیا کہ : یہ آیت : ہم (:

---

455 حضرت عبد اللہ : اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان : اِبن جریر طبری کی سَنَد، متَن سمیت : تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر : گزر چکا ہے !۔

☆ **قرآن** مجید -پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر ـ آیۃ نمبر: 31-

456 اِس حدیث کی تفصیلات : تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں !۔

مسلمانوں) کے بارے میں- بھی-نازِل ہُوئی ہے![457])-،

وَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ : اَلْخُدْرِيُّ : كُنَّا نَقُوْلُ : رَبُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِيْنُنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ نَبِيُّنَا : وَاحِدٌ ! - فَمَا هٰذِهِ الْخُصُوْمَةُ ؟ - ، فَلَمَّا كَانَ يَوْم صِفِّيْنَ - وَ شَدَّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : قُلْنَا : نَعَمْ ! هُوَ : هٰذَا ! - ،

(**مفہوم:** حضرت ابوسعید : خُدریّ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کہتے تھے: ہمارا ربّ: ایک ہے، ہمارا دِین: ایک ہے، ہمارے نبیّ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!-تو: یہ جھگڑا کیسا ہو گا؟-، لیکن جب صِفّین کا دِن آیا، اور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلواریں چلائیں—تو—ہم نے کہا: یہ: وُہ جھگڑا ہے: جو: قیامت کے دِن ہمارے درمیان دوبارہ ہو گا!)-،

وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَلنَّخعِيُّ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (☆) : جَعَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ : مَا خُصُوْمَتُنَا بَيْنَنَا ؟ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ : قَالُوْا : هٰذِه : خُصُوْمَتُنَا بَيْنَنَا ! - ،

(**مفہوم:** اور اِبراہیم نخعی (تبع تابعی) نے کہا: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—صحابہ کرام نے کہنا شروع کر دِیا: ہمارا قیامت کے دِن آپس میں جھگڑا کیسا ہو گا؟، لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے—تو—صحابہ کرام نے کہا: قیامت کے دِن ہمارے آپس میں جھگڑے کا سبَب: یہ قتلِ عثمان ہو گا![458])-،

وَ قِيْلَ : تَخَاصُمُهُمْ : هُوَ تَحَاكُمُهُمْ اِلَى اللهِ تَعَالٰى ، فَيَسْتَوْفِيْ مِنْ حَسَنَاتِ الظَّالِمِ بِقَدرِ مَظْلِمَتِه ، وَ يَرُدُّهَا فِيْ حَسَنَاتِ مَنْ وَجَبَتْ لَه ، وَ هٰذَا عَامٌّ فِيْ جَمِيْعِ الْمَظَالِمِ : كَمَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((أَ تَدْرُوْنَ ؟ : مَنِ الْمُفْلِسُ ؟)) - ، قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا : مَنْ لَا دِرْهَمَ لَه : وَ لَا مَتَاعَ ! - ، قَالَ : ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ : مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ ، وَ صِيَامٍ ، وَ زَكٰوةٍ : وَ يَأْتِيْ : - قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَ قَذَفَ هٰذَا ، وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا ، وَ ضَرَبَ هٰذَا ! - : فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِه وَ هٰذَا مِنْ

---

457 حضرت عبداللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریّ قول کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!-

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمر-آیۃ نمبر: 31-

458 اِبراہیم: نخعی (تبع تابعی) کی یہ رِوایت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: اِبن جریر طبری کی سَند و متَن سمیت گزر چکی ہے!-

حَسَنَاتِهٖ ! ـ ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُه قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ : اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ : فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ !)) : خَرَّجَه مُسْلِمٌ ! ـ ، وَ قَدْ مَضٰى هٰذَا الْمَعْنٰى مُجَوَّدًا فِي ((آلِ عِمْرَانَ)) ـ ،

(**مفہوم**: اَور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِنسانوں کا قیامت کے دِن آپس میں جھگڑا: اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فیصلہ کی خاطر ہوگا: پس اَللہ تعالیٰ ظالم کی نیکیوں میں سے اُس ظالم کے ظلم کی مقدار نیکیاں لے کر مظلوم کی نیکیوں میں اِضافہ فرمادے گا: اَور یہ فیصلہ: ہر قسمیّ مظالم میں ہوگا: جیسا کہ حضرت اَبُوہریرہ سے مرویّ حدیث میں ہے کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ: مفلس کون ہے؟“ـ، اُنہوں نے عرض کی: - یارَسُولَ اللہ ! - ہمارے ہاں: مُفلِس: وُہ ہے جس کے پاس نہ ہی کوئی دِرہم ہو، اَور نہ ہی کوئی ساز و سامان !ـ، نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ”میری اُمّت میں سے مفلس: وُہ ہے جو: قیامت کے دِن: نماز، روزے، اَور زَکاۃ لے کر آئے گا، لیکن اُس شخص نے کسی کو گالی دی ہُوئی ہوگی، کسی پر زِنا کی تُہمت لگائی ہُوئی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خُون بَہایا ہُوا ہوگا !، اَور کسی کو مارا ہوگا !: پس اُس شخص کی طرف سے نقصان زَدہ لوگوں کو: اُس شخص کی نیکیوں میں سے بدلہ دِیا جائے گا !، لیکن اَگر اُس شخص کی: بدلَہ مکمل ہونے سے پہلے ہی نیکیاں ختم ہو گئیں—تو—اُس شخص کے نقصان زَدہ لوگوں کے گناہ لے کر: اُس شخص پر ڈال دِیے جائیں گے، پھر اُس شخص کو جہنم میں ڈال دِیا جائے گا !“ـ: اِس حدیث کو: مسلم (م:261ھ) نے رِوایَت کیا ہے !(459))ـ،

وَ فِي الْبُخَارِيِّ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَتْ لَه مَظْلِمَةٌ لِاَحَدٍ مِنْ عِرْضِه / اَوْ شَيْءٍ : فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَلَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّ لَا دِرْهَمٌ ! : اِنْ كَانَ لَه عَمَلٌ صَالِحٌ : اُخِذَ مِنْهُ بَقَدَرِ مَظْلِمَتِهٖ ! ، وَ اِنْ لَمْ تَكُنْ لَه حَسَنَاتٌ : اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِه ، فَحُمِلَ عَلَيْهِ !)) ـ ،

(**مفہوم**: اَور بُخاریّ میں حضرت اَبُوہرَیرَہ سے رِوایَت ہے کہ: رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدَمیّ کے پاس کسی کے متعلقہ اُس کی عزّت / یا کسی بھی چیز سے متعلقہ کوئی زیادتی ہے—تو—اُس کو چاہیئے کہ وُہ: آج ہی اُس زیادتی کا بدلہ چُکا دے: اِس سے پہلے کہ نہ کوئی دِینار کام دے، اَور نہ ہی کوئی دِرہم: ، اَگر اُس زیادتی کرنے والے آدَمیّ کے پاس نیک

---

459 **اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ** – ابوحسین: مسلم: قشیریّ، نیشاپُوریّ (وفات: 261ہجریّ) اِبن حجّاج - جلد 6، صفحہ 443، حدیث نمبر: 2664، (كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ - بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ)-دارالتّأصیل—قاہرہ، مصر—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1435ہجریّ بمطابق: 2014عیسویّ۔

عمل ہُوں گے —تو— اُس آدمیؔ کے نیک اَعمال سے اُس کی زیادتی کے برابر نیک عمل لے لئے جائیں گے۔، اور اگر اُس آدمیؔ کے پاس نیکیاں نہیں ہُوں گے —تو— اُس آدمیؔ نے جس سے زیادتی کی ہو گی: اُس مظلوم کی بُرائیاں لے کر اُس زیادتی کرنے والے آدمیؔ کے اُوپر ڈال دی جائیں گی!(460))۔،

وَ فِي الْحَدِيْثِ الْمُسْنَدِ : اَوَّلُ مَا تَقَعُ الْخُصُوْمَاتُ فِي الدُّنْيَا ! ـ ، وَ قَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْبَابَ كُلَّه فِي ((التَّذْكِرَةِ)) مُسْتَوْفًى ـ (461)

(**مفہوم:** اَور ایک باسَنَد حدیث میں ہے کہ قیامت کے دِن: سَب سے پہلے ہونے والے جھگڑے: دُنیاوِیؔ جھگڑوں کے متعلقہ ہُوں گے!۔،: ہم نے اِس موضوع کا: اَپنی کتاب: **اَلتَّذْكِرَة بِاَحْوَالِ الْمَوْتٰى وَ اُمُوْرِ الْآخِرَةِ** میں سیر حاصل ذِکر کیا ہے!)۔

5-اِبن کثیر (م:774ھ) نے بھی —اِبن جریر طبری (م:310ھ)، اِسماعیل حقی (م:1137ھ)، محمود آلوسی (م:1270ھ)، اَور قُرطُبی (م:671ھ) کی طرح: اِس آیت کے عمومیؔ معنٰی و مفہوم کو ترجیح دی ہے، اَور ساتھ ساتھ ترجیح کے بہت سے دَلائل بھی ذِکر کئے ہیں!: **اِبن کثیر** نے کہا:

۔ ۔ ۔ ثُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ - وَ اِنْ كَانَ سِيَاقُهَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْكَافِرِيْنَ ، وَ ذِكْرِ الْخُصُوْمَةِ بَيْنَهُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ - فَاِنَّهَا شَامِلَةٌ لِكُلِّ مُتَنَازِعَيْنِ فِي الدُّنْيَا ، فَاِنَّه تُعَادُ عَلَيْهِمُ الْخُصُوْمَةُ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ ! :

(**مفہوم:** اَگرچہ اِس آیت کریمہ کا سیاق: مؤمنین اَور کافرین: کے آپس میں بروزِ قیامت جھگڑتے کے متعلق ہے!،

---

460 **اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ سُنَنِه وَ اَيَّامِه** – ابو عبداللہ: محمد: بُخاریؔ، جعفی (وفات: 256ہجریؔ) اِبن اِسماعیل اِبن اِبراہیم اِبن مغیرہ - جلد 3، صفحہ 383، حدیث نمبر: 2462، (كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَصْبِ ، بَابُ مَنْ كَانَتْ لَه مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَه : هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَه ؟) - دار التأصیل — قاہرہ، مصر — بیروت، لبنان — طبعہ اُولیٰ: 1433ہجریؔ بمطابق: 2012عیسویؔ۔

461 **اَلْجَامِعُ لِاَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَ الْمُبَيِّنُ لِمَا تَضَمَّنَه مِنَ السُّنَّةِ وَ آيِ الْفُرْقَانِ ـ** ابو عبداللہ: محمد: قُرطُبیؔ (وفات: 671ہجریؔ) اِبن محمد اِبن اَبی بکر - جلد 18، صفحہ 276، 277، (تحت: آیۃ مذکورہ) - مؤسسۃ الرسالۃ — بیروت، لبنان - طبعہ اُولیٰ: 1427ہجریؔ بمطابق: 2006عیسویؔ - تحقیق: ڈاکٹر عبداللہ اِبن عبد المحسن ترکی، کامل محمد الخرّاط، غیاث الحاج احمد۔

لیکن یہ آیت: اِس دُنیا میں ہر 2 جھگڑا کرنے والوں کو شامل ہے !، قیامت کے دِن تمام جھگڑنے والوں پر اُن کے اِس دُنیا کے جھگڑے لوٹائے جائیں گے !، (:اِس عمومی معنی کے دلائل: یہ ہیں:)):

قَالَ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ - رَحِمَهُ اللهُ - : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ : اَلْمُقْرِئُ : حَـدَّثَنَا سُفْيَانُ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو : عَنِ ابْنِ حَاطِبٍ - يَعْنِيْ : يَحْيَى بْنَ عَبْـدِ الرَّحْمَانِ - : عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ قَـالَ : لَمَّـا نَـزَلَتْ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَـوْمَ ٱلْقِيَـٰمَـةِ عِنـدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ تُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ ؟ ـ قَـالَ : ((نَعَمْ !)) ـ قَالَ : اِنَّ الْاَمْرَ - اِذًا – لَشَدِيْدٌ ! ـ ـ ـ :

وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ـ ـ ـ وَ قَالَ : حَسَنٌ صَحِيْحٌ ! ،

(**مفہوم:** اِبن اَبی حاتم رازی (م:327ھ) نے اَپنی تفسیر میں: اَپنی سَند کے ساتھ (:اِبن اَبی حاتم کی سَند: پیچھے عَرَبی عبارت میں موجود ہے): حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [462]، [463] کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: - یا رسولَ اللہ ! (ﷺ) - ہمارے درمیان کے اِس دُنیا کے جھگڑے: کیا قیامت کے دِن: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟ ـ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں !" - تو - حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس وَقت—تو- معاملہ: بہت سنگین ہو جائے گا ! [464]:

اِس حدیث کو: ترمذی (م:279ھ) نے بھی اَپنی "جامع / سُنَن" میں اِسی سَند سے رِوایَت کیا ہے، اَور اِس حدیث کو: "حَسَن صحیح" قرار دِیا ہے ! [465])،

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23—رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

462 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ـ اَبو محمد: **عبد الرحمان**: رازی (وَفات: 327 ہجری) **اِبن اَبی حاتم**: محمد اِبن اِدرِیس - جلد 10، صفحہ 3250، (تحت: آیۃ مذکورہ) - مکتبہ نزار مصطفی الباز - مکہ مکرمہ، ریاض - عرب - طبعہ اُولیٰ: 1417 ہجری بمطابق: 1997 عیسوی ـ تحقیق: اسعد محمد طیب ـ

463 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ** ـ اَبو محمد: **عبد الرحمان**: رازی (وَفات: 327 ہجری) **اِبن اَبی حاتم**: محمد اِبن اِدرِیس - جلد 13، صفحہ 276، (تحت: آیۃ مذکورہ) - دار ابن الجوزی - جدہ، ریاض — عرب شریف -، بیروت - لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1439 ہجری - جمع و تحقیق: اُ.د. حکمت بن بشیر بن یاسین ـ

464 اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں ! ـ

465 **اَلْجَامِعُ الْكَبِيْرُ** - ابو عیسیٰ: محمد : **ترمذی** (وفات : 279 ہجری) اِبن عیسیٰ — جلد 5، صفحہ 286، حدیث نمبر: 3236، (اَبواب تفسیر القرآن عن رسولِ اللہ ﷺ، باب: و مِن سورۃ الزُّمَر) - دار الغرب الاسلامی - بیروت، لبنان—طبعہ

وَ قَالَ الْإِمَامُ : اَحْمَدُ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ : حَدَّثَنَا اِبْنُ لَهِيْعَةَ : عَنْ اَبِيْ عُشَّانَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((اَوَّلُ الْخَصْمَيْنِ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - : جَارَانِ !)) ۔ ۔ ۔ ،

(**مفہوم: اَحمد :اِبن حنبل** (م:240ھ) **نے اَپنی سَنَد کے ساتھ** (جو سَنَد:اُوپر عَرَبیّ عبارت میں موجود ہے): حضرت **عُقبہ :اِبن عامر** رضی اللہ عنہ **سے رِوایت کیاہے کہ رَسُولُ الله** ﷺ **نے فرمایا:'' قیامت کے دِن :سَب سے پہلے جھگڑنے والے : پڑوسی ہُوں گے :جو آپس میں جھگڑیں گے !**[466]**)۔**،

وَ قَالَ الْإِمَامُ : اَحْمَدُ - اَيْضًا - : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوْسٰی : حَدَّثَنَا اِبْنُ لَهِيْعَةَ : حَدَّثَنَا دَرَّاجٌ : عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِه ! اِنَّه لَيَخْتَصِمُ حَتَّى الشَّاتَانِ فِيْمَا اِنْتَطَحَتَا !)) ۔ ۔ ۔ ،

(**مفہوم:اَور اَحمد :اِبن حنبل** (م:240ھ) **نے۔۔ہی۔اَپنی سَنَد کے ساتھ** (جو سَنَد:اُوپر عَرَبیّ عبارت میں موجود ہے): **کے ساتھ:** حضرت **اَبُو سعید خُدرِیّ** رضی اللہ عنہ **سے رِوایت کیاہے کہ رَسُولُ الله** ﷺ **نے فرمایا:۔اُس اَللہ کی قَسَم !: جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے !۔ قیامت کے دِن : 2 بکریاں بھی آپس میں ایک ،دُوسرے کو سینگ مارنے کے حوالہ سے جھگڑیں گی !**[467]**)۔**،

وَ فِي الْمُسْنَدِ : عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ : اَنَّه قَالَ : رَاٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَاتَيْنِ تَنْتَطِحَانِ : فَقَالَ : ((أَ تَدْرِيْ ؟ : فِيْمَ تَنْتَطِحَانِ ؟ - يَا اَبَا ذَرٍّ ! -)) ۔ قُلْتُ : لَا ! ۔ قَالَ ﷺ : ((وَ لٰكِنَّ اللهَ يَدْرِيْ ! ، وَ سَيَحْكُمُ بَيْنَهُمَا !)) ۔ ۔ ۔ ،

اُولیٰ:1996عیسویّ۔ تحقیق و تخریج وتعلیق :ڈاکٹر بَشّار عوّاد معروف۔

466 **اَلْمُسْنَدُ** ۔ اَبو عبداللہ: **اَحمد**: شَیبانیّ(پیدائش :164 ہجریّ۔وَفات : 241 ہجریّ)اِبن محمد : **اِبن حنبل**۔جلد 28، صفحہ 601، حدیث نمبر : 17372 ،(مُسنَد عقبۃ بن عامر اَلْجُہَنِیّ رضی اللہ عنہ)۔ موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت ۔لبنان۔ تحقیق و تخریج و تعلیق :شعیب اَرنَؤوط، محمد نعیم العرقسوسی، ابراہیم الزّیبَق، عادِل مرشد۔ **تنبیہ :۔ محقّقِینِ** کتاب نے اِس حدیث کو: حدیثِ ''**حَسَن**''قرار دِیاہے !۔

467 حضرت عبد اللہ :اِبن عَبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان :اِبن جریر طبری کی سَنَد، مَتَن سمیت : تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر : گزر چُکا ہے !۔

(مفہوم: اَور اِسی: مُسنَدِ اَحمد: اِبن حنبل میں: حضرت اَبُوذَرّ غفارِیؓ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ: رَسُولُ اللہ ﷺ نے 2 بکریوں کو: ایک، دُوسرے کو سینگ مارتے ہُوئے دیکھا — تو — حضرت ابوذرّ سے پُوچھا: ''اَے اَبُوذَرّ! کیا تم جانتے ہو کہ یہ بکریاں: ایک، دُوسرے کو کیوں سینگ مار رہی ہیں؟''، حضرت اَبُوذَرّ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں!۔ جی!۔ تو رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن اَللہ تعالیٰ جانتا ہے!، اَور وُہ: عَنْ قَرِیب: اِن دونوں بکریوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا!)۔،

وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : يَقُوْلُ : يُخَاصِمُ الصَّادِقُ الْكَاذِبَ ، وَ الْمَظْلُوْمُ الظَّالِمَ ، وَ الْمُهْتَدِى الضَّالَّ ، وَ الضَّعِيْفُ الْمُسْتَكْبِرَ ! ۔ ۔ ۔ ،

(مفہوم: علیّ ابن اَبی طلحہ: والبی (تابعی) نے: حضرت عبد اللہ: اِبن عَبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اِس آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: قیامت کے دِن: سَچا: جُھوٹے سے جھگڑا کرے گا!، مظلوم: ظالم سے جھگڑا کرے گا!، ہدایت یافتہ: گمراہ سے جھگڑا کرے گا!، اَور کمزور: تکبُّر کرنے والے سے جھگڑا کرے گا![468])۔،

وَ قَالَ اِبْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَوْسَجَةَ : حَدَّثَنَا ضِرَارٌ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ : اَلْخُزَاعِيُّ : مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ : حَدَّثَنَا الْقُمِّيُّ - يَعْنِيْ : يَعْقُوْبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ - : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ : نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ - وَ مَا نَعْلَمُ : فِيْ اَيِّ شَيْئٍ نَزَلَتْ ! - : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ : قُلْنَا : مَنْ نُخَاصِمُ ؟ ، - لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَهْلِ الْكِتَابِ خُصُوْمَةٌ ! - فَمَنْ نُخَاصِمُ ؟ حَتّٰى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ ! ، فَقَالَ اِبْنُ عُمَرَ : هٰذَا : الَّذِيْ وَعَدَنَا رَبُّنَا - عَزَّ وَ جَلَّ - : نَخْتَصِمُ فِيْهِ ! ۔ ،

وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ : عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ سَلَمَةَ : بِه ! ،

☆ قرآن مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

468 حضرت عبد اللہ: اِبن عَبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: اِبن جریر طبری کی سَنَد، متَن سمیت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: گزر چُکا ہے!۔

(**مفہوم: نیز: اِبن اَبی حاتم رازیؒ**(م:327ھ) نے اَپنی تفسیر میں: اَپنی سَنَد کے ساتھ (اِبن اَبی حاتم کی سَنَد: پیچھے عَرَبیؒ عبارت میں موجود ہے): حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے[469] کہ: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ آیت کریمہ کس بارے میں نازِل ہُوئی ہے!، ہم نے کہا: ہم قیامت کے دِن: کس سے جھگڑیں گے ؟- جبکہ ہمارے اَور اَہلِ کتاب کے درمیان—تو—کوئی جھگڑا نہیں ہے!-تو—ہم کس سے جھگڑیں گے ؟- یہاں تک کہ فتنہ: واقع ہُوا—تو- حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ: وُہ چیز ہے: جس کا ہمارے ربّ نے ہم سے وَعدہ کیا ہے کہ ہم: اِس چیز کے بارے میں قیامت کے دِن جھگڑیں گے![470]:

اِس حدیث کو: نَسائیؒ(م:303ھ) نے بھی اَپنی کتاب "سُنَن کبریٰ" میں اِسی سَنَد سے رِوایَت کیا ہے![471])۔

وَ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ : فِيْ قَوْلِه : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾[☆] :
قَالَ : يَعْنِيْ : اَهْلَ الْقِبْلَةِ ! ،

(**مفہوم: اَبوالعالیہ رِیاحیؒ**(تابعی) نے کہا ہے کہ: اِس آیت سے مراد: اَہلِ قبلہ ہیں!)۔

وَ قَالَ ابْنُ زَيْدٍ : يَعْنِيْ : اَهْلَ الْإِسْلَامِ - وَ اَهْلَ الْكُفْرِ ! ،

(**مفہوم: اَور اِبنِ زَید نے کہا ہے کہ: اِس آیت سے مراد: اَہلِ اِسلام، اَور اَہلِ کُفر ہیں!**[472])۔

وَ قَدْ قَدَّمْنَا : اَنَّ الصَّحِيْحَ : اَلْعُمُوْمُ ! - وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ ! -[473]

---

469 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مُسْنَدًا عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ ۔** اَبو محمد: **عبد الرحمان**: رازِیؒ (وَفات: 327ہجریؒ) **اِبن اَبی حاتم: محمد** اِبن اِدرِیس- جلد 13، صفحہ 276، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دار اِبن الجوزی- جدہ، ریاض —عرب شریف-، بیروت- لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1439ہجریؒ- جمع و تحقیق: اُ.د. حکمت بن بشیر بن یاسین۔

470 حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریؒ قول کی تفصیلات: تحریرِ ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!۔

471 **اَلسُّنَنُ الْكُبْرٰى** - ابو عبد الرّحمان: احمد: **نَسائیؒ**(وَفات: 303ہجریؒ) اِبن شعیب—جلد 10، صفحہ 238، (کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الزُّمر- آیت مذکورہ کی تفسیر میں)- مؤسسۃ الرسالۃ- بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1421ہجریؒ بمطابق: 2001 عِیسویؒ- تحقیق: حسن عبد المنعم شلبی—زیرِ نگرانی: شعیب اَرنؤوط—پیشکش: ڈاکٹر عبد اللہ اِبن عبد المحسن ترکی۔

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

472 اِبن زَید کا یہ قول: اِبن جریر طبری کی سَنَد، متَن سمیت: تحریرِ ہذا کے گزشتہ صفحات پر: گزر چُکا ہے!۔

473 **تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ ۔** اَبُو الفداء: اِسماعیل: دمشقی، شافعی (وَفات: 774ہجریؒ) اِبن عمر **اِبن کثیر**- جلد 7، صفحہ 96، 97، 98، (تحت: آیۃ مذکورہ)- دار طیبہ —ریاض، عرب شریف- طبعہ اُولیٰ: 1420ہجریؒ بمطابق: 1999 عِیسویؒ- تحقیق:

(**مفہوم: لیکن** ہم نے پیچھے 2 حدیثوں: ([1] حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث، اور [2] حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث) سے یہ ثابِت کیا ہے کہ: اِس آیت کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ: اِس آیت سے مراد: ہر قسمی جھگڑوں والے ہیں!)۔

مزید تفاسیر کے حوالہ جات:

6-بغویؒ (م:516ھ) کہتے ہیں:

﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما : يَعْنِي : الْمُحِقَّ ، وَ الْمُبْطِلَ ، وَ الظَّالِمَ ، وَ الْمَظْلُوْمَ ! ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما نے اِس آیت کریمہ کے **متعلق فرمایا: یعنی: حق** والا، اور **باطل والا !**۔، اور ظالم، اور مظلوم: قیامت کے دِن آپس میں جھگڑیں گے ! (474))۔،

اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ : اَلشّرِيحِيُّ : اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ : اَلثّعلبِيُّ : اَخْبَرَنَا اِبْنُ فنجوَيْهِ : حَدَّثَنَا اِبْنُ مَالِكٍ : حَدَّثَنَا اِبْنُ حَنْبَل : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ : حَدَّثَنَا اِبْنُ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِيْ : اِبْنَ عَمْرٍو - : عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : - اَیْ رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ۔ قَالَ : ((**نَعَمْ ! لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه !**)) ۔ قَالَ الزُّبَيْرُ : - فَوَاللهِ ! - اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ ! ۔ ،

سامی بن محمد السلامۃ۔

☆ **قرآن** مجید-پارہ:23–رکوع17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

474 حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: اِبن جریر طبری کی سَنَد، متَن سمیت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: گزر چُکا ہے!۔

(مفہوم: حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب رَسُولُ اللہ ﷺ پر: یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:- یارَسولَ اللہ! (ﷺ)- ہمارے درمیان کے اِس دُنیا کے جھگڑے، اَور ہمارے ذاتی گناہ[475]: کیا قیامت کے دِن: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟- نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں!، یہاں تک کہ ہر حَقّ دار کو اُس کا حَقّ دِلوایا جائے گا!"-تو- حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس وَقت—تو- معاملہ: بہت سنگین ہو جائے گا![476])-،

وَ قَالَ اِبْنُ عُمَرَ : عِشْنَا بُرْهَةً مِّنَ الدَّهْرِ - وَ كُنَّا نَرٰی اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْنَا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾ [☆] - : قُلْنَا : كَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ دِيْنُنَا ، وَ كِتَابُنَا : وَاحِدٌ ! - حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَضْرِبُ وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ : فَعَرَفْتُ : اَنَّهَا : نَزَلَتْ فِيْنَا ! ـ ،

(مفہوم: اَور حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اِس حال میں بہت سا وَقت گزارا! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہمارے، اَور ہم سے پہلے دَور کی 2 اَہلِ کتاب قوموں (: یہود، ونَصارٰی) کے متعلق-ہی- نازِل ہُوئی ہے، ہم نے کہا کہ: ہم (: مسلمان) قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑیں گے ؟- جبکہ ہم مسلمانوں کا دِین: ایک ہے!، اَور ہماری کتاب بھی: ایک ہے! (یعنی: قُرآن مجید)-، یہاں تک کہ—جب—میں نے اپنے (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض کو: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارتے ہُوئے دیکھا!—تو—میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں- بھی- نازِل ہُوئی ہے![477])-،

---

475 اِسماعیل حَقّی (م: 1137ھ) نے: حضرت زُبَیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ: کا معنیٰ: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ : یعنی: حضرت زُبَیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی:- یا رَسُولَ اللہ!- ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[رُوْحُ الْبَيَانِ - اِسماعیل: حَقّی، بروسویّ (وَفات: 1137 ہجریّ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -دار اِحیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان-]

476 اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!-

☆ قرآن مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

477 حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریّ قول کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!-

وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ : اَلْخُدْرِیِّ : فِیْ هٰذِهِ الْآیَةِ قَالَ : کُنَّا نَقُوْلُ : رَبُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِیْنُنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ نَبِیُّنَا : وَاحِدٌ ! - فَمَا هٰذِهِ الْخُصُوْمَةُ ؟ - ، فَلَمَّا کَانَ یَوْم صِفِّیْنَ - وَ شَدَّ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ بِالسُّیُوْفِ : قُلْنَا : نَعَمْ ! هُوَ : هٰذَا ! ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت ابو سعید: خُدریّ رضی اللہ عنہ نے اِس آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: ہم کہتے تھے: ہمارا ربّ: ایک ہے، ہمارا دِین: ایک ہے، ہمارے نبیّ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) !-تو: یہ جھگڑا کیوں ہو گا؟-، لیکن جب صِفِّین کا دِن آیا، اور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلواریں چلائیں—تو—ہم نے کہا: یہ: وُہ جھگڑا ہے: جو: قیامت کے دِن ہمارے درمیان دوبارہ ہو گا!)۔،

وَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالُوْا : کَیْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ ! - ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ : قَالُوْا : هٰذِه : خُصُوْمَتُنَا ! ۔ ،

(**مفہوم:** اور ابراہیم نَخعی (تبع تابعی) نے کہا: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—صحابہ کرام نے کہا: ہم قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑیں گے؟-حالانکہ ہم—تو—بھائی بھائی ہیں !-، لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے—تو—صحابہ کرام نے کہا: قیامت کے دِن ہمارے آپس میں جھگڑے کا سبَب: یہ قتلِ عثمان ہو گا! (478))۔،

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَحْمَدَ : اَلْمَلیحیّ : اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ : عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ شُرَیْحٍ : اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ : اَلْبغویّ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ : حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ : عَنْ سَعِیْدٍ : اَلْمَقْبُرِیِّ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة : عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ کَانَتْ لِاَخِیْهِ عِنْدَه مَظْلِمَةٌ مِّنْ عِرْضٍ / اَوْ مَالٍ : فَلْیَتَحَلَّلْهُ الْیَوْمَ ! - قَبْلَ اَنْ یُّؤْخَذَ مِنْهُ یَوْمَ لَا دِیْنَارَ وَ لَا دِرْهَمَ ! - : فَاِنْ کَانَ لَه عَمَلٌ صَالِحٌ : اُخِذَ مِنْهُ بَقَدرِ مَظْلِمَتِه ! ، وَ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَّه : اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِه ، فَجُعِلَتْ عَلَیْهِ !)) ۔ ،

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

478 اِبراہیم: نخعی (تبع تابعی) کی یہ رِوایت: تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر: ابن جریر طبری کی سَنَد و متَن سمیت گزر چکی ہے!۔

(**مفہوم:** حضرت اَبُوہرَیرَہ سے رِوایت ہے کہ : نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمیؐ کے پاس اُس کے بھائی کے متعلقہ اُس بھائی کی عزّت / یامال سے متعلقہ کوئی زیادتی ہے—تو—اُس کو چاہیئے کہ وُہ: آج ہی اُس زیادتی کا بدلہ چُکادے :اِس سے پہلے کہ اُس آدمیؐ سے :اُس دِن :بدلہ لیاجائے جس دِن :نہ کوئی دِینار کام دے گا،اورنہ ہی کوئی دِرہم کام دے گا !:،اَگراُس زیادتی کرنے والے آدمیؐ کے پاس نیک عمل ہُوں گے—تو—اُس آدمیؐ کے نیک اَعمال سے اُس کی زیادتی کے برابر نیک عمل لے لئے جائیں گے۔،اوراَگراُس آدمیؐ کے پاس نیکیاں نہیں ہُوں گے—تو—اُس آدمیؐ نے جس سے زیادتی کی ہوگی :اُس مظلوم کی بُرائیاں لے کراُس زیادتی کرنے والے آدمیؐ کے اُوپرڈال دی جائیں گی !(479)
)۔،

اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللهِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْفضـلِ : اَلخرقِيّ : اَخْبَرَنَـا اَبُـو الْحَسَـنِ : اَلطّيسـفونِيّ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : اَلْجَوْهَرِيّ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ : اَلْكُشْـمِيْهَنِيّ : حَـدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : حَدَّثَنَا اِسْـمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَـر : عَنِ الْعَلَاءِ : عَنْ اَبِيْـهِ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْـرَة : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((أَ تَدْرُوْنَ ؟ : مَنِ الْمُفْلِسُ ؟)) ۔ ، قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ : فِيْنَـا : مَنْ لَا دِرْهَمَ لَه وَ لَا مَتَاعَ ! ۔ ، قَالَ : ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ : مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَـةِ بِصَـلَاةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكَاةٍ - وَ كَانَ قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَ قَذَفَ هٰذَا ، وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَ سَفَكَ دَمَ هٰـذَا ، وَ ضَرَبَ هٰذَا - : فَيُقْضٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِه ، وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِه !)) ۔ ، قَالَ : ((فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُه – قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ - : اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ !)) ۔ (480)

---

479 یہ حدیث: صحیح—بُخاریؐ میں بھی ہے:
[**اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ سُنَنِه وَ اَيَّامِه** – ابوعبداللہ: محمد: بُخاریؐ، جعفی(وفات:256ہجریؐ)اِبن اِسماعیل اِبن اِبراہیم اِبن مغیرہ-جلد 3، صفحہ 383، حدیث نمبر:2462،(كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَصْبِ ، بَابُ مَنْ كَانَتْ لَه مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَه : هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَه ؟)-دار التأصيل—قاہرہ، مصر—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ:1433ہجریؐ بمطابق:2012عیسویؐ]۔
480**مَعَالِمُ التَّنْزِيْلِ** ۔ اَبُومحمد: حُسَین: **بغویؐ**(وفات:516ہجِریؐ)اِبن مسعود-جلد7، صفحہ 118،119،(تحت:آیۃ مذکورہ)-دار طیبہ—ریاض، عرب شریف-طبعہ:1412ہجِریؐ- تحقیق: محمد عبداللہ النمر، عثمان جمعۃ ضمیریّۃ، سلیمان مسلم الحرش-

(**مفہوم:** حضرت اَبُو ہریرہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیاتم جانتے ہو کہ: مفلس کون ہے؟ ''۔، صحابہ کرام نے عرض کی:- یارَسُولَ اللہ!- ہمارے ہاں: مُفلِس: وُہ ہے جس کے پاس نہ ہی کوئی دِرہم ہو،اَور نہ ہی کوئی سازوسامان!۔، نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا:''میری اُمّت میں سے مفلس: وُہ شخص ہے جو: قیامت کے دِن: نماز،روزے، اَور زکاۃ لے کر آئے گا، لیکن اُس شخص نے کسی کو گالی دی ہُوئی ہو گی، کسی پر زِنا کی تُہمت لگائی ہُوئی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہُوا ہو گا، کسی کا خُون بہایا ہُوا ہو گا!،اَور کسی کو مارا ہو گا!: پس اُس شخص کی طرف سے نقصان زدہ لوگوں کو: اُس شخص کی نیکیوں میں سے بدلہ دِیا جائے گا!''، فرمایا: ''لیکن اَگر اُس شخص کی: بدلہ مکمل ہونے سے پہلے ہی نیکیاں ختم ہو گئیں—تو—اُس شخص کے نقصان زدہ لوگوں کے گناہ لے کر: اُس شخص پر ڈال دِیے جائیں گے، پھر اُس شخص کو جہنم میں ڈال دِیا جائے گا!''[481])۔

7-ثعلبیؒ(م:427ھ) کہتے ہیں:

﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١ ﴾ [☆]: اَلْمُحِقُّ، وَ الْمُبْطِلُ، وَ الظَّالِمُ، وَ الْمَظْلُوْمُ!۔،

(**مفہوم:** اِس آیت کریمہ میں: قیامت کے دِن: آپس میں جن جھگڑنے والوں کا ذِکر ہے: وُہ: اَہلِ حَقّ، واَہلِ باطل ہیں!،اَور ظالم، ومظلوم ہیں!)۔،

اَخْبَرَنِىْ اِبْنُ فنجَوَيْهِ قَالَ: نا اِبْنُ مَالِكٍ قَالَ: نا اِبْنُ حَنْبَل قَالَ: حد اَبِىْ قَالَ: نا اِبْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: نا مُحَمَّدٌ - يَعْنِىْ: اِبْنَ عَمْرٍو -: عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ

---

481 یہ حدیث: صحیح—مسلم میں موجود ہے:
[**اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ** – ابو حسین: مسلم: قشیریؒ، نیشاپُوریؒ (وفات: 261ہجریؒ) اِبن حجّاج- جلد 6، صفحہ 443، حدیث نمبر: 2664،(كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ - بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ)-دار التأصیل—قاہرہ، مصر—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1435ہجریؒ بمطابق: 2014عیسویؒ]۔
☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : (- اَیْ رَسُـوْلَ اللهِ ! - أَ يُكَـرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِی الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! ۔ قَـالَ : نَعَمْ ! لَيُكَـرَّرُ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰی كُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقُّه ! ۔ قَالَ الزُّبَيْرُ : - وَ اللهِ ! - اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ !) ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب رَسُولُ اللہ ﷺ پر: یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:- یارَسولَ اللہ! (ﷺ)- ہمارے درمیان کے اِس دُنیا کے جھگڑے، اَور ہمارے ذاتی گناہ[482]: کیا قیامت کے دِن: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے ؟۔ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں !: تمھیں: یہ: ضرور پیش آئیں گے !: یہاں تک کہ ہر حَقّ دار کو اُس کا حَقّ دِلوایا جائے گا !''- تو- حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس وَقت—تو- معاملہ: بہت سنگین ہو جائے گا ![483])۔ ،

وَ اَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : نا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَر بْنِ حمدَان بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : نا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيْزِيْل قَالَ : نا اِبْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ : نـا سَـعِيْدٌ : اَلْمَقْبُرِیُّ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رضی اللہ عنہ قَالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ كَانَتْ عِنْـدَه مَظْلِمَـةٌ لِاَخِيْـهِ مِنْ مَالِه / اَوْ عِرْضِه : فَلْيَتَحَلَّلْهَا الْيَوْمَ مِنْهُ ! - قَبْلَ اَنْ يُّؤْخَـذَ حَيْثُ لَا يَكُـوْنُ دِيْنَـارٌ وَّ لَا دِرْهَمٌ ! - : اِنْ كَانَ لَه عَمَلٌ صَالِحٌ : اُخِذَ مِنْهُ بَقَدَرِ مَظْلِمَتِه ! ، وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَـنَاتٌ : اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِه ، فَحُمِلَتْ عَلَيْهِ !)) ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت اَبُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ: رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمیّ کے پاس اُس کے بھائی کے

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

482 اِسماعیل حَقّیّ (م: 1137ھ) نے: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ : کا معنٰی: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: اَیِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَی الْمُخَاصَمَاتِ : یعنی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی:- یا رَسُولَ اللہ !- ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حَقّیّ، بروسویّ (وَفات: 1137 ہجریّ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -داراحیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان۔]

483 اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں !۔

متعلقہ اُس بھائی کی عزّت / یا اُس بھائی کے مال سے متعلقہ کوئی زیادتی ہے— تو— اُس آدمیؔ کو چاہئے کہ وُہ: آج ہی: اَپنے اُس بھائی سے: اُس زیادتی کا بدلہ چُکا دے: اِس سے پہلے کہ اُس آدمیؔ سے: اُس جگہ: بدلہ لیا جائے جہاں: نہ کوئی دِینار: موجود ہوگا، اَور نہ ہی کوئی دِرہم: موجود ہوگا!:، اَگر اُس زیادتی کرنے والے آدمیؔ کے پاس نیک عمل ہُوں گے — تو— اُس آدمیؔ کے نیک اَعمال سے اُس کی زیادتی کے برابر نیک عمل لے لئے جائیں گے۔، اور اَگر اُس آدمیؔ کے پاس نیکیاں نہیں ہُوں گے — تو— اُس آدمیؔ نے جس سے زیادتی کی ہو گی: اُس مظلوم کی بُرائیاں لے کر اُس زیادتی کرنے والے آدمیؔ کے اُوپر ڈال دی جائیں گی!(484)۔،

وَ اَخْبَرَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ : اَلثَّقفِیّ قَالَ : نا الْفضلُ بْنُ الْفضلِ : اَلْکندِیّ قَالَ : نـا اَبُـوْ عَبْدِ اللّٰہِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النّعمَانِ قَالَ : نا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ : اَلْبُرْجُمِیّ قَالَ : نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ : نا یَزِیْدِ - یَعْنِیْ : اِبْنَ زُرَیْعٍ - قَالَ : نا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ : عَنِ الْعَلَاءِ : عَنْ اَبِیْہِ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُـوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((تَـدْرُوْنَ ؟ : مَنْ مُفْلِسُ اُمَّتِیْ ؟)) ۔ ، قُلْنَـا : نَعَمْ ! ، مَنْ لَا مَـالَ لَہ ! ۔ ، قَـالَ : ((لَا ! مُفْلِسُ اُمَّتِیْ : مَنْ یُّجَاءُ بِہ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - قَدْ ضَرَبَ ھٰذَا ، وَ شَتَمَ ھٰذَا ، وَ اَخَذَ مَالَ ھٰذَا - : فَیُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِہ : فَیُوْضَعْنَ عَلٰی حَسَنَاتِ الْآخَرِ ! ۔ ، فَاِنْ فَضُلَ عَلَیْہِ فَضْـلٌ : اُخِـذَ مِنْ سَیِّئَاتِ الْآخَرِ : فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ، ثُمَّ یُؤْخَذُ : فَیُلْقٰی فِی النَّارِ !)) ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت اَبُوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ: میری اُمّت میں سے مفلس کون ہے؟''۔، ہم نے عرض کی:۔جی ہاں۔ ہمارے ہاں: مُفلِس: وُہ ہے جس کے پاس کوئی مال و متاع نہ ہو!۔، نبیؔ کریم ﷺ نے فرمایا: ''اَیسا نہیں!، بلکہ میری اُمّت میں سے مفلس: وُہ شخص ہے جس کو: قیامت کے دِن اِس حال میں لایا جائے گا کہ اُس نے کسی کو مارا ہو گا!، کسی کو گالی دی ہُوئی ہو گی، کسی کا مال چِھینا ہو گا!،: پھر اُس شخص کی نیکیوں

---

484 یہ حدیث: صحیح— بُخاریؔ میں بھی ہے:

[اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِیْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ سُنَنِہ وَ اَیَّامِہ – ابو عبداللہ: محمد: بُخاریؔ، جعفی (وفات: 256ہجریؔ) اِبن اسماعیل اِبن ابراہیم اِبن مغیرہ۔ جلد 3، صفحہ 383، حدیث نمبر: 2462،(کِتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَصْبِ ، بَابُ مَنْ کَانَتْ لَہ مَظْلِمَۃٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَھَا لَہ : ھَلْ یُبَیِّنُ مَظْلِمَتَہ ؟)-دار التّأصیل— قاہرہ، مصر—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1433ہجریؔ بمطابق: 2012عیسویؔ]۔

میں سے لے کر: اُس کی طرف سے نقصان زَدہ لوگوں کی: نیکیوں پر رَکھ دی جائیں گی !، لیکن اَگر اُس شخص کی زیادتی بچ گئی (یعنی: نیکیوں سے زیادتی کا بدلہ پُورا نہ ہو سکا) — تو — اُس شخص کے نقصان زَدہ لوگوں کے گناہ لے کر: اُس شخص پر ڈال دِئے جائیں گے، پھر اُس شخص کو پکڑ کر: جہنم میں ڈال دِیا جائے گا!''[485])۔

وَ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ : هُمْ : اَهْلُ الْقِبْلَةِ ! ـ ،

(**مفہوم:** اَبُوالعالیہ: رِیاحیؒ(تابعی) نے کہا: اِس آیت میں: قیامت کے دِن آپس میں جھگڑنے والے جن لوگوں کا ذِکر ہے: وُہ لوگ: اَہلِ قِبلہ ہیں!)۔

وَ اَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : نا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : نا الْحَسَنُ بْنُ علوَيْهِ قَالَ : نا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ : اَلْحَلَبِيّ قَالَ : نـا عُبَيْـدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَة : عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ : اَلبكرِيّ قَالَ : سَـمِعْتُ اِبْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : عِشْنَا بُرْهَةً مِّنَ دَهْرِنَا - وَ نَحْنُ نَرَى اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْنَا وَ فِىْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ۝٣١ ﴾[☆] - : قُلْنَـا : كَيْـفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَبِيُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ كِتَابُنَا : وَاحِدٌ ! - حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَضْرِبُ وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ : فَعَرَفْتُ : اَنَّه : فِيْنَا نَزَلَتْ ! ـ ،

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اِس حال میں اَپنا بہت سا وَقت گزارا ! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہمارے، اَور ہم سے پہلے دَور کی 2 اَہلِ کتاب قوموں (: یہود، ونَصاریٰ) کے متعلق - ہی - نازِل ہُوئی ہے، ہم نے کہا کہ: ہم (: مسلمان) قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑیں گے ؟ - جبکہ ہم مسلمانوں کے نبیؐ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) !، اَور ہماری کتاب بھی: ایک ہے! (یعنی: قرآن مجید) -، یہاں تک کہ — جب — میں نے اپنے (: مسلمانوں

485 یہ حدیث: صحیح — مسلم میں بھی ہے:
[**اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ** – ابو حسین: مسلم: قشیریؒ، نیشاپُوریؒ (وفات: 261 ہجریؒ) اِبن حجاج - جلد 6، صفحہ 443، حدیث نمبر: 2664، (كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ - بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ) - دار التأصیل — قاہرہ، مصر — بیروت، لبنان — طبعہ اُولیٰ: 1435 ہجریؒ بمطابق: 2014 عیسویؒ]۔
☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

)میں سے ہی بعض کو: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارتے ہُوئے دیکھا!–تو–میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں- بھی-نازِل ہُوئی ہے![486])-،

وَ رَوٰی خَلَفُ بْنُ خَلِیْفَةَ : عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ : اَلْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ : فِیْ هٰذِهِ الْآیَـةِ قَالَ : کُنَّا نَقُوْلُ : رَبُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ نَبِیُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِیْنُنَا : وَاحِدٌ ! - فَمَا هٰذِهِ الْخُصُوْمَةُ ؟ - ، فَلَمَّا کَانَ یَوْم صِفِّیْنَ - وَ شَدَّ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ بِالسُّیُوْفِ : قُلْنَا : نَعَمْ ! هُوَ : هٰذَا ! - ،

(**مفہوم:** حضرت ابو سعید : خُدریؓ رضی اللہ عنہ نے اِس آیت کریمہ کے **متعلق** فرمایا: ہم کہتے تھے: ہمارا ربّ: ایک ہے، ہمارے نبیؐ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، ہمارا دِین: ایک ہے!-تو: یہ جھگڑا: کیا ہو گا؟-، لیکن جب جنگ صِفّین کا دِن آیا، اور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلواریں چلائیں–تو–ہم نے کہا: یہ: وُہ جھگڑا ہے: جو: قیامت کے دِن ہمارے درمیان دوبارہ ہو گا!)-،

وَ اَخْبَرَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ : نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّـدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ : اَلبغوِیّ : نا اَبُو الرَّبِیْعِ : اَلزَّهْرَانِیّ قَـالَ : نـا حَمَّادُ بْنُ زَیْـدٍ قَـالَ : زَعَمَ اِبْنُ عَوْنٍ : عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [☆] : قَالُوْا : کَیْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ ! - ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ : قَالُوْا : هٰذِه : خُصُوْمَتُنَا ! - [487]

(**مفہوم:** اِبراہیم نَخعی (تبع تابعی) نے کہا: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی–تو–صحابہ کرام نے کہا: ہم قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑیں گے؟-حالانکہ ہم–تو–بھائی بھائی ہیں!-، لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے–تو–صحابہ

---

486 حضرت عبداللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریؔ قول کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!-

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23–رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

487 **اَلْکَشْفُ وَ الْبَیَانُ عَنْ تَفْسِیْرِ الْقُرْآنِ -** اَبُو اِسحاق: اَحمد: **ثعلبیؔ** (وَفات: 427 ہجریؔ) اِبن محمد اِبن اِبراہیم - جلد 23، صفحہ 55 تا 61، (تحت: آیۃ مذکورہ)-دارالتفسیر–جدّہ، عرب شریف-طبع اُولیٰ: 1436 ہجریؔ بمطابق: 2015 عیسویؔ - تحقیق: ڈاکٹر صاعد بن سعید الصاعدی، ڈاکٹر ہند بنت احمد ہزازی-

کرام نے کہا: قیامت کے دِن ہمارے آپس میں جھگڑے کا سبَب: یہ قتلِ عثمان ہو گا![488])۔،

8-خازِن (م:725ھ) کہتے ہیں:

﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [☆] : قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ : يَعْنِي : الْمُحِقَّ ، وَ الْمُبْطِلَ ، وَ الظَّالِمَ ، وَ الْمَظْلُوْمَ ! ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت عبداللہ :اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما نے اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا: اِس آیت کریمہ میں: قیامت کے دِن: آپس میں جن جھگڑنے والوں کا ذِکر ہے: وُہ: اَہلِ حقّ، واَہلِ باطل ہیں!، اَور ظالم، ومظلوم ہیں![489])۔،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : ((لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [☆] : قَالَ الزُّبَيْرُ : - يَا رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ تَكُوْنُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا ؟ ۔ قَالَ : نَعَمْ ! ۔ فَقَالَ الزُّبَيْرُ : - وَ اللهِ ! - اِنَّ الْاَمْرَ - اِذًا - لَشَدِيْدٌ !)) : اَخْرَجَهُ التِّرْمَذِيُّ - وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ! - ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت عبداللہ :اِبن زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب: یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر :اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: -یارسولَ اللہ! (ﷺ) - ہمارے درمیان کے اِس دُنیا کے جھگڑے اِس دُنیا میں ختم ہو جانے کے بعد: کیا قیامت کے دِن: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے؟۔ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں!: تمھیں: یہ: ضرور پیش آئیں گے!"، حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس وَقت—تو- معاملہ: بہت سنگین ہو جائے گا![490]۔،: اِس حدیث کو ترمذی نے اَپنی سَنَد سے رِوایت کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ حدیث: حَسَن صحیح ہے!)۔،

---

488 اِبراہیم: نخعی (تبع تابعی) کی یہ رِوایَت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: اِبن جریر طبری کی سَنَد و متَن سمیت گزر چکی ہے!۔

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

489 حضرت عبداللہ :اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: اِبن جریر طبری کی سَنَد، متَن سمیت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: گزر چکا ہے!۔

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

490 اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!۔

وَ قَالَ اِبْنَ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا - : عِشْنَا بُرْهَةً مِّنَ الدَّهْرِ - وَ كُنَّا نَرٰی اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْنَا وَ فِیْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) - : قُلْنَا : كَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ دِيْنُنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ كِتَابُنَا : وَاحِدٌ ! - حَتّٰی رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَضْرِبُ وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ : فَعَرَفْتُ : اَنَّهَا : فِيْنَا نَزَلَتْ ! ـ ،

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اِس حال میں بہت سا وَقت گزارا ! کہ: ہم: یہی نظریہ رکھتے تھے کہ: یہ آیت کریمہ: ہمارے، اَور ہم سے پہلے دَور کی 2 اَہلِ کتاب قوموں (: یہود، ونَصاریٰ) کے متعلق - ہی - نازِل ہُوئی ہے، ہم نے کہا کہ: ہم (: مسلمان) قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑیں گے ؟ - جبکہ ہمارا دِین بھی: ایک ہے (یعنی: دِینِ اسلام)، اَور ہماری کتاب بھی: ایک ہے ! (یعنی: قُرآن مجید) -، یہاں تک کہ — جب — میں نے اپنے (: مسلمانوں) میں سے ہی بعض کو: بعض کے چہروں کو: تلوار سے مارتے ہُوئے دیکھا ! — تو — میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہم (: مسلمانوں) کے بارے میں - بھی - نازِل ہُوئی ہے ! [491]) ـ ،

وَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ : اَلْخُدْرِیِّ : فِیْ هٰذِهِ الْآيَةِ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ : رَبُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِيْنُنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ نَبِيُّنَا : وَاحِدٌ ! - فَمَا هٰذِهِ الْخُصُوْمَةُ ؟ - ، فَلَمَّا كَانَ يَوْم صِفِّيْنَ - وَ شَدَّ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : قُلْنَا : نَعَمْ ! هُوَ : هٰذَا ! ـ ،

(**مفہوم:** حضرت ابو سعید: خُدریّ رضی اللہ عنہ نے اِس آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: ہم کہتے تھے: ہمارا ربّ: ایک ہے، ہمارا دِین: ایک ہے، اَور ہمارے نبیّ: ایک ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ! - تو: یہ جھگڑا: کیا ہوگا ؟ -، لیکن جب جنگ صِفِّین کا دِن آیا، اَور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلواریں چلائیں — تو — ہم نے کہا: یہ: وُہ جھگڑا ہے: جو: قیامت کے دِن ہمارے درمیان دوبارہ ہوگا !) ـ ،

وَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالُوْا : كَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ ! - ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ :

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

491 حضرت عبد اللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریّ قول کی تفصیلات: تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں ! ـ

قَالُوْا : هٰذِه : خُصُوْمَتُنَا ! ۔

(**مفہوم:** اِبراہیم نَخعی (تبع تابعی) نے کہا: جب یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی۔تو۔صحابہ کرام نے کہا: ہم قیامت کے دِن آپس میں کیسے جھگڑیں گے ؟۔حالانکہ ہم۔تو۔بھائی بھائی ہیں !۔، لیکن جب حضرت عثمان غنیؓ شہید کئے گئے۔تو۔صحابہ کرام نے کہا: قیامت کے دِن ہمارے آپس میں جھگڑے کا سَبَب: یہ قتلِ عثمان ہو گا ![492])۔،

(خ) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْـرَة - رَضِيَ اللهُ عَنْـهُ - : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ : ((مَنْ كَانَتْ عِنْـدَه مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضٍ / اَوْ مَالٍ : فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا يَكُـوْنَ دِيْنَـارٌ وَّ لَا دِرْهَمٌ ! : اِنْ كَانَ لَه عَمَلٌ صَالِحٌ : اُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرِ مَظْلِمَتِه ! ، وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَه حَسَنَاتٌ : اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِه ، فَحُمِلَتْ عَلَيْهِ !)) ۔ ،

(**مفہوم:** (بُخارِیّ (م:256ھ)) نے: حضرت اَبُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت کیا ہے کہ: نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمیّ کے پاس اُس کے بھائی کے متعلقہ اُس بھائی کی عزّت / یا اُس بھائی کے مال سے متعلقہ کوئی زیادتی ہے۔تو۔اُس آدمیّ کو چاہئے کہ وُہ: آج ہی: اَپنے اُس بھائی سے: اُس زیادتی کا بدلہ چُکادے: اِس سے پہلے کہ: نہ کوئی دِینار: موجود ہو گا، اَور نہ ہی کوئی دِرہم: موجود ہو گا ! :، اَگر اُس زیادتی کرنے والے آدمیّ کے پاس نیک عمل ہُوں گے۔تو۔اُس آدمیّ کے نیک اَعمال سے اُس کی زیادتی کے برابر نیک عمل لے لئے جائیں گے۔،اور اَگر اُس آدمیّ کے پاس نیکیاں نہیں ہُوں گی۔تو۔اُس آدمیّ نے جس سے زیادتی کی ہو گی: اُس مظلوم کی بُرائیاں لے کر اُس زیادتی کرنے والے آدمیّ کے اُوپر ڈال دی جائیں گی ![493])۔،

(م) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَـالَ : ((أَ تَـدْرُوْنَ ؟ : مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ ۔ ، قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا : مَنْ لَا دِرْهَمَ لَه : وَ لَا مَتَـاعٌ ! ۔ ، قَـالَ : اِنَّ الْمُفْلِسَ

---

492 اِبراہیم: نَخعی (تبع تابعی) کی یہ رِوایَت: تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر: اِبن جریر طبری کی سَنَد و متَن سمیت گزر چکی ہے !۔

493 اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ سُنَنِه وَ اَيَّامِه – ابو عبداللہ: محمد: بُخارِیّ، جعفی (وفات: 256ہجریّ) اِبن اِسماعیل اِبن اِبراہیم اِبن مغیرہ- جلد 3، صفحہ 383، حدیث نمبر: 2462،(كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَصْبِ ، بَابُ مَنْ كَانَتْ لَه مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَه : هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَه ؟)-دار التأصیل۔قاہرہ، مصر۔بیروت، لبنان۔طبعہ اُولیٰ: 1433ہجریّ بمطابق: 2012عیسویّ۔

مِنْ اُمَّتِيْ : مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ ، وَ صِيَامٍ ، وَ زَكٰوةٍ : وَ يَأْتِيْ : - قَـدْ شَـتَمَ هٰـذَا ، وَ قَذَفَ هٰذَا ، وَ اَكَلَ مَالَ هٰـذَا ، وَ سَـفَكَ دَمَ هٰـذَا ، وَ ضَرَبَ هٰـذَا ! - : فَيُعْطٰى هٰـذَا مِنْ حَسَنَاتِه وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِه ! ـ ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُه قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْـهِ : اُخِـذَتْ مِنْ خَطَايَاهُمْ : فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ !)) ـ (494)

(**مفہوم:**(مسلم (م:261ھ)) نے: حضرت **اَبُوہریرہ** رضی اللہ عنہ سے **رِوایت کیا** ہے کہ: **رَسُولُ اللہ** ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ: مفلس کون ہے؟''۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے ہاں: مُفلِس: وُہ ہے جس کے پاس نہ ہی کوئی دِرہم ہو، اَور نہ ہی کوئی ساز وسامان ہو!۔ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ میری اُمّت میں سے مفلس: وُہ شخص ہے جو: قیامت کے دِن: نماز، روزے، اَور زَکٰوۃ لے کے آئے گا، لیکن اُس نے: کسی کو گالی دی ہُوئی ہو گی، کسی پر زِنا کی تُہمت لگائی ہُوئی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خُون بَہایا ہُوا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا!: پھر اُس شخص کی نیکیوں میں سے: اُس کی طرف سے نقصان زَدہ لوگوں کو: دِی جائیں گی!، لیکن اَگر اُس شخص کی نیکیاں بدلہ پُورا ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں—تو— اُس شخص کے نقصان زَدہ لوگوں کے گناہ لے کر: اُس شخص پر ڈال دِئے جائیں گے، پھر اُس شخص کو: جہنم میں ڈال دِیا جائے گا!''(495))۔

9-**اِبن جوزی** (م:597ھ) کہتے ہیں:

ـ ـ ـ وَ قَالَ اِبْنُ عُمَرَ : نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ - وَ مَا نَدْرِيْ : مَا تَفْسِيْرُهَا ! - ، وَ مَا نَرٰى اَنَّهَا نَزَلَتْ اِلَّا فِيْنَا وَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ - حَتّٰى قُتِلَ عُثْمَانُ - : فَعَرَفْتُ اَنَّهَا فِيْنَا نَزَلَتْ ! ـ ، وَ

---

494 **لُبَابُ التَّأْوِيْلِ فِيْ مَعَانِي التَّنْزِيْلِ** ـ علی: بغدادیؒ (اَلمعروف: **خازِن**-وَفات: 725 ہجرِیؒ) اِبن محمد اِبن اِبراہیم-جلد 4، صفحہ 57، (تحت: آیۃ مذکورہ)-دار الکتب العلمیۃ—بیروت، لبنان-طبعہ اُولٰی: 1425 ہجرِیؒ بمطابق: 2004 عِیسویؒ-ضبط و تصحیح: عبد السلام محمد علی شاہین۔

495 یہ حدیث: صحیح—مسلم میں بھی ہے:

[**اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ** - ابو حسین: مسلم: قشیریؒ، نیشاپُوریؒ (وفات: 261 ہجریؒ) اِبن حَجّاج-جلد 6، صفحہ 443، حدیث نمبر: 2664، (كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ - بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ)-دار التّأصیل—قاہرہ، مصر—بیروت، لبنان—طبعہ اُولٰی: 1435 ہجریؒ بمطابق: 2014 عِیسویؒ]۔

فِیْ لَفْظٍ آخَرَ : حَتّٰی وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ بَیْنَ عَلِیٍّ ، وَّ مُعَاوِیَۃَ ! ۔ (496)

(**مفہوم:** حضرت عبداللہ: اِبن عمر نے کہا: یہ آیت نازِل ہُوئی تو ہم نہیں جانتے تھے کہ: اِس آیت کی تفسیر کیا ہے !، اَور ہمارا ایسی خیال تھا کہ یہ آیت — صرف اور صرف — ہمارے، اَور 2 کتابوں (: توارات، اَور اِنجیل) والوں (: یہود، ونَصاریٰ) کے آپسی جھگڑوں کے متعلق نازِل ہُوئی ہے !- یہاں تک کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے- تو — میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہمارے بارے میں بھی نازِل ہُوئی ہے !(497)، دُوسرے اَلفاظ میں کہ: یہاں تک کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ، اَور معاویہ کے درمیان جنگیں واقع ہُوئیں- تو — میں نے جان لیا کہ: یہ آیت: ہمارے بارے میں بھی نازِل ہُوئی ہے !)۔

10- واحدیؒ (م: 468ھ) کہتے ہیں:

- - - ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ : یَعْنِی : الْمُحِقَّ ، وَ الْمُبْطِلَ ، وَ الظَّالِمَ ، وَ الْمَظْلُوْمَ ! ۔ ،

(**مفہوم:** حضرت عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما نے اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا: اِس آیت کریمہ میں: قیامت کے دِن: آپس میں جن جھگڑنے والوں کا ذِکر ہے: وُہ: اَہلِ حَقّ، واَہلِ باطل ہیں !، اَور ظالم، ومظلوم ہیں !(498))۔

اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعْدٍ : عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ : انا اَحْمَدُ بْنُ جعْفَر بْنِ مَالِكٍ : نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَل : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ : نا اِبْنُ نُمَیْرٍ : نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو : عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ

---

496 **زَادُ الْمَسِیْرِ فِیْ عِلْمِ التَّفْسِیْرِ** - عبدالرّحمان: قریشیؒ، بغدادیؒ (پیدائش: 508 ہجریؒ- وَفات: 597 ہجریؒ) اِبن علیؒ اِبن محمد - جلد 7، صفحہ 181، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) - المکتب الاسلامی — بیروت، لبنان — دمشق، شام — طبعہ: ثالثہ: 1404 ہجریؒ بمطابق: 1984 عیسویؒ-

497 حضرت عبداللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریؒ قول کی تفصیلات: تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں !۔

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23 — رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

498 حضرت عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: اِبن جریر طبری کی سَنَد، متَن سمیت: تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر: گزر چُکا ہے !۔

الرَّحْمَانِ بْنِ حَاطِبٍ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : لَمَّا نَـزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ : - اَیْ / یَا رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ یُکَرَّرُ عَلَیْنَا مَا کَانَ بَیْنَنَا فِی الدُّنْیَا ؟ مَـعَ خَـوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! - قَالَ : نَعَمْ ! لَیُکَرَّرَنَّ عَلَیْکُمْ حَتّٰی تُؤَدُّوْا اِلٰی کُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقُّه ! - قَالَ الزُّبَیْرُ : - فَـوَاللهِ ! - اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِیْدٌ ! - (499)

(**مفہوم:** حضرت عبد اللہ: اِبن زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب رَسُولُ اللہ ﷺ پَر: یہ آیت کریمہ: نازِل ہُوئی—تو—میرے والد گرامی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: -یارَسولَ اللہ! (ﷺ) -ہمارے درمیان کے اِس دُنیا کے جھگڑے، اَور ہمارے ذاتی گناہ (500): کیا قیامت کے دِن: دوبارہ ہمیں پیش آئیں گے؟- نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: "ہاں!: تمھیں: یہ: ضرور پیش آئیں گے!: یہاں تک کہ تم: ہر حَقّ دار کو اُس کا حَقّ اَداء کرو گے!"
حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس وَقت—تو- معاملہ: بہت سنگین ہو جائے گا! (501))۔

11-اِبن عطیہ اُندلسی (م:546ھ) کہتے ہیں:

☆ قرآن مجید- پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر- آیۃ نمبر: 31-

499 **اَلْوَسِیْطُ فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ -** اَبُوالحسن: علی: **واحدیّ**، نیشاپُوریّ (وَفات: 468 ہجریّ) اِبن اَحمد- جلد 3، صفحہ 580، 581—دار الکتب العلمیہ—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1415 ہجریّ بمطابق: 1994 عیسویّ- تحقیق و تعلیق: شیخ عادل احمد عبد الموجود، شیخ علی محمد معوّض، ڈاکٹر احمد محمد صیرۃ، ڈاکٹر احمد عبد الغنی الجمل، ڈاکٹر عبد الرحمان عویس—تقدیم و تقریظ: استاد ڈاکٹر عبد الحیی فرماوی۔

500 اِسماعیل حَقّیّ (م:1137ھ) نے: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ : کا معنیٰ: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: اَیِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَی الْمُخَاصَمَاتِ : یعنی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: -یا رَسُولَ اللہ! -ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے؟
[**رُوْحُ الْبَیَانِ** - اِسماعیل: حَقّیّ، بروسویّ (وَفات: 1137 ہجریّ)- جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -دار احیاء التُّراث العربی—بیروت، لبنان۔]

501 اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہٰذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : وَ الضَّمِيْرُ فِيْ : ﴿ إِنَّكُمْ ﴾ : قِيْلَ : هُوَ عَامٌّ : فَيَخْتَصِمُ - يَوْمَ الْقِيَامَـةِ - اَلْمُؤْمِنُـوْنَ وَ الْكَافِرُوْنَ : فِيْمَـا كَانَ مِنْ ظُلْمِ الْكَافِرِيْنَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ ظَلَمُـوْا فِيْـهِ : وَ مِنْ هٰـذَا : قَـوْلُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ : اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْا - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - لِلْخُصُوْمَةِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَانِ : فَيَخْتَصِمُ عَلِيٌّ ، وَ حَمْزَةُ ، وَ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ : مَعَ عُتْبَةَ ، وَ شَيْبَةَ ، وَ الْوَلِيْدِ ! ۔ ،

(**مفہوم:** اَللّٰہ تعالٰی نے فرمایا ہے: { پھر تم قیامت کے دِن اَپنے رَبّ کے حضور: ایک دُوسرے سے ضرور جھگڑو گے ! } : اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں <u>ایک قول یہ ہے کہ</u> اِس آیت کریمہ میں موجود اَلفاظ: ﴿ إِنَّكُمْ ﴾ میں موجود ﴿ كُمْ ﴾ کی ضمیر: عامّ ہے: یعنی: قیامت کے دِن مؤمنین: کافروں سے: کافروں کے ظلم کے بارے میں جھگڑیں گے: اَور اِسی معنٰی میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں قیامت کے دِن: رَبّ رَحمان کے سامنے جھگڑے کے لئے سَب سے پہلے گھٹنوں کے بَل بیٹھوں گا: یعنی: حضرت علیؓ، اَور حضرت امیر حمزہ، اَور حضرت عُبَیدہ اِبن حارِث رضی اللہ عنہم جھگڑا کریں گے: عُتبہ، شَیبہ، اَور ولید (کافروں) سے !)۔ ،

وَ يَخْتَصِمُ - اَيْضًا - اَلْمُؤْمِنُوْنَ : بَعْضُهُمْ مَـعَ بَعْضٍ : فِيْ ظَلَامَـاتِهِمْ : قَالَه اَبُـو الْعَالِيَةِ ، وَ غَيْرُه ۔ ،

(**مفہوم:** اَور اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں <u>دُوسرا قول یہ ہے کہ</u> مؤمنین بھی قیامت کے دِن ایک، دُوسرے سے آپسی مظالم کے بارے میں ایک دُوسرے سے جھگڑیں گے: یہ: اَبو العالیہ رِیاحی (تابعی)، وغیرہ کا: قول ہے !)۔ ،

وَ قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَـوَّامِ : لِلنَّبِيِّ - عَلَيْـهِ السَّـلَامُ - : أَ يُكْتَبُ عَلَيْنَـا مَـا كَانَ بَيْنَنَـا فِي الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ [502] ! ۔ قَالَ : نَعَمْ ! لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِيْ

☆ **قرآن** مجید-پارہ: 23-رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر-آیۃ نمبر: 31-

502 اِسماعیل حَقّیؒ (م: 1137ھ) نے: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ : کا معنٰی: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: اَيِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ : یعنی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: -یا رَسُولَ اللہ ! -ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

حَقٍّ حَقُّه ! ۔ ،

(**مفہوم:** (اِس دُوسرے قَول کے 2دَلائل میں سے پہلی دَلیل یہ ہے کہ) حضرت زُبَیر : اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے رَسُولُ اللہ ﷺ سے عرض کی کہ : کیاہمارے اِس دُنیاکے جھگڑے : ہم پر قیامت کے دِن مُسلّط کئے جائیں گے ؟۔، نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں ! تم پر قیامت کے دِن اِس دُنیا کے جھگڑے ضرور پی کئے جائیں گے یہاں تک کہ ہر حقدار کو اُس کا حقّ دِلوایاجائے گا ![503])۔،

وَ قَدْ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : كَيْفَ نَخْتَصِمُ ؟ - وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ ! - : فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَ ضَرَبَ بَعْضُنَا وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : قُلْنَا : هٰذَا : الْخِصَامُ الَّذِیْ وَعَدَنَا رَبُّنَا ! ۔ [504]

(**مفہوم:** (اَوراِس دُوسرے قَول کے 2دَلائل میں سے دُوسری دَلیل یہ ہے کہ) حضرت عبدُاللہ : اِبن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت: نازِل ہُوئی—تو—ہم نے کہاکہ ہم آپس میں کیسے جھگڑیں گے ؟- حالانکہ ہم—تو—بھائی بھائی ہیں !-، لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کوشہید کیاگیا،اَوراِس کے بعد: لوگوں نے ایک دُوسرے کے چہروں کو تلوار سے مارا—تو— ہم نے کہاکہ : یہ : ہمارا آپس کا قیامت کے دِن کا جھگڑا ہے: جس کا وَعدہ: ہم سے ہمارے رَبّ تعالیٰ نے اِس آیت کریمہ میں کیاہے ![505])۔

[رُوْحُ الْبَیَانِ - اِسماعیل: حَقّیّ، بروسویّ(وَفات:1137ہجریّ)- جلد 8، صفحہ 106، 107،(آیت مذکورہ کی تفسیر میں) -داراحیاءالتُّراث العربی—بیروت، لبنان۔]

503اِس حدیث کی تفصیلات: تحریرِ ہذاکے گزشتہ صفحات پر موجودہیں !۔

504**اَلْمُحَرَّرُ الْوَجِیْزُ فِیْ تَفْسِیْرِ الْکِتَابِ الْعَزِیْزِ** ۔ اَبُومحمد: عبدالحق: اُندلسی(وَفات:546ہجریّ)اِبن غالب اِبن عطیّہ- جلد 4، صفحہ 530—دارالکتب العلمیہ—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1422 ہجریّ بمطابق: 2001عیسویّ- تحقیق: عبد السلام عبدالشافی محمد۔

505حضرت عبداللہ: اِبن عمر رضی اللہ عنہ کے اِس تفسیریّ قول کی تفصیلات: تحریرِ ہذاکے گزشتہ صفحات پر موجودہیں !۔

آیات کے مفہوم میں بظاہر نظر آنے والے تعارض کے

3 تفصیلی جوابات

از: ابو منصور ماتریدی حنفی

12-ابو منصور ماتریدیؒ حنفی (م: 333ھ) کہتے ہیں:

فَاِنْ قِيْلَ : قَالَ هَاهُنَا : ﴿ **لَا تَخْتَصِمُواْ لَدَيَّ** ﴾ [506] ، وَ قَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَـرَ : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [507] : وَ بَيْنَ الْآيَتَيْنِ مُخَالَفَةٌ مِنْ حَيْث الظَّاهِرِ ، فَمَا وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَهُمَا ؟

(**مفہوم:** اگر **سوال** کیا جائے کہ اِس جگہ ربّ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ { **میرے سامنے مت جھگڑو !** } ، اور ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ { **پھر تم قیامت کے دِن اپنے ربّ کے سامنے آپس میں ضرور جھگڑو گے !** } : اور بظاہر اِن دونوں آیات میں مخالفت ہے — تو — اِن دونوں آیات کے درمیان تطبیق کی کیا صُورت ہو گی ؟):

قِيْلَ : مِنْ وُّجُوْهٍ ثَلَاثَةٍ :

اَحَدُهَا : مَا قَالَ بَعْضُهُمْ : قَوْلُه : ﴿ **لَا تَخْتَصِمُواْ لَدَيَّ** ﴾ [508] : فِيْ اَهْلِ الْكُفْرِ - خَاصَّةً - ! ، وَ قَوْلُه : ﴿ **ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ** ﴿٣١﴾ ﴾ [509] : فِيْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ ! ، -

(**مفہوم: جواب:** یہ دِیا جائے گا کہ 3 طرح اِن دونوں آیات کے درمیان تطبیق قائم کی جائے گی: **پہلی صُورت** یہ ہے

506 **قرآن** مجید - پارہ: 26 — رکوع 16 - سورۃ: ق - آیۃ نمبر: 28 -

507 **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

508 **قرآن** مجید - پارہ: 26 — رکوع 16 - سورۃ: ق - آیۃ نمبر: 28 -

509 **قرآن** مجید - پارہ: 23 — رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

جو: بعض علماء کا قول ہے کہ رَبّ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ {میرے سامنے مَت جھگڑو!} : کافروں کے ساتھ خاصّ ہے! (یعنی: قیامت کے دِن صرف کافروں کو: رَبّ تعالیٰ فرمائے گا کہ {میرے سامنے مَت جھگڑو!}، جبکہ) رَبّ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ {پھر تم قیامت کے دِن اَپنے رَبّ کے سامنے آپس میں ضرور جھگڑوگے!} : مسلمانوں کے بارے میں ہے!)۔،

وَ الثَّانِيْ : مَا قَالَ بَعْضُهُمْ بِاَنَّ اِحْدَى الْآيَتَيْنِ : فِيْ مَوْضِعٍ ، وَ الْاُخْرٰى : فِيْ مَوْضِعٍ ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ بِالْكَلَامِ فِيْهِ : حَتّٰى يَكُوْنَ جَمْعًا بَيْنَ الْآيَتَيْنِ : وَ هُوَ : كَقَوْلِه تَعَالٰى : ﴿ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَن ذَنۢبِهِۦٓ إِنسٌ وَلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ ﴾ (510) ، وَ قَالَ فِيْ آيَةٍ اُخْرٰى : ﴿ وَ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴾ (511) ، وَ قَالَ فِيْ آيَةٍ اُخْرٰى : ﴿ يَتَسَآءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ ﴾ (512) : فَعَلٰى ذٰلِكَ : هٰذَا !۔ ،

(مفہوم: اَور دُوسری صُورت یہ ہے جو بعض علماء کا قول ہے کہ یہ دونوں آیات: اَپنی اَپنی جگہ ہیں: (یعنی: ایک جگہ: آپس میں جھگڑنے سے منع کردِیا جائے گا، اَور دُوسری جگہ) آپس میں جھگڑنے کی اِجازت دے دِی جائے گی: اِس طرح دونوں آیات کے مفہوم میں باہم تطبیق قائم ہو جائے گی! : جیساکہ: رَبّ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا: {قیامت کے دِن کسی بھی اِنسان، اَور جنّ سے اُس کے گناہوں کے بارے میں بارے میں نہیں پُوچھا جائے گا}، اَور ایک اَور آیت میں فرمایا: {قیامت کے دِن آپس میں ایک دُوسرے سے کچھ نہیں پُوچھیں گے}، اَور ایک اَور آیت میں فرمایا: {جنّتی: مجرموں سے پُوچھیں گے کہ تمہیں کس عمل نے جہنم میں ڈَلوایا ہے} : (جس طرح اِن آیات میں آپس میں بظاہر اِختلاف کے باوُجود بھی: تطبیق موجود ہے:) اِسی طرح اِن 2 آیات کے درمیان بھی تطبیق: موجود ہے!)۔،

وَ الثَّالِثُ : جَائِزٌ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُه تَعَالٰى : ﴿ لَا تَخْتَصِمُواْ لَدَيَّ ﴾ (513) : فِي الدِّيْنِ : فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ رَبِّهِمْ فِيْ دَفْعِ عَذَابِ اللهِ عَنْ اَنْفُسِهِمْ : وَ ذٰلِكَ لَا يَمْلِكُوْنَ وَ لَا يَنْتَفِعُوْنَ بِه

510 قرآن مجید- پارہ: 27- رکوع 12- سورۃ: الرَّحْمٰن- آیۃ نمبر: 39-

511 قرآن مجید- پارہ: 18- رکوع 6- سورۃ: الْمُؤْمِنُوْن- آیۃ نمبر: 101-

512 قرآن مجید- پارہ: 29- رکوع 16- سورۃ: الْمُدَّثِّر- آیۃ نمبر: 40، 41، 42-

513 قرآن مجید- پارہ: 26- رکوع 16- سورۃ: ق- آیۃ نمبر: 28-

!۔ ، وَ اَمَّا قَوْلُه تَعَالٰی : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ [514] :
فِيْمَا بَيْنَ اَنْفُسِهِمْ : فِي الْمَظَالِمِ وَ الْغَرَامَاتِ !۔ ، وَ اللهُ اَعْلَمُ !۔ [515]

(**مفہوم:** اَوراِن دونوں آیات کے درمیان تطبیق کی تیسری صُورت یہ ہے کہ رَبّ تعالٰی کے اِس فرمان: { میرے سامنے آپس میں مَت جھگڑو ! } کا معنٰی: یہ لیا جاسکتا ہے کہ اِس آیت کریمہ میں مذکور جھگڑے سے مراد: دِین کے معاملات میں جھگڑا ہوگا: یعنی: اِنسانوں کو اَپنی جانوں کے اُوپَر سے اللهُ تعالٰی کا عَذاب ٹالنے کے بارے میں رَبّ تعالٰی کے حضور: عرض، و گزارشات کرنے سے منع کر دِیا جائے گا: کیونکہ: اُس دِن اِنسان: نہ تو: اَپنے اُوپَر سے عذاب ٹالنے کی طاقت رکھتے ہُوں گے، اَور نہ ہی اُن کو: عذاب ٹالنے کی یہ عرضیاں: کام آئیں گی !۔ ، اَور رہا: یہ فرمانِ باریٔ تعالٰی کہ: { پھر تم قیامت کے دِن اَپنے رَبّ کے سامنے آپس میں ضرور جھگڑو گے ! } : اِس سے مراد: اِنسانوں کے آپس کے مظالم، اَور قرضے، وَغیرہ ہیں !)۔

13-وھبہ زُحَیلی نے لکھا ہے:

وَ قَوْلُه : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ [☆] : لَيْسَ خَاصًّا بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْكَافِرِيْنَ فِي التَّخَاصُمِ بَيْنَهُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ ، وَ اِنَّمَا هِيَ : شَامِلَةٌ لِكُلِّ مُتَنَازِعَيْنِ فِي الدُّنْيَا : فَاِنَّه تُعَادُ عَلَيْهِمُ الْخُصُوْمَةُ فِي الْآخِرَةِ ، ۔ ۔ ۔ :

(**مفہوم:** رَبّ تعالٰی کا یہ فرمان کہ: { پھر تم قیامت کے دِن اَپنے رَبّ کے سامنے آپس میں ضرور جھگڑو گے ! } : صرف کُفّار، اَور مسلمانوں کے اِس دُنیا کے آپس کے معاملات کے متعلق قیامت کے دِن آپس میں جھگڑے کے ساتھ خاصّ نہیں ہے !، بلکہ یہ فرمانِ باریٔ تعالٰی: اِس دُنیا میں ہر 2 قسم کے جھگڑے کے فریقَین کو: شامل ہے: یعنی: قیامت کے دِن: ہر 2 قسم کے جھگڑے والوں پَر اُن کے جھگڑے: لوٹائے جائیں گے !):

رَوَى التِّرْمِذِيُّ - وَ قَالَ : حَسَنٌ صَحِيْحٌ - عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - : لَمَّا

---

514 **قرآن** مجید-پارہ: 23—رکوع 17-سورۃ: الزُّمَر۔ آیۃ نمبر: 31-

515 **تَأْوِيْلَاتُ الْقُرْآنِ ۔** اَبُو منصور: محمد: **ماتریدیؒ**، سمرقندیؒ (وَفات: 333 ہجریؒ بمطابق: 944 عیسوِیّ) اِبن محمد۔ جلد 14۔ صفحہ 110، 111-دارالمیزان۔استانبول۔ترکی۔(سالِ طباعت:) 2007 عیسوِیّ۔

نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ : ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : قَالَ الزُّبَيْرُ - رَضِىَ اللهُ عَنْهُ - : - اَىْ رَسُوْلَ اللهِ ! - أَ يُكَـرَّرُ عَلَيْنَـا مَـا كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا ؟ مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ! [516] - قَالَ : ((نَعَمْ ! لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقُّه !)) - ،

(**مفہوم:** اِس عُمومیّ معنیٰ کی **پہلی دلیل** یہ ہے کہ: ترمذیّ (م:279ھ) نے: حضرت زُبیر اِبن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے—اور اِس حدیث کو: حَسَن صحیح قرار دِیا ہے- کہ: جب رَسُولُ اللہ ﷺ پر: یہ سُورت: نازِل ہُوئی—تو— حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: - یا رسولَ اللہ ! (ﷺ) - ہمارے درمیان کے اِس دُنیا کے جھگڑے، اور ہمارے ذاتی گناہ: کیا قیامت کے دِن: دوبارہ ہم پر پیش کئے جائیں گے ؟- نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ! : تم پر ضرور پیش کئے جائیں گے ! : یہاں تک کہ: ہر حَقّ دار کو اُس کا حَقّ دِلوایا جائے گا !'' [517]) -،

وَ رَوَى الْاِمَامُ اَحْمَدُ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ - رَضِىَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ اللهِ ﷺ : ((اَوَّلُ الْخَصْمَيْنِ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - : جَارَانِ !)) - ،

(**مفہوم:** امام احمد: اِبن حنبل نے اَپنی مُسنَد میں: حضرت عُقبہ: اِبن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23—رکوع 17- سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31-

516 اِسماعیل حَقّیّ (م:1137ھ) نے: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ کے اِن اَلفاظ: **مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ** : کا معنیٰ: اِن اَلفاظ میں کیا ہے: **اَىِ : الذُّنُوْبِ الْمَخْصُوْصَةِ بِنَا سِوَى الْمُخَاصَمَاتِ** : یعنی: حضرت زُبیر: اِبن عوّام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: - یا رَسُولَ اللہ ! - ہمارے ذاتی گناہ: جو ہماری ذات سے مخصوص ہیں: کسی دُوسرے کے ساتھ جھگڑے کے علاوہ: کیا ہمارے یہ ذاتی گناہ بھی جھگڑوں سمیت: ہمیں قیامت کے دِن دوبارہ پیش آئیں گے ؟

[**رُوْحُ الْبَيَانِ** - اِسماعیل: حَقّیّ، بروسویّ (وَفات: 1137 ہجریّ) - جلد 8، صفحہ 106، 107، (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) - داراحیاءالتُّراث العربی—بیروت، لبنان -]

517 **اَلْجَامِعُ الْكَبِيْرُ** - ابوعیسیٰ: محمد: **ترمذیّ** (وفات: 279 ہجریّ) اِبن عیسیٰ—جلد 5، صفحہ 286، (اَبواب تفسیر القرآن عَن رسولِ اللہ ﷺ، باب: ومن سورۃ الزُّمَر—حدیث نمبر: 3236) - دار الغرب الاسلامی - بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1996 عیسویّ - تحقیق و تخریج و تعلیق: ڈاکٹر بشّار عوّاد معروف -،

نیز: اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں ! -

رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دِن: سَب سے پہلے آپس میں جھگڑنے والے: دونوں پڑوسی ہُوں گے!''[518])۔،

وَ رَوَى الْاِمَامُ اَحْمَدُ - اَيْضًا - : عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ : اَلْخُدْرِىِّ - رَضِىَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِه ! اِنَّه لَيَخْتَصِمُ - حَتَّى الشَّاتَانِ فِيْمَا اِنْتَطَحَتَا !))

- - - ،

(**مفہوم:** نیز امام احمد: اِبن حنبل نے اَپنی مُسنَد میں: حضرت اَبُو سعید: خُدریؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''-اُس اَللہ ربُّ العزت کی قسم!: جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے!-کہ قیامت کے دِن ہر چیز: یہاں تک کہ 2 بکریاں بھی آپس میں: ایک دُوسرے کو سینگ مارنے کے متعلق جھگڑیں گی!''):

فِقْهُ الْآيَاتِ وَ الْاَحْكَام :

اَرْشَدَتِ الْآيَاتُ اِلَى الْآتِىْ :

- - -

٣ - اِنَّ مَصِيْرَ جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ اِلَى اللهِ : لِحِسَابِهِمْ وَ تَصْفِيَةِ مُنَازَعَتِهِمْ وَ الْقَضَاءِ الْعَدْلِ فِيْهِمْ - سَوَاءٌ : اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْكَافِرُوْنَ - : فَيَتَخَاصَمُ الْكَافِرُ وَ الْمُؤْمِنُ ، وَ الظَّالِمُ وَ الْمَظْلُوْمُ ! - - - :

(**مفہوم:** اِس آیت کریمہ نے جن باتوں کی طرف ہماری رہنمائی کی ہے: اُن میں سے تیسری بات یہ ہے کہ: تمام مخلوقات کو: اُن کے حِساب کتاب، آپسی جھگڑوں کے متعلق صلح صفائی، اَور اُن کے درمیان عَدل کے ساتھ فیصلوں کے لئے تمام مخلوقات کو قیامت کے دِن: اَللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا: -چاہے مؤمن ہُوں/یا کافر!-وَہاں: کافر، و مؤمن، ظالم، و مظلوم: آپس میں جھگڑیں گے!):

---

518 **اَلْمُسْنَدُ** - اَبو عبداللہ: **احمد**: شَیبانیؒ (پیدائش: 164 ہجریؒ-وَفات: 241 ہجریؒ) اِبن محمد: **اِبن حنبل**-جلد 28، صفحہ 601، حدیث نمبر: 17372، (مُسنَد عقبۃ بن عامر اَلجُھَنیّ رضی اللہ عنہ)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنَؤوط، محمد نعیم العرقسوسی، ابراہیم الزّیبق، عادِل مرشد۔ **تنبیہ**: - محقّقِینِ کتاب نے اِس حدیث کو: حدیثِ ''**حَسَن**'' قرار دیا ہے!۔

وَ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْـرَة : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَـالَ : ((مَنْ كَانَتْ عِنْـدَه مَظْلِمَـةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضٍ / اَوْ مَالٍ : فَلْیَتَحَلَّلْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَلَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّ لَا دِرْهَمٌ ! : اِنْ كَانَ لَه عَمَلٌ صَالِحٌ : اُخِذَ مِنْهُ بَقَدَرِ مَظْلِمَتِه ! ، وَ اِنْ لَمْ یَكُنْ لَه حَسَنَاتٌ : اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِه ، فَحُمِلَتْ عَلَیْهِ !)) ۔ ،

(**مفہوم:** بُخاریؒ (م:256ھ) نے : حضرت اَبُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت کیا ہے کہ : نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمیؐ کے پاس اُس کے بھائی کے متعلقہ اُس بھائی کی عزّت / یا اُس بھائی کے مال سے متعلقہ کوئی زیادتی ہے—تو—اُس آدمیؐ کو چاہئے کہ وُہ: آج ہی: اَپنے اُس بھائی سے: اُس زیادتی کا بدلہ چُکا دے !: اِس سے پہلے کہ : نہ کوئی دِینار: موجود ہو گا، اَور نہ ہی کوئی دِرہم : موجود ہو گا ! : ، اَگر اُس زیادتی کرنے والے آدمیؐ کے پاس نیک **عمل** ہُوں گے—تو—اُس کے نیک اَعمال سے اُس کی زیادتی کے برابر نیک **عمل** لے لئے جائیں گے۔، اور اَگر اُس آدمیؐ کے پاس نیکیاں نہیں ہُوں گی—تو—اُس آدمیؐ نے جس سے زیادتی کی ہو گی: اُس مظلوم کی بُرائیاں لے کر اُس زیادتی کرنے والے آدمیؐ کے اُوپر ڈال دی جائیں گی !(519)“)۔،

وَ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة - رَضِیَ اللهُ عَنْهُ - اَیْضًا : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَـالَ : ((أَ تَـدْرُوْنَ ؟ : مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ ۔ ، قَـالُوْا : اَلْمُفْلِسُ فِیْنَـا : مَنْ لَا دِرْهَمَ لَه : وَ لَا مَتَـاعَ ! ۔ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِنَّ الْمُفْلِسَ : مَنْ یَّأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَـةِ بِصَـلَاةٍ ، وَ زَكَاةٍ ، وَ صِـیَامٍ : وَ یَأْتِیْ : - قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَ قَذَفَ هٰذَا ، وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا ، وَ ضَرَبَ هٰـذَا ! - : فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِه وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِه ! ۔ ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُه قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ : اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ : فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ !)) ۔ ،

(**مفہوم:** اَور مسلم (م:261ھ) نے بھی: حضرت اَبُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت کیا ہے کہ: رَسُولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم

---

519 **اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِیْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ سُنَنِه وَ اَیَّامِه** – ابوعبداللہ: محمد: بُخاریؒ، جعفی (وفات: 256 ہجریؒ) ابن اِسماعیل ابن ابراہیم ابن مغیرہ- جلد 3، صفحہ 383، حدیث نمبر: 2462، (كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَصْبِ ، بَابُ مَنْ كَانَتْ لَه مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَه : هَلْ یُبَیِّنُ مَظْلِمَتَه ؟)-دار التأصیل—قاہرہ، مصر—بیروت، لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1433 ہجریؒ بمطابق: 2012عیسویؒ۔

جانتے ہو کہ: مفلس کون ہے؟''۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے نزدیک: مُفلِس: وُہ ہے جس کے پاس نہ ہی کوئی دِرہم ہو، اَور نہ ہی کوئی ساز و سامان ہو!۔ نبیّ کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ مفلس: وُہ شخص ہے جو: قیامت کے دِن: نماز، زکٰوۃ، اَور روزے لے کر آئے گا، اَور ساتھ ہی اُس نے: کسی کو گالی بھی دی ہُوئی ہو گی، کسی پر زِنا کی تُہمت بھی لگائی ہُوئی ہو گی، کسی کا مال بھی کھایا ہو گا، کسی کا خُون بھی بہایا ہُوا ہو گا، اَور کسی کو مارا بھی ہو گا!۔: تو: اُس شخص کی نیکیوں میں سے: اُس کی طرف سے نقصان زَدہ لوگوں کو: نیکیاں دِی جائیں گی!، لیکن اَگر اُس شخص کی نیکیاں: اُس کی زیادتیوں کا بدلہ پُورا ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں – تو – اُس شخص کے نقصان زَدہ لوگوں کے گناہ لے کر: اُس شخص پر ڈال دِئے جائیں گے، پھر اُس شخص کو: جہنم میں ڈال دِیا جائے گا!''[520])۔

وَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ : اَلْخُدْرِيُّ : كُنَّا نَقُوْلُ : رَبُّنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ دِيْنُنَا : وَاحِدٌ ! ، وَ نَبِيُّنَا : وَاحِدٌ ! - فَمَا هٰذِهِ الْخُصُوْمَةُ ؟ - ، فَلَمَّا كَانَ يَوْم صِفَّيْنَ - وَ شَدَّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ : قُلْنَا : نَعَمْ ! هُوَ : هٰذَا ! ـ [521]

(**مفہوم:** حضرت ابو سعید: خُدریّ رضی اللہ عنہ نے اِس آیت کریمہ کے **متعلق فرمایا:** ہم کہتے تھے: ہمارا ربّ: ایک ہے، ہمارا دِین: ایک ہے، اَور ہمارے نبیّ: ایک ہیں (ﷺ)!-تو: یہ جھگڑا: کیا ہو گا؟-، لیکن جب جنگ صِفّین کا دِن آیا، اور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلواریں چلائیں – تو – ہم نے کہا: یہ: وُہ جھگڑا ہے: جو: قیامت کے دِن ہمارے درمیان دوبارہ ہو گا!)۔

14-غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

الزمر: 31 میں فرمایا: ''پھر بے شک تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑا کرو گے''

قیامت کے دن اللہ تعالٰی کے سامنے جھگڑنے والوں کے مصادیق

---

520 **اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ** – ابو حسین: مسلم: قشیریّ، نیشاپُوریّ (وفات: 261 ہجریّ) اِبن حجّاج - جلد 6، صفحہ 443، حدیث نمبر: 2664، (كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ - بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ) - دار التأصیل – قاہرہ، مصر – بیروت، لبنان – طبعہ اُولٰی: 1435 ہجریّ بمطابق: 2014 عیسویّ۔

521 **اَلتَّفْسِيْرُ الْمُنِيْرُ فِى الْعَقِيْدَةِ وَ الشَّرِيْعَةِ وَ الْمَنْهَجِ** ۔ اُستاد ڈاکٹر وھبہ زحیلی - جلد 12، صفحہ 311، 312، 313، 314 – دار الفکر – دمشق، شام – طبعہ عاشرہ: 1430 ہجریّ بمطابق: 2009 عیسویّ۔

انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں جھگڑا ہوگا 'انبیاء علیہم السلام کہیں گے کہ ہم نے اپنی امتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچائے اور ان کی امتیں اس کا انکار کریں گی اور عام کفار اپنے کافر سرداروں سے جھگڑا کریں گے ' عوام کہیں گے کہ ہمیں ان سرداروں نے گم راہ کیا ہے 'ہم نے ان کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا کفر کیا تھا اور وہ اس کا کفر کریں گے 'مسلمانوں کے بعض گروہ ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے 'حتیٰ کہ جانور بھی ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے 'قیامت کے دن مختلف فریق اپنے رب کے سامنے جھگڑا کریں گے 'اس کے متعلق حسب ذیل احادیث ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ○ پھر بے شک تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑا کروگے (الزمر:۳۱)

حضرت زبیر نے کہا: یارسول اللہ ! کیا ہم دنیا میں جھگڑے کے بعد قیامت کے دن پھر جھگڑا کریں گے ؟ آپ نے فرمایا: ہاں ! انہوں نے کہا: پھر تو یہ معاملہ بہت سخت ہے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۲۳۶ 'مسند الحمیدی رقم الحدیث: ۶۰ 'مسند احمد ج اص ۱۶۴ 'مسند البزار رقم الحدیث: ۹۶۴ 'مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۶۶۸)[522]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے ؟ صحابہ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم ہو نہ کوئی سامان ہو 'آپ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نمازیں 'روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس نے اس کو گالی دی 'اس پر تہمت لگائی اور اس کا مال کھایا 'اس کا خون بہایا اور اس کو مارا 'پھر اس کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور اس کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور اگر ان کے حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے 'پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۸۱)[523]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی دوسرے شخص کی عزت یا اس کی کسی بھی چیز پر ظلم کیا ہو وہ آج ہی اس سے معاف کرالے 'اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں اس کے پاس درہم ہوگا نہ دینار ہوگا 'اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے

522اِس حدیث کی تفصیلات: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!۔

523**اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ** – ابو حسین: مسلم: قشیریؒ، نیشاپُوریؒ (وفات: 261ہجریؒ)اِبن حجّاج- جلد 6، صفحہ 443، حدیث نمبر: 2664، (كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ - بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ)-دار التأصیل– قاہرہ، مصر– بیروت، لبنان–طبعہ اُولیٰ: 1435ہجریؒ بمطابق: 2014عیسویؒ۔

برابراس سے وہ نیک عمل لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیک عمل نہیں ہو گا تو جس پر اس نے ظلم کیا ہے اس کے گناہ اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۴۴۹، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۰۵۸۰، عالم الکتب)(524)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے دو پڑوسی جھگڑا کریں گے۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۱۵۱ (طبع قدیم)، مسند احمد ج ۲۸ ص ۶۰۱ طبع جدید، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۹ھ، المعجم الکبیر ج ۱۷، رقم الحدیث: ۸۵۲)

---(525)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ضرور حق داروں کو ان کے حقوق ادا کیے جائیں گے حتی کہ سینگھ والی بکری سے بے سینگھ کی بکری کا بدلہ لیا جائے گا۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۸۲)

امام محمد بن جعفر ابن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صادق کاذب سے، مظلوم ظالم سے، ہدایت یافتہ گمراہ سے اور کمزور متکبر سے جھگڑا کرے گا۔۔(526)

---

524 **اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ سُنَنِه وَ اَيَّامِه** – ابو عبداللہ: محمد: بُخاریؔ، جعفی (وفات: 256 ہجریؔ) اِبن اِسماعیل اِبن اِبراہیم اِبن مغیرہ- جلد 3، صفحہ 383، حدیث نمبر: 2462، (كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَصْبِ ، بَابُ مَنْ كَانَتْ لَه مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَه : هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَه ؟)-دار التأصیل– قاہرہ، مصر–بیروت، لبنان–طبعہ اُولیٰ: 1433 ہجریؔ بمطابق: 2012 عیسویؔ۔

525 **اَلْمُسْنَدُ** – اَبو عبداللہ: **اَحمد**: شَیبانیؔ (پیدائش: 164 ہجرِیؔ- وَفات: 241 ہجرِیؔ) اِبن محمد: **اِبن حنبل**- جلد 28، صفحہ 601، حدیث نمبر: 17372، (مُسنَد عقبۃ بن عامر اَلْجُھَنِیّ رضی اللہ عنہ)۔ مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنَؤوط، محمد نعیم العرقسوسی، ابراہیم الزّیبَق، عادِل مرشد۔ **تنبیہ:-** محقّقِینِ کتاب نے اِس حدیث کو: حدیثِ ''حَسَن'' قرار دیا ہے!۔

نوٹ:- علامہ غلام رسول سعیدی نے اِس روایت کے راوی: صحابی کا نام: عامر لکھا ہے، جبکہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کے مذکورہ حوالہ جات میں یہ حدیث: حضرت عُقبہ: اِبن عامر رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے!۔

526 حضرت عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: اِبن جریر طبری کی سَنَد، متَن سمیت: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر: گزر چُکا ہے!۔

ابراہیم نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا: ہم کیسے جھگڑا کریں گے ' ہم آپس میں بھائی ہیں اور جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو مسلمانوں نے کہا: اس قتل کے متعلق ہمارا جھگڑا ہو گا۔

(جامع البیان جز ۲۴ ص ۴۔۳' دار الفکر ' بیروت ' ۱۴۱۵ھ)(527)

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ (ق:۲۸) تم میرے سامنے جھگڑا نہ کرو۔

پھر مسلمان کیسے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھگڑا کریں گے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قیامت کا دن بہت بڑا دن ہو گا ' اس کی بعض ساعتوں میں لوگ ایک دوسرے سے جھگڑا نہیں کریں گے اور بعض دوسری ساعات میں جھگڑا کریں گے ' اس کی نظیر حسب ذیل آیات ہیں:

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○ (القصص:٦٦) لوگ ایک دوسرے سے سوال نہیں کریں گے ○

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ (الصافات:۲۷) وہ ایک دوسرے کی طرف پلٹ کر سوال کریں گے ○

یعنی قیامت کے دن وہ کسی وقت ایک دوسرے سے سوال نہیں کریں گے اور دوسرے وقت میں سوال کریں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ (الرحمان:۳۹) اس دن کسی انسان سے اس کے گناہ کا سوال کیا جائے گا نہ کسی جن سے ○

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ (الحجر:۹۲) سو آپ کے رب کی قسم! ہم ان سے سے ضرور سوال کریں گے ○

یعنی: قیامت کے دن ایک وقت میں کسی سے سوال نہیں کیا جائے گا اور دوسرے وقت میں سب سے سوال کیا جائے گا۔ ہم قیامت کے دن کی آزمائشوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔(528)

527اِبراہیم: نخعی (تبع تابعی) کی یہ رِوایَت: تحریرِ ہذا کے گزشتہ صفحات پر: ابن جریر طبری کی سَنَد و مَتَن سمیت گزر چکی ہے!۔

528تِبْيَانُ الْقُرْآنِ ۔ غلام رسول سعیدی (شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی–۳۸)- جلد 10، صفحہ 249، 250، 251–ناشر: فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ)-۳۸۔اُردو بازار-لاہور–پنجاب، پاکستان– مطبع: رومی پبلشرز اینڈ پرنٹرز–لاہور– طبع ثانی: صفر، 1427 ہجریؔ بمطابق: مارچ، 2006عیسویؔ- تصحیح: فیاض رضوی۔

خلاصہ کلام:

مفسرین کے گزشتہ تفصیلی حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اُن کے نزدیک: اِن تمام اَحادِیث: کا اِس آیت کریمہ سے گہرا تعلق ہے!، اَور اِس آیت کریمہ کی تفسیر: اِن اَحادِیث سے کی جانی چاہئے!، اَور اِس آیت کریمہ میں موجود ''وَعید'' کا اِطلاق: اِن اَحادِیث کی روشنی میں کیا جانا چاہئے!

اَب - جب کہ - گزشتہ تفصیلی حوالہ جات کی روشنی میں: آیت کریمہ: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆): { ترجمہ ''کنزالایمان'': پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے }: کے مفہوم سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اَور حضرت معاویہ اِبن اَبی سفیان کے درمیان ہونے والی جنگ '' صفین ''، اَور دِیگر سرحدیؔ جنگوں کا مقدمہ: قیامت کے دِن: اَللہ رب العزت، جل وعلا کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا!، اَور اَللہ رب العزت: فیصلہ: فرمائے گا!، - تو - یہاں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ قیامت کے دِن کا وُہ فیصلہ: کس نوعیت کا ہو گا؟، کیا وہ فیصلہ: اللہ رب العزت کی رضاء و خوشنودی پر مبنی ہو گا؟/ یا نہیں؟، اَور کیا اُس فیصلہ کا ذِکر: قرآن و حدیث میں ہے؟/ یا نہیں؟: اِن سُوالات کا جواب یہ ہے کہ: قُرآن، و حدیث میں اُس فیصلہ کا ذِکر: موجود ہے!

ملاحظہ ہو!:

متواتر فرمانِ رَسُول ﷺ: تَقْتُلُ عَمَّارًا اَلْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ! یعنی: ''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا!''(529)، اَور ''بَغی'' کے قُرآنی اَحکام (530) کی روشنی میں - جب - رَبّ تعالیٰ نے: ''بَغی'' کو: ''حرام'' کیا ہے! (اَلْاَعْرَاف - آیۃ 33)، اَور باغیوں سے جنگ کا حکم دِیا ہے! (اَلْحُجُرَات - آیۃ 9) - تو - یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ جس کام کو: اَللہ رب العزت نے: اِس دُنیا میں ''حرام'' کیا ہے: قیامت کے دِن: اُسی کام پر: اَپنی رضاء و خوشنودی کا: اِظہار فرمائے؟،

☆ **قرآن** مجید - پارہ: 23 - رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31 -

529 اِس حدیث کے متواتر ہونے کے کچھ بنیادی حوالہ جات: گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!۔

530 جن کی تفصیلات: گزشتہ صفحات پر موجود ہیں!۔

اَیسا ہرگز نہیں ہوسکتا! کیونکہ حدیثِ رسول ﷺ 👇 میں صاف اَلفاظ میں ذِکر ہے کہ: "بَغی" (بغاوت کرنے) کو سزا: اِس دُنیا میں بھی ہے، اَور آخرت میں بھی!

بغاوت کے بروزِ قیامت فیصلۂ اِلٰہی کا: "حدیثِ رسول ﷺ" میں ذِکر:

1– بُخاریؒ (م:256ھ) اپنی ہی سَنَد سے حدیث روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجَّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةُ - مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَه : مِنَ الْبَغْيِ ، وَ قَطِيْعَةِ الرّحِمِ !)) ،

حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ اَبِيْ : يُحَدِّثُ : عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا - مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَه فِي الْآخِرَةِ : مِنْ قَطِيْعَةِ الرّحِمِ ، وَ الْبَغْيِ !)) ـ [531]

(**مفہوم**: رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: "جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی –، جلد ہی سزا دیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی – سزا دے گا! : وُہ گناہ: [1] بَغی (بغاوت کرنا)، اَور [1] قطع رحمی ہیں!)" ـ،

2– ترمذیؒ (م:279ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ : عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ :

531 **اَلْاَدَبُ الْمُفْرَدُ** - اَبُو عبداللہ: محمد: **بُخارِیؒ** (پیدائش: 194 ہجریؒ – وَفات: 256 ہجریؒ بمطابق: 869 عیسویؒ) اِبن اسماعیل اِبن ابراہیم – جلد 1، صفحہ 18، حدیث نمبر 29، (باب : عقوبۃ عقوق الوالدین: باب نمبر : 15) -، صفحہ 38، حدیث نمبر 67، (باب عقوبۃ قاطع الرحم فی الدنیا: باب نمبر: 33) - مکتبۃ العارِف – ریاض، عرب شریف – طبعہ اُولیٰ: 1419 ہجریؒ بمطابق: 1998 عیسویؒ - تحقیق: سمیر بن امین زہیری۔

عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا - مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَه فِي الْآخِرَةِ : مِنْ قَطِيْعَةِ الرّحِمِ ، وَ الْبَغْيِ !)) :

هٰذَا : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ! ۔ [532]

(**مفہوم:** رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی —، جلد ہی سزادیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی — سزادے گا! : وُہ گناہ: [1]بَغی (بغاوت کرنا)، اَور [1]قطع رحمی ہیں! :
یہ حدیث: ''**صحیح**'' ہے!)۔،

3—ابوداؤود (م:275ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا اِبْنُ عُلَيَّةَ : عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللهُ - تَعَالٰى - لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا - مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَه فِي الْآخِرَةِ : مَثَلُ الْبَغْيِ ، وَ قَطِيْعَةِ الرّحِمِ !)) ۔ [533]

(**مفہوم:** رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی —، جلد ہی سزادیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی — سزادے گا! : وُہ گناہ: [1]بَغی (بغاوت کرنا)، اَور [1]قطع رحمی ہیں!)۔،

4—ابن ماجہ (م:273ھ) کہتے ہیں:

---

532 **اَلْجَامِعُ الْكَبِيْرُ** - ابوعیسیٰ: محمد: **ترمذیؒ** (وفات: 279 ہجریؒ) اِبن عیسیٰ — جلد 4، صفحہ 281، حدیث نمبر: 2511، (ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب)-دار الغرب الاسلامی- بیروت، لبنان — طبعہ اُولیٰ: 1996 عیسویؒ- تحقیق و تخریج و تعلیق: ڈاکٹر بَشّار عوّاد معروف۔

533 **سُنَن** — اَبِی داؤود : سُلَیمان : اَزدیؒ، سجستانیؒ (وفات : 275 ہجریؒ) اِبن اَشعث- جلد 7، صفحہ 263، حدیث نمبر: 4902، (کتاب الادب- باب **النّھی** عن البغی)-دار الرسالۃ العالمیۃ — دمشق، بیروت — طبعہ اُولیٰ: 1430 ہجریؒ بمطابق: 2009 عیسویؒ- تحقیق وضبط و تخریج و تعلیق: شعیب ارنؤوط، محمد کامل قرہ بللی، عبداللطیف حِرز اللہ۔،

تنبیہ:- محققینِ کتاب: شعیب ارناؤط، محمد کامل قرہ بللی، اَور عبداللطیف حرز اللہ نے: اِس حدیث کی اِسناد کو: ''**صحیح**'' قرار دیا ہے!

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ : اَلْمَرْوَزِيُّ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، وَ اِبْنُ عُلَيَّـةَ : عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((مَـا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا - مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَه فِی الْآخِـرَةِ : مِنَ الْبَغْیِ ، وَ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ !)) ۔ (534)

(مفہوم: رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی -، جلد ہی سزا دیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی - سزا دے گا! : وُہ گناہ: [1] بَغْی (بغاوت کرنا)، اَور [1] قطعِ رحمی ہیں!)۔،

5- حاکم نیشاپوری (م: 405ھ) کہتے ہیں:

اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حليمٍ : اَلْمَرْوَزِیُّ : انبا اَبُو الْموجه : انبا عَبْدَانُ : انبـا عَبْـدُ اللهِ : انبـا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : اَلْغَطْفَانِیّ : عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ - رَضِیَ اللهُ عَنْهُ - قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ تُعَجَّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةُ فِی الدُّنْيَا - مَـعَ مَـا يُدَّخَرُ لَه فِی الْآخِرَةِ : مِنَ الْبَغْیِ ، وَ قَطِيْعَةِ الرّحمِ ! :

صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ ! - وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ ! ۔ ،

(مفہوم: رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی -، جلد ہی سزا دیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی - سزا دے گا! : وُہ گناہ: [1] بَغْی (بغاوت کرنا)، اَور [1] قطعِ رحمی ہیں!:

یہ حدیث کی اِسناد: ''**صحیح**'' ہے!، لیکن بُخاری (م: 256ھ)، اَور مسلم (م: 261ھ) نے: اِس حدیث کو: اَپنی اَپنی کتاب میں رِوایت نہیں کیا ہے!)۔،

☆- حاکم (م: 405ھ) کی گزشتہ سَنَد + متَن + حکم الحدیث کی تلخیص کرتے ہُوئے **ذہبی** (م: 748ھ) نے کہا:

---

534 **سُنَن** — اَبو عبداللہ: محمد: قزوینیؒ (وفات: 273 ہجریؒ) اِبن یزید ابن ماجہ - جلد 5، صفحہ 296، حدیث نمبر: 4211، (اَبواب الزُّھد - باب البغی) - دار الرسالۃ العالمیہ — دمشق، بیروت — طبعہ اُولیٰ: 1430 ہجریؒ بمطابق: 2009 عیسویؒ - تحقیق وضبط وتخریج وتعلیق: شعیب ارنؤوط، محمد کامل قرہ بللی۔،

تنبیہ:- محققینِ کتاب: شعیب ارنائوط، اَور محمد کامل قرہ بللی نے: اِس حدیث کی اِسناد کو: ''**صحیح**'' قرار دِیا ہے!

عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ - مَرْفُوْعًا - : ((مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ تُعَجَّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةُ : مِنَ الْبَغْيِ ، وَ قَطِيْعَةِ الرّحمِ !)) : صَحِيْحٌ ! (535)

(**مفہوم:** رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی-، جلد ہی سزا دیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی- سزا دے گا! : وُہ گناہ: [1] بَغی (بغاوت کرنا)، اَور [1] قطع رحمی ہیں! : یہ حدیث: ''**صحیح**'' ہے!)۔،

☆-**حاکم** (م:405ھ) نے: اِسی حدیث کو: دوبارہ رِوایت کرتے ہُوئے کہا:

اَخْبَرَنَا مُكَرَّمُ بْنُ اَحْمَدَ : اَلْقَاضِیْ : حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ كَثِيْرٍ : حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّة : ثنا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَوْشَن : اَلْغَطْفَانِيّ : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ : عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ - مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَه فِی الْآخِرَةِ : مِنَ الْبَغْيِ ، وَ قَطِيْعَةِ الرّحمِ ! : ،

وَ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ : عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! ـ (536)

(**مفہوم:** رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی-، جلد ہی سزا دیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی- سزا دے گا! : وُہ گناہ: [1] بَغی (بغاوت کرنا)، اَور [1] قطع رحمی ہیں! : اِس حدیث کو: شُعبہ نے - بھی- عُیَینہ: اِبن عبد الرحمان سے رِوایت کیا ہے!)۔،

6- اِبن حِبّان (م:354ھ) کہتے ہیں:

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ - بِبُسْت - قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ : عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : اَلْغَطْفَانِيّ : عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا

---

535 **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ** - اَبو عبداللہ: محمد: حاکم نیشاپور (وَفات: 405 ہجریّ) اِبن عبد اللہ + **تَلْخِيْصُ الْمُسْتَدْرَكِ** - ابو عبداللہ: محمد: ذَہبیّ (وَفات: 748 ہجریّ) اِبن عثمان اِبن قائماز اِبن عبد اللہ۔ جلد 2، صفحہ 356، (کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ النَّحْل)- مطبعہ: مجلس دائرۃ المعارِف العثمانیہ۔ حیدر آباد دکن، اِنڈیا- سالِ طبع: 1340 ہجریّ۔

536 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ** - حاکم + **تَلْخِيْصُ الْمُسْتَدْرَكِ** - ذَہبیّ- جلد 4، صفحہ 162، 163، (کتاب البرّ والصلۃ)- مطبعہ: مجلس دائرۃ المعارِف العثمانیہ۔ حیدر آباد دکن- سالِ طبع: 1342 ہجریّ۔

- مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَه فِي الْآخِرَةِ : مِنَ الْبَغْيِ ، وَ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ ! ،

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ : اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ : عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ : عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : مَا مِنْ ذَنْبٍ : اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا - مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَه فِي الْآخِرَةِ : مِنْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ ، وَ الْبَغْيِ ! ـ [537]

(**مفہوم:** رَسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گناہوں کی: اَللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں - بھی -، جلد ہی سزا دیتا ہے، اَور آخرت میں - بھی - سزا دے گا! : وُہ گناہ: [1]بَغْی (بغاوت کرنا)، اَور [1]قطعِ رحمی ہیں !)۔ ،

اِن گزشتہ تفاصیل سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ:

1- اہلِ شام کی طرف سے جنگ ''صفین'' جو: خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑی گئی: منع کردہ ''بَغْی'' (بغاوت کرنے) (اَلْاَعْرَاف - آیۃ 33) **کی بنیاد پر تھی !۔ ،**

2- دوسرے جھگڑوں کی طرح جنگ ''صفین'' کا جھگڑا بروزِ قیامت: اَللہ جل شانہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا! (جیسا کہ آیت کریمہ: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (☆) : { ترجمہ ''کنزالایمان'': **پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے** } : کے تفسیری اَقوال سے واضح ہے !)۔ ،

3- جنگ ''صفین'' کا فیصلہ: اُس طرح نہیں ہوگا!: جس طرح ہمارا معاشرہ سمجھتا ہے!۔

---

537 **اَلْإِحْسَانُ فِيْ تَقْرِيْبِ صَحِيْحِ اِبْنِ حِبَّانَ** (م: 354ھ) - علیؒ: فارسیؒ (وفات: 739 ہجریؒ) اِبن بلبان۔ جلد 2، صفحہ 200، 201، حدیث نمبر: 455، 456، (کتاب البرّ والاِحسان - (باب) ذکر مایتوقع من تعجیل العقوبۃ للقاطع رحمہ فی الدنیا، (باب) ذکر تعجیل اللہ جل وعلا العقوبۃ للقاطع رحمہ فی الدنیا) - مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت، لبنان - طبعہ اُولیٰ: 1408 ہجریؒ بمطابق: 1988 عیسویؒ- تحقیق و تخریج و تعلیق: شعیب اَرنؤُوط۔

تنبیہ 1:- اِبن حِبّان نے: اِن دونوں حدیثوں کو: اَپنی اِس کتاب: ''**صحیح ابن حِبّان**'' میں داخل کرکے: ''**صحیح**''/ یا ''**حَسَن**'' قرار دیا ہے !،

تنبیہ 2:- محقّقِ کتاب: شعیب اَرنؤُوط نے: اِن دونوں حدیثوں کی اِسناد کو: ''**صحیح**'' قرار دیا ہے !

☆ **قرآن** مجید- پارہ: 23 - رکوع 17 - سورۃ: الزُّمَر - آیۃ نمبر: 31-

☆-قاتلینِ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے مولا علی رضی اللہ عنہ کی وضاحت (سال:36ھ)-☆

اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ : عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ : عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : اَقْبَلَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ حَتّٰى نَزَلَا الْبَصْرَةَ ، وَ طَرَحُوْا سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا – وَ عَلِيٌّ كَانَ بَعَثَه عَلَيْهَا - فَاَقْبَلَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ قَارٍ ، فَاَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ اِلَى الْكُوْفَةِ فَاَبْطَؤُوْا عَلَيْهِ ، ثُمَّ اَتَاهُمْ عَمَّارٌ : فَخَرَجُوْا : فَكُنْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ مَعَه - - - قَالَ عَلِيٌّ لِطَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ : أَ لَمْ تُبَايِعَانِيْ ؟ ، فَقَالَا : نَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ ! ، **فَقَالَ عَلِيٌّ : لَيْسَ عَنْدِيْ دَمُ عُثْمَانَ** ! - - - (538)

(**مفہوم:** زَید: اِبن وَہب مُخضرم بتاتے ہیں: حضرت طلحہ، اَور حضرت زُبَیر رضی اللہ عنہما نے آکر: بَصرہ میں رہائش رکھی، اَہلِ بصرہ نے حضرت سہل اِبن حُنَیف انصاریؓ، بدریؓ صحابیؓ (گورنرِ بصرہ) رضی اللہ عنہ کو: بصرہ سے نکال دِیا، یہ بات: جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ تک پہنچی —تو— حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ مدینہ شریف سے چل پڑے: کیونکہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل اِبن حُنَیف رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر بنایا تھا!-، حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے آکر: بصرہ کے قریب: ''ذُو قار'' کے مقام پر: پڑاؤ ڈالا، اَور حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما کو کُوفہ کی طرف بھیجا (تاکہ اَہلِ کُوفہ: آکر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی معیّت میں اَہلِ بصرہ سے جنگ کریں)، لیکن اَہلِ کُوفہ نے سُستی کی —تو- حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار: اِبن یاسر رضی اللہ عنہما کو اَہلِ کُوفہ کی طرف بھیجا —تو— اَہلِ کُوفہ: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے نکلے، اَور میں بھی ساتھ تھا!-، حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، اَور حضرت زُبَیر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا تم دونوں نے مدینہ شریف میں میری بیعت نہیں کی تھی؟ (یعنی: تم دونوں نے میری بیعت کی تھی (539))-،

---

538 **اَلْمُصَنَّف** - اَبو بکر: عبد اللہ: کُوفیؒ (پیدائش: 159 ہجریؒ—وَفات: 235 ہجریؒ) اِبن محمد اِبن اَبی شیبہ- جلد 21، صفحہ 402، 403- حدیث نمبر: 38988- (كتاب الفِتَن - كتاب الجَمَل) - طباعت وِاخراج: دار قرطبہ- بیروت- لبنان- طبعہ اُولیٰ: 1427 ہجریؒ بمطابق: 2006 عیسویؒ- تحقیق و تقویم و تخریج: محمد عوّامہ- شرکۃ دار القبلۃ- جدہ- سعودیہ، مؤسسۃ علوم القرآن- دمشق- شام-،

تنبیہ: محقّقِ کتاب: محمد عوّامہ نے اِس حدیث کی سَنَد کو ''حَسَن'' قرار دیا ہے!-

حضرت **طلحہ**، اَور حضرت **زُبَیر** رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم: **قصاصِ** حضرت **عثمان غنی** رضی اللہ عنہ **کا مطالبہ کرتے ہیں ! -تو**- حضرت **علی**ؓ رضی اللہ عنہ نے کہا: **میرے پاس** حضرت **عثمان غنی**: رضی اللہ عنہ **کے خُون کا بدلہ نہیں ہے !)**-،

☆-**اِبن حجر عسقلانی**ؒ (م:852ھ) نے **اِبن اَبی شَیبہ** (م:235ھ) کی **رِوایت** کردہ درج بالا **حدیث** لکھتے ہُوئے لکھا ہے: - - - وَ اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ - - - اَیْضًا بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ : عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ - - - [540] (**مفہوم**: اِس حدیث کو: **اِبن اَبی شَیبہ** (م:235ھ) نے اَپنی "**صحیح سَنَد**" کے ساتھ: **زَید: اِبن وَہب** سے **رِوایَت** کیا ہے !)-،

☆-**اَور زَید: اِبن وَہب کے متعلق: اِبن حجر عسقلانی**ؒ (م:852ھ) نے لکھا ہے:

زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ : اَلْجُهَنِیُّ : اَبُوْ سُلَیْمَانَ : اَلْکُوْفِیُّ : مُخَضْرَمٌ ، ثِقَةٌ ، جَلِیْلٌ ، لَمْ یُصِبْ مَنْ قَالَ : فِیْ حَدِیْثِهٖ خَلَلٌ ! - - - مَاتَ بَعْدَ الثَّمَانِیْنَ ، وَ قِیْلَ : سَنَةَ سِتٍّ وَّ تِسْعِیْنَ ! (ع) - [541]

(**مفہوم: زَید: اِبن وَہب: قبیلہ** "**جُهَینَہ**" سے **تعلق** رکھتے ہیں، ان کی کنیت: ابو سلیمان ہے، عراق کے شہر "**کُوفہ**" سے **تعلق** رکھتے ہیں، **مُخَضْرَم** ہیں [542]، ثقہ (یعنی: قابلِ اعتماد) ہیں، **جلیل القدر** ہیں، جس نے کہا ہے کہ زَید: اِبن

539 **تنبیہ**:- بہت سے مضبوط حوالہ جات سے ثابت ہے کہ حضرت **طلحہ**، اَور حضرت **زُبَیر** رضی اللہ عنہما نے: **مدینہ** شریف **میں بھی** حضرت **علی**ؓ رضی اللہ عنہ کی **بیعت کی تھی**، اَور بعد میں جنگِ جَمَل کے موقعہ پر بھی: **دوبارہ بیعت کی تھی !**۔

540 **فَتْحُ الْبَارِیْ فِیْ شَرْحِ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ** - اَحمد: عسقلانیؒ، شافعیؒ (پیدائش: 773ہجریؒ-وفات: 852ہجریؒ) اِبن علیؒ اِبن حجر- جلد 16، صفحہ 520-(**صحیح بُخاریؒ** کی حدیث نمبر 7100 کی شرح میں)- دار طیبہ—ریاض، سعودیہ—طبعہ اُولیٰ: 1432 ہجریؒ بمطابق: 2011 عیسویؒ- خیبر خپروند ادارہ—کابُل افغانستان- تحقیق و تعلیق: عبدالرحمان بن ناصر البرّاک، اِعتَنیٰ بہ: ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی-

541 **تقریبُ التہذیب**- اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعیؒ (پیدائش: 773ہجریؒ—وفات: 852ہجریؒ) اِبن علیؒ **اِبن حجر**- صفحہ 229-(حرف الزای- ترجمہ: زَید: بن وھب: ترجمہ نمبر: 2159)- دار الحدیث- قاہرہ- سَنۃ الطبع: 1430 ہجریؒ بمطابق: 2009 عیسویؒ- تحقیق: حامد عبداللہ المحلاوی-

542 ☆-**مُخَضْرَم ہونے کا مطلب**-☆

اِنہیں: **اِبن حجر عسقلانیؒ** نے اَپنی کتاب: "**اَلاِصابہ فی تمییز الصحابہ**" کے مقدّمہ میں لکھا ہے:

اَلْقِسْمُ الثَّالِثُ فِیْمَنْ ذُکِرَ - - - مِنَ الْمُخَضْرَمِیْنَ الَّذِیْنَ اَدْرَکُوا الْجَاهِلِیَّةَ وَ الْاِسْلَامَ وَ لَمْ یَرِدْ فِیْ خَبَرٍ قَطُّ اَنَّهُمْ اِجْتَمَعُوْا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ وَ لَا رَاَوْهُ سَوَاءٌ اَسْلَمُوْا فِیْ حَیَاتِهٖ اَمْ لَا ! وَ هٰؤُلَآءِ لَیْسُوْا اَصْحَابَهٗ بِاتِّفَاقٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِیْثِ -

وَہب کی حدیث میں خلل ہے: اُس نے ٹھیک نہیں کہا!، زَید: اِبن وَہب: 80 ہجریؔ کے بعد فوت ہُوئے ہیں، اَور یہ بھی کہا گیا ہے کہ 96 ہجریؔ میں فوت ہُوئے ہیں! (صحاح ستّہ کی 6 کی 6 کتابوں میں: زَید: اِبن وَہب کی رِوایات موجود ہیں!))۔

تبصرہ:- مولا علی رضی اللہ عنہ جیسی حکیم ہستی کا کہنا کہ میرے پاس خُونِ عثمان رضی اللہ عنہ نہیں ہے!: اِس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ قاتلینِ عثمان رضی اللہ عنہ اِس دُنیا میں موجود ہی نہیں تھے کہ جن سے مولا علی رضی اللہ عنہ قصاص لیتے![543]۔ ہاں! البتہ: غلط فہموں کی وجہ سے / یا شاید کسی اَور وجہ سے ـ تو ـ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی: ''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قاتل'' کہا گیا: جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ وضاحت کرنی پڑی کہ میں: حضرت عثمان کے قتل میں نہ ہی شریک ہُوا، نہ ہی میں نے اُن کے قتل پر کسی مدد کی، اَور نہ ہی میں اُن کے قتل پر راضی ہُوا ہُوں!: ملاحظہ ہو!:

1ـ اِبن عَساکِر (م: 571ھ) کہتے ہیں:

[اَلْاِصَابَة فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَةِ ۔ اَحمد: عسقلانیؔ، شافعیؔ (پیدائش: 773 ہجریؔ - وفات: 852 ہجریؔ) اِبن علیؔ اِبن حجر۔ جلد 1، صفحہ 7۔ ناشر: مکتبہ مصر - فجالہ۔ مصر]

(**مفہوم: مُخَضْرَمِین** وُہ لوگ ہیں جنھوں نے جاہلیّت، اَور اِسلام (: دونوں) زمانے پائے ہوں، اَور کسی بھی روایت میں نہ آیا ہو کہ وُہ: نبیؔ کریم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہُوئے ہوں، اَور نہ ہی اُنہوں نے نبیؔ کریم ﷺ کی زِیارت کی ہو، اَلبتہ یہ بات برابر ہے کہ وُہ نبیؔ کریم ﷺ کی حَیاتِ مُبارکہ میں اِسلام لائے ہُوں / یا نہ لائے ہُوں!، حدیث کا علم رَکھنے والے علماء: اِس بات پر اِتّفاق رَکھتے ہیں کہ اَیسے لوگ: صحابہ نہیں ہیں (، بلکہ مُخَضْرَمِیْن ہیں))!۔،

☆ - **مُخَضْرَمِیْن** کی اِسی طرح کی تعریف: ''**تدریب الراوی** شرح تقریب النواویؔ'' میں بھی ہے، نیز وَہاں مُخَضْرَمِیْن کے ناموں کی List میں زَید: اِبن وَہب کا نام بھی دَرج کیا گیا ہے!:

[تَدْرِيْبُ الرَّاوِيْ فِيْ شَرْحِ تَقْرِيْبِ النَّوَاوِيِّ ۔ عبد الرَّحمان: سیوطیؔ، شافعیؔ (پیدائش: 849 ہجریؔ - وفات: 911 ہجریؔ) اِبن اَبی بکر۔ جلد 5، صفحہ 248، 249، 252، 253۔ (النوع الاربعون: معرفۃ التابعین رضی اللہ عنہم)۔ دار الیسر۔ مدینہ منوَّرہ۔ عرب۔، دار المنہاج۔ جدہ۔ عرب۔ تحقیق: محمد عوّامہ]۔

543 **اَور اَگر اِس بات کی حقانیت کو ہم اَگر اَپنی مدوّن تاریخ میں ہی دیکھیں ـ تو ـ اہلِ تاریخ کی کمزور رِوایات کی بنیاد پر بھی: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حقیقی قاتلین: موقعہ پر ہی قتل کر دِئے گئے تھے!، مزید تفصیلات آئندہ کسی تحریر میں پیش کی جائیں گی!۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ۔**

اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ : زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ : انـا اَبُـوْ نَصْر : عَبْـدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِيٍّ : انـا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ : انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ : نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ : نا وَكِيْعٌ : نا مُحَمَّـدُ بْنُ قَيْسٍ : اَلْاَسَدِیّ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَـةَ : اَلْوَالِبِيِّ قَـالَ : قَـالَ عَلِيٌّ : وَدِدْتُ اَنَّ بَنِيْ اُمَيَّـةَ رَضُوْا مِنِّيْ بِقَسَامَةِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا : مَا اَمَرْتُ ، وَ لَا قَتَلْتُ ! ۔ ،

اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَتْحِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ : اَلْكُشْمِيْهَنِيّ : انا اَبُـو الْفَضْـلِ : مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ : اَلْعَارِف : ، ح : وَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ : مُحَمَّـدُ بْنُ مُحَمَّـدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : اَلسّنجیّ : انا اَبُوْ عَلِيٍّ : نَصْرُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ : قَـالَا : انـا اَبُـوْ بَكْـرٍ : اَلْحِيْرِیّ : نا اَبُو الْعَبَّاسِ : اَلْاَصَـمّ : نـا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ : نـا اِبْنُ وَهْبٍ : اَخْبَرَنِيْ سُـفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ : لَوَدِدْتُ اَنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ قَبِلُوْا مِنِّيْ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا – قَسَامَةً : اَحْلِف بِهَا - : مَا اَمَرْتُ بِقَتْلِ عُثْمَانَ ، وَ لَا مَالَأْتُ ! ۔ (544)

(**مفہوم:** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں—تو—چاہتا ہُوں کہ : بَنُواُمَیَّہ : مجھ سے 50 آدمیوں کی قسم لے لیں کہ : میں نے نہ—تو— حضرت عثمان کو قتل کیا ہے، نہ ہی میں نے اُن کے قتل کا حکم دِیا ہے، اَور نہ ہی میں نے اُن کے قتل پر مدد کی ہے/یا راضی ہُوا ہُوں !)۔ ،

2—اِبن شَبّہ : بَصری (م: 262ھ) **کہتے ہیں:**

حَـدَّثَنَا يَحْيٰى : وَ حَـدَّثَنَا اِبْنُ اِدْرِيْسَ : عَنْ مُحَمَّـدِ بْنِ قَيْسٍ : اَلْاَسَـدِیّ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ : اَلْوَالِبِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ - : لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ بَنِيْ اُمَيَّـةَ يَقْبَلُـوْنَ مِنِّيْ :

---

544 **تَارِيْخُ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ وَ ذِكْرُ فَضْلِهَا وَ تَسْمِيَةُ مَنْ حَلَّهَا مِنَ الْاَمَاثِلِ اَوِ احْتَازَ بِنَوَاحِيْهَا مِنْ وَّارِدِيْهَا وَ اَہْلِهَا** (المعروف: تاریخِ دمشق) - اَبو القاسم: علیّ: دمشقیّ، شافعیّ (پیدائش: 499 ہجریّ- وَفات: 571 ہجریّ) اِبن حَسَن اِبن ہِبَۃ اللہ اِبن عبد اللہ۔ جلد 39، صفحہ 451، 452۔ (حرف العین۔ ذِکر مَن اِسمہ عثمان۔ ترجمہ: حضرت عثمان بن عفّان بن اَبی العاص بن اُمیّہ: ترجمہ نمبر: 4619)۔ دار الفکر۔ بیروت۔ لبنان۔ طبع اُولیٰ: 1416 ہجریّ بمطابق: 1996 عِیسوِیّ۔ دِراسہ و تحقیق: ابو سعد عمر اِبن غرامۃ عمروی۔

لَنَفَلْتُهُمْ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا – قَسَامَةً مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ - : مَـا قَتَلْتُ عُثْمَـانَ ، وَ لَا مَـالَأْتُ عَلٰى قَتْلِه ! ۔ [545]

(**مفہوم:** حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یقین ہوتا کہ : بَنُواُمَیَّہ : مجھ سے 50 آدمیوں کی قسم لے کر راضی ہو جائیں گے–تو- میں اُنہیں: (اپنے خاندانِ) بَنُو ہاشم میں سے 50 آدمیّوں کی قسم دیتا کہ : میں نے: نہ–تو– حضرت عثمان کو قتل کیا ہے، اَور نہ ہی میں نے اُن کے قتل پر مدد کی ہے/یا راضی ہُوا ہُوں !)۔،

☆- موجودہ دَور کے محقّق: عبدالقادر بن عبدالکریم بن عبدالعزیز جوندل نے: اِبن عَساکِر (م:571ھ)، اَور اِبن شَبّہ بصریؒ (م:262ھ) کے گزشتہ حوالہ جات لکھنے کے بعد: لکھا ہے: **قُلْتُ : هٰذَا : اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ، رُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ !** [546] (**یعنی:** اِس رِوایَت کی سَنَد: ''صحیح'' ہے، اَور اِس سَنَد کے راویان: ثقہ ہیں !)۔،

تنبیہ:- حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے گزشتہ فرامین: بہت سی مضبوط اَسانید سے آپ رضی اللہ عنہ سے مروِیؒ ہیں !، ہم نے صرف- حسبِ ضرورت- مضبوط سندوں پر ہی اِکتِفاء کیا ہے !۔،

تنبیہ:- حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے گزشتہ فرامین: میں یمینِ ''قَسامت'' کا جوذِکر ہے: فقہاء کی تصریحات میں دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ یمینِ ''قَسامت'' بھی اُس صورت میں دی/لی جاتی ہے : جب قاتل: نامعلوم ہو !۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ !، واللہ المستعان !۔

---

545 **اَخْبَارُ الْمَدِيْنَةِ النَّبَوِيَّةِ** – اَبوزید: عمر: نُمیرِیؒ، بصریؒ (وَفات: 262 ہجریؒ) اِبن شَبَّہ۔ جلد 4، صفحہ 127، 128۔ دار العلیّان۔ طباعت، زیرِ نگرانی و تصحیح: عبدالعزیز ابن احمد المشیقح۔ تحقیق و تعلیق: عبداللہ الدویش بن محمد بن احمد (پیدائش: 1373 ہجریؒ- وفات: 1408 ہجریؒ)۔

تنبیہ:- محقّق و معلّق کتاب: عبداللہ بن محمد بن احمد الدویش (پیدائش: 1373 ہجریؒ- وفات: 1408 ہجریؒ) نے اِس رِوایَت کے متعلق حاشیہ میں لکھا ہے: صَحِيْحٌ ، وَ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ : یعنی: اِس رِوایَت کی سَنَد: ''صحیح'' ہے، اَور اِس سَنَد کے تمام راویان: ثقہ ہیں !۔

546 **اَلْمَطَالِبُ الْعَالِيَةُ بِزَوَائِدِ الْمَسَانِيْدِ الثَّمَانِيَةِ** – اَحمد: عسقلانیؒ، شافعیؒ (پیدائش: 773 ہجریؒ- وَفات: 852 ہجریؒ) اِبن علیؒ اِبن حجر۔ جلد 18، صفحہ 99- (کتاب الفِتَن–باب براءۃ علیؓ من قتل عثمان–حدیث نمبر: 4393 کے تحت)- دار العاصمۃ، دار الغیث–ریاض–عرب شریف–طبعہ اُولیٰ: 1420 ہجریؒ بمطابق: 2000 عیسویؒ- تحقیق: عبدالقادر بن عبد الکریم بن عبدالعزیز جوندل– تنسیق: د. سعد بن ناصر بن عبدالعزیز الشثری۔

☆- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے: بنواُمیّہ کو مباہلہ کا چیلنج-☆

اِبن شبّہ: نُمیری، بَصری (م:262ھ) نے کہا:

حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ : عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ (547) : عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - : - وَ اللهِ - لَئِنْ شَاءَتْ بَنُوْ اُمَيَّةَ : لَاُبَاهِلَنَّهُمْ عَنْدَ الْكَعْبَةِ : مَا نَدَيْتُ دَمَ عُثْمَانَ - رَضِىَ اللهُ عَنْهُ - بِشَيْءٍ ! - (548)

(**مفہوم:** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: -اَللہ کی قَسم ! -اَگر بنواُمیّہ چاہیں—تو—میں: اُن سے: کعبہ شریف کے نزدیک: اِس بات پر **مُبَاهَلَه** کرنے کے لئے بھی تیار ہُوں کہ: میں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے **قتل** میں ذرّہ برابر بھی شریک نہیں ہُوں!)۔

☆- حضرت عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما نے—تو—پہلے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عرض کر دی تھی کہ: اَگر آپ: خلیفہ بنتے ہیں—تو—قیامت تک لوگ آپ کو حضرت عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہ کا قاتل کہتے رہیں گے: ملاحظہ ہو!:

2—اِبن شبّہ: بَصری (م:262ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُوْدَ قَالَ : حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ : عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : كَلَّمَ النَّاسُ اِبْنَ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا – اَنْ يَّحُجَّ بِهِمْ - وَ عُثْمَانُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - : مَحْصُوْرٌ ! - ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ، فَاسْتَأْذَنَ اَنْ يَّحُجَّ بِهِمْ : فَحَجَّ بِهِمْ

547 یہ راوی: عاصم اِبن اَبی النجود: وُہ قاریٔ **قُرآن** ہیں: جن کی قراءتِ **قُرآن**: اِن کے شاگرد: حفص اِبن سلیمان کے واسطہ سے ہمارے علاقہ جات: برّصغیر (: پاکستان وہندوستان) میں رائج ہے!۔

548 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَخْبَارُ الْمَدِيْنَةِ النَّبَوِيَّةِ** - اِبن شبّہ نُمیری، بصری (وَفات: 262ہجری)۔ جلد 4، صفحہ 127۔،

تنبیہ:- محقّق و معلّق کتاب: عبداللہ بن محمد بن احمد الدویش (پیدائش: 1373ہجری-وفات: 1408ہجری) نے اِس رِوایت کے متعلق حاشیہ میں لکھاہے: اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ : **یعنی**: اِس رِوایت کی سَنَد: ''حَسَن'' ہے!۔

، فَرَجَعَ - وَ قَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ - رَضِیَ اللهُ عَنْهُ - ، فَقَالَ لِعَلِیٍّ - رَضِیَ اللهُ عَنْـهُ - : اَلْآنَ اِنْ قُمْتَ بِهٰذَا الْاَمْرِ : اَلْزَمَكَ النَّاسُ دَمَ عُثْمَانَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ! ۔ (549)

(**مفہوم:** لوگوں نے حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما سے بات کی کہ آپ ہمیں حج پڑھائیں— حضرت عثمان غنی: رضی اللہ عنہ اِس دَوران: محاصرہ میں تھے-، حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما نے: حضرت عثمان غنی: رضی اللہ عنہ سے اِجازت لے کر لوگوں کو حج پڑھایا، جب حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما واپس لوٹے—تو- حضرت عثمان غنی: رضی اللہ عنہ شہید کئے جاچکے تھے!۔، حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما نے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی:-اَب-اَگر آپ: خلافت پر تریف فرما ہُوں گے—تو—قیامت تک: لوگ: آپ پر حضرت عثمان کے قتل کا اِلزام لگاتے رہیں گے!)۔،

ہمیں—تو—یہ محسوس ہوتا ہے کہ: حضرت عبد اللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہما نے: 100% درست کہا تھا: **کیونکہ آج** بھی دَبے اَلفاظ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف—In-direct— طریقے سے قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت کی جاتی ہے!۔ واللہ المستعان!۔،

اِس پر ہم کچھ سُوالات: کرتے ہیں، اُمید ہے کہ اِن کا کوئی موثّق بہ جواب دِیا جائے گا!:

سُوال نمبر1— حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اَہلِ جمل سے (سال: 36ھ میں)، اَور اَہلِ صِفّین (سال: 37ھ میں) سے—تو- جنگ کی—**لیکن**—یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ: قاتلینِ حضرت عثمان غنی: رضی اللہ عنہ سے اُن کی کثرت کی وجہ سے/ یا کسی اَور وَجہ سے جنگ نہیں کر رہے تھے؟۔،

سُوال نمبر2— حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل (سال: 36ھ میں)، اَور جنگِ صِفّین (سال: 37ھ میں) میں: اَپنے لشکر کے بہت بھاری مالی و جانی نقصان (550) کے باوُجود: جنگِ جمل (سال: 36ھ میں)، اَور جنگِ صِفّین (سال: 36ھ میں) کے بعد:

549 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَخْبَارُ الْمَدِیْنَةِ النَّبَوِیَّةِ** - اِبن شَبّہ نُمیریؒ، بصریؒ (وَفات: 262 ہجریؒ)۔ جلد4، صفحہ 128۔

تنبیہ:- محقّق و معلّق کتاب: عبد اللہ بن محمد بن احمد الدویش (پیدائش: 1373 ہجریؒ- وفات: 1408 ہجریؒ) نے اِس رِوایَت کے متعلق حاشیہ میں لکھا ہے: اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ، وَ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ : **یعنی:** اِس رِوایَت کی سَنَد: ''صحیح'' ہے، اَور اِس سَنَد کے تمام راویان: ثقہ ہیں!۔

550 جنگِ ''صفین'' میں ہی: حضرت عبد الرحمان ابن اَبزیٰ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنرِ خُراسان رہنے والے صحابی) کے اندازے کے مطابق: ستر ہزارِ (: 70000) لوگ، اَور محمد ابن سیرین (تابعی) کے قوَل کے مطابق ساٹھ ہزار (: 60000)/ یا ستر ہزار (70000) لوگ: قتل ہُوئے: جن میں سے: حضرت عبد الرحمان ابن اَبزیٰ (صحابی) کے اندازے کے مطابق: پچیس ہزار (: 25000) اَفراد: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شہید ہُوئے!:

خَوارِج سے: سال 38ھ میں جنگ کرنے میں تاخیر نہیں کی—تو—یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ: قاتلینِ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کثرت کی وجہ سے اُن سے جنگ نہیں کرتے تھے ؟۔،

سُوال نمبر 3— حضرت علی رضی اللہ عنہ: نے خَوارِج سے جنگ کی: حالانکہ خَوارِج نے پہلے جنگ صِفّین (سال:37ھ میں) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دِیا تھا اور جنگِ صِفّین (سال:37ھ میں) کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے علیحدہ ہو کر: آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف ہو گئے تھے—تو—جب آپ رضی اللہ عنہ: اَپنے ہی لشکر کے ایک حصہ: یعنی: خَوارِج سے جنگ کر سکتے ہیں— تو—یہ کیسے کہا جاسکتا ہے ؟ کہ چُونکہ قاتلینِ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں خلط ملط ہو چکے تھے: اِس لئے اُن پر آپ رضی اللہ عنہ: ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے !؟۔،

یہ باتیں: ایک عام سے "دانا" آدمیؔ سے بھی متوقع نہیں: چہ جائیکہ حضرت علیؔ رضی اللہ عنہ جیسی "دانا، زِیرک، اَور معاملہ فہم" شخصیت سے اَیسی توقُّعات کی جائیں!،

اُمید ہے کہ: اِن سُوالات کا کوئی موثوق بِہ جواب دِیا جائے گا!۔،

ہم—تو—یہ سمجھتے ہیں کہ: کم مطالعہ، اَور سُنی سُنائی، اَور دیکھی دِکھائی باتوں کو لے کر اُمّت سے اِنتشار، اِفتراق، اور فتنے ختم کرنے کی کوشش کرکے: اُمّت کو حقائق سمجھانے کی کوشش کرنے والے لوگ: ہی-دَر اَصل-: فتنہ ساز، فتنہ گَر، اَور فتنہ پَرْوَر لوگ ہیں: جو: حقائق سے ناآشنائی کے باوجود: اِس میدان میں قدم رکھتے ہیں، اَور فائدے کی بجائے: اُلٹا نقصان کرتے ہیں، اَور قائدِ اَہلِ حقؔ: حضرت علیؔ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اَیسی باتیں منسوب کرتے ہیں: جن باتوں سے آپ رضی اللہ عنہ کی شان وعَظمت: ثابِت نہیں ہوتی ہے!،

ہماری دُعاء ہے کہ: اَللہ تعالیٰ ہمیں اِس طرح کی وارداتوں سے اَمان نصیب فرمائے! آمین ثُمّ آمین!۔

[**تَارِيْخُ خَلِيْفَةَ** (وفات: 240ہجریؔ-اِمام بُخاریؔ کے حدیث کے اُستاد) **بْنِ خَيَّاطٍ** -صفحہ 194، 196-طبعہ: دار طیبہ- ریاض-طبعہ ثانِیہ: 1405ہجریؔ بمطابق: 1985عیسویؔ-تحقیق: ڈاکٹر اکرم ضیاء]-،

[**تَارِيْخُ الْإِسْلَامِ وَ وَفِيَّاتُ الْمَشَاہِیْرِ وَ الْأَعْلَامِ** - ابو عبداللہ: محمد: ذَہبیؔ (وَفات: 748ہجرِیؔ) اِبن عثمان ابن قائماز ابن عبداللہ- جلد 3- صفحہ 545-(سَنَة سَبْع و ثلاثِين)-دار الغرب الاسلامی-بیروت-طبعہ: اُولیٰ-تحقیق: ڈاکٹر عُمر عبدالسلام تدمری]-

حضرت علیؔ رضی اللہ عنہ، اَور حضرت معاویہ: اِبن اَبی سفیان کے درمیان ہونے والی پہلی جنگ: جنگِ "صفین" میں ہی: اِتنا بڑا جانیؔ ومالیؔ نقصان ہُوا!، بعد والی، اَور پہلے والی جنگوں کا نقصان-تو-علیحدہ ہے!۔

☆- مولا علی رضی اللہ عنہ کا معاویہ ابن اَبی سفیان کے بارے میں تقریباً آخری قول و عمل -☆

1–اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ - قَالَ : - فَقَنَتَ : فَقَالَ فِيْ قُنُوْتِهِ : اَللّٰهُمَّ ! عَلَيْكَ بِمُعَاوِيَةَ وَ اَشْيَاعِهِ ، وَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ اَشْيَاعِهِ ، . . . ۔ (551)

(**مفہوم:** عبد الرّحمان تابعی اِبن مَعقِل نے بتایا کہ: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اِقتِداء میں صبح کی نماز پڑھی–تو–آپ رضی اللہ عنہ نے نماز میں "قُنوت" پڑھی، اور دَورانِ "قُنوت" کہا: اَے میرے اَللہ! تُو: معاویہ اَور اُس کے ساتھیوں کو، اَور عمرو: بن العاص اَور اُس کے ساتھیوں کو اَپنی گرفت میں لے!)۔

2–مُصَنَّف–عبد الرّزّاق (م:211ھ) میں ہے:

عَبْدُ الرَّزَّاقِ : عَنْ يَحْيٰى : عَنِ الثَّوْرِيِّ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ : اَنَّ عَلِيًّا قَنَتَ فِي الْمَغْرِبِ : فَدَعَا عَلٰى نَاسٍ وَّ عَلٰى اَشْيَاعِهِمْ ، وَ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ ! ۔ (552)

(**مفہوم:** عبد اللہ تابعی اِبن مَعقِل (:عبد الرحمان بن مَعقِل کے بھائی) نے بتایا کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ مغرب میں "قُنوت" پڑھی، اَور دَورانِ "قُنوت" کچھ لوگوں، اَور اُن کے ساتھیوں پر: دُعاءِ ضَرَر کی!، اَور: رکوع سے پہلے "قُنوت" پڑھی!)۔

---

551 **اَلْمُصَنَّف** ۔ اَبو بکر: عبد اللہ: کُوفی (پیدائش: 159ہجری–وَفات: 235ہجری) اِبن محمد ابن اَبی شیبہ۔ جلد 3، صفحہ 273۔ حدیث نمبر: 7116۔ (كتاب الصلاة ۔ باب فى تَسْمِيَة الرِّجال فى القُنوت) ۔مکتبۃ الرُّشد–ریاض، عرب شریف–طبعہ اُولیٰ: 1425ہجری بمطابق: 2004عیسوی۔ تحقیق: حَمَد بن عبد اللہ الجمعۃ، محمد بن ابراھیم اللحیدان۔

552 **اَلْمُصَنَّف** ۔ اَبو بکر: عبد الرّزّاق: صنعانی: یمنی (پیدائش: 126ہجری–وَفات: 211ہجری) اِبن هَمّام۔ جلد 3، صفحہ 113، 114۔ حدیث نمبر: 4976۔ (كتاب الصلاة ۔ باب القُنوت) ۔المکتب السلامی–بیروت، لبنان–طبعہ ثانیہ: 1403ہجری بمطابق: 1983عیسوی۔ تحقیق و تخریج و تعلیق: حبیب الرّحمان اَعظمی۔

☆- بیہقی (م:458ھ) نے: عبد اللہ تابعی: اِبن مَعقِل کی اِسی رِوایَت کو: اَپنی سَنَد سے رِوایَت کرتے ہُوئے لکھا ہے:

اَخْبَرَنَا اَبو الْحُسَيْنِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خُشَيْشٍ : اَلتَّمِيْمِيّ ، اَلْمُقْرِئ – بِالْكُوْفَةِ - : اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ : اِبْـرَاهِيْمُ بْنُ عَبْـدِ اللهِ : اَلْاَزدِيّ : اَخْبَرَنَـا اَحْمَدُ بْنُ حَـازِمِ بْنِ اَبِيْ غَـرَزَةَ : اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى : عَنْ سُفْيَانَ : عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ : قَنَتَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فِى الْفَجْرِ ! - :

وَ هٰذَا : عَنْ عَلِيٍّ : صَحِيْحٌ مَشْهُوْرٌ ! - (553)

(**مفہوم:** عبد اللہ تابعی اِبن مَعقِل (:عبد الرحمان بن مَعقِل کے بھائی) نے بتایا کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **نمازِ فجر میں "قنوت"** پڑھی!: یہ بات: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحیح سَنَدوں کے ذریعہ، شہرت کے ساتھ (یعنی: بہت زیادہ) مروِیّ ہے!)۔

تنبیہ:- عبد اللہ ابن مَعقِل کی اِن 2 رِوایات ([1]مُصَنَّف–عبد الرَّزّاق، اَور [2]السنن الکبیر - بیہقی والی) کو دیکھ کر کسی کے ذِہن میں یہ **اِعتراض** پیدا ہو سکتا ہے کہ: اِن دونوں رِوایات میں یہ فرق ہے کہ [1]مُصَنَّف–عبد الرَّزّاق والی روایت میں: یہی: عبد اللہ ابن مَعقِل بتاتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغرِب کی نماز میں قنوت پڑھی، اَور [2]یہی: عبد اللہ ابن مَعقِل: السنن الکبیر - بیہقی کی روایت میں بتاتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی!، اِس اِعتراض کا **جواب یہ ہے کہ:** دونوں نمازوں میں ثابِت ہے: جیسا کہ اِنہیں: عبد اللہ ابن مَعقِل کے بھائی: عبد الرّحمان اِبن مَعقِل سے گزشتہ ذِکر کردہ رِوایَت میں صبح کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا ذِکر ہے، جبکہ اِنہیں: عبد الرّحمان اِبن مَعقِل سے مغرب کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا ذِکر بھی ہے!: ملاحظہ ہو!:

☆–اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) کہتے ہیں:

---

553 **كِتَاب السُّنَنِ الْكَبِيْر** - اَبو بکر: اَحمد: بیہقی، شافعی (پیدائش: 384 ہجرِیّ–وَفات: 458 ہجرِیّ) اِبن حُسَین اِبن علیّ - جلد 4، صفحہ 139 - **حدیث نمبر:** 3160 - (كتاب الصلاة - باب الدليل على انه لم يترك اصل القنوت فى صلوة الصبح ، انما ترك الدعاء لقوم او على قوم آخرين باسمائهم و قبائلهم) - **المكتب السلامی–بیروت، لبنان–طبعہ ثانیہ:** 1403 ہجریّ بمطابق: 1983 عیسویّ- تحقیق و تخریج و تعلیق: حبیب الرّحمان اَعظمی-

حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ : عَنْ حُصَيْنٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ اَلْمَغْرِبَ : فَقَنَتَ ! ۔ (554)

(مفہوم: عبد الرّحمان تابعی اِبن مَعقِل نے بتایا کہ: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اِقتِداء میں مغرِب کی نماز پڑھی ـــ تو ـــ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز میں ''قنوت'' پڑھی!)۔

3ـــ کتاب الآثار ـــ قاضی ابویُوسُف (م:182ھ) میں ہے:

قَالَ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ يُوْسُفَ : عَنْ اَبِيْهِ : عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَة : عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ اِبْرَاهِيْمَ : اَنَّ عَلِيًّا – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَنَتَ : يَدْعُوْا عَلٰى مُعَاوِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - حِيْنَ حَارَبَه : فَاَخَذَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ عَنْهُ ، وَ قَنَتَ مُعَاوِيَةُ : يَدْعُوْا عَلٰى عَلِيٍّ : فَاَخَذَ اَهْلُ الشَّامِ عَنْهُ ! ۔ (555)

(مفہوم: اِبراہیم نخعی تابعی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ سے جب جنگ کی ـــ تو ـــ دَورانِ نماز: ''قنوت'' میں: معاویہ پَر: دُعاءِ ضَرَر کی! : اَہلِ کُوفہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اِس عمل سے دَورانِ نماز: ''قنوت'' پڑھنے کو: اَخذ کیا ہے، اَور معاویہ نے بھی دَورانِ نماز: ''قنوت'' میں: حضرت علی رضی اللہ عنہ پَر: دُعاءِ ضَرَر کی! : اَہلِ شام نے معاویہ کے اِس عمل سے دَورانِ نماز: ''قنوت'' پڑھنے کو: اَخذ کیا ہے!)۔

4ـــ کتاب الآثار ـــ محمد: اِبن حَسَن شَیبانی (م:182ھ) میں ہے:

مُحَمَّدٌ قَالَ : اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَة : عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ اِبْرَاهِيْمَ : ۔ ۔ ۔ قَالَ ۔ ۔ ۔ : اِنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ : اِنَّمَا اَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ : قَنَتَ : يَدْعُوْا عَلٰى مُعَاوِيَةَ : حِيْنَ حَارَبَه ، وَ

---

554 دیکھیں گزشتہ حوالہ: **اَلْمُصَنَّف** ۔ ابو بکر: عبداللہ: کُوفی (وَفات: 235 ہجریّ) ابن محمد ابن ابی شیبہ ۔ جلد 3، صفحہ 275۔ حدیث نمبر: 7123۔ (كتاب الصلاة ۔ باب في القنوت في المغرب) ۔

555 **کِتَابُ الْآثَار** ۔ ابویُوسُف: یعقوب: حنفیّ، کُوفیّ (وَفات: 182 ہجریّ) ابن ابراہیم - صفحہ 71 - حدیث نمبر: 352 ـــ اِحیاء المعارِف العثمانیہ ـــ حیدر آباد دکن ـــ اِنڈیا-، دارالکتب العلمیہ ـــ بیروت، لبنان ـــ تصحیح و تعلیق: ابوالوفاء افغانی: مُدرِّس: جامعہ نظامیہ ـــ حیدرابادد کن ـــ اِنڈیا۔

اَمَّا اَهْلُ الشَّامِ : اِنَّمَا اَخَذُوا الْقَنُوْتَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ : قَنَتَ : يَدْعُوْا عَلٰى مُعَاوِيَـةَ : حِيْنَ حَارَبَه ! ـ :

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَ بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ نَأْخُذُ : وَ هُوَ : قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَة – رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى – ! ـ [556]

(مفہوم: اِبراہیم نخعی تابعی نے کہا: اَہلِ کُوفہ نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے اِس عمل سے دَورانِ نماز: ''قنوت'' پڑھنے کو: اَخذ کیا ہے کہ: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے معاویہ سے جب جنگ کی—تو—دَورانِ نماز: ''قنوت'' میں: معاویہ پر: دُعاءِ ضَرَر کی !ـ، اَور اَہلِ شام نے معاویہ کے اِس عمل سے دَورانِ نماز: ''قنوت'' پڑھنے کو: اَخذ کیا ہے کہ: معاویہ نے بھی جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے جنگ کی—تو—دَورانِ نماز: ''قنوت'' میں: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ پر: دُعاءِ ضَرَر کی !:
محمد: اِبن حَسَن شَیبانیؒ کہتے ہیں کہ ہم بھی اِبراہیم نخعی تابعی کے قول پر عمل کرتے ہیں، اَور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے !)ـ،

5—اِبنِ کثیر (م: 774ھ) نے لکھا ہے:

(ثُمَّ دَخَلَتْ سَنَةُ اَرْبَعِيْنَ) : وَ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ ، وَ مُعَاوِيَةُ بِالشَّـامِ - وَ لَه مَعَهَـا مِصْرُ ! - ، وَ كَانَ عَلِيٌّ يَقْنُتُ فِي الصَّـلَاةِ : وَ يَـدْعُوْا عَلٰى مُعَاوِيَـةَ وَ عَلٰى عَمْـرِو بْنِ الْعَـاصِ ـ ـ ـ ، وَ مُعَاوِيَةُ يَقْنُتُ فِي الصَّلَاةِ : وَ يَدْعُوْا عَلٰى عَلِيٍّ وَّ عَلَى الْحَسَنِ وَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرَ ! ـ ـ ـ [557]

(مفہوم: پھر سال: 40ہجریؒ: شُروع ہُوا: اُس وَقت: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ: عراق میں تھے، اَور معاویہ: شام میں تھا—اَور معاویہ کے پاس: شام کے ساتھ ساتھ مصر بھی تھا !-سال 40ہجریؒ کے شُروع میں: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ: نماز میں ''قنوت'' پڑھتے تھے: اَور ''قنوت'' میں: معاویہ، اَور عَمْرو: اِبن العاص، وغیرہ پر دُعاءِ ضَرَر کرتے تھے !، اَور

---

556 **كِتَابُ الْآثَارِ ـ** محمد: شَیبانیؒ، حنفیؒ، کُوفیؒ (وَفات: 189ہجریؒ) اِبن حَسَن اِبن فَرقد- صفحہ 229- حدیث نمبر: 216—دار النّوادِر—دمشق- شام، بیروت- لبنان—طبعہ اُولیٰ: 1429 ہجریؒ بمطابق: 2008عیسویؒ- تحقیق: خالد العَوّاد—وقفیّۃ المُزَینی للنشر کتب التراث الاسلامی—حکومت کویت-

557 **اَلْمُخْتَصَرُ مِنْ اَخْبَارِ الْبَشَرِ ـ** ابو الفداء: اِسماعیل: دمشقیؒ، شافعیؒ (پیدائش: 701ہجریؒ- وَفات: 774ہجریؒ) اِبن کثیر- جلد 1، صفحہ 179—مطبعہ حُسَینیّہ—مصر—طبعہ اُولیٰ-

معاویہ بھی: نماز میں ''قُنوت'' پڑھتا تھا: اَور ''قُنوت''، میں: حضرت علیؓ، امام حَسَن، امام حُسَین، اَور عبد اللہ: اِبن جعفرِ: طیّار رضی اللہ عنہم پر: دُعاءِ ضَرَر کرتا تھا!)۔،

☆۔ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا ''قُنوت''، میں معاویہ پر: دُعاءِ ضرر کرنے کے متعلق خصوصی قول۔☆

1۔اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ : اَلْهَمْدَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ : لَمَّا قَنَتَ عَلِيٌّ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ : اَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : اِنَّمَا اسْتَنْصَرْنَا عَلٰى عَدُوِّنَا ! ۔ (558)

(مفہوم: شَعبی تابعی نے کہا: جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں ''قُنوت'' پَڑھی۔تو۔لوگوں نے سُوال کیا۔تو۔حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے: اَپنے رَبّ تعالیٰ سے اَپنے ''دُشمن'' کے خلاف: مدد مانگی ہے!)۔،

2۔زَیلعیؒ حنفی (م:762ھ) نے کہا:

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِه : ۔ ۔ ۔ عَنْ عَلِيٍّ : اَنَّه لَمَّا قَنَتَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ : اَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ : فَقَالَ : اِنَّمَا اسْتَنْصَرْنَا عَلٰى عَدُوِّنَا ! ۔ (559)

(مفہوم: اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) نے اَپنی کتاب ''اَلمُصَنَّف''، میں اَپنی سَنَد کے ساتھ: رِوایَت کیا ہے کہ: جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں ''قُنوت'' پَڑھی۔تو۔لوگوں نے: آپ رضی اللہ عنہ سے اِس بارے میں سُوال کیا۔تو۔حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے: اَپنے رَبّ تعالیٰ سے اَپنے ''دُشمن'' کے خلاف: مدد مانگی ہے!)۔،

---

558 **اَلْمُصَنَّف ۔** اَبو بکر: عبد اللہ: کُوفِیؒ (پیدائش: 159 ہجریؒ۔وفات: 235 ہجریؒ) اِبن محمد ابن ابی شیبہ۔ جلد 3، صفحہ 261۔ حدیث نمبر: 7048۔ (كتاب الصلاة ۔ باب فى تَسْمِيَة الرِّجال فى القنوت) ۔مکتبۃ الرُّشد۔ریاض، عرب شریف۔طبعہ اُولیٰ: 1425 ہجریؒ بمطابق: 2004 عیسویؒ۔ تحقیق: حَمَد بن عبد اللہ الجمعۃ، محمد بن ابراھیم اللحیدان۔

559 **نَصْبُ الرَّايَةِ لِاَحَادِيْثِ الْهِدَايَةِ ۔** اَبو محمد: عبد اللہ: زَیلعیؒ، حنفیؒ (وفات: 762 ہجریؒ) اِبن محمد ابن ابی شیبہ۔ جلد 2، صفحہ 131۔ (كتاب الصلاة ۔ باب صلاة الوتر – احاديث القنوت فى الفجر) ۔دار القبلۃ۔جدہ، عرب شریف، مؤسسۃ الرّیان۔بیروت۔ طبعہ اُولیٰ: 1418 ہجریؒ بمطابق: 1997 عیسویؒ۔ تحقیق: محمد عوّامہ۔

3–فقہ حنفی کی مشہور، ومختصر کتاب: "**نُورُالایضاح**" کے مصنّف: حسن: اِبن عمار: شرنبُلالیّ (م:1069ھ)
نے اَپنی ہی کتاب: "نُورُالایضاح" کی خُود ہی شرح: بنام: "مراقی الفلاح" لکھی ہے: جس میں لکھا ہے:

رَوٰى اِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ : لَمَّا قَنَتَ عَلِيٌّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - فِي الصُّبْحِ : اَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ : فَقَالَ : اِنَّمَا اسْتَنْصَرْنَا عَلٰى عَدُوِّنَا ! ۔ [560]

(**مفہوم:** اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) نے اَپنی کتاب "المُصَنَّف" میں اَپنی سَنَد کے ساتھ: رِوایت کیا ہے کہ: جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں "قُنوت" پڑھی–تو–لوگوں نے: آپ رضی اللہ عنہ سے اِس بارے میں سُوال کیا–تو–آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے: اَپنے رَبّ تعالٰی سے اَپنے "دُشمن" کے خلاف: مددمانگی ہے!)۔

☆–ڈاکٹر عبدالقادر عطا نے لکھا ہے:

۔ ۔ ۔ وَ فِيْ مُصَنَّفِ اِبْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ : عَنْ هُشَيْمٍ : اَنَّ عُرْوَةَ : اَلْهَمْدَانِيَّ - هُوَ : اَبُوْ فَرْوَةَ : بْنُ الْحَارِثِ - قَالَ : حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ قَالَ : لَمَّا قَنَتَ عَلِيٌّ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ : اَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : اِنَّمَا اسْتَنْصَرْنَا عَلٰى عَدُوِّنَا ! : وَ هٰذَا : سَنَدٌ صَحِيْحٌ ! ۔ ۔ ۔ [561]

(**مفہوم:** اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) کی کتاب "المُصَنَّف" میں: اِبن اَبی شَیبہ (م:235ھ) کی سَنَد کے ساتھ: رِوایت موجود ہے کہ: شَعبی تابعی نے کہا: جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں "قُنوت" پڑھی–تو–لوگوں نے: آپ رضی اللہ عنہ سے اِس بارے میں سُوال کیا–تو–آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے: اَپنے رَبّ تعالٰی سے اَپنے "دُشمن" کے خلاف: مددمانگی ہے!: اِس رِوایت کہ یہ سَنَد: "صحیح" ہے!)۔

---

560 **مَرَاقِي الْفَلَاحِ مَعَ نُوْرِ الْاِيْضَاحِ** ۔ حسن: شَرنبُلالیّ، حنفیّ، مصریّ (وَفات: 1069 ہجریّ) اِبن عمار اِبن علیّ۔ صفحہ 194- (كتاب الصلاة ۔ باب الوتر) -دَعوتِ اِسلامی– پاکستان–طبعہ اُولیٰ: 1432 ہجریّ بمطابق: 2011 عیسویّ۔

561 **اَلسُّنَنُ الْكُبْرٰى** ۔ اَبو بکر: اَحمد: بیہقی، شافعی (پیدائش: 384 ہجریّ–وَفات: 458 ہجریّ) اِبن حُسَین اِبن علیّ۔ جلد 2، صفحہ 291، حدیث نمبر: 3116 کے حاشیہ میں- (كتاب الصلاة ۔ باب الدليل على انه لم يترك اصل القنوت فى صلوة الصبح ، انما ترك الدعاء لقوم او على قوم آخرين باسمائهم و قبائلهم) -دارالکتب العلمیۃ–بیروت۔ لبنان–طبعہ ثالثہ: 1424 ہجریّ بمطابق: 2003 عیسویّ۔ تحقیق: محمد عبدالقادر عطا۔

☆-شعبیؒ (تابعی) کی یہ روایت: اِنقطاع کے باوُجود بھی 2: وَجہ سے قابل قبول ہے-☆

1– شَعبیؒ: چُونکہ: تابعی ہیں، اَور مزیؒ (م: 742ھ) نے: شَعبیؒ کے ترجمہ (یعنی: حالات) میں لکھا ہے: وُلِدَ لِسِتٍّ سِنِیْنَ خَلَتْ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: عَلَى الْمَشْهُوْرِ! [562] (**یعنی:** مشہور قَول کے مطابق: عامر (المعروف: شَعبی: تابعی). حضرت عمر فاروقؓ: رضی اللہ عنہ کی خلافت کے 6 سال گزر جانے کے بعد (یعنی: تقریباً: سال 19 ہجریؒ) میں پیدا ہُوئے!)۔ اَور عِلَل–دار قُطنیؒ (م: 385ھ) میں ہے: وَ سُئِلَ عَنْ حَدِيْثِ عَامِرٍ: اَلشَّعْبِيِّ: عَنْ عَلِيٍّ: حِيْنَ جَلَدَ فِي الزِّنَا مُحْصَنًا، ثُمَّ رَجَمَه، وَ قَالَ: ((جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللهِ وَ رَجَمْتُ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ)): فَقَالَ: ۔ ۔ ۔، قُلْتُ: سَمِعَ الشَّعْبِيُّ: مِنْ عَلِيٍّ؟، قَالَ الشَّيْخُ: سَمِعَ مِنْهُ حَرْفًا، مَا سَمِعَ غَيْرَ هٰذَا!۔ [563] (**یعنی:** دار قُطنیؒ سے: عامر: شَعبیؒ کی حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت کردَہ حدیث کے **متعلق** پُوچھا گیا کہ: جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے شادی شُدہ عورَت کو: زِنا کی وجہ سے: پہلے کوڑے لگائے، اَور پھر اُسے رَجم کر دِیا، اَور فرمایا: ''میں نے: اِسے: قُرآن مجید کے حکم کے مطابق: کوڑے لگائے ہیں، اَور رَسُولُ اللہ ﷺ کی سُنّت کی روشنی میں رَجم کیا ہے!'' : دار قُطنیؒ نے اِس رِوایَت کی اَسانِید کے **متعلق** تفصیلات بتائیں–تو–میں نے دار قُطنیؒ سے پُوچھا: کیا شَعبیؒ نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے بذاتِ خُود سُنا ہے–تو–دار قُطنیؒ نے کہا: اِس حدیث کے علاوَہ: شَعبیؒ نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے کوئی اَور حدیث: بذاتِ خُود نہیں سُنی ہے !) :، اِس لئے اِس رِوایَت میں **اِنقطاع** پایا جارَہا ہے!، لیکن: **فتاوٰی رضویّہ** کے آئندہ اِقتِباس سے واضح ہے کہ: حدیث کی قبولیّت کے حوالہ سے: اِنقطاع: کوئی مسئلہ نہیں ہے!:

اِنقِطَاع: صاحِبِ فتاوٰی رضویہ کی نظر میں:

---

562 **تَهْذِيْبُ الْكَمَالِ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ** ۔ اَبوالحجاج: یُوسُف: مزیؒ (پیدائش: 654 ہجریؒ-وَفات: 742 ہجریؒ)۔ جلد 14، صفحہ 28، (باب العین۔ مَن اِسمہ عافیۃ وعامر-ترجمہ: عامر بن شراحیل: ترجمہ نمبر: 3042)-مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1408 ہجریؒ بمطابق: 1988 عیسوِیؒ۔ تحقیق وضبط و تعلیق: ڈاکٹر بشّار عوّاد معروف۔

563 **اَلْعِلَلُ الْوَارِدَةُ فِي الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ** (ﷺ) ۔ اَبوالحسن: علیؒ: دار قُطنیؒ (وَفات: 385 ہجریؒ) اِبن عمر اِبن اَحمد اِبن مہدیؒ-جلد 4، صفحہ 96، 97، سُوال نمبر: 449، (مُسنَد: علیؒ: بن اَبی طالب–رضی اللہ عنہ-)-دار طیبہ۔ ریاض، عرب شریف–طبعہ اُولیٰ: 1406 ہجریؒ بمطابق: 1986 عیسویؒ- تحقیق و تخریج: ڈاکٹر محفوظ الرحمان زَین اللہ سلفی۔

فتاوٰی رِضَویّہ۔ جلد 5، صفحہ 448، 449 پَر رِسالہ: "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" میں ہے:

"**اِفادۂ سوم** (حدیث منقطع کا حکم)۔۔۔، ہمارے ائمہ کرام اَور جمہور علماء کے نزدیک توانقطاع سے صحت و حجیت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا اِمام محقق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

ضعف بالانقطاع و هو كالارسال بعد عدالة الرواة و ثقتهم لا يضر ۔ [564]،[565]

اسے انقطاع کی بنا پر ضعیف قرار دِیا ہے جو کہ نقصان دہ نہیں کیونکہ راویوں کے عادل و ثقہ ہونے کے بعد منقطع ہمارے نزدیک مرسل کی طرح ہی ہے۔(ت)

اِمام اِبن امیر الحاج حلیہ میں فرماتے ہیں:

لا يضر ذلك فان المنقطع كالمرسل فی قبوله من الثقات ۔ [566]،[567]

یہ بات نقصان نہیں دیتی کیونکہ منقطع **قبولیت** میں مرسل کی طرح ہے جبکہ ثقہ سے مروی ہو۔(ت)

مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

قال ابو داود هذا مرسل ای نوع مرسل و هو المنقطع لكن المرسل حجة عندنا و عند الجمهور ۔ [568]،[569]

ابوداود فرماتے ہیں کہ یہ مرسل یعنی مرسل کی قسم منقطع ہے لیکن مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک **حجت** ہے۔(ت)

---

564 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرَجۂ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

قوله كالارسال ای علی تفسير و هو منه علی الخر و هو هو علی الاطلاق ۱۲ منہ (م)

قولہ کالارسال یعنی ایک تفسیر پر اَور وہ یہ ہے کہ سند کے آخر سے رَاوِیُ ساقط ہو اَور وہ ارسال انقطاع علی الاطلاق ہے ۱۲ منہ (ت)

565 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

فتح القدیر کتاب الطہارۃ مطبعہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۱۹

566 اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرَجۂ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

اول صفة الصلاة فی الكلام علی زيادة و جل ثناؤك فی الثناء ۱۲ منہ (م)

صفۃ الصلوٰۃ کی ابتداء میں جہاں ثناء میں "وجل ثناءک" کے الفاظ کے اضافہ میں کلام ہے وہاں اس کا ذکر ہے ۱۲ منہ (ت)

567 اَور اِس عبارت کا اصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

حلیۃ المحلی

فتاوٰی رضویّہ[570]"

تبصرہ: فتاوٰی رضویّہ کے گزشتہ نَقل کردَہ اَلفاظ سے واضح ہے کہ : (1)-اِنقطاع: ثقہ رَاوِیُ کی طرف سے قبول ہے !،اَور (2)-حَدیثِ مرسَل تو وَیسے ہی: اَحناف،اَور جمہور کے نزدیک: حجت ہے۔،:

نوٹ 1-اَگر شَعبی کی زیرِ بحَث روایت کو مرسَل کے پہلو سے لیا جائے تب بھی یہ روایت: اَحناف،اَور جمہور کے مطابق: حجت ہے !۔،اَور

نوٹ 2-اَگر شَعبیؒ کی اِس روایت کو: شَعبی کے ثقہ ہونے کے پہلو سے قبول کیا جائے تو یہ بات: تو اِس حدّ تک ثابت ہے کہ شَعبی محض: ثقہ ہی نہیں !،بلکہ اِبن حجر عسقلانیؒ کے مطابق: بِالاِجماع ثقہ ہے:

اِبن حجر عسقلانیؒ نے کہا: اَلشَّعْبِيُّ : مُجْمَعٌ عَلٰى ثِقَتِه [571]،[572] (**مفہوم : شَعبی کے ثقہ ہونے پَر: اِجماع ہے !**)۔

2–شَعبی کی زیرِ بحَث رِوَایَت: اِس وَجہ سے بھی قابلِ قبول ہے کیونکہ شَعبی: صحیح حدیث کو ہی:

568اِس عبارت پر مزید حاشیہ اَز صاحبِ فتاوٰی رضویہ مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں ہے:

قَوله کالارسال ای علی تفسیر و هو	قَوله کالارسال یعنی ایک تفسیر پر اَور وہ یہ ہے کہ سند کے آخر
منه علی اٰخر و هو هو علی الاطلاق	سے رَاوِیُ ساقط ہو اَور وہ ارسال انقطاع علی الاطلاق ہے ۱۲
۱۲منہ (م)	منہ (ت)

569اَور اِس عبارت کا اَصل حوالہ: محققینِ فتاوٰی رضویہ نے حاشیہ میں درج ذَیل اَلفاظ میں دِیا ہے:

مرقات شرح مشکوٰۃ	الفصل الثانی من باب یوجَب الوضوء	مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان	۳۴۳/۱

570العطایا النبویۃ فی **الفتاوی الرضویۃ** مع تخریج و ترجمہ۔ اَحمد رضا خان بریلویؒ (پیدائش: 1272 ہجریؒ بمطابق: 1856 عیسوِیؒ– وَفات: 1340 ہجرِیؒ بمطابق: 1921 عیسوِیؒ)۔ جلد 5۔ صفحہ 448، 449۔(رِسالہ: **مُنِيْرُ الْعَيْنِ فِيْ حُكْمِ تَقْبِيْلِ الْاِبْهَامَيْنِ** :1301ھ)۔ رضا فاؤنڈیشن۔ جامعہ نظامیہ۔ لاہور۔ پاکستان۔ مطبع: یوسف عمر پرنٹر B12 ۔اندرون بھاٹی گیٹ۔لاہور۔اشاعت: ربیع الاول 1414 ہجریؒ بمطابق: ستمبر 1993 عیسویؒ۔

571**اَلْاِصَابَة فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَةِ** ۔ اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعی (پیدائش: 773 ہجرِیؒ–وَفات: 852 ہجرِیؒ) اِبن علیؒ **اِبن حجر**۔ جلد 3، صفحہ 686۔ (حرف المیم ۔القسم الرابع۔ باب م خ۔ ترجمہ: مختار ابن ابی عبد ابن مسعود الثقفی: ترجمہ نمبر: 8547)۔ناشر: مکتبہ مصر۔فجالہ۔مصر۔

572**اَلْاِصَابَة فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَةِ** ۔ اَحمد: **عسقلانیؒ**، شافعی (پیدائش: 773 ہجرِیؒ–وَفات: 852 ہجرِیؒ) اِبن علیؒ **اِبن حجر**۔ جلد 6، صفحہ 276۔ (حرف المیم ۔القسم الرابع۔ باب م خ۔ ترجمہ: مختار ابن ابی عبید ابن مسعود الثقفی: ترجمہ نمبر: 8567)۔دار الکتب العلمیہ۔بیروت۔لبنان۔طبعہ اُولیٰ: 1415 ہجرِیؒ بمطابق: 1995 عیسوِیؒ۔دراسۃ و تحقیق و تعلیق: شیخ عادل احمد عبد الموجود، شیخ علی محمد معوض۔

اِرسال کے ساتھ روایت کرتے تھے: **احمد عجلی**ؒ(م:361ھ) نے کہا:

عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيْلَ : اَلشَّعْبِيُّ : سَمِعَ الشَّعْبِيُّ مِنْ ثَمَانِيَةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ - ۔ ۔ ۔ مُرْسَلُ الشَّعْبِيِّ : صَحِيْحٌ : لَا يُرْسِلُ اِلَّا صَحِيْحًا صَحِيْحًا ! ۔ (573)

مفهوم : عامر ابن شراحیل: شَعبی نے: نبیؐ کریم ﷺ کے 48 صحابہ کی اَحادِیث بذاتِ خُود سُنیں!، شَعبی کی مرسَل اَحادِیث: صحیح ہیں: (کیونکہ) شَعبی: صحیح اَحادِیث کو: ہی: اِرسال کے ساتھ روایت کرتا تھا!۔

تنبیہ:- عجلی کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ: شَعبی: غیر صحیح اَحادِیث کو اِرسال کے ساتھ رِوَایَت نہیں کرتے تھے!۔

تنبیہ :- ہمارے پیش کردہ حوالہ جات: اِبن کثیر (م: 774ھ) کے مطابق: سال 40 ہجریؐ کے ہیں: جس سال: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی شہادَت ہُوئی ہے: یعنی: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا: معاویہ کے متعلق ہمارا پیش کردہ یہ قول و عمل: تقریباً حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا آخریؐ قول و عمل ہے!۔

☆-ایک شبہ، اور اُس کا اِزالہ-☆

اِبن کثیر (م:774ھ) نے لکھا ہے:

۔ ۔ ۔ فَذَكَرَ اَبُوْ مِخْنَفٍ : عَنْ اَبِيْ جِنَابٍ : اَلْكَلْبِيِّ : اَنَّ عَلِيًّا لَمَّا بَلَغَه مَا فَعَلَ عَمْرٌو : كَانَ يَلْعَنُ فِيْ قَنُوْتِه مُعَاوِيَةَ ، وَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ، ۔ ۔ ۔ : فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ : كَانَ يَلْعَنُ فِيْ قَنُوْتِه عَلِيًّا وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا وَ ابْنَ عَبَّاسٍ ۔ ۔ ۔ : وَ لَا يَصِحُّ هٰذَا ! (574)

---

573 **تَارِيْخُ الثِّقَاتِ ۔** اَبُوالحسن: اَحمد: عجلیؐ (وَفات: 361 ہجریؐ) اِبن عبداللہ ابن صالح۔ (بترتیب الہیثمی (وَفات: 807 ہجریؐ) مع تضمینات ابن حجر عسقلانیؐ (وَفات: 852 ہجریؐ))۔ صفحہ 243، 244۔ (باب العین المہملۃ۔ بابُ عامر۔ ترجمہ: عامر بن شراحیل الشعبی: ترجمہ نمبر: 751)۔ دار الکتُب العلمیۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ طبعہ اُولیٰ: 1405 ہجریؐ بمطابق: 1983 عیسویؐ۔ توثیقِ اصول و تخریج احادیث و تعلیق: ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی۔

574 **اَلْبِدَايَةُ وَ النِّهَايَةُ ۔** اَبوالفداء: اِسماعیل: دمشقیؐ، شافعیؐ (پیدائش: 701 ہجریؐ- وَفات: 774 ہجریؐ) اِبن کثیر۔ جلد 7، صفحہ 284- (ثم دخلت سَنَةُ سبع و ثلاثين ۔ اجتماع الحكمين ابى موسى و عمرو بن العاص بدومة الجندل) ۔مكتبة

(**مفہوم:** اَبُومِخنَف نے: اَبُوجِناب کلبیؒ(م:150ھ تقریباً) سے رِوایت کیا ہے کہ اَبُوجِناب کلبیؒ نے کہا: تحکیم میں عمرو: اِبن العاص نے جو کیا: جب: اُس کی خبر: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ تک پہنچی —تو— حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے: دَورانِ نماز: ""قنوت"" میں: معاویہ، اَور عمرو: اِبن العاص، وَغیرہ پر لعنت کرنی شُروع کر دی، اَور جب حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے اِس عمل کی خبر: معاویہ کو پہنچی —تو— معاویہ نے بھی: دَورانِ نماز: ""قنوت"" میں: حضرت علیؓ، امام حَسَن، امام حُسَین، اَور عبداللہ: اِبن عبّاس رضی اللہ عنہم، وَغیرہ پر لعنت کرنی شُروع کر دی!: یہ رِوایت: صحیح نہیں ہے!)۔

☆-اِزالہ-☆

اِبن کثیر (م:774ھ) نے لعنت والی رِوایت: کی سَنَد کے بہت زیادہ کمزور ہونے کی وجہ سے: اِس: لعنت والی رِوایت کے صحیح ہونے کی نفی کی ہے، سرے سے ""قنوت"" پڑھنے، اَور ""قنوت"" میں دُعاءِ ضَرَر کی نفی نہیں کی ہے، **بلکہ** ""قنوت"" میں دُعاءِ ضَرَر کا —تو— اِبن کثیر نے اَپنی دُوسری کتاب: اَلْمُخْتَصَر مِنْ اَخْبَارِ الْبَشَرِ میں خُود ہی اِثبات کیا ہے!: جس کا حوالہ: تحریر ہذا کے گزشتہ صفحات پر موجود ہے!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



0317-6420695 , 0341-3118815

WhatsApp 0325-6757398

اَز: مدّی خیل (نزد: بکرّی غیسور: بچک)۔ تحصیل: پہاڑپور، ضلع: ڈیرہ اسماعیل خان

صُوبہ: خیبر پختونخوا (K.P.K)۔ پاکستان

Monday, February 5, 2024 / 08:54 AM

لائبریرین وخادم:



المعارِف —بیروت، لبنان— سالِ طباعت: 1413 ہجریؒ بمطابق: 1992 عیسویؒ۔